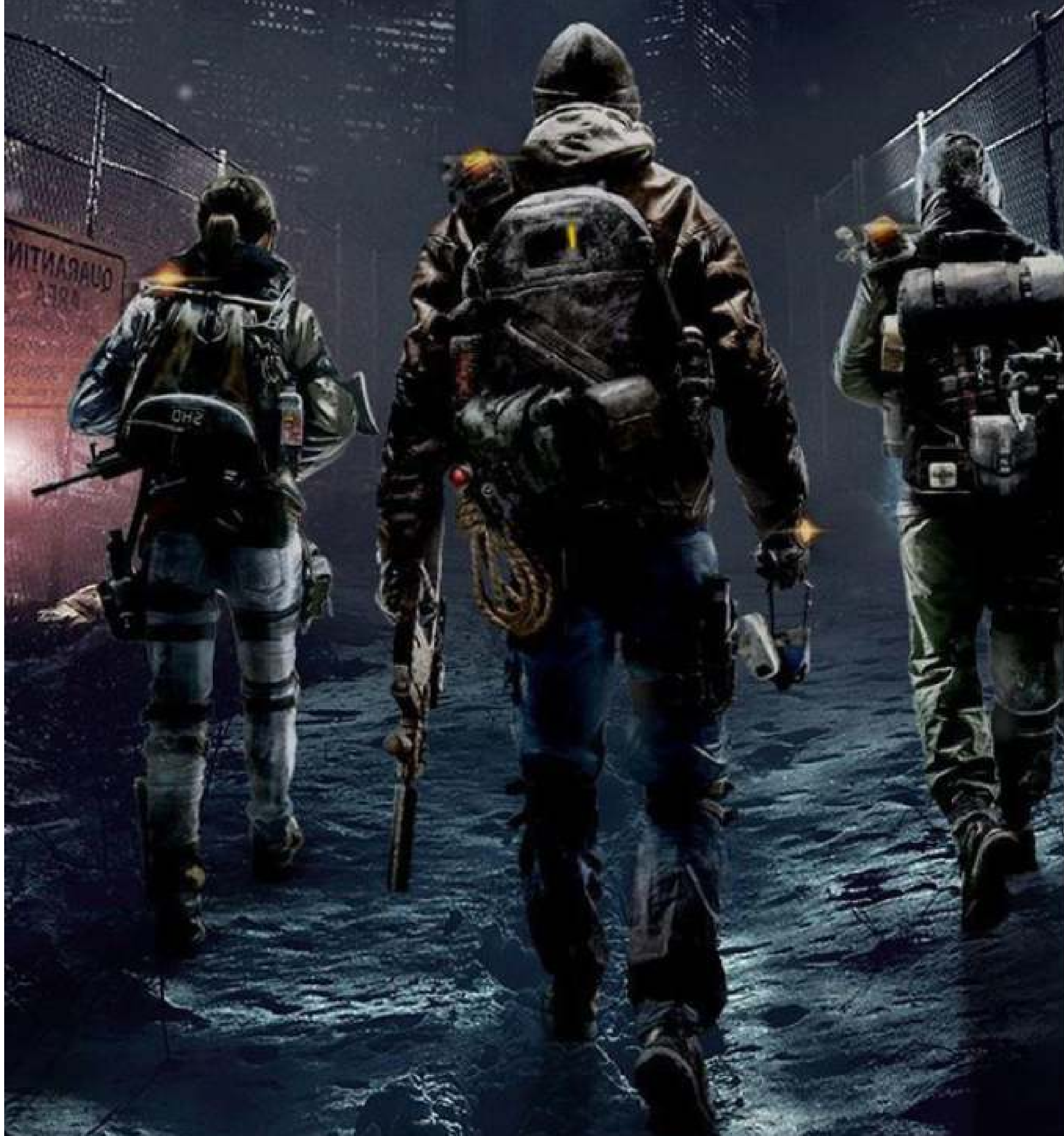

جیمز ہیڈلے چیز کلیکشن
(2)
(پانچ طویل ناول)

جیمز ہیڈلے چیز کلیکشن



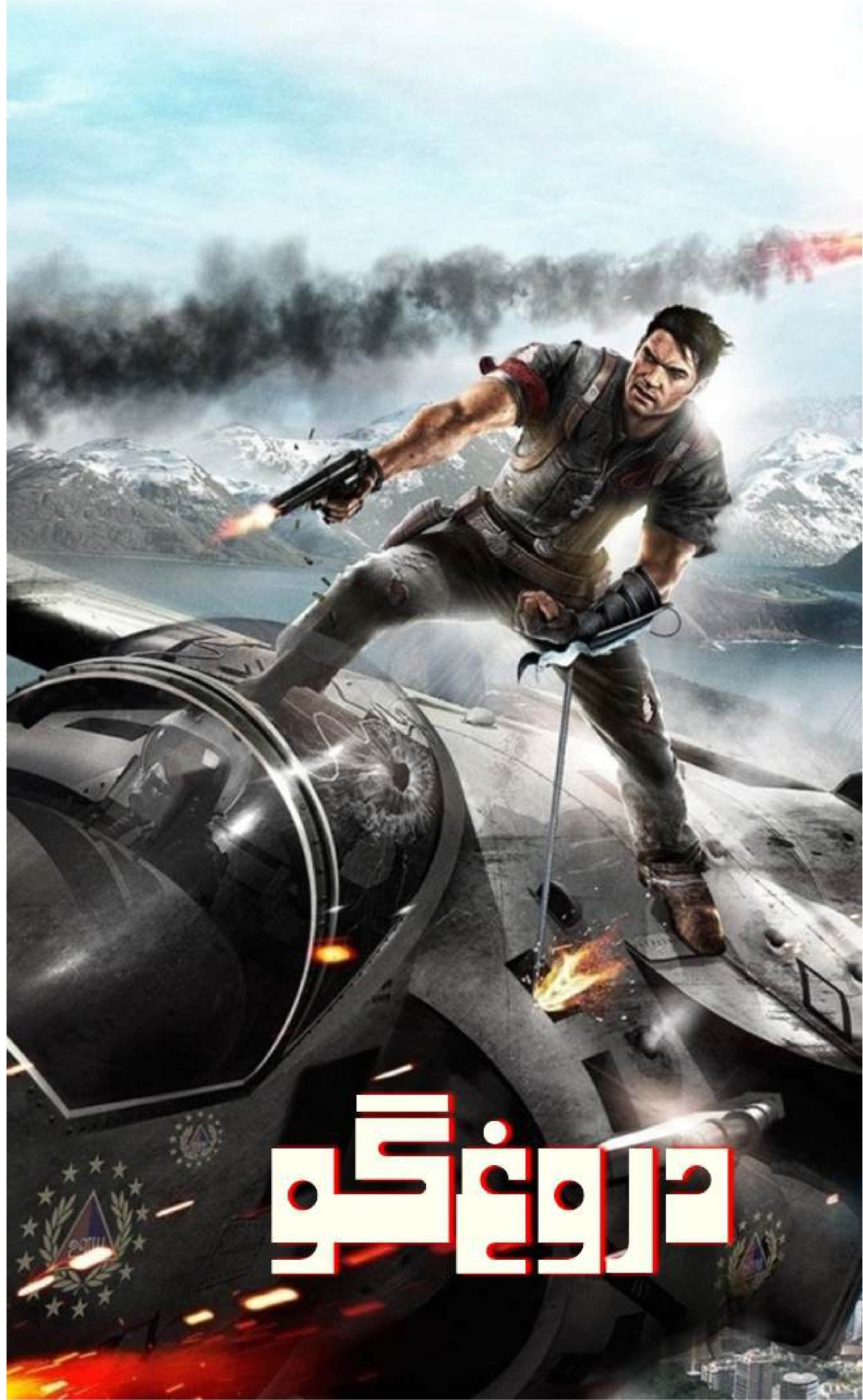
(2)

(پانچ طویل ناول)

James Hadley Chase

Compiled by

Abdul Basit


دروغگو

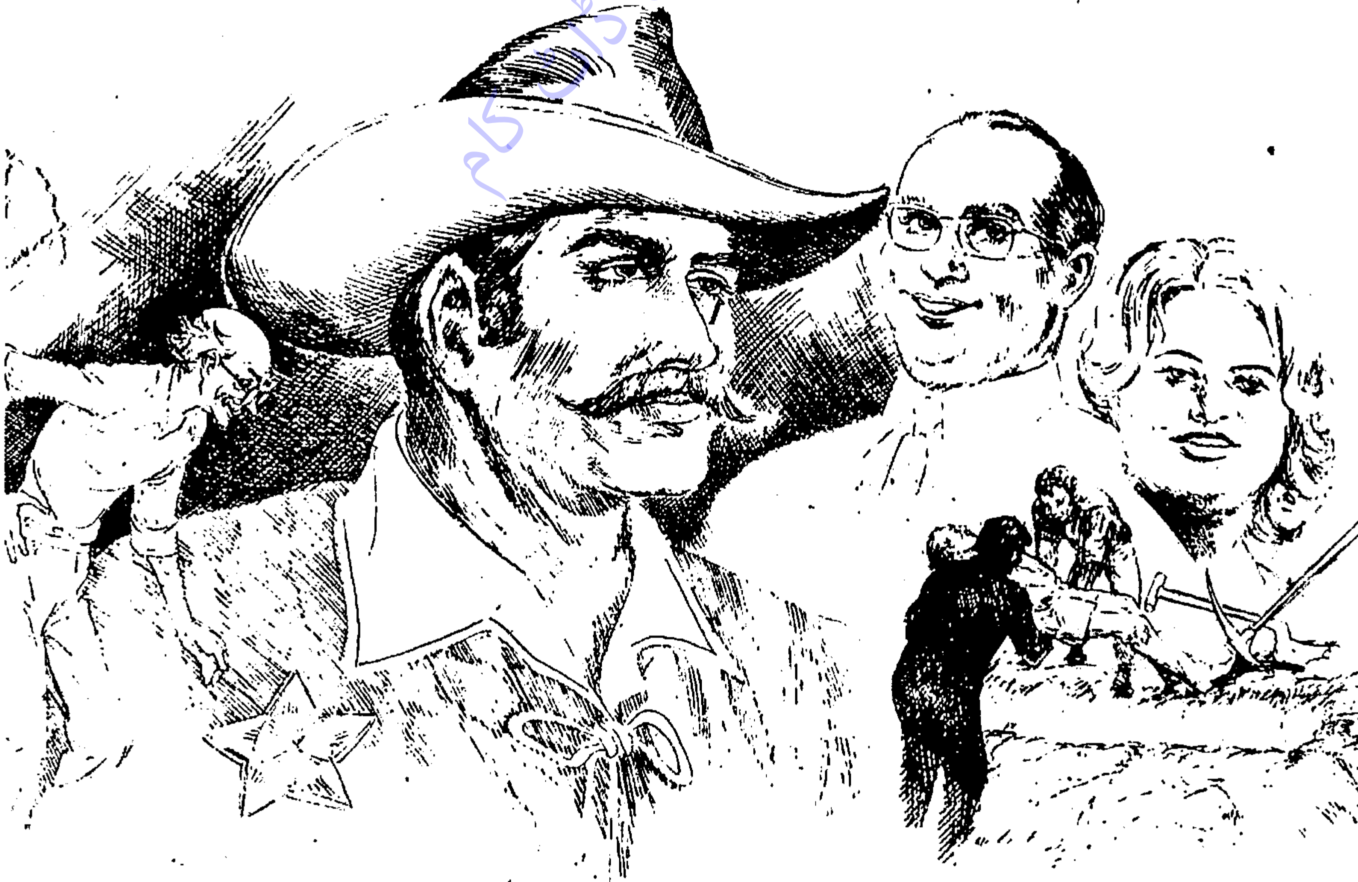
دغو

اثرنعمانی

جیمس ھیڈلے چیز کا تازہ ترین ناول پیشِ خدمت ہے۔ چیز (CHASE) کے پڑھنے والے اس کی تحریر سے اچھی طرح واقف ھیں لیکن موجودہ ناول کے بارے میں اگر یہ دعویٰ کیا جائے کہ یہ ان کی توقعات سے بڑھ کر ہے تو بے جا نہ ھوگا۔ بعض انسانوں پر جھوٹ کی اتنی تہیں جمی ھوتی ھیں کہ جب یہ تہیں ھٹتی ھیں تو بظاھر دیو قامت نظر آنے والا انسان بونا ثابت ھوتا ہے۔ ایک ایسے شخص کی کہانی جس نے اپنی ساکھ اور انا کی خاطر ھر جھوٹ کو اپنے لیے جائز قرار دے دیا تھا

آج جب میں پلٹ کر گزرے ہوئے دنوں پر نظر ڈالتا ہوں تو احساس ہوتا ہے کہ مجھے جن پریشان کن واقعات سے دوچار ہونا پڑا ان کے عوامل اور محرکات درحقیقت چار سال قبل میری زندگی میں داخل ہو چکے تھے۔ اُس وقت میں ایک الیکٹرونک کمپنی میں مختصر سی تنخواہ پر کام کرنے والا ایک معمولی سا مکینک تھا حالانکہ میری علمی قابلیت وصلاحیت اس جگہ کے معیار سے کہیں زیادہ تھی میرے والد اسی کمپنی میں چیف اکاؤنٹینٹ تھے، میں نے اُن ہی کے مشورے پر الیکٹرونکس میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی تھی اور اُن ہی کی ہدایت پر گولف کھیلنے میں بھی خاصی مہارت بہم پہنچائی تھی۔ اُن کا کہنا تھا کہ گولف کھیلتے ہوئے جتنے کاروباری اور تجارتی معاملات طے پاتے ہیں اتنے دفتروں اور اجلاسوں میں بھی نہیں ہوتے اور میرے تجربے نے اُس کی تصدیق کر دی۔

جون کے ایک اتوار کو میں گولف کے میدان میں تنہا پریکٹس کر رہا تھا کہ ایک ساٹھ سالہ طویل قامت تنومند آدمی نے جو اپنے ہر انداز سے کوئی بہت دولت مند اور ذی حیثیت آدمی معلوم ہوتا تھا، مجھے کھیلتے دیکھا اور میرے کھیل سے بہت متاثر ہوا۔ اُس نے مجھے اپنا کھیل بھی دکھایا اور میری رائے دریافت کی۔ وہ کوئی اچھا کھلاڑی نہیں تھا۔ اُس کے کھیل میں بہت سی خامیاں اور



کمزوریاں تھیں میں نے اُسے مختلف مشورے دیے، کچھ خاص گُر کی باتیں بتائیں جو اُس نے بہت جلد سمجھ لیں۔ اُس کے نتیجے میں اس کا کھیل کافی بہتر ہوگیا۔ وہ بہت خوش ہوا۔ اُس نے بتایا کہ آج اُس کا ایک میچ ہے اور میری ہدایات کی روشنی میں اُسے اُمید ہے کہ وہ یہ میچ ضرور جیت جائے گا، اُس کے بعد اُس نے اپنا تعارف کرایا۔ اُس کا نام فیرل بریمنگن تھا۔ میں حیران رہ گیا۔ کیونکہ میں نے یہ نام سُن رکھا تھا اور جانتا تھا کہ وہ کاروباری حلقوں میں بڑی شہرت اور بڑی اُونچی پوزیشن کا مالک ہے، وہ کیلیفورنیا نیشنل بینک کا صدر تھا جس کی شاخیں پوری اسٹیٹ میں پھیلی ہوئی تھیں۔

فیرل نے مجھ سے میرے بارے میں پوچھا، میں نے اُسے بتایا کہ میرا نام لاری لوکس ہے، میں نے فلاں یونیورسٹی سے الیکٹرونکس میں ماسٹر کی ڈگری لی ہے اور فلاں کمپنی میں مکینک کی حیثیت سے کام کرتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ فیرل نے کہا کہ اس طرح تو میں اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر رہا ہوں، موجودہ ملازمت میرے لیے قطعاً مناسب نہیں ہے اور یہ کہ میں اس سے پیر کے دن دس بجے صبح اُس کے آفس میں آکر ملاقات کروں، وہ جو کچھ میرے لیے کر سکتا ہے ضرور کرے گا۔ اِس جیسے آدمی سے ملنا ہی میرے لیے بڑی بات تھی۔ مجھے یقین ہوگیا کہ اب میری زندگی کے ایک نئے باب کا آغاز ہونے والا ہے۔

چنانچہ دوسرے دن میں مقررہ وقت پر فیرل سے ملنے پہنچ گیا، اس نے بڑی گرم جوشی سے میرا استقبال کیا۔ وہ اپنا گولف کا میچ جیت گیا تھا اور بہت خوش تھا، اتنا ہی نہیں اُس نے یونیورسٹی سے میرے بارے میں معلومات بھی کی تھیں، اِن معلومات سے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔ اُس نے کہا کہ کبھی کبھی مجھ جیسے مستحق افراد کی مدد کر کے اُسے مسرت ہوتی ہے۔ خاص طور سے ایسے افراد جو کسی نہ کسی طرح اُس کے کام آئے ہوں اور اسی جذبہ کے تحت وہ میری مدد بھی کرنا چاہتا ہے۔

لاس اینجلز اور سان فرانسسکو کے درمیان ایک قصبہ تھا، شرنومی جو ان دِنوں بڑی تیزی سے ترقی کر رہا تھا اور مستقبل قریب کے ایک بڑے صنعتی اور تجارتی شہر کی حیثیت سے اُبھر رہا تھا۔ فیرل نے بتایا کہ بینک شرنومی میں اپنی ایک برانچ بڑے اعلیٰ پیمانے پر کھولنا چاہتا ہے، اس برانچ کے لیے جدید ترین کمپیوٹر، بزنس مشینیں، کیلکیولیٹرز وغیرہ خریدنا اور نصب کرنا ہیں وہ یہ چانس مجھے دینا چاہتا ہے۔ بینک چھ مہینے کے اندر کُھل جائے گا۔ وقت بہت کم ہے۔ وہ مجھے تین ہفتہ کی مہلت دے رہا ہے۔ میں اس مدت میں مختلف مشینوں کے بارے میں اپنے مشورے سفارشات اور کُل لاگت کا تخمینہ لگا کر اُس کے سامنے پیش کروں اگر وہ اُسے پسند آگیا تو مجھے کام مل جائے گا۔ میں نے دھڑکتے دل اور اُمنڈتے ہوئے جوش و مسرت کے ساتھ اُس کی یہ پیشکش منظور کر لی۔ فیرل نے مجھے اپنے ماہرِ تعمیرات بل ڈکسن کے پاس بھجوا دیا کیونکہ مجھے اُس کے ساتھ مل کر کام کرنا تھا اور آئندہ اتوار کو گولف کلب میں ملاقات کا وعدہ کیا۔

بل ڈکسن سے ملاقات ہوئی تو مجھے چھوٹے قد اور بھاری



جسم کا یہ خوش باش شخص بہت پسند آیا۔ میری اپنی عمر اس وقت ستائیس سال کے لگ بھگ تھی۔ ڈکسن مجھ سے تین چار سال بڑا معلوم ہوتا تھا۔ اُس نے بتایا کہ اُس کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ ایک مرتبہ فیرل کہیں جا رہا تھا۔ موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ راستے میں اُس کی کار کا پہیہ پنکچر ہو گیا۔ اُدھر سے کہیں ڈکسن بھی آ رہا تھا اُس نے بارش میں فیرل کو پریشان دیکھا تو اُس کی کار سے اسپیر وہیل نکال کر لگا دیا۔ نتیجہ یہ کہ فیرل نے اپنے بینک اور اُس کی برانچوں سے متعلق تعمیراتی کاموں کا انچارج ڈکسن کو بنا دیا۔ ڈکسن نے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ فیرل جتنا قدر شناس اور مہربان ہے اتنا ہی بااصول اور سخت مزاج بھی ہے۔ ٹھونک بجا کر کام لیتا ہے۔ ذرا بھی کوتاہی ہوئی یا کسی بھی طرح قدموں میں لغزش آئی تو وہ فوراً کان پکڑ کر باہر نکال دے گا۔ چونکہ اس سلسلے میں بینک کے منیجر املاک منیسن سے گفتگو کرنا بھی ضروری تھا اور وہ شرلوٹی میں رہتا تھا اس لیے طے ہوا کہ میں کل شرلوٹی جاؤں۔ ایکسلینٹ ہوٹل میں قیام کروں۔ ڈکسن اور منیسن بھی وہیں آ جائیں گے اور پھر آپس میں طے کر لیا جائے گا کہ کس قسم کی کتنی مشینری درکار ہے اور اُسے بینک میں کہاں کہاں لگایا جائے گا۔

میرے والد کا قول تھا کہ ایک بڑے تالاب میں چھوٹی مچھلی بن کر رہنے سے بہتر ہے کہ ایک چھوٹے تالاب میں بڑی مچھلی بن کر رہا جائے لیکن قسمت نے ترقی کرنے کا یہ سنہری موقع دیا تو میں نے سوچا کہ کیوں نہ ایک بڑے تالاب میں بڑی مچھلی بن کر رہا جائے۔ میں نے اپنا مستقبل فیرل سے وابستہ کرنے کا فیصلہ کر لیا چنانچہ میں نے اسی روز اپنی کمپنی کی ملازمت سے استعفیٰ دیدیا۔

شرلوٹی میں ڈکسن اور منیسن سے ملاقات ہوئی۔ منیسن چھیالیس برس کی عمر کا ایک شریف اور سنجیدہ مزاج انسان تھا اور اپنے کام سے کام رکھتا تھا۔ اُس نے مجھے تفصیل سے بتایا کہ وہ بینک میں کس قسم کی اور کیسی مشینری کتنی تعداد میں چاہتا ہے۔ اُس نے کہا کہ قیمت کی پروا نہیں مگر جو چیز بھی ہو بہترین ہو۔ اگلے چار دن میں نے بڑی محنت سے کام کیا۔ تمام ضروری اعداد و شمار جمع کیے۔ مشینوں کے بارے میں بہت سی معلومات مجھے حاصل تھیں کچھ اور بہم پہنچائیں اور ہفتہ کی رات تک جملہ مشینوں کے بارے میں اپنی تجاویز، مشورے اور سفارشات کے ساتھ ہی اُن کی لاگت کا تخمینہ تیار کر لیا۔

اگلے دن فیرل سے حسبِ وعدہ گولف کلب میں ملاقات ہوئی۔ اُس نے میرے ساتھ ایک میچ کھیلا۔ میں نے دانستہ اُسے جیتنے کا موقع دیا، وہ مجھے ہرا کر بہت خوش ہوا۔ کھیل سے فارغ ہو کر میں نے اُسے اپنی رپورٹ پیش کی پہلے تو اُس نے اِس بات کی تعریف کی کہ میں نے اتنی جلدی اپنا کام مکمل کر لیا، پھر میری رپورٹ اور اخراجات کا تخمینہ دیکھا۔ اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا اور توقع ظاہر کی کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز اُسے منظور کر لے گا، میں نے اُسے یہ بھی بتا دیا کہ میں نے ملازمت چھوڑ دی ہے وہ میرا مطلب سمجھ گیا کہنے لگا گویا تم یہ چاہتے ہو کہ جن مشینوں کی ہمیں ضرورت ہے وہ تمہاری معرفت خریدی جائیں اور تم اُن پر اپنا کمیشن کھرا کرو، میں نے جواب دیا کہ بالکل یہی بات ہے۔ وہ ہنسنے لگا اور چلتے ہوئے بولا کہ مجھے جلد ہی فیصلے سے مطلع کر دیا جائے گا۔

تین دن کے شدید انتظار اور اضطراب کے بعد آخر مجھے ڈکسن کا فون ملا کہ میری رپورٹ منظور کر لی گئی ہے۔ فیرل کے اپنے دستخطوں سے ایک خط دفتر میں میرے نام لکھا جا رہا ہے جس میں مجھے اِس بات کا اختیار دیا گیا ہے کہ میں کیلیفورنیا نیشنل بینک کی جانب سے اپنی تجویز کردہ مشینری جہاں سے چاہوں خرید سکتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ میری خوشی کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔ میں محسوس کر رہا تھا کہ میں نے ترقی کے راستے پر اپنا قدم رکھ دیا ہے اور تقدیر نے ساتھ دیا تو میں بہت جلد کہیں سے کہیں پہنچ جاؤں گا۔

میں نے چار ہفتے کے اندر تمام مطلوبہ مشینوں کے سودے مکمل کر لیے، فیرل کے نام میں جادو کا اثر تھا۔ بڑی سے بڑی کمپنی بھی کریڈٹ دینے کے لیے تیار تھی، مجھے کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ مجھے یقین تھا کہ مشینوں کی سپلائی مکمل ہونے کے بعد جب بلوں کی ادائیگی ہو گی تو میرے کمیشن کی رقم بھی کافی بن جائے گی۔ میں اب شرلوٹی میں ہی منتقل ہو گیا اور ایک دو کمروں کا فلیٹ کرائے پر لے لیا۔ ڈکسن منیسن اور میں بڑی محنت اور باہمی تعاون سے کام کرنے لگے۔

ایک رات کھانا کھاتے ہوئے ڈکسن نے پوچھا کہ میں الیکٹرونک سسٹم کے بارے میں بھی کچھ جانتا ہوں، میں نے کہا کہ جاننا کیسا معنی؟ یونیورسٹی میں یہ میرا پسندیدہ مضمون تھا اور میں نے اس میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کیے تھے، ڈکسن نے مشورہ دیا کہ اگر میں فیرل کو مطمئن کر سکوں تو ہو سکتا ہے کہ بینک میں سیکورٹی سسٹم اور اُس کی تنصیب کا کام بھی مجھے مل جائے۔ میں نے فوراً تیاری شروع کر دی، خود بھی سوچا مختلف ماہرین سے مشورے بھی حاصل کیے اور اپنا پورا پلان مع ضروری آلات اور اُن پر آنے والے اخراجات کے تخمینہ کے ساتھ تیار کر لیا۔ مجھے یقین تھا کہ میں نے بہترین سیکورٹی سسٹم تیار کیا ہے اور وہ فیرل کو ضرور پسند آئے گا اور ہوا بھی ایسا ہی، ایک اتوار کو گولف کا میچ کھیلنے کے بعد میں نے اپنا پلان فیرل کے سامنے پیش کر دیا۔ اُسے پوری تفصیل

سے ہر بات سمجھائی۔

"مسٹر فیرل"! آخر میں میں نے کہا۔ "اگر تم نے یہ سسٹم منظور کرلیا تو میں گارنٹی دیتا ہوں کہ تمھیں بینک میں کبھی سیکورٹی کے بارے کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ شرنوبی میں تمھارا بینک دنیا کا محفوظ ترین بینک ہوگا۔"

فیرل کو میرا مجوزہ سیکورٹی سسٹم اور دنیا میں محفوظ ترین بینک والی بات بہت پسند آئی اُس نے کہا کہ ہم اُسے بطور پبلسٹی بھی استعمال کریں گے۔ اگلے دن بورڈ کی میٹنگ تھی۔ فیرل نے مجھے میٹنگ میں بلا کر موقع دیا کہ میں خود تمام ڈائریکٹروں کے سامنے اپنے سیکورٹی سسٹم کی وضاحت کروں، میں نے نصف گھنٹے تک بورڈ کے سامنے تقریر کی نقشوں اور چارٹوں کی مدد سے انھیں ایک ایک بات بتائی اور سمجھائی کہ اگر میرے تجویز کردہ سیکورٹی سسٹم کو اپنایا گیا تو شرنوبی کا بینک دنیا کا محفوظ ترین بینک کہلائے جانے کا بجا طور پر مستحق ہوسکتا ہے۔

حسبِ سابق تین دن کے بعد ڈکسن نے مجھے فون کیا کہ بورڈ نے میرا سیکورٹی سسٹم پاس کردیا ہے، اُس نے بتایا کہ فیرل بہت ہی خوش ہے اور فیصلہ کیا گیا ہے کہ اُس کی بین الاقوامی پیمانے پر تشہیر کی جائے گی، اُس نے یہ بھی کہا کہ مستقبل قریب میں فیرل اور بھی کئی برانچیں کھولنا چاہتا ہے، اُس کا مطلب ہے کہ منطقی طور پر ہر موقعے پر مجھے بزنس مشینیں سپلائی کرنے اور سیکورٹی سسٹم نصب کرنے کا کام دیا جائے گا دوسری طرف اُسے ہر بینک کی تعمیر کا فرض سونپا جائے گا تو کیوں نا ہم دونوں مل کر ایک کمپنی بنالیں ایک دوسرے کے پارٹنر بن جائیں اور پھر یہ کمپنی نہ صرف کیلیفورنیا نیشنل بینک بلکہ اسی قسم اور اسی نوعیت کے دوسرے اداروں کے لیے ایسی ہی خدمات انجام دے۔ میں خود بھی کچھ ایسی ہی بات سوچ رہا تھا۔ میں نے اپنی آمادگی کا اظہار کیا لیکن اس سے پہلے کہ ہم کوئی قطعی فیصلہ کرتے ضروری تھا کہ فیرل سے اِس مسئلہ پر گفتگو کرتے۔ فیرل کو تو یہ تجویز پسند آئی اور اُس نے وعدہ کیا کہ بینک کے ذریعہ اور دوسرے ذرائع سے بھی وہ جتنا بزنس ہمیں دلا سکتا ہے دلانے کی پوری کوشش کرے گا، ہمارے لیے فیرل جیسی اہم شخصیت کا یہ وعدہ بہت اہمیت رکھتا تھا۔ چنانچہ ہم نے بیٹر الیکٹرونکس کارپوریشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کردیا اور ایک چھوٹا سا آفس کرائے پر لے لیا۔

تقریباً چھ ماہ بعد شرنوبی میں دنیا کے محفوظ ترین بینک کا افتتاح ہوا۔ تقریب کی اہمیت اور وسیع پیمانے پر پبلسٹی کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ خواہ دس منٹ کے لیے ہی سہی مگر صدر امریکہ نے بھی بہ نفسِ نفیس شرکت کی۔ اُس کے بعد شرنوبی کا قصبہ تیزی سے ترقی کرتا گیا۔ نئے نئے تجارتی اور صنعتی ادارے قائم ہوئے اور تقریباً ہر ادارے کے دفاتر کی تعمیر، ضروری مشینوں کی سپلائی اور سیکورٹی سسٹم قائم کرنے کا کام ہمارے سپرد کیا گیا۔ ہماری کارپوریشن اس چھوٹے سے دفتر سے نکل کر اُس سے بڑے اور پھر اُس سے بڑے آفس میں منتقل ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ جب چوتھا سال شروع ہوا تو ہمارے ادارے کے اسٹاف اور ورکرز کی تعداد پچاس افراد تک پہنچ چکی تھی۔

میں اگرچہ نو گھنٹے دفتر میں کام کرتا تھا اکثر اوقات گھر پر بھی کام لے آتا تھا مگر اتوار کا دن ہر صورت میں گولف کھیلنے کے لیے فارغ رکھتا، ہر ماہ کے پہلے اتوار کو فیرل سے ایک میچ ہوا کرتا تھا۔ باقی اتواروں کے لیے بھی مجھے شرنوبی کے معزز اور بارسوخ افراد کے ساتھ کھیلنے کا موقع ملتا رہتا تھا۔ صورتِ حال یہ تھی کہ رفتہ رفتہ وہ باتیں پیش آنا شروع ہوئیں جنھوں نے میری لگی بندھی خوشگوار زندگی کے سکون کو تہ و بالا کردیا۔ مجھے ذہنی قلبی اور جسمانی طور پر ایسی تکالیف اور پریشانیوں میں مبتلا کردیا کہ اُن کی یاد آج بھی میرے لیے سوہانِ روح ہے۔

سوئے اتفاق یہ جون ہی کا مہینہ تھا اور اتوار کا دن، مجھے فیرل کے ساتھ گولف کھیلنا تھا، میں کلب جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ فیرل کا فون آیا، اُس کی کار عین وقت پر خراب ہوگئی تھی۔ اتوار کا دن تھا ورکشاپ بند تھے فوری طور پر اُس کی مرمت بھی نہیں ہوسکتی تھی اِس لیے اُس نے معذرت چاہی کہ وہ آج کلب نہیں آسکتا۔ پارٹنر عموماً پہلے سے مقرر کرلیے جاتے ہیں۔ مجھے امید نہیں تھی کہ اب کلب میں کوئی کھیلنے والا فارغ مل سکے گا مگر کلب پہنچا اور دریافت کیا تو پتہ چلا کہ کسی خاتون کو جو شرنوبی میں نووارد ہے ایک پارٹنر کی تلاش ہے۔ میں اُس سے جاکر ملا اور یوں گلینڈا مارش سے میری ملاقات ہوئی۔

وہ سرو قامت چھریرے جسم، بڑی بڑی نیلی آنکھوں، سرخ بالوں والی ایک بڑی دل کش اور جاذب نظر لڑکی تھی جس نے پہلی ہی ملاقات میں مجھے تسخیر کرلیا، اُس نے اپنا نام بتایا اور کہا کہ وہ ایک فری لانس آزاد و خود مختار فیچر رائٹر ہے اور ملک کے مشہور رسالوں میں لکھتی ہے۔ بر سرِ دست اُسے ایک بڑے بلند پایہ بزنس میگزین دی انویسٹر نے شرنوبی اور یہاں کے ترقیاتی منصوبوں پر ایک فیچر تیار کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ میں نے اُس سے اپنا تعارف کرایا تو بہت خوش ہوئی کہنے لگی عجیب اتفاق ہے کہ وہ کل خود میرے دفتر آنے کا ارادہ کررہی تھی اور آج مجھ سے ملاقات ہوگئی چونکہ شرنوبی میں مجھے اور میری کمپنی کو خاصی اہمیت حاصل ہے اس لیے وہ اُسے بھی اپنے فیچر میں شامل کرنا چاہتی ہے، میں نے کہا کہ اگر وہ کل

شام چھ بجے میرے آفس آجائے تو اُسے تمام ضروری معلومات فراہم کردی جائیں گی، اس گفت گو کے بعد ہم نے ایک گیم کھیلا۔ وہ اچھی کھلاڑی تھی، مجھے اُس سے جیتنے کے لیے خاصی کوشش کرنا پڑی۔ اب تک میری زندگی میں کئی لڑکیاں آئی تھیں مگر چونکہ میری بیشتر توجہ کاروبار کی طرف مبذول تھی اس لیے میں نے انھیں کوئی خاص لفٹ نہیں دی تھی، اب جبکہ میرا کاروبار بڑی حد تک مضبوط بنیادوں پر استوار ہوچکا تھا میں زندگی کے اس خلا کو پُر کرنے کے لیے ذہنی طور پر تیار تھا کچھ تو یہ وجہ تھی اور کچھ یہ حقیقت کہ اب تک گلینڈا جیسی لڑکی سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا اس لیے میں بڑی تیزی سے اُس کی طرف کھنچتا چلا گیا لیکن اس کا طرزِ عمل مجھے احساس دلا رہا تھا کہ وہ عام لڑکی نہیں مجھے اُسے حاصل کرنے کے لیے خاصی بھاگ دوڑ کرنا پڑے گی۔ گیم ختم ہونے کے بعد میں نے اُسے کچھ پینے پلانے کی دعوت دی جسے اُس نے بڑی خوش اسلوبی سے ٹال دیا اور یہ کہہ کر رخصت ہوگئی کہ وہ کل چھ بجے میرے آفس پہنچ جائے گی۔

گلینڈا ٹھیک چھ بجے آفس پہنچ گئی اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک ضروری معلوماتی سوال پوچھنے اور فراہم کردہ جوابات نوٹ کرنے میں مصروف رہی۔ اس کے بعد اُس نے میری ذاتی زندگی کے بارے میں کچھ جاننا چاہا، دفتر بند ہونے کا مقررہ وقت کبھی کا گزر چکا تھا۔ پھر یہ کہ میں زیادہ سے زیادہ وقت اُس کے ساتھ رہنا چاہتا تھا چنانچہ میں نے اُسے کھانے کی دعوت دی کہ ایک پنتھ دو کاج ہو جائیں گے۔ کھانا بھی کھالیا جائے گا اور کھانے کے دوران باتیں بھی ہوتی رہیں گی۔ وہ آمادہ ہوگئی۔ میں اُسے اپنے پسندیدہ ریسٹورنٹ میں لے گیا اور کھانا کھاتے ہوئے اُسے اپنے بارے میں سب کچھ بتا دیا یہ بھی کہ کس طرح فیرل کی امداد و تعاون سے آج اس مقام تک پہنچا ہوں۔

"کیا تم شادی شدہ ہو مسٹر لاڈی؟" اُس نے سوال کیا۔

"نہیں۔" میں نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ "ابھی تک تو کاروباری مصروفیات نے اس بارے میں سوچنے کی مہلت ہی نہیں دی، اب کچھ اطمینان حاصل ہوا ہے۔ ذرا حالات کچھ اور بہتر ہوتے ہی شادی کرنے کا ارادہ ہے۔"

"کوئی خاص لڑکی نگاہ میں ہے؟"

"ایک مبہم سا خیال تو ہے کہ شاید مجھے اپنی پسند کے مطابق لڑکی مل گئی ہے۔" میں نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے جواب دیا "لیکن ابھی یقین سے نہیں کہہ سکتا۔"

گلینڈا چند لمحے مجھے دیکھتی رہی پھر منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ لیکن اُس کے ہونٹوں پر ایک خفیف سا تبسم بتا رہا تھا کہ وہ میری بات سمجھ گئی ہے۔

"کیا شرلوی کا بینک واقعی دُنیا کا محفوظ ترین بینک ہے یا یہ محض ایک پبلسٹی اسٹنٹ ہے؟" اُس نے چند لمحے کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"میں نے اُس کا سیکورٹی سسٹم ترتیب دیا ہے اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ محض پبلسٹی کی بات نہیں بلکہ وہ واقعی محفوظ ترین بینک ہے۔"

"کیا تم مجھے اس سسٹم کے بارے میں نہیں بتا سکتے۔ یہ میرے فیچر میں ایک دلچسپ اضافہ ہوگا۔"

"مجھے افسوس ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "میں ایک تحریری معاہدے کے مطابق اپنی زبان بند رکھنے کا پابند ہوں۔ اگر تم اس بارے میں کچھ جاننا چاہتی ہو تو بینک کے مینجر مینس سے مل کر دیکھ لو۔"

"اچھی بات ہے تم اُس سے میرا تعارف کرا دینا۔"

میں نے وعدہ کرلیا، باتوں باتوں میں جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ ہوٹل میں ٹھہری ہے تو میں نے اُسے پیش کش کی کہ چونکہ ابھی وہ کم و بیش ایک ماہ قیام کا ارادہ رکھتی ہے اس لیے اگر پسند کرے تو میں اُسے ایک چھوٹا سا فلیٹ کرائے پر دلا سکتا ہوں جو کہ اُسی بلڈنگ میں اور اُسی فلور پر واقع ہے جہاں میں رہتا ہوں اور اتفاق سے خالی ہے۔ گلینڈا فوراً آمادہ ہوگئی اور دوسرے ہی دن اس فلیٹ میں اُٹھ آئی۔ میں نے مینس کو فون کرکے گلینڈا کے بارے میں بتایا۔ مینس نے جواب دیا کہ وہ جب چاہے اس سے ملنے آسکتی ہے۔ میں نے اُسی وقت فون پر گلینڈا کو اُس کی اطلاع دی اور ساتھ ہی شام کو اپنے ساتھ کھانے کی دعوت بھی دے ڈالی جو اُس نے بغیر کسی پس و پیش کے قبول کرلی۔

اس مرتبہ میں اُسے ساحلِ سمندر پر واقع ایک ریسٹورنٹ میں لے گیا۔ کھانے کے دوران میں نے اُس کی مینس سے ملاقات کا حال پوچھا، گلینڈا نے بتایا کہ یوں تو مینس بہت خوش اخلاقی سے پیش آیا ضروری معلومات بھی فراہم کردیں مگر اُس کا رویہ بہت خشک رہا اور سیکورٹی سسٹم کے بارے میں تو ایک لفظ بھی بتانے پر آمادہ نہیں ہوا۔ میں نے اُسے سمجھایا کہ وہ یہ خیال ذہن سے نکال دے سیکورٹی سسٹم کے متعلق اُسے کوئی کچھ نہیں بتا سکتا۔ شرلوی بینک اُسی وقت تک دُنیا کا محفوظ ترین بینک ہے جب تک اُس کا سیکورٹی سسٹم راز رہتا ہے یہ بات اگر کھل جائے تو پھر وہ محفوظ کہاں رہے گا۔ گلینڈا نے میری بات سے اتفاق کیا اور شرلوی میں جرائم کی صورتِ حال کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے بتایا کہ یہ معلومات اُسے شیرف تھامسن سے مل سکتی ہیں جو ایک بہت ہوشیار ذہین اور سخت گیر پولیس افسر ہے۔ میں شیرف سے ذاتی طور پر بھی واقف

تھا اُس کے ساتھ کئی مرتبہ گولف کھیل چکا تھا۔ میں نے گلینڈا سے وعدہ کیا کہ میں تھامسن سے اُس کا ذکر کردوں گا اُمید ہے کہ وہ بھی اُس سے پورا تعاون کرے گا۔

"بس اپنے متعلق تمھارے ہر سوال کا جواب دے چکا ہوں۔" میں نے کہا۔ "اب میری باری ہے کہ میں تم سے تمھاری ذات کے بارے میں پوچھوں۔ یہ بتاؤ کہ تمھاری شادی ہو چکی ہے؟"

"ہاں۔ مگر وہ کامیاب ثابت نہیں ہوئی۔" گلینڈا نے جواب دیا۔ "میرے اور میرے شوہر کے مزاج و طبیعت میں زمین آسمان کا فرق تھا۔"

"پھر کبھی دوبارہ شادی کرنے کے بارے میں سوچا؟" میں نے پوچھا۔

وہ میرے اس سوال کا جواب ٹال گئی۔ میں نے بھی کچھ زیادہ زور نہیں دیا۔ میں اُس سے شدید محبت کرنے لگا تھا۔ یہ بھی چاہتا تھا کہ اُسے اپنے جذبات سے آگاہ کردوں مگر مجھے احساس تھا کہ جلدبازی سے نقصان ہو سکتا ہے جب تک اُس کی پسند ناپسند کے بارے میں کوئی اشارہ نہ ملے مجھے انتظار کرنا چاہیے۔ یوں بھی ابھی میرے پاس ایک ماہ کا وقت تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر ہم ساتھ ساتھ گھر واپس آئے۔ اُس کا فلیٹ میرے فلیٹ سے پہلے پڑتا تھا۔ اس کے فلیٹ کے سامنے رُک کر میں نے آئندہ دن کے پروگرام کے بارے میں پوچھا۔ میں اُسے پھر کسی اور کیفے میں لے جانا چاہتا تھا مگر گلینڈا نے کہا کہ کل کہیں جانے کے بجائے میں اُس کے فلیٹ میں اُس کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا کھاؤں۔ یہ پروگرام طے ہوگیا۔ میں شام کے آٹھ بجے آنے کا وعدہ کر کے جانے لگا تو گلینڈا نے دفعتاً آگے بڑھ کر میرے گال پر ہلکا سا بوسہ دیا۔ مسکرائی اور پھر دروازہ کھول کر اپنے فلیٹ میں چلی گئی۔

●

دوسرے دن میں حسبِ وعدہ آٹھ بجے اُس کے فلیٹ پہنچ گیا۔ گلینڈا نے بڑے لذیذ کھانے تیار کیے تھے۔ میں نے بڑے ذوق و شوق سے کھانا کھایا۔ کھانا کھاتے ہوئے دلچسپ باتیں ہوتی رہیں۔ پھر ہم مارٹینی کا ایک ایک گلاس ہاتھ میں لیے صوفے پر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ گئے۔ گلینڈا نے ٹیپ ریکارڈر میں گانوں کا ایک کیسٹ لگا کر بٹن آن کر دیا۔ خوشگوار سُریلے گانوں نے ماحول کو کچھ اور رومان پرور بنا دیا۔

"کل تم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ میں نے دوبارہ شادی کے بارے میں غور کیا یا نہیں۔" گلینڈا نے آہستہ سے کہا۔ "اُس کا جواب دینے سے پہلے میں تمھیں اپنے شوہر مارکس کے بارے میں بتانا چاہتی ہوں۔"

"تمھارا مطلب ہے کہ اپنے سابقہ شوہر کے بارے میں۔" میں کچھ چونکتے ہوئے بولا۔

"نہیں۔ وہ اب بھی میرا شوہر ہے۔" میں ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم اُس سے طلاق لے چکی ہو۔"

"کاش ایسا ہوتا مگر تم مارکس کو نہیں جانتے۔ وہ مجھے طلاق دینے کے لیے تیار نہیں۔" گلینڈا نے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔

"میں سمجھا نہیں، وہ تمھیں چھوڑ کر چلا گیا ہے یا تم نے اُسے چھوڑ دیا ہے؟"

"میں اُسے چھوڑ کر چلی آئی ہوں۔ میرا اُس کے ساتھ رہنا ناممکن ہوگیا تھا۔ اُسے میری کوئی پروا نہیں تھی۔ وہ صرف دولت اور اپنے آپ کو عزیز رکھتا ہے۔"

"یہ کب کی بات ہے؟"

"تقریباً چھ ماہ پہلے کی۔"

"لیکن کوئی نہ کوئی طریقہ تو ایسا ہوگا کہ تم اُس سے نجات حاصل کر سکو؟"

"ہاں ہے۔ بیس ہزار ڈالر۔ اگر میں بیس ہزار ڈالر اُسے دے دوں تو وہ مجھے طلاق دینے پر تیار ہے۔ تم اس سے اُس کی ذہنیت کا اندازہ کر سکتے ہو۔"

گلینڈا نے بتایا کہ پہلے اُس کا خیال تھا کہ وہ آئندہ شادی کا تصور بھی نہیں کرے گی مگر مجھ سے ملنے کے بعد اُسے احساس ہو رہا ہے جیسے وہ مجھ سے محبت کرنے لگی ہے لیکن چونکہ وہ مجھ سے شادی نہیں کر سکتی اس لیے ان جذبات کو مزید ہوا دینا



"ڈارلنگ!" بیوی نے شوہر سے کہا۔ "کچھ یاد ہے؟ آج ہماری شادی کو پورا ایک مہینہ ہوگیا ہے۔ میں نے تمھیں خوش کرنے کے لیے ایک بہت ہی خوبصورت چیز خریدی ہے۔"

شوہر نے فخر سے کہا۔ "میں کتنا خوش قسمت ہوں کہ مجھے ایسی بیوی ملی جو میرا خیال رکھتی ہے۔ ذرا دیکھوں تو، کیا لائی ہو؟"

"ایک منٹ ٹھہرو۔" بیوی نے کہا۔ "میں ابھی پہن کر دکھاتی ہوں۔"

تکلیف دہ ہوگا چنانچہ بہتر یہ ہے کہ آئندہ ہم ایک دوسرے سے نہ ملیں، میں نے تجویز پیش کی کہ میں مارش کو بیس ہزار ڈالر دے کر اُسے آزاد کرا سکتا ہوں۔ اُس نے انکار کر دیا کہ یہ اُس کی نسوانیت کی توہین ہوگی اُس کا مطلب ہوگا کہ میں نے اُسے بیس ہزار ڈالر میں خریدا ہے۔ میں نے کہا کہ تب پھر اتنی رقم وہ مجھ سے قرض لے کر مارش کو ادا کر دے اور بعد میں جب بھی ممکن ہو یہ قرض ادا کر دے۔ لیکن گلینڈا کو یہ بات بھی منظور نہیں تھی، اُس نے کہا کہ وہ کام کر کے رقم پس انداز کر رہی ہے اور توقع ہے کہ دو سال میں بیس ہزار جمع کر لے گی لیکن اتنی مدت تک مجھے انتظار میں رکھنا کوئی اچھی بات نہیں ہوگی۔

میں اب اپنے جذبات کے ہاتھوں بے اختیار ہوتا جارہا تھا۔ میں نے چاہا کہ اُسے آغوش میں لے لوں اور وہ بھی یہ کہہ کر کہ میں پہلی اور آخری مرتبہ اُسے پیار کرسکتا ہوں میری طرف بڑھی مگر اُسی وقت کسی نے بیرونی گھنٹی بجائی۔ ہم دونوں نے گھبرا کر دروازے کی طرف دیکھا۔ میں نے کہا کہ وہ کوئی جواب نہ دے مگر گلینڈا بولی کہ کمرے میں بجلی جل رہی ہے کھلی کھڑکی سے ضرور نظر آرہی ہو گی اور جو کوئی بھی دروازے کے باہر کھڑا ہے اُسے معلوم ہوگا کہ وہ گھر میں موجود ہے۔ میں بہت زیادہ گھبرایا ہوا تھا۔ شرنوبی میں میرا شمار ممتاز شہریوں میں ہوتا تھا۔ تمام بڑے بڑے لوگوں سے میرے تعلقات تھے اگر مجھے ایک شادی شدہ عورت کے فلیٹ میں۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اُس کے ساتھ تنہا دیکھ لیا گیا تو یہ بات ایسی افواہوں کو جنم دے گی جن سے میں بدنام ہو جاؤں گا۔ میں نے اس خیال سے چھپنا چاہا مگر گلینڈا نے بڑی سختی سے منع کیا اور خود آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

اور دروازے کے دوسری طرف مجھے وہ شخص نظر آیا جس کے بارے میں میں قیامت تک پسند نہیں کرسکتا تھا کہ وہ مجھے اس حال میں دیکھے وہ تھا شرنوبی کا شیرف تھامسن۔

♠

تھامسن اندر آیا، مجھے غور سے دیکھا، پھر اُس کی نظریں کھانے کی میز پر پڑیں جہاں ابھی تک برتن رکھے ہوئے تھے اور اس بات کا ثبوت تھے کہ میں نے رات کا کھانا گلینڈا کے ساتھ کھایا ہے، ایک لمحہ کی ناخوشگوار خاموشی کے بعد تھامسن گلینڈا کی طرف متوجہ ہوگیا۔ اس سے اُس نے بے وقت آنے پر معذرت کی اور بتایا کہ وہ جرائم کے بارے میں وہ اعداد و شمار دینے کے لیے آیا تھا جو گلینڈا چاہتی تھی مگر جو ان کی ملاقات کے وقت تیار نہیں تھے، اتنی دیر میں میں نے خود پر قابو پاتے ہوئے اُسے ہیلو کہا۔ گلینڈا نے تھامسن کا شکریہ ادا کیا میرے بارے میں بتایا کہ میں اُسے شرنوبی کے متعلق مختلف معلومات فراہم کر رہا تھا اور اب واپس ہی جانے والا تھا، اُس نے شیرف کو کچھ پینے کی بھی دعوت دی مگر تھامسن نے کہا کہ اُسے جلدی گھر پہنچنا ہے اس کی بیوی کھانے پر اُس کا انتظار کر رہی ہوگی، اتنا کہہ کر اُس نے گلینڈا کو ایک لفافہ دیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

چند منٹ پہلے میں اور گلینڈا ایک دوسرے کے لیے بیتاب ہو رہے تھے مگر اب وہ جادو ٹوٹ چکا تھا، جذبات کی گرمی ایک دم غائب ہوگئی تھی۔ میں نے رخصت چاہی۔ یہ بھی کہا کہ تھامسن بہت ہوشیار آدمی ہے اب آئندہ ہمیں ایک دوسرے سے ملنے میں احتیاط کرنا ہوگی کیونکہ فیرل یا منیس یا شرنوبی کے میئر کو پتہ چل گیا کہ میں ایک شادی شدہ عورت سے تعلقات بڑھا رہا ہوں تو پھر میرا بزنس کا میرا مستقبل تباہ ہو جائے گا۔ میں نے اُسے یقین دلایا کہ میں اُس سے سچی محبت کرتا ہوں اور یہ کہ ہم دونوں مل کر اس مشکل کا کوئی حل تلاش کرلیں گے، احتیاط سے میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ اب ہمیں سب سے چھپ کر ملنا ہوگا۔ گلینڈا نے جواب دیا کہ وہ میری پوزیشن سمجھتی ہے اور کبھی بھی میرے لیے کسی پریشانی کا باعث نہیں بنے گی۔

گلینڈا سے رخصت ہو کر میں جلدی سے اپنے کمرے میں آیا اور پہلا کام یہ کیا کہ بیرونی کمرے کی بجلی جلا دی۔ میں جانتا تھا کہ تھامسن نے کہا تو یہی ہے کہ اُسے گھر جانے کی جلدی ہے مگر وہ ابھی تک باہر سڑک پر اپنی کار میں بیٹھا میرے فلیٹ کی کھڑکی گھور رہا ہوگا، یہ دیکھنے کے لیے کہ میں گلینڈا کے فلیٹ سے واپس آتا ہوں یا نہیں۔ میرا اندیشہ غلط نہیں تھا، تھامسن واقعی سڑک پر موجود تھا، میں نے کمرے کی بجلی جلا کر باہر جھانکا تو اُس کی کار اسٹارٹ ہو کر آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی۔

♠

اس واقعہ کے دو دن بعد میں دفتر میں کام کر رہا تھا کہ ڈکسن آگیا۔ وہ پچھلے ایک ہفتہ سے بزنس کے سلسلہ میں باہر گیا ہوا تھا، اُس نے بتایا کہ وہ کل رات واپس آیا ہے اُس نے میرے فلیٹ میں فون بھی کیا تھا مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ جواب ملتا بھی کیسے میں اس وقت گھر کہاں تھا ساحل سمندر پر اپنے اور گلینڈا کے بارے میں غور کر رہا تھا، پرسوں رات اُس کے فلیٹ سے آنے کے بعد میں دیر تک کمرے میں ٹہلتا رہا، ایک بار پھر مجھ پر جذبات کا غلبہ ہوا۔ ہر احتیاط کو بالائے طاق رکھ کر میں رات کے ایک بجے دوبارہ اُس کے فلیٹ گیا، دستک دی مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ اُسی وقت راہداری میں لفٹ رکنے کی آواز سنائی دی اور میں بھاگ کر اپنے فلیٹ میں آگیا۔ دوسرے دن دفتر جانے سے پہلے

ایک مرتبہ پھر اُس کی گھنٹی بجائی مگر دروازہ نہیں کُھلا۔ دفتر پہنچ کر اُسے فون کیا مگر گھنٹی بجتی رہی۔ رات کو پھر فون کیا مگر وہ دہی خاموشی۔ گیراج میں جا کر دیکھا تو اُس کی کار بھی غائب تھی۔ مجھے اندیشہ ہُوا کہ کہیں وہ شرنومی سے چلی تو نہیں گئی۔ کیا اب میں اُسے پھر کبھی نہیں دیکھ سکوں گا مگر آج صبح جب میں آفس کی عمارت کے سامنے اپنی کار سے اُتر رہا تھا تو شیرف تھامسن سے ملاقات ہوگئی اور اُس سے باتوں باتوں میں پتہ چلا کہ گلینڈا کسی کام سے لاس اینجلز چلی گئی ہے اور ایک دو دن میں واپس آجائے گی۔ تھامسن نے مجھے آیندہ اتوار کو گولف کھیلنے کی بھی دعوت دی مگر میں نے معذرت کرلی کہ اس اتوار کو میں مسٹر فیرل کے ساتھ کھیل رہا ہوں۔ اُس سے رخصت ہوکر میں اپنے آفس آگیا مگر اب مجھے یہ اطمینان تھا کہ گلینڈا کہیں غائب نہیں ہوئی بلکہ لاس اینجلز گئی ہے، میں نے فیصلہ کرلیا کہ جب وہ واپس آئے گی تو کسی نہ کسی طرح اُس سے ملاقات کرکے اپنی اور اُس کی اُلجھن کا کوئی حل نکالنے کی کوشش کروں گا، یہ بات طے تھی کہ میں اُس سے شدید محبت کرتا تھا اور اُسے حاصل کرنا چاہتا تھا مگر یہ بھی ظاہر تھا کہ جب تک اُسے طلاق نہ ملے میں اُس سے کُھلم کُھلا میل جول نہیں رکھ سکتا، میرا خیال تھا کہ میں گلینڈا سے اُس کے شوہر کا پتہ معلوم کروں خود اُس سے جا کر ملاقات کروں اور کسی طرح اُسے آمادہ کروں۔ خواہ اُس کے لیے مجھے بیس ہزار ہی کیوں نہ خرچ کرنا پڑیں۔ کہ وہ گلینڈا کو طلاق دے کر آزاد کردے۔

ڈکسن ایک کنٹریکٹ حاصل کرنے گیا تھا۔ اُس نے مجھے بتایا کہ وہ کامیاب واپس آیا ہے۔ ہم دو تین گھنٹے تک اس کنٹریکٹ کی تفصیلات پر غور کرتے رہے، ڈکسن نے کہا کہ جس طرح ہمارا کاروبار تیزی سے پھیل رہا ہے اُسے دیکھتے ہوئے ہمیں مزید سرمائے کی ضرورت پڑے گی۔ میں نے جواب دیا کہ اس اتوار کو میں فیرل کے ساتھ گولف کھیلنے والا ہوں کھیل کے دوران اُس سے بات کروں گا یقین ہے کہ وہ ہمیں مزید قرض دیدے گا۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ڈکسن نے اچانک گلینڈا کے بارے میں پوچھ لیا، میں حیران رہ گیا۔ مگر خود کو سنبھالتے ہوئے اُسے بتایا کہ وہ ایک فیچر رائٹر اور فوٹو گرافر ہے، مشہور کاروباری ماہنامے "انویسٹر" کے لیے شرنومی کے بارے میں ایک فیچر تیار کر رہی ہے اسی سلسلہ میں اس سے میری ملاقات ہوئی تھی اور چونکہ "انویسٹر" بڑا معیاری پرچہ ہے اُس میں مفت پبلسٹی ملنے کے خیال سے میں نے اُس کے ساتھ ضروری تعاون بھی کیا۔

"یہ تو ٹھیک ہے لاری!" ڈکسن کچھ ہچکچاتے ہوئے بولا "مگر تم جانتے ہو کہ اب ہماری کوئی معمولی فرم نہیں ہے: ہمارا بزنس بڑھ رہا ہے اور شرنومی اگرچہ بڑی تیزی سے ترقی کر رہا ہے یہاں ماڈرن طور طریقے اپنائے جارہے ہیں مگر اپنے مجموعی مزاج کے اعتبار سے یہ اب بھی ایک تنگ نظر اور رجعت پسند قصبہ ہے"۔

"میں تمھارا مطلب نہیں سمجھا" میں نے اپنی گھبراہٹ چُھپاتے ہوئے کہا۔

"کل رات میں کھانا کھانے ایمبیسڈر ہوٹل گیا تھا" ڈکسن نے بتایا۔ "وہاں تمھارے اور اس عورت کے بارے میں باتیں ہو رہی تھیں ڈپٹی شیرف فریڈ میکلین کہتا ہے کہ تم دو مرتبہ اُسے اپنے ساتھ کھانے کے لیے باہر لے گئے تھے۔ خود شیرف تھامسن نے تمھیں رات کو اُس کے فلیٹ میں دیکھا لوگ سوچ رہے ہیں کہ تمھارے اور اُس کے درمیان غلط قسم کے تعلقات ہیں ابھی یہ بات کچھ افراد کی زبانوں پر ہے دو چار دن میں پورا قصبہ واقف ہوجائے گا"۔

اس وقت اگر میں عقل مندی سے کام لیتا تو ڈکسن کو سب کچھ بتا دیتا مگر میں نے اپنے اور گلینڈا کے درمیان کسی خفیہ نوعیت کے تعلق سے انکار کر دیا۔ میں نے ڈکسن کو اطمینان دلایا کہ وہ پریشان نہ ہو میں آیندہ پوری طرح محتاط رہوں گا، تو ڈکسن بھی مطمئن ہوگیا۔ وہ مجھے دوسرے دن سائٹ پر لے جانا چاہتا تھا جبکہ میں گلینڈا سے ملنے اور اُس سے بات کرنے کے لیے بیتاب تھا مگر میرے انکار سے وہ مشکوک ہوجاتا اس لیے چار و ناچار مجھے ہامی بھرنا پڑی سائٹ سان فرانسسکو میں تھی جانے آنے میں دو دن لگنے کا امکان تھا۔ اِس دوران گلینڈا واپس آئی اور اُس نے مجھے موجود نہ پایا تو اُسے یہ خیال ہوسکتا تھا کہ میں اُس سے بچنے کی کوشش کر رہا ہوں، دفتر سے گھر پہنچ کر میں دیر تک اس مسئلے میں اُلجھا رہا، آخر میں نے اُسے ایک خط لکھنے کا فیصلہ کیا۔ یہ میری ایک اور حماقت تھی مگر مجھے اُس وقت اِس کا احساس نہ ہوسکا، میں نے اُسے لکھا۔

ڈیئر گلینڈا

میں دو دن کے لیے سان فرانسسکو جا رہا ہوں قصبہ میں ہمارے متعلق افواہیں پھیل رہی ہیں مگر خدا کے لیے تم مجھے اس وجہ سے مسترد مت کردینا۔ ذرا حالات کو سمجھنے کی کوشش کرو میرا تم سے ملنا انتہائی ضروری ہے مجھے یقین ہے کہ ہم باہمی مشورے سے اس اُلجھن کا کوئی نہ کوئی حل ضرور تلاش کرلیں گے۔ آیندہ اتوار کو صبح آٹھ بجے مجھ سے فیرس پوائنٹ پر ملاقات کرو۔ یہ جگہ اتوار کو بارہ بجے تک بالکل سنسان رہتی ہے ہم اطمینان سے گفتگو کرسکیں گے میں تم سے والہانہ محبت کرتا ہوں اگر تمھیں میرا کچھ بھی خیال ہے تو ملنے ضرور آؤ گی۔

لاری

خط لکھ کر میں نے لفافے میں بند کیا اور گلینڈا کے فلیٹ جا کر

یہ لفافہ دروازے کے نچلے حصّے کی جھری کے ذریعے اندر پھینک دیا۔

فیرس پوائنٹ شرزوبی سے چار میل دُور ساحل سمندر پر ایک چھوٹی سی کھاڑی تھی۔ تفریحی مقام کے طور پر ابھی شرزوبی میں مقبول نہیں ہوئی تھی اس لیے بہت کم لوگ اُدھر کا رُخ کرتے تھے، میں اتوار کو ٹھیک آٹھ بجے وہاں پہنچ گیا، مجھے اندیشہ تھا کہ معلوم نہیں گلینڈا آئے گی بھی یا نہیں مگر وہ ریت کے ایک اُونچے ٹیلے کی آڑ میں بیٹھی ہوئی مل گئی۔ اُس نے غسل کا لباس پہن رکھا تھا۔ شاید ہم دونوں ہی ایک دوسرے سے ملنے کے لیے بیتاب تھے کہ وہ مجھے دیکھتے ہی لپٹ گئی۔ ہمیں گرد و پیش کا کوئی احساس نہیں تھا، اچانک پشت کی جانب سے مجھے کسی نے ایک زور دار ٹھوکر ماری۔ میں دوسری طرف لڑھک گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک چوڑا چکلا ڈاڑھی والا آدمی مجھے کینہ توز نگاہوں سے گھور رہا ہے، گلینڈا نے اُٹھنے کی کوشش کی تو اُس آدمی نے اُس کے منہ پر بھی ایک بھرپور تھپڑ رسید کیا۔ غصّے سے میرا خون کھولنے لگا، میں نے اُس پر ایک جست لگائی۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے گتھے ہوئے ریت پر گرے۔ میں نے اُس کا گلا پکڑ رکھا تھا۔ اُس نے میرے منہ پر دو زبردست گھونسے مار کر اپنے آپ کو چھڑا لیا۔ ہم جانوروں کی طرح ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔ وہ بہت طاقت ور تھا میری پوری کوشش کے باوجود قابو میں نہیں آ رہا تھا، میں نے اُس کا چہرہ لہولہان کر دیا مگر خود بھی کئی گھونسے اور لاتیں کھائیں۔ میں نے ایک بار پھر اُسے نیچے گرا لیا اور اُس پر چڑھ بیٹھا۔ میں اُسے جان سے مار دینا چاہتا تھا مگر اُسی وقت میرے سَر پر جیسے پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ ایک دھماکا سا ہوا، آنکھوں کے سامنے چنگاریاں سی اُڑیں اور پھر چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔

ہوش آیا تو میں زمین پر پڑا ہوا تھا، سارا جسم دُکھ رہا تھا، دماغ میں شدید درد کی لہریں اُٹھ رہی تھیں، چہرے پر جیسے کسی نے مرچیں چھڑک دی تھیں، تکلیف ضبط کرتے ہوئے میں آہستہ آہستہ اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ چاروں طرف دیکھا۔ گلینڈا کا دُور دُور تک کوئی پتہ نہیں تھا، میں نے سَر پر ہاتھ پھیرا تو وہ خون سے بھر گیا۔ سَر کے پیچھے کافی چوٹ آئی تھی۔ اپنی حالت پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے میں گلینڈا کے بارے میں سوچ رہا تھا، کیا واقعہ ہوا تھا، وہ کہاں چلی گئی۔ خود گئی ہے یا اُسے زبردستی لے جایا گیا ہے۔ وہ ڈاڑھی والا آدمی کون تھا؟ اب کہاں ہے؟ کیوں اُس نے مجھ پر حملہ کیا تھا؟ یہ اور بہت سے اُسی طرح کے سوالات ذہن میں پیدا ہو رہے تھے۔

رِسٹ واچ دیکھی تو پونے نو بجے تھے۔ لگ بھگ دو گھنٹے بعد مجھے فیرل سے گولف کھیلنے کلب پہنچنا تھا۔ کھیل کے دوران اُس سے مزید قرض حاصل کرنے کی بات کرنا تھی مگر اپنی موجودہ حالت میں میں اُس سے کیسے مل سکتا تھا۔ میں نے کار کے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھا، بائیں آنکھ سُرخ اور آس پاس کی جگہ سیاہ ہو رہی تھی۔ چہرے کا دایاں حصّہ بھی سوجا ہوا تھا۔ نہیں یہ صورت لے کر نہ میں کلب جا سکتا تھا اور نہ فیرل کے سامنے۔ مجھے لازماً اُسے فون کرکے بتانا ہوگا کہ میں آج نہیں آ سکتا، گلینڈا کو بھی تلاش کرنا تھا مگر فیرل کو فون کرنے کے بعد۔

میں کار میں بیٹھ کر گھر واپس ہوا، خوش قسمتی سے سڑکوں پر ٹریفک بہت کم تھا، ٹریفک پولیس کا بھی خطرہ تھا کہ کوئی مجھے نہ دیکھ لے مگر اتفاق سے راستہ میں ایک بھی ٹریفک کانسٹبل نہیں ملا۔ میں نے بلڈنگ کے زیرِ زمین گیراج میں کار کھڑی کی۔ جہاں گلینڈا اپنی کار کھڑی کرتی تھی اُس طرف دیکھا مگر اُس کی کار موجود نہیں تھی۔ فلیٹ میں داخل ہو کر فیرل کو فون کیا، وہ شرزوبی کے لیے روانہ ہونے ہی والا تھا۔ میں نے اُس سے بہانا بنایا کہ میرا ایک کار سے ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ ونڈ شیلڈ ٹوٹنے کی وجہ سے چہرے پر کچھ چوٹیں آگئی ہیں اِس لیے میں گولف کھیلنے نہیں آ سکتا۔ فیرل نے فکرمند لہجے میں میری خیریت دریافت کی۔ میں نے اُسے اطمینان دلایا کہ تشویش کی کوئی بات نہیں ہے، اُس نے مجھے آرام کرنے کا مشورہ دیا اور آئندہ کسی اتوار کو پروگرام بنانے کا وعدہ کرتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔

فیرل سے فرصت پا کر میں گلینڈا کے فلیٹ گیا، گھنٹی بجائی، راہداری میں ایک ملازمہ فرش پر پچارا کر رہی تھی۔ اُس نے مجھے بتایا کہ گلینڈا تو صبح سات بجے ہی اپنا تمام سامان لے کر چلی گئی۔ وہ بڑی عجلت میں معلوم ہوتی تھی، میں اپنے فلیٹ میں واپس آ گیا۔ میں سوچ رہا تھا کہ آخر یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے۔ سَر میں اب بھی شدید درد تھا۔ میں نے فریج سے برف کے ٹکڑے نکال کر ایک تولیہ میں لپیٹے اور تولیہ سَر کے پچھلے حصّہ پر رکھ دی۔ برف کی خنکی نے بڑا سکون پہنچایا، اچانک فون کی گھنٹی بجنے لگی، مجھے فوراً گلینڈا کا خیال آیا۔ جلدی سے ریسیور اُٹھایا مگر میرے کان سے ٹکرانے والی آواز کسی مرد کی تھی۔

”میرا نام ایڈون کلارز ہے“۔ کوئی کہہ رہا تھا ”ہمیں ایک دوسرے سے بہت ضروری کام درپیش ہے، میں ابھی دس منٹ میں تم سے ملنے آ رہا ہوں مگر اُس سے پہلے مہربانی کرکے اپنی کار کی ڈکی میں جھانک لو۔ میں جانتا ہوں کہ تمھارا جسم دُکھ رہا ہوگا، سَر میں درد بھی ہوگا لیکن ذرا نیچے جانے کی زحمت کر ہی ڈالو“۔ اُس نے ریسیور رکھ دیا۔ لائن خاموش ہو گئی۔

شاید کسی نے مذاق کیا ہے، میں نے سوچا مگر نہیں کسی کو میری حالت کا علم کیسے ہو سکتا تھا، نہ معلوم کیوں میرے رگ و پے میں سردی کی لہر سی دوڑتی چلی گئی، میں لڑکھڑاتے قدموں سے اُٹھا۔ بلڈنگ کے

گیراج میں پہنچا، کار کی مقفل ڈکی کھولی اور میری آنکھیں خوف و حیرت سے پھیل گئیں، ڈکی کے اندر وہ ہی ڈاڑھی والا آدمی پڑا ہوا تھا۔ اُس کے کپڑے چہرہ ڈاڑھی سب کچھ خون میں لت پت تھے۔ کھلی ہوئی بے نور آنکھیں مجھے گھور رہی تھیں، یقیناً یہ آنکھیں کسی زندہ آدمی کی نہیں ہو سکتی تھیں۔

اپنے فلیٹ میں داخل ہوا تو وہ بڑے اطمینان سے میری پسندیدہ آرام کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، اُس کی عمر پچپن اور پینسٹھ سال کے درمیان کچھ بھی ہو سکتی تھی۔ سر کے تمام بال سفید تھے۔ ہر بات اور ہر چیز سے امارت اور نفاست پسندی کا اظہار ہو رہا تھا۔ چہرہ چھپکا جیسے لکڑی سے تراشا گیا ہو۔ چونچ کی شکل میں جھکی ہوئی ناک، باریک ہونٹ۔ بڑی اور سلیٹی آنکھیں، نوکیلے کان۔ میں ابھی تک اس ڈاڑھی والے کی لاش دیکھنے کے شاک میں مبتلا تھا، دل چاہ رہا تھا کہ کاش کوئی خواب ہو مگر افسوس کہ ایسا نہیں تھا۔

”میرا نام ایڈمن کلاز ہے۔“ اُس نے کہا۔ ”فلیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا اِس لیے اندر چلا آیا۔“

”کیا چاہتے ہو؟“ میں نے پوچھا۔

”تمھاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ تمھیں جو پرابلم درپیش ہے، میں اس میں تمھارے کام آ سکتا ہوں۔“ ایڈمن کے لہجے اور آواز دونوں میں نرمی تھی۔

”تم ہو کون؟“

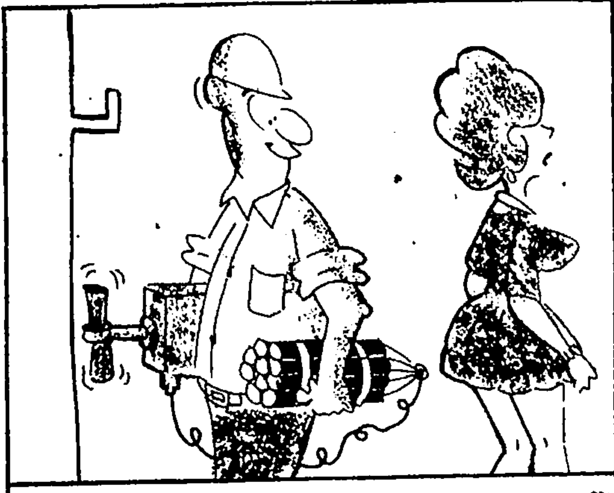
”فی الحال اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ تم نے مارش کو قتل کر دیا ہے، اب اُس کی لاش کو کیسے ٹھکانے لگاؤ گے؟“

تو یہ مارش تھا۔ گلینڈا کا شوہر۔ میں نے دل میں کہا۔

”میں نے اُسے قتل نہیں کیا۔“ میں نے ایڈمن کو گھورتے ہوئے جواب دیا۔

”اس کا فیصلہ تو کوئی عدالت ہی کر سکتی ہے۔“

میں نہیں جانتا تھا کہ یہ شخص جو مجھے امداد کی پیش کش کر رہا ہے مگر اتنا اندازہ لگا سکتا تھا کہ اُس کا مقصد کسی نہ کسی انداز میں مجھے بلیک میل کرنا ہے۔ پھر اب مجھے کیا کرنا چاہیے، میں چاہتا تو شیرف تھامسن کو فون کر کے یہ معاملہ اُس کے سپرد کر سکتا تھا لیکن اگر میں نے ایسا کیا تو کیا کوئی بھی میری داستان پر یقین کر لے گا۔ بالفرض مجھ پر یقین کر بھی لیا جائے تب بھی خرنولی میں تو میرا مستقبل ختم ہی ہو جائے گا۔ ظاہر ہے مجھے یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ میں ایک شادی شدہ عورت سے محبت کر رہا تھا۔ اُس کے شوہر نے ہم دونوں کو تنہائی میں پکڑ لیا اور جبکہ میں اُس کے شوہر سے لڑ رہا تھا کسی نے میرے سر پر ضرب مار کر مجھے بیہوش کر دیا اور پھر اُسے



قتل کر دیا۔ یہ آخری بات ایسی تھی کہ کسی کو بھی اُس کا یقین نہیں آئے گا۔

”جو فیصلہ بھی کرنا ہو جلدی کرو مسٹر لاری۔“ ایڈمن نے مجھے خاموش دیکھ کر کہا۔ ”تم اتنا تو جانتے ہو گے کہ تھوڑی دیر کے بعد لاش اکڑ جائے گی اور پھر اُسے سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔“

”میں نے اُسے قتل نہیں کیا۔“ میں بولا۔ ”جبکہ ہم دونوں لڑ رہے تھے کسی نے میرے سر پر ضرب ماری۔ یقیناً اسی شخص نے جبکہ میں بیہوش پڑا ہوا تھا۔ مارش کو قتل کیا ہو گا۔“

”مسٹر لاری اِس وقت یہ سوال نہیں ہے کہ وہ کس کے ہاتھوں قتل ہوا بلکہ یہ ہے کہ تمھیں میری مدد چاہیے یا نہیں۔“

”مگر تم میری مدد کیوں کرنا چاہتے ہو۔“

”ہم اس بات پر بھی بعد میں گفتگو کر لیں گے۔“ ایڈمن نے کہا۔ ”ابھی تو مارش کی لاش ٹھکانے لگانے کا معاملہ درپیش ہے، میری ایک تنظیم ہے جو اس قسم کی صورتِ حال سے اچھی طرح نبٹ سکتی ہے۔ بہرحال اگر تمھیں میری مدد قبول نہ ہو تب تم دو میں سے ایک بات کر سکتے ہو یا تو شیرف کو فون کرو اور بعد میں قتل کے الزام کا سامنا کرو یا پھر خود لاش کو ٹھکانے لگانے کی کوشش کرو۔ اتنا میں تمھیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر تم نے میری مدد قبول کرنے سے انکار کر دیا تو میں بغیر کوئی دوسری بات کیے واپس چلا جاؤں گا اور پھر آئندہ تم کبھی میرے بارے میں کچھ نہیں سنو گے۔“

میں پھر بھی یہ ہی چاہتا تھا کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ ایڈمن کا مقصد کیا ہے مگر اُس نے اس وقت اس موضوع پر بات کرنے سے انکار کر دیا اور اُٹھ کر جانے لگا، میں ایک کش مکش میں مبتلا تھا۔ یہ ظاہر تھا کہ میں اکیلا مارش کی لاش سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ اُس کے لیے مجھے ایڈمن کی مدد کی ضرورت تھی۔ پھر ایک مرتبہ لاش سے میرا پیچھا چھوٹ جائے تو میں اس شخص سے بات کرنے کے لیے بہتر پوزیشن میں ہوں گا۔ پھر اُس نے بتایا کہ وہ مجھ سے کیا کام لینا چاہتا ہے تو ممکن ہے میں اُس سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ سوچ سکوں۔ اس طرح مجھے سوچنے کے لیے

کچھ وقت مل جائے گا۔

"ٹھہرو۔" میں نے اسے آواز دی۔ "میں تسلیم کرتا ہوں کہ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔"

"بہت خوب۔" ایڈون واپس آکر پھر اسی کرسی پر بیٹھ گیا۔ "میرے تین آدمی یہ کام انجام دینے کے لیے نیچے موجود ہیں مگر تمہیں اُن کے ساتھ جانا ہوگا، اس طرح تم خود بھی دیکھ لوگے کہ وہ کس قابلِ اطمینان طریقہ پر لاش کو ٹھکانے لگاتے ہیں، اس کام میں ایک گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔"

"اور تم کب یہ بتاؤ گے کہ اس خدمت کا معاوضہ کس انداز میں اور کتنا وصول کرنا چاہتے ہو؟" میں نے کچھ نرمی سے پوچھا۔

"اس موضوع پر بات کرنے کے لیے بہت وقت ہے۔ پہلے ہماری یہ پرابلم تو حل ہو جائے۔"

اُس وقت سوا دس بج رہے تھے، یہ وقت بھی محفوظ ہی تھا کیونکہ اتوار کے دن میری بلڈنگ میں رہنے والے عموماً بارہ بجے سے پہلے سو کر نہیں اُٹھتے تھے۔ میں لفٹ کے ذریعہ گیراج میں پہنچا تو وہاں واقعی تین آدمی موجود تھے، اُن میں سے ایک طویل قامت چھریرے جسم نیلی آنکھوں، سُرخ بالوں والا خوب صورت سا نوجوان تھا جس کی عمر پچیس سال کے لگ بھگ معلوم ہوتی تھی۔ اُس نے ڈاڑھی بھی رکھی ہوئی تھی۔ دوسرا آدمی دیکھنے میں بالکل گوریلا لگتا تھا۔ چوڑا جسم چھوٹا قد۔ چپٹا چہرہ۔ چھوٹی چھوٹی درندہ صفت آنکھیں سیاہ بال، اُس کی عمر بھی کچھ زیادہ لگتی تھی۔ تیسرا آدمی ایک نیگرو تھا۔

میں لفٹ سے باہر نکلا تو سُرخ ڈاڑھی والا نوجوان مسکراتے ہوئے میری طرف بڑھا، اُس نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا، اُس کا نام ہیری تھا۔ دوسرے کا بینی اور تیسرے نیگرو کا جو۔ ایڈون سے گفت گو کے دوران مجھے معلوم ہو چکا تھا کہ میرے سر پر ضرب مارنے والا بینی تھا۔ میں نے اُسے غور سے دیکھا، وہ واقعی ایسا آدمی معلوم ہوتا تھا جو دوسروں کو ایذا پہنچا کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔

ہم سب کار میں بیٹھ گئے۔ ہیری نے ڈرائیونگ وہیل سنبھالا اور جلد ہی یہ واضح ہو گیا کہ وہ فیرس پوائنٹ جا رہا ہے۔ میں ہیری کے ساتھ بیٹھا تھا۔ بینی اور جو پچھلی سیٹ پر تھے جو نے ماؤتھ آرگن نکال لیا تھا اور اب اُس پر کوئی افسردہ سی دُھن بجا رہا تھا، ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی ایسی نیگرو دُھن ہو جو تدفین کے موقع پر بجائی جاتی ہو، میرا ذہن سوچنے میں مصروف تھا، کوئی چھٹی حس مجھے بتا رہی تھی کہ سر پر ضرب مار کر مجھے بیہوش کرنے کے بعد بینی نے مارش کو بھی قتل کر دیا تھا، اس جیسے آدمی سے کوئی کام بعید نہیں تھا، میرا سر اب بھی درد کر رہا تھا، چہرہ اور جسم دُکھ رہا تھا اور ذہن ابھی اتنا صاف نہیں ہوا تھا کہ میں اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعات کی صحیح نوعیت جان سکوں لیکن اتنی بات بہرحال رفتہ رفتہ مجھ پر واضح ہونے لگی تھی کہ میں ایک خطرناک جال میں پھنس گیا ہوں، ایڈون کو مارشل کی لاش ٹھکانے لگانے کی اجازت دے کر میں نے خود کو اُس کی مٹھی میں دے دیا ہے۔

سڑکوں پر ٹریفک بہت کم تھا۔ ہم جلد ہی فیرس پوائنٹ پہنچ گئے۔ ہیری نے ریت کے کچھ ٹیلوں کی آڑ میں ایک مناسب محفوظ جگہ تلاش کی۔ ہیری کار کی ڈکی سے کدال اور بیلچہ نکالا اور پھر وہ تینوں باری باری کھدائی میں مصروف ہو گئے۔ چھ فٹ لمبا گڑھا جب تقریباً چار فٹ گہرائی تک پہنچ گیا تو ہیری نے کدال میرے ہاتھ میں دے دی کہ اب میں کھدائی کروں میں اُن تینوں کے درمیان خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا، مجبوراً گڑھے میں اُتر کر زمین کھودنے لگا لیکن چند منٹ بعد ہی ہیری نے مجھ سے کدال واپس لے کر جو کو دے دی۔ جب گڑھا اندازاً چھ فٹ گہرا ہو گیا تو جو اور بینی میری کار کی ڈکی سے مارش کی لاش نکال کر لائے اور گڑھے میں ڈال دی۔ اس وقت ہیری نے پھر ایک عجیب حرکت کی اور مجھے گڑھے میں دھکا دے دیا، میں مارش کی لاش کے اُوپر جا کر گرا۔ اُن تینوں نے ایک قہقہہ لگایا، پھر ہیری نے سہارا دے کر مجھے گڑھے سے باہر نکالا اور وہ سب مل کر گڑھے کو مٹی سے پاٹنے لگے۔

جب زمین ہموار ہو گئی تو ہیری میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کار کے پاس واپس لایا، ڈکی کھول کر دکھائی۔ اندر خون ہی خون پھیلا ہوا تھا ڈکی میں بچھی ہوئی چٹائی پر خون کے بے شمار دھبے تھے۔ مجھ سے یہ منظر نہیں دیکھا گیا اور میں نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ ہیری نے کہا کہ مجھے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، پہلے وہ لوگ مجھے میرے فلیٹ چھوڑ دیں گے پھر کار لے جائیں گے اور سہ پہر تک اُسے بالکل صاف اور ہر قسم کے داغ دھبوں سے بالکل پاک کر کے گیراج میں پہنچا دیں گے۔

میں نے اتوار کا باقی دن اپنے فلیٹ میں برف کے ٹکڑوں سے اپنی چوٹوں کو آرام پہنچاتے اور اپنی حالت پر غور کرتے ہوئے گزارا۔ مجھے یقین تھا کہ ایڈون مجھے کسی نہ کسی انداز میں بلیک میل کرنا چاہتا ہے، میں نے غور کیا کہ اس معاملہ میں اُس کی پوزیشن کس حد تک مضبوط ہے، لاش دفن کی جا چکی تھی، کسی نے مجھے اور گلینڈا کو فیرس پوائنٹ پر نہیں دیکھا تھا، بالفرض میں ایڈون کو دھکے دے کر اپنے فلیٹ سے نکال دوں تو وہ کیا کرے گا۔ لاش کو ٹھکانے لگانے کے بعد اُس کی گرفت کمزور پڑ گئی تھی۔ اب اگر وہ پولیس میں رپورٹ بھی کرے تو میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھا کہ میں نے مارش کو قتل کیا ہے، اگر میں اپنے اعصاب مضبوط رکھوں تو وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ البتہ میں نے فیرل سے کار کے حادثے کا جو بہانہ

لیا تھا وہ کچھ خطرناک تھا، کار کا کوئی بھی ایکسیڈنٹ پولیس کے علم میں آنا ضروری تھا اور چونکہ ایسا کوئی ایکسیڈنٹ نہیں ہوا تھا اس لیے میرا جھوٹ بڑی جلدی پکڑا جا سکتا تھا۔ میں نے کوئی دوسرا بہانہ سوچنے کی کوشش کی اور تھوڑی دیر کے بعد ایک معقول عذر سوچنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس پہلو سے مطمئن ہونے کے بعد میں نے گلینڈا کے بارے میں سوچا، کیا وہ اس معاملہ میں ملوث تھی۔ میں اُس سے محبت کرتا تھا، میرا دل یہ سوچنے کے لیے تیار نہیں تھا کہ اُسے مجھے پھانسنے کے لیے چارے کے طور پر استعمال کیا گیا ہوگا، یہ جاننے کا ایک طریقہ تھا۔ اگرچہ اُس دن اتوار تھا مگر مجھے یقین تھا کہ "دی انویسٹر" جیسے رسالے کے دفتر میں کوئی نہ کوئی ضرور موجود ہوگا۔ اُس کا آفس نیویارک میں تھا۔ میں نے فون کیا اور تھوڑی کوشش کے بعد اُس کے نائب مدیر سے بات کرنے میں کامیاب ہو گیا، اُس نے مجھے بتایا کہ گلینڈا مارش نام کی کوئی خاتون رسالے سے کسی بھی نوعیت سے وابستہ نہیں ہے، اتنا ہی نہیں بلکہ یہ بھی کہ اُن کے پاس اُن کے اپنے فیچر رائٹر ہیں، وہ کبھی کسی آزاد فری لانسر رائٹر کا کوئی فیچر شائع نہیں کرتے۔

مجھے اس انکشاف سے بے حد دکھ ہوا۔ اس کا مطلب یہی تھا کہ اُسے مجھے پھانسنے کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ وہ اب تک شہر لوٹی سے جا چکی ہوگی۔ ویسے یہ ضرور تھا کہ اب میری پوزیشن زیادہ مضبوط ہو گئی تھی، اب اگر ایڈمن نے مجھے ملوث کرنے کی کوشش کی تو جواباً میں اُسے بلکہ گلینڈا کو بھی اس معاملہ میں گھسیٹ سکتا تھا اور یہ عین ممکن تھا کہ گلینڈا پولیس کے سامنے سب کچھ سچ سچ بیان کر دے خاص طور سے میری وجہ سے، اُن تمام باتوں کے باوجود میرے لیے یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ گلینڈا مجھ سے محبت نہیں کرتی۔

سہ پہر چار بجے تک میرے چہرے کی سوجن ختم ہو گئی۔ صرف گال پر زخم باقی تھا۔ سر کا درد بھی کم ہو گیا۔ مجھے یقین ہوتا جا رہا تھا کہ اب اگر ایڈمن نے مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کی تو میں زیادہ خوداعتمادی سے اُس کا سامنا کر سکوں گا۔ اُس وقت مجھے کار کا خیال آیا، نیچے گیراج میں جا کر دیکھا۔ وہ لوگ کار واپس کر گئے تھے۔ پوری کار کی صفائی کی گئی تھی۔ ڈکی میں نئی چٹائی بچھا دی گئی تھی۔ میں مطمئن ہو کر واپس جا رہا تھا کہ میرا ایک پڑوسی مل گیا۔ اُس نے چہرے کے زخم کے بارے میں پوچھا، میں نے بتایا کہ گولف کھیلتے وقت میں نے گیند کو ہٹ ماری تو وہ ایک درخت سے ٹکرا کر واپس میرے منہ پر لگی یہ زخم اُسی سے آیا ہے۔ میرے پڑوسی نے ہمدردی کا اظہار کیا اور کہا کہ اُس کے پاس ایک ایسا مرہم ہے جو اس قسم کی چوٹوں کے لیے بہت مفید ہے۔ وہ مجھے اپنے ساتھ اپنے فلیٹ میں لے گیا۔ مرہم کی ایک ٹیوب مجھے دی اور کہا کہ میں یہ مرہم ہر دو گھنٹے کے بعد لگاؤں۔ میں نے اُس کا شکریہ ادا کیا اور اپنے فلیٹ آ گیا۔ مرہم نے واقعی بہت فائدہ پہنچایا۔ دوسرے دن صبح تک چہرہ کی چوٹ کافی حد تک معدوم ہو چکی تھی۔

دوسرے دن میں ساڑھے آٹھ بجے اپنے دفتر پہنچا۔ کام کی مصروفیت نے مجھے کچھ اور سوچنے کی مہلت نہیں دی۔ دوپہر کو لنچ ٹائم میں کھانا کھانے گیا۔ واپس آ رہا تھا کہ آفس کی بلڈنگ کے سامنے شیرف تھامسن سے سامنا ہو گیا۔ اُس نے بھی چوٹ کے بارے میں پوچھا اور میں نے گیند کا عذر بیان کر دیا۔ دو چار باتوں کے بعد اُس نے گلینڈا کے متعلق دریافت کیا۔ میں نے تو اُسے نہیں دیکھا، میں نے سپاٹ چہرے کے ساتھ انکار کر دیا تھا۔ تھامسن نے کہا کہ وہ اُس کے فلیٹ بھی گیا تھا اور وہاں اُسے پتہ چلا کہ وہ اپنا سامان لے کر چلی گئی ہے۔ میں نے جواب دیا ممکن ہے اُسے کسی ضروری کام سے جانا پڑا ہو بہرحال میں اُس کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

تھامسن سے پیچھا چھڑا کر میں دفتر آیا تو دل میں خوف کا احساس تھا مگر ظاہر تھا کہ جب تک ایڈمن کوئی اگلا قدم نہ اٹھائے، میں انتظار کرنے کے علاوہ کیا کر سکتا تھا۔ پانچ دن اسی عالم میں گزر گئے۔ پانچویں دن شام کو مجھے فلیٹ کے میز پر ایک بھاری سا لفافہ موصول ہوا۔ کھول کر دیکھا تو اُس میں آٹھ رنگین بہت واضح اور صاف فوٹو رکھے تھے، پہلے فوٹو میں گلینڈا فیرس پوائنٹ پر غسل کے لباس میں بیٹھی تھی اور میں اُس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ دوسرے فوٹو میں ہم دونوں ہم آغوش تھے۔ تیسرے فوٹو میں مارش ہمارے پیچھے کھڑا گھور رہا تھا، اگلے تین فوٹو میری اور مارش کی لڑائی کے مناظر تھے، ساتویں فوٹو میں مارش زمین پر پڑا تھا اُس کا چہرہ لہولہان ہو رہا تھا اور میں اُس کے پاس کھڑا اُسے خوف زدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ آٹھویں فوٹو میں میں گڑھا کھود رہا تھا۔

اب مجھے احساس ہوا کہ ہیری نے مجھ سے گڑھا کیوں کھدوایا تھا یا مجھے مارش کی لاش پر دھکا کیوں دیا تھا۔ میرے چاروں طرف بڑی ہوشیاری سے ایک خطرناک جال بنا گیا تھا اور اب میں اُس میں پوری طرح پھنس چکا تھا، ایڈمن سے نجات پانے کی تمام اُمیدیں ریت کے گھروندوں کی طرح مسمار ہو گئیں۔ میں تصویروں کو دیکھ ہی رہا تھا کہ میرے کانوں میں ماؤتھ آرگن بجنے کی آواز آئی۔ میں چونک گیا۔ بلاشبہ یہ جو تھا اور اپنی وہی المیہ دھن بجا رہا تھا، دروازہ کھول کر دیکھنے پر مزید تصدیق ہو گئی، جو میرے سامنے کھڑا تھا اُس نے بتایا کہ باس مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔ مجھے انکار کی مجال نہ تھی، فوٹو میز کی دراز میں مقفل کر کے میں جو کے ساتھ چل دیا۔ جو

راستہ بھر مجھے یہ ہی کہتا رہا کہ ایڈون بہت ہوشیار و چالاک آدمی ہے مجھے اُس کا ساتھ دینا چاہیے اسی میں میری بہتری ہے میں خاموشی بیٹھا سنتا رہا، وہ مجھے شہر سے باہر مضافات کے علاقے میں ایک فارم ہاؤس میں لے گیا جو درختوں کے ایک جھنڈ کی آڑ میں بنا ہوا تھا اور کچی سڑک سے نظر نہیں آتا تھا۔

جو نے مکان کے صدر دروازے کے سامنے کار روکی۔ میری کچھ فاصلہ پر کھڑا تھا اس نے مجھے دیکھ کر ہاتھ ہلایا مگر میں نے اسے نظر انداز کر دیا، میں مکان سے نکلا، میرا بازو پکڑ کر تقریباً دھکیلتے ہوئے وہ ایک کمرے میں لایا۔ مجھے انتظار کرنے کے لیے کہہ کر خود چلا گیا۔

دس پندرہ منٹ کے بعد ایڈون کمرے میں داخل ہوا، مجھ سے فوٹوؤں کے بارے میں پوچھا میں نے جواب دیا کہ ہاں وہ مجھے مل گئے ہیں اور اس سے دریافت کیا کہ اب وہ کیا چاہتا ہے۔

"یہ میں ابھی بتاؤں گا۔" اُس نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پہلے ذرا تم اپنی پوزیشن کا جائزہ لے لو، تم نے گلینڈا کو وہ خط لکھ کر بڑی حماقت کی تھی جس میں اُسے فیئر پوائنٹ پر ملنے کے لیے بلایا تھا، وہ خط اب میرے پاس ہے اس کے علاوہ وہ کدال اور بیلچہ جس پر تمہاری انگلیوں کے نشانات ہیں نیز تمہاری کار کی ڈکی میں جمی ہوئی خون آلود مٹی یہ سب چیزیں میرے پاس محفوظ ہیں اگر ان تصویروں کے ساتھ یہ تمام چیزیں میں شیرف تھامسن کے حوالے کر دوں تو تمہیں عمر قید سے کم سزا نہیں ہوگی۔"

"کیا گلینڈا یہ سب کچھ جانتی ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"بے شک۔ اُس نے وہ ہی کچھ کیا جو میں نے اُس سے کرنے کو کہا تھا، اگر تم پر مقدمہ چلا تو وہ اُس کی اہم گواہ ہوگی اور حلف اٹھا کر یہ بیان دے گی کہ اس نے تمہیں اپنے شوہر مارشس کو قتل کرتے دیکھا تھا۔"

میں نے دل میں کچھ اطمینان محسوس کیا۔ ایڈون کی باتوں سے صاف ظاہر تھا کہ گلینڈا نے مجھے دانستہ اپنی مرضی سے دھوکا نہیں دیا بلکہ ایڈون اسے بھی بلیک میل کر رہا تھا اور کسی وجہ سے وہ بھی اُس کے ہاتھوں میں اتنی ہی بے بس اور اس کی مرضی ماننے پر مجبور تھی جس طرح کہ میں، میں اُس سے محبت کرتا تھا، اس لیے فطری طور پر مجھے یہ سن کر اطمینان ہونا چاہیے تھا۔

"اس سے پہلے کہ میں تمہیں اپنا مقصد بتاؤں۔" ایڈون کہہ رہا تھا۔ "میں ایک داستان سنانا چاہتا ہوں تاکہ تم سمجھ سکو کہ تمہیں یہاں کیوں لایا گیا ہے اور مجھے تم سے جس کام میں تعاون مطلوب ہے اس کے پیچھے کون سا جذبہ کارفرما ہے۔ اب سے تقریباً چالیس برس پہلے میں اور فیرل ایک چھوٹے سے بینک میں کلرک تھے اور کیش کی کھڑکی پر کام کرتے تھے، ہم دونوں ایک دوسرے کے گہرے دوست تھے اور ایک چھوٹے سے فلیٹ میں ساتھ رہتے تھے فیرل شروع سے ہی بہت محنتی اور اصول پرست آدمی تھا جب کہ میرے مزاج میں کچھ شوخی، رنگینی اور لاپرواہی تھی بسوئے اتفاق سے میں ایک عورت کی محبت میں گرفتار ہو گیا۔"

ایڈون نے تفصیل سے بتایا کہ وہ عورت عیش و عشرت کی دلدادہ اور فضول خرچ تھی۔ اُس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اُسے رقم خرچ کرنا پڑتی تھی، ظاہر تھا کہ اُس کی معمولی تنخواہ ان اخراجات کی متحمل نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لیے اُس نے بینک سے کیش نکالنا شروع کر دیا اور رفتہ رفتہ چھ ہزار ڈالر نکال لیے۔ بینک کا آڈٹ ہونے میں کئی ماہ باقی تھے اور اُسے یقین تھا کہ آڈٹ ہونے سے پہلے وہ کسی نہ کسی طرح یہ رقم بینک کو واپس کر دے گا۔ خوش قسمتی سے وہ ایک ریس میں دس ہزار ڈالر جیت بھی گیا مگر اس وقت تک فیرل کو اس کی حرکت کا علم ہو گیا تھا۔ وہ ریس کھیلنے کے بھی بہت خلاف تھا۔ جب اُسے پتہ چلا کہ ایڈون نے نہ صرف کیش غبن کیا ہے بلکہ وہ ریس کھیل کر غبن کی ہوئی رقم واپس کرنا چاہتا ہے تو اُس نے ایڈون کی منت خوشامد کے باوجود بینک منیجر سے اُس کی رپورٹ کر دی۔ نتیجہ میں ایڈون کو پانچ سال کی سزا ہو گئی۔ جیل میں بُری صحبت نے اسے اور بھی بُرا بنا دیا۔ جب وہ سزا کاٹ کر باہر نکلا تو ایک بڑا فراڈ کرنا چاہا، اپنی بدقسمتی سے پکڑا گیا اور اُس بار اُسے پندرہ سال کے لیے جیل بھیج دیا گیا۔ ان طویل برسوں میں وہ فیرل کے بارے میں سوچتا رہا اور اس کے خلاف اُس کا غم و غصہ بڑھتا گیا۔ اگر فیرل نے اسے اپنی غلطی کی تلافی کرنے کا موقع دیا ہوتا تو آج وہ بھی ایک کامیاب بینکر ہوتا، اُس کی بھی معاشرے میں عزت ہوتی مگر ایسا نہ ہو سکا فیرل نے اپنی احمقانہ ایمان داری کے زعم میں اُس کی زندگی برباد کر دی، پندرہ طویل سال جیل کی آہنی سلاخوں کے پیچھے گزار کر وہ رہا ہوا تو فیرل کیلیفورنیا نیشنل بینک کا صدر بن چکا تھا مگر اس بار ایڈون اتنا گھاٹے میں نہیں رہا اُس نے جیل میں رہتے ہوئے کچھ ایسے روابط اور تعلقات پیدا کر لیے تھے کہ جب وہ باہر آیا تو اُس کے سامنے ذریعۂ معاش کا کوئی سوال نہیں تھا۔

"جیل سے نکلنے کے بعد میں نے بہت دولت کمائی۔" ایڈون نے اپنی گفتگو کے اختتام پر آتے ہوئے کہا۔ "اتنی کہ اب مجھے مزید کی کوئی ہوس نہیں ہے۔ میں اپنی عملی زندگی سے کنارہ کش ہو کر دنیا کے کسی پُرسکون گوشے میں باقی عمر آرام و چین سے گزارنا چاہتا ہوں مگر ایسا کرنے سے پہلے مجھے فیرل کا قرض مع سود کے ادا کرنا ہے۔ میں نے اس موقع کے انتظار میں طویل مدت انگاروں پہ لوٹتے ہوئے گزاری ہے۔"

میں ایڈون کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا، یہ باتیں کرتے ہوئے اُس کے چہرے کے تاثرات اور اُس کی آنکھوں کی خوف ناک چمک نے مجھے یقین دلا دیا کہ اپنے جوشِ انتقام میں وہ ایک ذہنی نفسیاتی مریض بن چکا ہے۔

"اور مسٹر لاری یہ وہ مقام ہے جہاں سے تمہارا تعلق شروع ہوتا ہے۔" ایڈون کی بات جاری تھی۔ "فیرل ابلاغ عامہ کے ذریعہ سے پبلک کے سامنے یہ ڈینگ مار رہا ہے کہ اُس کا خنرلولی دُنیا کا محفوظ ترین بینک ہے۔ میں اُس کا یہ چیلنج قبول کرتا ہوں۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اُس کے بینک میں داخل ہوں گا اور تمام سیفٹی ڈیپازٹ بکسوں میں رکھی ہوئی نقدی زیورات ہیرے جواہرات اور دوسری قیمتی اشیاء نکال لے جاؤں گا۔ میں فیرل کے مزاج کو جانتا ہوں اُسے کسی بات سے اُتنی ذہنی اذیت نہیں پہنچ سکتی جتنی اس بات سے کہ اُس کا محفوظ ترین بینک لُوٹ لیا جائے اور اُسے دُنیا کی نگاہوں میں جھوٹا ثابت کر دیا جائے لوگ اُس کا مذاق اُڑائیں اُس پر پھبتیاں کسیں اور وہ کونوں گوشوں میں منہ چھپاتا پھرے۔ تم نے اس بینک کو محفوظ بنایا ہے اور اب تم ہی اُسے غیر محفوظ ثابت کرنے میں میری مدد کرو گے۔"

میں نے ایڈون کو یقین دلانے کی پوری کوشش کی کہ میں ایسا نہیں کر سکتا، بینک میں ایسے الیکٹرونک آلات اور طریقے اختیار کیئے گئے ہیں جن کا توڑ کرنا بہت مشکل ہے مگر ایڈون نے میری ایک نہ سُنی اُس نے مجھے دھمکی دی کہ اگر میں نے اُسے بینک میں چوری کرنے کا کوئی کامیاب پلان پیش نہیں کیا تو وہ میرے خلاف تمام ثبوت و شہادت پولیس کو بھجوا دے گا اُس نے مجھے فیصلہ کرنے کے لیے سات دن کی مہلت دی اور کہا کہ آیندہ جمعہ کو ٹھیک نو بجے مجھے ایک فون کال ملے گی اگر ریسیور اُٹھا کر میں نے ہاں میں جواب دیا تب میری اُس کی دوبارہ ملاقات ہوگی اور اگر انکار کیا تو پھر اُس کے بجائے شیرف تھامسن میرا استقبال کرے گا۔

واپسی پھر جَو کے ساتھ ہوئی، مجھے میری بلڈنگ کے سامنے اُتارتے ہوئے جَو نے مشورہ دیا کہ اگر میں اپنی سلامتی اور آیندہ زندگی اطمینان سے گزارنا چاہتا ہوں تو اُس کے باس ایڈون کی بات مان لوں، میں اُسے کوئی جواب دیے بغیر آگے بڑھ گیا۔ لفٹ کے ذریعے اُوپر پہنچ کر میں اپنے فلیٹ کا دروازہ کھول رہا تھا کہ پتہ نہیں کس طرف سے نکل کر گلینڈا میرے سامنے آ گئی۔

"جلدی اندر چلو۔" اُس نے پھولی ہوئی سانسوں سے کہا اور میرا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے فلیٹ میں داخل ہو گئی۔

اندر آ کر میں نے دروازہ بند کیا اور پلٹ کر اُس کی طرف



دیکھا، اُس کا سینہ دھونکنی بنا ہوا تھا جیسے وہ بھاگتے ہوئے زینہ طے کر کے اُوپر آئی ہو، چہرہ ایک دم سفید نظر آ رہا تھا اور آنکھیں خوف سے پھیلی ہوئی تھیں۔

گلینڈا باتھ روم سے غسل کر کے نکلی تو میں بدستور کمرے کے قالین پر لیٹا ہوا تھا، اُسے دیکھ کر اُٹھا۔ دو گلاسوں میں وِسکی انڈیلی ایک گلاس اُسے دیا ایک خود لیا، ہم دونوں ساتھ ساتھ صوفے پر بیٹھ گئے۔ اب تک ہماری جذباتیت نے کوئی بات نہیں کرنے دی تھی۔ اب باتیں شروع ہوئیں۔ گلینڈا نے اپنی ندامت و شرمندگی کا اظہار کیا کہ جب اُس نے ایڈون کے مجبور کرنے پر اس سازش میں حصّہ لینے پر آمادگی کا اظہار کیا تھا تو اُسے معلوم نہیں تھا کہ وہ مجھ جیسے آدمی سے ملے گی اور میری محبت میں گرفتار ہو جائے گی، اُس نے قسم کھا کر یہ بھی کہا کہ اگر اُسے شُبہ بھی ہو جاتا کہ شیطان صفت ایڈون کا اصل مقصد کیا ہے تو خواہ کچھ ہو جاتا وہ ہرگز اُس کی آلۂ کار نہ بنتی، اُس نے مجھے اپنی زندگی کی کہانی سُنائی۔ پورے حقائق کے ساتھ نہیں بلکہ مختصر طور پر۔ اُس نے بتایا کہ وہ زندگی بھر دوسروں کے ہاتھوں میں کھلونا بنی رہی ہے، نوعمری کے زمانے میں وہ اپنے گھر سے بھاگ نکلی تھی۔ دس برس تک وہ اِدھر سے اُدھر ٹھوکریں کھاتی پھری۔ مختلف ملازمتیں کیں، جس نے بھی اُسے ملازم رکھا اُس کے حُسن و شباب سے فائدہ اُٹھایا، ایک سال پہلے جبکہ وہ ایک موٹل میں نوکری کر رہی تھی تو اُس کی ملاقات مارش سے ہو گئی۔

وہ دولت مند تھا، جب اُس نے شادی کی پیش کش کی تو اُس نے صرف دوسروں کے ہاتھوں سے بچنے کے لیے اُس کے ساتھ شادی کرلی۔ مارش بہت تند خو اور تنگی مزاج آدمی تھا، چوری کی کاروں کا بزنس کرتا تھا مگر اُسے اِس بات کی کوئی پروا نہیں تھی اُس نے اتنی ٹھوکریں کھائی تھیں کہ اب اُس کے نزدیک اُس کی کوئی اہمیت نہیں رہ گئی تھی کہ وہ قانون کے مطابق زندگی گزار رہی ہے یا قانون کے خلاف۔ پھر ایک دن مارش گھر آیا تو اُس کی حالت بہت خراب تھی کسی نے اُس کی بُری طرح مرمت کی تھی۔ وہ بے حد ڈرا ہوا تھا، اُس کی ہمّت جیسے جواب دے چکی تھی اُس نے بتایا کہ آیندہ اُسے اور گلینڈا کو ایڈون کے لیے کام کرنا ہوگا۔

اتنا کہہ کر گلینڈا خاموش ہوگئی، اُس پر ایک مرتبہ پھر خوف کا غلبہ معلوم ہوتا تھا، میں نے اُس کے خالی گلاس میں تھوڑی سی وہسکی اور انڈیل دی۔

"میں نے پہلے انکار کیا اور مارش کو چھوڑ کر جانا چاہا۔" گلینڈا نے ایک گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔ "مگر ایک دن جو اور بینی زبردستی گھر میں گھس آئے جو نے مجھے رسّی سے باندھ دیا اور بینی نے مجھے کوڑوں سے اس قدر پیٹا کہ مجھ میں مزاحمت کا حوصلہ باقی نہیں رہا میں نے وہ ہی کیا جو مجھے کرنے کا حکم دیا گیا تھا، یہ ہے پوری داستان۔ غالباً ایڈمن نے اب تک تمھیں بتا دیا ہوگا کہ وہ شرنومی بینک کو لُوٹنا چاہتا ہے۔"

"ہاں اُس نے مجھے بتا دیا ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"اُس کے بارے میں کسی غلط فہمی میں مت رہنا وہ پورا شیطان ہے، جب اُسے معلوم ہوا کہ تم اور فیرل گولف کھیلتے ہو تو اُس نے جو کے ذریعہ فیرل کی کار کی پیٹرول ٹنکی میں پانی ڈلوا دیا تاکہ وہ کھیلنے نہ جاسکے اور مجھے تم سے ملنے کا موقع مل جائے، فیچر تحریر کرنے کا بہانہ بھی اُسی کا سوچا ہوا تھا، پہلے اُس کا خیال تھا کہ شاید تم میرے جال میں اس قدر پھنس جاؤ کہ مجھے بینک کے سیکیورٹی سسٹم کے بارے میں سب کچھ بتا دو لیکن جب اس طرح بات نہیں بنی تو اُس نے تمھیں بلیک میل کرنے کا فیصلہ کیا۔ مجھے مار کے خوف سے اُس کے ہر حکم پر عمل کرنا پڑا۔ میں قسم کھاتی ہوں کہ مجھے اس بات کا کوئی اندازہ نہیں تھا کہ تمھیں بے بس کرنے کے لیے اُس نے مارش کو قربان کرنے کا ارادہ کرلیا ہے، میں سمجھ رہی تھی کہ اس مقصد کے لیے صرف فوٹو ہی کافی ہوں گے، میں نے جو کچھ کیا اُس کے لیے میں بجا طور پر نفرت کی سزاوار ہوں لیکن اگر تمھیں پتہ ہوتا کہ بینی کی مار کتنی خطرناک ہوتی ہے تب شاید تم میری مجبوری اور بے بسی کا اندازہ کرسکتے۔"

میں نے گلینڈا کو بتایا کہ میں اُس سے بے اندازہ محبت کرتا ہوں، ہمیشہ کرتا رہوں گا اور یہ کہ اگر ہم مل جُل کر سوچیں تو بہت ممکن ہے کوئی حل تلاش کرلیں۔ مجھے اپنا آخری جواب دینے کے لیے سات دن کی مہلت حاصل ہے، ایڈون میرے ذریعے بینک لوٹنا چاہتا ہے میرے خلاف اُس کے پاس اتنے ثبوت ہیں کہ میں زندگی بھر کے لیے جیل جاسکتا ہوں۔ یہ اُس کا ٹرمپ کارڈ ہے لیکن ایک ٹرمپ کا پتہ میرے پاس بھی ہے۔ میں ساری داستان فیرل سے بیان کرسکتا ہوں اور فیرل اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر ایڈون کو کیفرِ کردار تک پہنچا سکتا ہے، یہ ضرور ہے کہ اُس کے بعد شرنومی میں میرا مستقبل تباہ ہوجائے گا مگر وہ مجھے جیل جانے سے بچالے گا۔ دُنیا بہت وسیع ہے ہم کہیں اور جاکر قسمت آزمائی کریں گے۔

گلینڈا نے مایوسی سے سر ہلایا اُس نے کہا کہ ایڈون کے نزدیک انسانی جان کی کوئی قیمت نہیں ہے اُسے اندازہ تھا کہ میں فیرل کے پاس جانے کا فیصلہ کرسکتا ہوں اسی لیے اُس نے گلینڈا کو یہ پیغام دے کر میرے پاس بھیجا ہے کہ اگر میں نے اُس کی بات نہیں مانی تو جس طرح اُس نے مارش کو قتل کرکے اُس کا الزام میرے سر ڈال دیا ہے اُسی طرح گلینڈا کو قتل کرکے اُس کا خون بھی میرے نامۂ اعمال میں لکھ دے گا، میں یہ سن کر جیسے سکتے میں رہ گیا۔ گلینڈا التجا کرنے لگی کہ میں اُسے مرنے سے بچالوں۔ اگر میں وہ ہی کچھ کروں جو ایڈون چاہتا ہے تو اپنا مقصد پورا کرنے کے بعد وہ ہمیں آزاد کردے گا اور ہم ایک دوسرے کے ساتھ آرام کی زندگی گزار سکیں گے۔

میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا جواب دوں، عین اُسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا، جو اور بینی اندر داخل ہوئے۔ بینی نے گلینڈا کے بال بڑی بے رحمی سے پکڑ کر اُسے کھڑا کیا۔ مجھ سے بولا کہ اب میں صورتِ حال سے بخوبی آگاہ ہوچکا ہوں آیندہ اگر کبھی گلینڈا سے میری ملاقات ہوئی تو اس طرح ہوگی کہ وہ خون میں لت پت لبِ مرگ ہوگی۔ اِلّا یہ کہ میں وہ کام انجام دوں جو مجھ سے کرنے کو کہا جا رہا ہے، یہ کہہ کر وہ دونوں گلینڈا کو دھکے دیتے ہوئے کمرے سے باہر لے گئے۔

رات کے گیارہ بج چکے تھے، میں اُسی طرح بیٹھا ہوا مختلف پہلوؤں پر غور کر رہا تھا، مجھے فیرل کا خیال آیا، ڈکسن نے مجھے بتایا کہ فیرل غلطی کرنے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کرتا، اگر میں اُس کے پاس جاکر ساری داستان بیان کردوں تو وہ مجھ پر بھی کوئی رحم نہیں کرے گا، پہلے میں نے اُسی کے پاس جانے کا ارادہ کیا تھا مگر اب میں نے اُس پر غور کیا تو میرا ارادہ بدل گیا۔ مجھے یاد آیا کہ چالیس سال پہلے اُس نے ایڈون کے ساتھ کیا سلوک

کیا تھا۔ یقیناً میرے معاملے میں بھی اُس کا طرزِ عمل کچھ مختلف نہیں ہوگا۔ دوسری طرف اگر میں نے ایڈمن سے تعاون کیا اور اُسے بتا دیا کہ بینک کو کس طرح لُوٹا جا سکتا ہے تب بھی خیریت نہیں تھی۔ پولیس سب سے پہلے مجھ پر شک کرے گی اور اگر اُس کی تحقیقات کے نتیجہ میں یہ سارے حالات سامنے آ گئے تب بھی میری تباہی لازمی تھی۔ کیا اس عذاب سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے؟ میرے پاس سات دن تھے، اگر مجھے اپنے آپ کو اور گلینڈا کو بچانا تھا تو اس مدت کے دوران اس اُلجھن کا کوئی نہ کوئی حل تلاش کرنا لازمی تھا۔

پیر کے دن میں دفتری کاموں میں مصروف تھا کہ میری سیکریٹری نے بتایا کہ شیرف تھامسن مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔ میں چونک گیا مگر ظاہر تھا کہ میں اُس سے ملاقات سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اُسے بُلا لیا، تھامسن نے کہا کہ وہ جانتا ہے کہ میں بہت مصروف ہوں مگر کام کی نوعیت ایسی تھی کہ آنا ہی پڑا۔

”کیسا کام؟“ میں نے پوچھا۔

”گلینڈا شہر چھوڑ کر چلی گئی ہے وہ ایک جعلساز عورت تھی۔“ تھامسن نے کہا۔

”تو پھر میں کیا کروں؟“ میں نے بڑی کوشش سے اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ”اُس سے میرا کیا تعلق؟“

”اُس نے کہا تھا کہ وہ ”دی انویسٹر“ کے لیے کام کر رہی ہے، میں نے نیویارک فون کیا۔ وہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ کسی گلینڈا کو نہیں جانتے اور نہ کسی فری لانسر فیچر رائٹر کی تحریر شائع کرتے ہیں اِس کام کے لیے اُن کا اپنا عملہ ہے۔“

”دیکھو شیرف میں اتنا مصروف ہوں کہ غیر متعلق باتوں میں وقت ضائع نہیں کر سکتا۔“ میں نے کچھ ناگواری ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ ”ہو سکتا ہے کہ وہ موقع پرست رائٹر ہو۔ آج کل بہت سے رائٹر یہ کرتے ہیں کہ خود کو کسی معروف اخبار یا رسالہ کا رُکن ظاہر کر کے اپنے مضمون کے لیے مواد جمع کرتے ہیں اِس طرح اُنھیں کافی آسانیاں مل جاتی ہیں اور پھر جب وہ مضمون مکمل کر لیتے ہیں تو کسی اخبار یا رسالے کے ہاتھ فروخت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اُن کا ارادہ اس جھوٹ سے کسی کو نقصان پہنچانے کا نہیں ہوتا۔“

”ممکن ہے یہ ہی بات ہو لیکن میں ختر نوبی کا شیرف ہوں، غیر معمولی باتوں پر نظر رکھنا میری ذمہ داری میں شامل ہے۔“ تھامسن نے کہا اور پھر مجھ سے پوچھا۔ ”تمھاری اُس سے کئی ملاقاتیں ہوئی ہیں کیا کسی موقعے پر اُس نے تم سے بینک کے سیکورٹی سسٹم کے بارے میں کوئی سوال کیا تھا؟“ میں بڑی مشکل سے اپنے چہرے کو سپاٹ رکھ سکا۔

”نہیں۔“ میں نے جواب دیا۔ ”لیکن اُس نے یہ خواہش ضرور کی تھی کہ میں اُسے منیسن سے متعارف کرا دوں۔“

”مجھے معلوم ہے، میں اس سلسلے میں منیسن سے بھی بات کر چکا ہوں۔“ تھامسن مجھے مسلسل گھور کر دیکھ رہا تھا۔ ”تو اُس نے تم سے بینک کے سیکورٹی سسٹم کے بارے میں نہیں پوچھا، ویسے غالباً تم اس سسٹم کے بارے میں منیسن سے زیادہ جانتے ہو۔ کیوں؟“

”ہاں کسی حد تک یہ کہا جا سکتا ہے۔“

”اچھا یہ بتاؤ کہ بینک کس حد تک محفوظ ہے۔“

”اُتنا ہی جتنا محفوظ ہونا ممکن ہے۔“

”فرض کرو چالاک و ہوشیار چوروں کا کوئی گروہ بینک لُوٹنے کا فیصلہ کرتا ہے تو کیا تمھارے خیال میں وہ ایسا کر سکتا ہے۔“

یہ بڑا نازک موضوع تھا، ضروری تھا کہ میں کوئی یقینی بات کہنے سے گریز کروں کیونکہ ہو سکتا تھا کہ آخرکار ایڈمن مجھے بینک لُوٹنے کا طریقہ بتانے پر مجبور کر دے۔

”میں سمجھتا ہوں کہ اُس کا چانس سو کے مقابلہ میں ایک مرتبہ ہے۔“ میں نے محتاط لہجہ میں کہا۔

”اچھا؟ مگر منیسن تو یہ کہتا ہے کہ بینک سو فیصدی محفوظ ہے۔“

”ایک حد تک اس کا کہنا درست ہے مگر اس کا امکان تو ہمیشہ رہتا ہے خواہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو کہ شاید کوئی ایسا کمزور پہلو ہو جس کی طرف ہمارا ذہن نہ گیا ہو۔“

”دیکھو لارڈ میں تین برس سے ختر نوبی کا شیرف چلا آ رہا ہوں، میں نے اپنے علاقہ میں کبھی مجرموں کو سر اُٹھانے اور منظم ہونے کا موقع نہیں دیا یہ ہی وجہ ہے کہ یہاں جرائم کی شرح پوری اسٹیٹ میں سب سے کم ہے، میں اس صورتِ حال کو برقرار رکھنا چاہتا ہوں یہ عورت گلینڈا میرے ذہن کو پریشان کر رہی ہے، وہ کسی ایسے گروہ کا ہراول دستہ ہو سکتی ہے جو ہمارے بینک کو لُوٹنے کا ارادہ کر رہا ہو، میرا فرض ہے کہ میں ایسے افراد کے بارے میں تحقیقات کروں، اُس نے بہت کوشش کی تھی کہ منیسن سے بینک کے سیکورٹی سسٹم کے بارے میں معلوم کر سکے مگر کامیاب نہیں ہوئی۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی گروہ واقعی ہے تو وہ اتنی ہی ناکامی سے ہمت ہار کر بیٹھ جائے گا۔ فرض کرو کہ اگر میرے ہوتے ہوئے میری کسی غفلت کی وجہ سے بینک کو لُوٹنے کی کوشش کی جاتی ہے تو پھر ظاہر ہے کہ آئندہ میرے شیرف منتخب ہونے کا کوئی امکان نہیں رہے گا اور یہ میرے لیے ایک بڑی پرابلم ہو گی۔ اِس لیے میں اپنی طرف سے پوری طرح ہوشیار اور چوکنا رہنا چاہتا ہوں۔“

"میں تمھاری پوزیشن اور تمھاری ذمّے داری کو سمجھتا ہوں، مگر اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بینک اتنا ہی محفوظ ہے جتنا محفوظ ہونا ممکن ہے الّا یہ کہ کوئی بہت ہی غیر متوقع صورتِ حال پیش آجائے۔"

"میں سمجھ گیا، اب یہ بتاؤ کہ بینک کے سیکورٹی سسٹم کے بارے میں صرف تمھیں اور منیسن ہی کو علم ہے نا؟"

"مسٹر فیرل بھی جانتے ہیں۔"

"فرض کرو کہ کوئی گروہ تمھیں یا منیسن کو یا تم دونوں کو اغوا کر لیتا ہے اور تمھیں یا منیسن کو زبان کھولنے پر مجبور کر دیتا ہے تو کیا اس صورت میں وہ بینک لوٹنے میں کامیاب ہو جائے گا؟"

"نہیں۔" میں نے سر ہلایا۔ "ممکن ہے کوئی ہم سے بہ جبر یہ معلوم کر لے کہ سیکورٹی سسٹم اور اُس کے آلات کس طرح کام کرتے ہیں مگر اس کے باوجود اس کے پاس وہ علم اور تجربہ نہیں ہوگا جو ان آلات سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے سکے۔

"اس کے باوجود تم کہتے ہو کہ کوئی ذہین چور شاید کوئی ایسا طریقہ سوچ لے جس سے بینک لوٹنا ممکن ہو آخر اس سے تمھارا کیا مطلب ہے؟"

میں شیرف تھامسن کی اس جرح سے پسینہ پسینہ ہوا جا رہا تھا۔

"میرا مطلب صرف اتنا تھا کہ یہ امکان بہرحال رہتا ہے۔"

میں نے حتی الامکان اپنی آواز کو ہموار رکھتے ہوئے کہا۔ "کوئی ایسا شخص جس کے پاس الیکٹرونک کا وسیع علم اور تجربہ ہو شاید ایسا طریقہ سوچ لے جو بیرے لگائے ہوئے سیکورٹی آلات سے اس سسٹم کے بغیر بھی کام لے سکے جو ان کے لیے مقرر کر دیا گیا ہے۔"

معلوم نہیں تھامسن کا اطمینان ہوا یا نہیں مگر اُس کے بعد وہ بہرحال یہ کہہ کر رخصت ہو گیا کہ اُس نے گلینڈا کے بارے میں واشنگٹن سے رجوع کیا ہے اگر وہاں اُس کا کوئی ریکارڈ ہوا تو وہ دوبارہ مجھے زحمت دے گا۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ جب تک وہ شہر نومی کا شیرف ہے چوروں کا کوئی گروہ خواہ وہ کتنا ہی ذہین اور ہوشیار کیوں نہ ہو بینک لوٹ کر نہیں جا سکتا۔

●

میرے دن کے اوقات کاروباری مصروفیات میں گزر رہے تھے اور رات کے لمحات اس غور و فکر میں کہ میں کیسے اور کیونکر ایڈون سے نپٹ پا سکتا ہوں۔ مجھے ایک ایسے حل کی تلاش تھی جس کے ذریعہ یا تو میں اُسے مکمل طور پر شکست دے سکوں یا اُس سے ہارنا ہی پڑے تو کم سے کم اپنے اور گلینڈا کے لیے ایک محفوظ پُرسکون مستقبل فراہم کرنے میں کامیاب ہو جاؤں اور آخر تین راتوں کے گہرے سوچ بچار کے بعد میں نے وہ طریقۂ کار متعین کر لیا جس سے کام لے کر ایڈون سے نبٹا جا سکتا تھا۔ ساتویں دن کی صبح کو میں کار سے اُتر رہا تھا کہ تھامسن آگیا۔ اُس نے بتایا کہ واشنگٹن میں گلینڈا کا کوئی ریکارڈ نہیں اور شاید اُس کے بارے میں میرا اندازہ درست ہو کہ وہ ایک موقع پرست رائٹر تھی جس نے "دی انویسٹر" کے نام کی آڑ میں اپنا کام کرنا چاہا مگر پھر اُس کی ہمّت جواب دے گئی اور وہ چلی گئی لیکن اُس کے باوجود وہ محتاط رہنا چاہتا ہے اگر کبھی بھی مجھے یہ شُبہ ہو کہ کوئی میرا تعاقب یا نگرانی کر رہا ہے تو میں فوراً اُسے اطلاع دوں وہ میری حفاظت کے لیے گارڈ مقرر کر دے گا، اُس نے بتایا کہ وہ منیسن کو بھی یہ ہی پیش کش کر چکا ہے۔ میں نے اُس کا شکریہ ادا کیا اور آفس کی طرف چل دیا۔

دن میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی، میں حسبِ معمول شام کو دفتر سے سیدھا گھر آیا، کھانا وغیرہ کھا کر فون کا انتظار کرنے لگا۔ ٹھیک نو بجے فون کی گھنٹی بجنے لگی، میں نے ریسیور اُٹھایا، دوسری طرف سے جو بول رہا تھا، میں نے اُسے بتایا کہ میرا جواب اثبات میں ہے، جو نے کہا کہ وہ ابھی پانچ منٹ میں کار لے کر آ رہا ہے، وہ آیا اور پھر ہم ایڈون سے ملنے چل دیئے، راستہ میں جو نے کہا کہ میں نے تعاون کرنے کا فیصلہ کر کے عقل مندی کا ثبوت دیا ہے، ایڈون بہت چالاک اور ہوشیار آدمی ہے اُس کا ساتھ دے کر میں فائدے میں ہی رہوں گا۔

ہم فارم ہاؤس پہنچے، ہیری اور بینی بھی حسبِ دستور موجود تھے ایڈون سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اُسے بتایا کہ اُس نے گلینڈا کو فیچر رائٹر کے رُوپ میں شہر نومی بھیج کر غلطی کی تھی اب شیرف تھامسن اُس کی جانب سے مشکوک ہو چکا ہے۔ اس پر ایڈون نے کہا اُسے پہلے ہی تھامسن کی جانب سے مزاحمت کی توقع تھی مگر میں فکر نہ کروں وہ اُس کا مناسب انتظام کر دے گا۔ میں تو اُسے یہ بتاؤں کہ بینک کے والٹ میں کس طرح داخل ہوا جا سکتا ہے۔

"فرض کرو تم بینک لوٹنے میں کامیاب ہو گئے۔" میں نے کہا۔ "گلینڈا سے اپنے تعلق کی وجہ سے پولیس کو سب سے زیادہ شُبہ مجھ پر ہوگا۔ چنانچہ اُس سے پہلے کہ میں تم سے تعاون کی بات کروں میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اس کام میں مجھے کیا ملے گا؟"

"مجھے تم سے اسی سوال کی توقع تھی۔" ایڈون بولا۔ "میں تمھیں بتا چکا ہوں کہ میں کافی دولت کما چکا ہوں مجھے اس دولت سے کوئی دلچسپی نہیں جو تمھارے اور میرے آدمیوں کے ہاتھ آئے گی۔ میں تو فیرل سے انتقام لینا چاہتا ہوں۔ بینک والٹ سے کم و بیش تیس لاکھ ڈالر ملنے کی توقع ہے اور میں نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا ہے کہ اس میں سے تمھارا حصّہ دس لاکھ ڈالر ہوگا، تم گلینڈا کو ساتھ لے کر دُنیا کے کسی بھی حصّہ میں جا سکتے ہو اور وہاں ساری زندگی عیش و

راحت میں گزار سکتے ہو۔"

مجھے اس کی باتوں پر اتنا ہی یقین تھا جتنا کوئی سانپ کے بے ضرر ہونے پر کر سکتا ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے یہ شرط منظور ہے اور میں اُسے بینک کے سیکورٹی سسٹم کے متعلق سب کچھ بتانے پر تیار ہوں۔

"کسی بھی بینک کا کمزور پہلو یہ ہوتا ہے کہ کوئی گروہ اندر گھسے اور اسٹاف کو یرغمال بنا کر کیش لوٹ لے۔" میں نے کہا۔ "لیکن اس بینک میں ایسا نہیں ہے۔ جملہ لین دین کمپیوٹر سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ کسی کو رقم نکالنا ہے تو وہ ایک کمپیوٹر فلم سے چیک بھرتا ہے، ایک خانے میں چیک ڈال دیتا ہے اور دوسرے خانے سے اُسے مطلوبہ رقم مل جاتی ہے۔ کوئی رقم جمع کرانا چاہتا ہے تو وہ کمپیوٹر فلم سے مقررہ فارم بھرتا ہے، فارم اور رقم ایک خانے میں ڈال دیتا ہے اور دوسرے خانے سے اُسے رسید مل جاتی ہے۔ کوئی گروہ بینک اسٹاف تک نہیں پہنچ سکتا جو کہ دوسری منزل پر بیٹھتا ہے، وہیں کیش بھی ہوتا ہے۔ ہر کس و ناکس دوسری منزل پر نہیں جا سکتا۔ مخصوص افراد کو ایک بجلی سے کام کرنے والا آلہ دیا جاتا ہے۔ اس آلے کے بغیر اگر کوئی اُوپر جانے کی کوشش کرے گا تو ایک جانب ٹی وی کیمرے سیکورٹی گارڈ کو خبردار کر دیں گے دوسری طرف لفٹ بھی کام نہیں کرے گی۔"

"مجھے اسٹاف کو یرغمال بنانے سے کوئی دل چسپی نہیں ہے۔" ایڈون نے کہا۔ "میں تو بینک والٹ خالی کرنا چاہتا ہوں۔ اس لیے مجھے یہ بتاؤ کہ میرے آدمی کس طرح وہاں داخل ہو کر باہر آ سکتے ہیں۔"

"بینک جمعہ کے دن چار بجے بند ہوتا ہے اور پھر پیر کو نو بجے کُھلتا ہے۔ الیکٹرونک سیکورٹی کی وجہ سے صرف ایک گارڈ پہرہ دیتا ہے جس کی ڈیوٹی ہر چھ گھنٹے کے بعد تبدیل ہو جاتی ہے۔ گارڈ بینک کے دروازے کے پاس اپنے کیبن میں بیٹھتا ہے اور ہر گھنٹہ کے بعد پورے بینک کا ایک چکر لگاتا ہے۔ بینک کا دروازہ لوہے کا ہے جو فوٹو الیکٹرک سیل سے کُھلتا اور بند ہوتا ہے۔ بینک کی لابی میں داخل ہونا کوئی مشکل بات نہیں۔ میرے پاس ایک آلہ ہے جو دروازہ کھول سکتا ہے۔ جب گارڈ اپنے چکر کے دوران عقبی جانب ہو تب تمہارے آدمی اندر داخل ہو سکتے ہیں۔ اندر پہنچنے کے بعد اُن کا سامنا والٹ کے دروازے سے ہوگا اور یہ دروازہ فائر پروف اور اس قدر مضبوط ہے کہ اگر کوئی جملہ ضروری اوزاروں کے ساتھ بھی اُسے توڑنے کی کوشش کرے تو ایک ہفتہ میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔"

"مجھے ان تمام تفصیلات کی ضرورت نہیں ہے۔" ایڈون نے کچھ بےتابی سے کہا۔ "مجھے تو یہ بتاؤ کہ میرے ساتھی والٹ کے اندر کیسے جا سکتے ہیں۔"

"والٹ کا دروازہ مخصوص آوازوں کی بنیاد پر کُھلتا ہے۔" میں نے بتایا۔ "ہفتہ اور اتوار کے علاوہ ہر روز صبح ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے لاس اینجلز کے ہیڈ آفس میں کوئی شخص ایک خاص ٹیلی فون پر کچھ خاص اعداد ڈائل کرتا ہے۔ اس فون کا رابطہ براہِ راست غرنوفی کے بینک سے ہے۔ اُن اعداد کے ڈائل ہوتے ہی ایک کمپیوٹر حرکت میں آتا ہے اور والٹ کے چھ میں سے تین قفل کُھل جاتے ہیں، پھر ٹھیک آٹھ بج کر پینتیس منٹ پر منیسن ایک خاص مائکرو فون میں کچھ اور مخصوص اعداد بولتا ہے۔ اُس کی آواز ایک دوسرے کمپیوٹر کو حرکت میں لاتی ہے اور باقی تین قفل بھی کُھل جاتے ہیں۔"

"کیا کوئی اور شخص اس مائکرو فون میں وہ ہی مخصوص اعداد بول کر قفل کھول سکتا ہے۔"

"بالکل نہیں۔ منیسن کی آواز ہونا لازمی ہے ورنہ . . . . کمپیوٹر کام نہیں کرے گا۔"

"اگر منیسن چھٹی پر ہو، بیمار ہو یا مر جائے تب کیا ہوگا؟" ایڈون نے سوچتے ہوئے سوال کیا۔

"ایسی کسی صورتِ حال سے نمٹنے کے لیے منیسن کی آواز کا ایک ٹیپ تیار کر لیا گیا ہے۔ کمپیوٹر اس ٹیپ کی آواز بھی قبول کر لیتا ہے۔ اس کی غیر حاضری میں ایک بااختیار فرد اس ٹیپ شدہ کیسٹ کو ایک خانے میں ڈال دیتا ہے اور پھر چند لمحوں کے بعد دروازہ کُھل جاتا ہے۔"



اس دریا کے، جو مشرقی اور مغربی جرمنی کے لئے سرحد کا کام دیتا تھا، مشرقی کنارے پر ایک روسی اور مغربی کنارے پر ایک امریکی ڈور ڈالے ہوئے مچھلی کا شکار کھیل رہے تھے۔ امریکی دھڑا دھڑ مچھلیاں پکڑ رہا تھا جبکہ روسی خالی بیٹھا ہوا مکھیاں مار رہا تھا۔ بالآخر روسی سے امریکی فتوحات نہ دیکھی گئیں۔ اس نے امریکی کو آواز دے کر مخاطب کیا اور پوچھا۔ "تمہاری خوش قسمتی کا راز کیا ہے؟ ہم دونوں ایک ہی دریا پر آمنے سامنے بیٹھے ہیں۔ ایک ہی قسم کی ڈوریں اور ایک ہی قسم کے کیچوے استعمال کر رہے ہیں مگر تم نے مچھلیاں پکڑ پکڑ کر انبار لگا لیا ہے اور میں ابھی تک چھوٹی سی مچھلی تک نہیں پکڑ سکا ہوں۔"

"اس کا ایک ہی سبب ہو سکتا ہے!" امریکی نے جواب دیا۔

"وہ کیا۔۔۔؟"

"ممکن ہے میری طرف کے کنارے والی مچھلیوں کو منہ کھولتے ہوئے کوئی ڈر نہ لگ رہا ہو۔"



"اور یہ با اختیار فرد کون ہے؟"

"میں۔"

"اس کا مطلب ہے بینک تم پر پورا اعتماد کرتا ہے۔"

"اتنا زیادہ بھی نہیں، تم ان تین تالوں کو بھول رہے ہو جو لاس اینجلز سے کھولے جاتے ہیں۔"

"اور تمہاری عدم موجودگی میں؟"

"مسٹر ویزل کو معلوم ہے کہ وہ کیسٹ کہاں رکھا رہتا ہے۔"

"تم نے اب تک جو کچھ بتایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لاس اینجلز والا مسئلہ رہتا ہے جو مشکل ثابت ہو سکتا ہے۔"

میں نے اُسے بتایا کہ اس کا حل تو میں نکال سکتا ہوں لیکن میرے نزدیک جو مشکل پیش آئے گی وہ لوٹ کے مال کو لے کر بینک سے باہر نکلنا ہے۔ ایڈمن نے کہا کہ یہ میرا درد سر ہے وہ افراد دے گا، آدمی فراہم کرے گا لیکن منصوبہ بنانا اور اُسے کامیابی سے انجام دینا میری ذمے داری ہوگی، یہ وہ موقع تھا جہاں میں اُسے بلف کر سکتا تھا، گزشتہ کئی راتیں میں نے اسی سوچ میں گزاری تھیں کہ میں اس شخص سے کس طرح پیش آ سکتا ہوں اور میرے ذہن میں ایک ممکن حل بھی آ گیا تھا۔

"میں چند شرائط پر اسے قبول کر سکتا ہوں۔" میں نے کہا۔

ایڈمن نے چونک کر مجھے گھورا۔

"تم شرائط پیش کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہو۔" وہ کچھ غصے سے بولا۔

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔" میں نے مضبوط لہجے میں جواب دیا۔

"تم ویزل سے انتقام لینا چاہتے ہو، اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے تم نے مارش کو قتل تک کرنے سے تامل نہیں کیا تاکہ مجھے اس جرم میں ملوث کر کے مجبور کر سکو کہ میں دنیا کے محفوظ ترین بینک کو لوٹنے کا پلان بنا کر تمہیں اپنے مقصد میں کامیاب کراؤں لیکن تمہارے اس منصوبے کی خامی یہ ہے کہ ممکن ہے تم نے میرے بارے میں غلط اندازہ لگایا ہو، ممکن ہے کہ میں ایک ایسے جرم کی جواب دہی کے لیے عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہونا پسند کر لوں جو میں نے نہیں کیا۔ تم ایک سزا یافتہ مجرم ہو اور پولیس میں تمہارا ریکارڈ موجود ہے اگر تمہارا یہ ریکارڈ نہ ہوتا تو میری پوزیشن اتنی بہتر نہ ہوتی، بالفرض میں عدالت میں جانا قبول کر لوں تو ظاہر ہے کہ میری زبان وہ سب کچھ اگل دے گی جو میں جانتا ہوں پھر یہ حقیقت کہ میں نے ویزل کے محفوظ ترین بینک اور اس کی ساکھ کو لوٹنے سے بچا لیا اسے بڑی حد تک میرا طرف دار بنا دے گی، وہ بے اندازہ اثر و رسوخ کا مالک ہے یہ قطعی ممکن ہو سکتا ہے کہ عدالت مجھے مجرم قرار نہ دے لیکن یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ میرا جو بھی انجام ہو ویزل اور پولیس تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے اور اس مرتبہ تم جیل گئے تو پھر زندہ باہر نہیں آ سکو گے۔ اس لیے یہ مت سوچو کہ میں اپنی شرائط پیش کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔"

ہم دونوں دیر تک ایک دوسرے کو تیز نظروں سے گھورتے رہے آخر ایڈمن نے منہ بناتے ہوئے سر ہلایا۔

"ٹھیک کہتے ہو مسٹر لاری، تمہاری دلیل میں خاصا وزن ہے۔ میں نے واقعی تمہاری صلاحیت کا اندازہ لگانے میں غلطی کی، بہرحال تمہاری شرائط کیا ہیں؟"

اپنے بلف کی کامیابی پر میرے دل میں مسرت کی ایک لہر سی اُٹھی مگر میں نے پوری کوشش کی کہ میرے چہرے پر کسی قسم کا کوئی تاثر ظاہر نہ ہونے پائے۔

"تم نے مجھے دس لاکھ ڈالر دینے کی بات کی ہے لیکن کیا تمہارے خیال میں میں اتنا ہی احمق ہوں کہ تمہارے ان الفاظ پر یقین کر لوں گا، کیا تمہارا خیال ہے کہ میں یہ اندازہ نہیں لگا سکتا کہ ایک مرتبہ میں تمہارے ساتھیوں کو بینک والٹ میں لے گیا اور پھر انہیں وہاں سے لوٹ کا مال باہر لے جانے کا طریقہ بتا دیا تو تم مجھے بھی اسی طرح قتل نہیں کر دو گے جس طرح تم نے مارش کو ہلاک کیا ہے؟"

ایڈمن نے مجھے بڑے غور سے دیکھا اور پھر اس کے سپاٹ چہرے پر ایک مصنوعی مسکراہٹ نمایاں ہوئی۔

"تم بہت شکی مزاج ہو مسٹر لاری۔" اس نے کہا۔ "تب پھر تم کیا تجویز کرتے ہو؟"

"میں تمہارے آدمیوں کو والٹ میں لے جا سکتا ہوں اور توقع ہے کہ تھوڑے غور و فکر کے بعد میں انہیں یہ بھی بتا سکوں کہ وہ لوٹ کا مال لے کر والٹ سے کس طرح باہر جا سکتے ہیں لیکن اس سے پہلے تمہیں مجھے ڈھائی لاکھ ڈالر کے بیئرر بانڈ دینا ہوں گے، کیونکہ مجھے یقین ہے کہ پلان کی کامیابی کے بعد میں دس لاکھ ڈالر حاصل نہیں کر سکوں گا اس لیے پلان کی کامیابی سے پہلے اگر مجھے ڈھائی لاکھ ڈالر مل جائیں تو میں انہی کو غنیمت جانوں گا۔ آج سے چھ دن بعد میں تمہارے پاس ایک مکمل پلان لے کر آؤں گا۔ پھر اگر تم نے مجھے بانڈ دے دیے تب تو میں اس پلان کو عملی جامہ پہناؤں گا ورنہ نہیں۔"

"مجھے یہ یقین کیسے ہو کہ تم بانڈ لے کر غائب نہیں ہو جاؤ گے؟"

"جب تک گلینڈا بطور یرغمال تمہارے پاس موجود ہے اس کا امکان نہیں، میری بات پر اچھی طرح غور کرنا، آئندہ جمعرات کی رات کو نو بجے میں تمہارا انتظار کروں گا۔"

اور اتنا کہہ کر میں کمرے سے باہر نکل گیا۔ میں محسوس کر رہا تھا کہ پہلے کے مقابلے میں صورتِ حال کچھ زیادہ میرے قابو میں ہے۔

پیر کے دن میں دفتر پہنچا تو میری سیکریٹری نے جو سب سے پہلی خبر مجھے سنائی وہ شیرف تھامسن کے بارے میں تھی، اس نے بتایا کہ گزشتہ رات تھامسن اپنی کار تک جانے کے لیے سڑک کراس کر رہا تھا کہ ایک کالے نے دانستہ اس کو ٹکر مار دی۔ تھامسن اس وقت ہسپتال میں ہے اور اس کی حالت بہت نازک ہے، میرے کانوں میں ایڈون کی آواز گونجنے لگی۔ اس نے کہا تھا کہ وہ تھامسن کا انتظام کرے گا اور اس نے کر دیا۔ مجھے اپنا دل بیٹھتا محسوس ہوا، ابھی میں ٹھیک سے سوچنے بھی نہ پایا تھا کہ ڈکسن آ گیا۔ وہ بزنس کے سلسلے میں سان فرانسسکو جا رہا تھا، کچھ ضروری باتوں کے بعد اس نے بتایا کہ ابھی آتے ہوئے اس نے ریڈیو پر سنا کہ تھامسن ہسپتال میں انتقال کر گیا، پھر وہ اس کی تعریف کرنے لگا کہ بڑا ہوشیار فرض شناس اور محنتی آفیسر تھا اس نے خرنوبی میں جرائم کو بڑی اچھی طرح کنٹرول کیا تھا، اس کا نائب میکلین تو بالکل ہی ناکارہ آدمی ہے لیکن آئندہ انتخاب ہونے تک ہمیں اسے برداشت کرنا ہوگا وغیرہ وغیرہ۔

وہ چلا گیا اور میں ایک سکتے جیسی حالت میں بیٹھا سوچتا رہا کہ پہلے مارش اور اب تھامسن، دو آدمی اس شیطان ایڈون کے جوشِ انتقام کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں اور اگر میں اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہوا تو شاید میرا اور گلینڈا کا انجام بھی اس سے کچھ مختلف نہ ہو، فون کی گھنٹی نے مجھے اپنے خیالات سے چونکا دیا۔ یہ ایک بزنس کال تھی اور اس کے بعد روزمرہ کی مصروفیت نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا۔ شام کے چھ بجے جب آفس بند ہونے کا وقت آیا تو میں اپنی چھوٹی سی فیکٹری میں پہنچا جو دفتر کی عمارت کے پیچھے واقع تھی، وہاں بھی کام بند ہو چکا تھا، ورکر جا چکے تھے میرے تین انجینئر بھی جانے کی تیاری کر رہے تھے مجھے دیکھا تو پوچھنے لگے کہ اگر کوئی خاص کام ہو تو وہ رک جائیں مگر میں نے کہا کہ ان کی موجودگی کی ضرورت نہیں میں اپنے ایک نئے آئیڈیے پر کچھ کام کرنے آیا ہوں، وہ چلے گئے تو میں ورک بنچ پر بیٹھ کر کام کرنے لگا اور پھر رات کے بارہ بجے تک لگے رہنے کے بعد میں آخر ایک ایسا آلہ بنانے میں کامیاب ہو گیا جسے اگر منیسن کے اس فون سے منسلک کر دیا جائے جو لاس اینجلز کی ڈائریکٹ فون لائن سے کنکٹ تھا اور پھر اس پر وہ ہی نمبر ڈائل کیے جائیں جو وہاں سے کیے جاتے ہیں تو بینک والٹ کے تین تالے کھل جائیں گے۔

یہ آلہ حفاظت سے جیب میں ڈال کر میں اپنے فلیٹ واپس آ گیا، اس وقت تک میں تھامسن کی موت سے پہنچنے والے دھچکے پر قابو پا چکا تھا، تھامسن میرے لیے دشواریاں پیدا کر سکتا تھا جبکہ اس کا نائب میکلین شراب کا رسیا اور ذہنی اعتبار سے کسی بھی پیچیدہ معاملے کو سمجھنے سے عاری تھا، تھامسن کے مقابلے میں اس سے نبٹنا کہیں زیادہ آسان تھا۔

اگلے تین دن تک پھر وہ ہی معمول چلتا رہا کہ میں دن میں آفس میں مصروف رہتا اور راتوں کی تنہائی میں منصوبے سازی کرتا تھا۔ آخر تیسرے دن صبح کو میرے ذہن میں وہ پلان اپنی تمام جزئیات کے ساتھ مکمل ہو چکا تھا جس کے ذریعے میں نہ صرف ایڈون کے آدمیوں کو والٹ میں لے جا سکتا تھا بلکہ انھیں لوٹ کے مال کے ساتھ وہاں سے نکال بھی سکتا تھا، اسی کے ساتھ میں نے کچھ دوسرے پلان بھی بنائے تھے جو میری اور گلینڈا کی سلامتی کے تحفظ میں کام آ سکتے تھے۔

جمعرات کے دن حسبِ پروگرام جو ٹھیک نو بجے مجھے لینے آ گیا۔ میں بالکل تیار تھا، اپنا بریف کیس اٹھایا اور اس کے ساتھ چل دیا۔ جو اس خیال سے بہت خوش تھا کہ میں نے تعاون کا فیصلہ کیا ہے، وہ ابھی سے بینک سے ملنے والے مالِ غنیمت کے منصوبے بنا رہا تھا۔ میرے پوچھنے پر اس نے اعتراف کیا کہ شیرف تھامسن کو بینی نے کار سے ٹکر ماری تھی۔ دشمن سے نبٹنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کے ساتھیوں میں بے اعتمادی، بے اعتباری پیدا کر دی جائے۔ میں نے جو سے کہا کہ بیس لاکھ ڈالر بہت بڑی رقم ہے، اس کے پاس اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ یہ رقم ہاتھ آنے کے بعد بینی اسے گولی نہیں مارے گا۔ میں نے بتایا کہ جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں نے اپنا انتظام کر لیا ہے میں ایڈون سے اپنا حصہ پیشگی لے رہا ہوں مگر اسے ایسی کوئی گارنٹی حاصل نہیں، بینی نہ جانے کتنے قتل کر چکا ہے۔ کیا وہ یہ بات گوارا کرے گا کہ ایک نیگرو۔ ایک کالا آدمی دس لاکھ ڈالر لے کر آرام سے رخصت ہو جائے، جو میری بات سن کر کچھ پریشان ہو گیا مگر اس نے جواب دیا کہ ہیری اس کا خیال رکھے گا وہ بینی کو ایسی کوئی حرکت نہیں کرنے دے گا۔ میں بولا کہ اگر وہ ہیری کو اس حد تک اپنا بہی خواہ سمجھتا ہے تو ٹھیک ہے کاش ہیری اس کے اعتماد پر پورا اترے لیکن جہاں اتنی بڑی رقم کا سوال ہوتا ہے تو کوئی گورا آدمی کسی کالے آدمی کو حصہ دار بنانا پسند نہیں کرتا اور نہ کسی کالے آدمی کو کسی گورے آدمی پہ اتنا اعتماد کرنا چاہیے۔

ایڈون اپنے فارم ہاؤس میں میرا انتظار کر رہا تھا، اس نے حسبِ معمول میرا استقبال کیا، اس مرتبہ کمرے میں ہیری بھی موجود تھا، ایڈون نے کہا کہ ہیری میرے ساتھ مل کر کام کرے گا، مجھے جس جس چیز کی ضرورت ہو میں اسے بتا دوں وہ سب کچھ فراہم کر دے گا، اب میں اپنا پلان بیان کروں جو سوچ کر آیا ہوں، میں نے جواب دیا کہ پلان تو میں نے سوچ لیا ہے لیکن ہر پلان میں کسی

کسی حد تک اس کا امکان رہتا ہے کہ کوئی غیر متوقع بات یا حادثہ پیش نہ آجائے، اگر ایسا ہوا تو پھر اس کے ساتھی بیس سال سے کم کی سزا نہیں پائیں گے۔ ہیری نے میری بات سن کر کچھ بے چینی سے پہلو بدلا۔ میں چاہتا بھی یہ ہی تھا، جو کے ذہن میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کے بعد اب میری کوشش یہ تھی کہ کسی طرح ہیری کو بھی فکر و تشویش میں مبتلا کیا جائے۔ اس موقع پر مجھے ایڈون کے نفسیاتی مریض ہونے کا ایک اور ثبوت ملا، میری بات سن کر اس کے چہرے پر دیوانگی آمیز غصے کے تاثرات نمودار ہوئے اس نے ایک دم زور سے میز پر گھونسا مارا اور دانت پیستے ہوئے بولا کہ اس کے ساتھیوں کو کوئی نقصان پہنچا یا میرا پلان کسی بھی طرح ناکام ہوا تو پھر مجھے اور گلینڈا کو بھی اسی بے دردی سے قتل کردیا جائے گا جس طرح مارش اور تھامسن کو کیا جاچکا ہے۔

میں نے خاموشی سے اپنا بریف کیس اٹھا کر میز پر رکھا اور اسے کھولنا ہی چاہتا تھا کہ ہیری پلک کر اپنی جگہ سے اٹھا، جھپٹ کر بریف کیس چھینا، خود اسے کھول کر دیکھا اور یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ اس میں کوئی خطرناک ہتھیار وغیرہ نہیں ہے مجھے واپس کردیا، ممکن ہے یہ حرکت اس نے ایڈون پر اپنی مستعدی اور وفاداری ثابت کرنے کے لیے کی ہو مگر مجھے یہ اندازہ ضرور ہو گیا کہ اس آدمی کو بھی کچھ کم نہیں سمجھنا چاہیے، وقت پڑنے پر یہ بھی سے زیادہ خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔

بریف کیس سے میں نے وہ آلہ نکالا جو اپنی فیکٹری میں بنایا تھا۔ پھر دو نیوٹرالائزر اور بینک کا نقشہ برآمد کیا۔ نقشہ میں نے میز پر پھیلادیا۔

"یہ بینک کا راستہ ہے جہاں لوہے کے دوہرے دروازے لگے ہیں" میں نے بتایا۔ "جو فوٹو الیکٹرک سیل سے کام کرتے ہیں اور اس نیوٹرالائزر سے کھولے یا بند کیے جاتے ہیں، جب گارڈ اپنی گشت کے سلسلے میں عقب کی جانب ہو تو تمہارے آدمی اس کی مدد سے بینک کے اندر پہنچ جائیں گے اور دروازہ بند ہو جائے گا، تمہارے آدمیوں کو اپنے ساتھ ایک گیس کٹر لانا ہوگا جس کی مدد سے وہ والٹ میں گھسنے کے بعد وہاں کے سیفٹی ڈیپازٹ بکسوں کے قفل توڑیں گے، اب پہلا مرحلہ بینک والٹ میں داخل ہونے کا ہے۔ اس دوسرے نیوٹرالائزر کی مدد سے دوسری منزل تک جانے والی لفٹ کام کرتی ہے، دوسری منزل پر مینیسن کا آفس اس جگہ واقع ہے، لفٹ یہاں لگی ہے لیکن لابی سے لفٹ تک تین خفیہ کیمرے لگے ہیں، لابی میں اس مقام سے ایک غیر مرئی شعاع خارج ہوتی رہتی ہے۔ جو کوئی بھی اس شعاع کو کاٹ کر گزرتا ہے تینوں کیمرے اس کا فوٹو لے لیتے ہیں چنانچہ اس شعاع سے بچنے کے لیے تمہارے آدمیوں کو فرش پر پیٹ کے بل لیٹ کر یہ جگہ کراس کرنا ہوگی۔ مینیسن کے دفتر میں ایک سرخ رنگ کا فون رکھا ہے۔ اس کے تار کاٹ کر یہ میرا بنایا ہوا آلہ ان تاروں سے جوڑنا ہوگا، اس کے بعد اس فون کے ڈائل پر ۲-۴-۶-۸ نمبر اس ترتیب سے گھمانا ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی والٹ کے تین قفل کھل جائیں گے۔ یہ وہ تین قفل ہیں جو لاس اینجلز سے فون کرکے کھولے جاتے ہیں، مینیسن کی آواز کا ٹیپ اس کی میز کے پیچھے ایک خانے میں رکھا ہے۔ وہیں ایک اور خانہ ہے۔ کیسٹ اس خانے میں ڈالنے کے بعد باقی تین قفل بھی کھل جائیں گے اور اسی کے ساتھ والٹ کا دروازہ بھی کھل جائے گا۔ اب یہ تمہارے آدمیوں پر منحصر ہے کہ وہ سیفٹی ڈیپازٹ بکس توڑنے کے لیے کتنی عجلت سے کام کرتے ہیں، بالفرض اگر وہ جمعہ کی رات میں دو تین بجے تک والٹ میں داخل ہوجاتے ہیں تو انھیں ہفتہ کی شام تک اپنا کام مکمل کرلینا چاہیے۔

میں نے رک کر ایڈون کی طرف دیکھا۔

"یہاں تک کوئی سوال یا کوئی ایسی بات جو سمجھ میں نہ آئی ہو؟" میں نے پوچھا۔ ایڈون نے ہیری کی طرف دیکھا اور ہیری نے نفی میں سر ہلادیا۔

"اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ والٹ سے لوٹ کا مال کیسے باہر لے جایا جائے گا؟" ایڈون نے کہا۔

"والٹ میں چار سو ڈیپازٹ بکس ہیں" میں نے جواب دیا۔ "اگرچہ وہ سب زیر استعمال نہیں مگر تمہارے آدمیوں کو ظاہر ہے کہ سب ہی توڑنا پڑیں گے۔ ان میں نقدی، زیورات، بانڈز، تمسکات اور دوسرے قیمتی کاغذات ہوں گے۔ تمہارے آدمیوں کے پاس ایسے بکس ہونا چاہئیں جن میں یہ تمام چیزیں رکھی جاسکیں اور ظاہر ہے کہ یہ بکس بینک میں داخل ہوتے وقت ساتھ ہی لے جانا ہوں گے، گارڈ کو پورے بینک کا چکر لگانے میں تقریباً تین منٹ لگتے ہیں، اس وقت میں جتنے بھی بکس اندر لے جائے جاسکیں اچھا ہے تمہارے آدمیوں کو بے حد پھرتی سے کام کرنا ہوگا، اتوار کو صبح آٹھ بجے گارڈ تبدیل ہوتے ہیں، یہ ہی وہ وقت ہے جب لوٹ کا مال لے کر باہر نکلنا مناسب ہوگا۔ اس کے لیے ٹھیک سات بج کر پچپن منٹ پر ایک سیکورٹی ٹرک بینک کے عقب میں پہنچ جانا چاہیے، ہر پیر کو تقریباً آٹھ بجے صبح بینک کا سیکورٹی ٹرک واجبات تنخواہیں محفوظ فنڈ وغیرہ لے کر آتا ہے، شہر کے لوگوں نے اس ٹرک کو بار ہا دیکھا ہے، اتنا دیکھا ہے کہ اب وہ ان کے لیے کوئی نئی چیز نہیں رہا، یہ ٹرک ایک زیر زمین راستہ کے ذریعے بینک کے تہ خانے میں پہنچ جاتا ہے۔ ڈرائیور کے پاس ایک نیوٹرالائزر

ہوتا ہے جس سے تہہ خانے کا دروازہ کھولا اور بند کیا جاتا ہے۔ ٹرک کے اندر آنے کے بعد دروازہ خود بخود بند ہو جاتا ہے ڈرائیور انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ اسٹاف کا کوئی ممبر آکر وہ دروازہ کھولتا ہے جو سیدھا والٹ میں لے جاتا ہے، اسٹاف کا آدمی اس وقت تک والٹ کا دروازہ نہیں کھولتا جب تک ڈرائیور اپنی شناخت نہ کرادے۔ میں تہہ خانے اور والٹ دونوں کے دروازے کھول سکتا ہوں، تمھیں ایک ایسے ٹرک کا بندوبست کرنا ہوگا جو دیکھنے میں بالکل سیکیورٹی ٹرک کی طرح ہو، پھر اس ٹرک میں دو گارڈ بھی ہونے ہیں، چنانچہ تمھیں دو آدمیوں کا بھی انتظام کرنا ہوگا جو بالکل گارڈوں جیسی یونیفارم پہنے ہوں، جیسا کہ میں نے بتایا یہ ٹرک اتوار کی صبح کو سات بجکر پچپن پر بینک کے عقب میں پہنچ جانا چاہیے اس وقت ڈیوٹی والا گارڈ اور اس کی جگہ ڈیوٹی دینے کے لیے آنے والا گارڈ دونوں بینک کے سامنے گپ شپ کر رہے ہوں گے۔ تمھارے آدمی تمام بکس جن میں لوٹ کا مال ہوگا ٹرک میں رکھ کر رخصت ہو جائیں گے اور چونکہ بینک اگلے دن پیر کو آٹھ بجے کھلے گا اِس لیے اُس وقت تک کسی کو چوری کا حال معلوم نہیں ہوگا اور تمھارے آدمیوں کو فرار ہونے کے لیے کافی وقت ہوگا۔"

"کیا تم ٹرک اور یونیفارم کا انتظام کر سکتے ہو؟" ایڈمن نے ہیری سے پوچھا۔

"کیوں نہیں، مجھے ٹرک اور یونیفارم کے فوٹو دکھا دو میں ایک شخص کو جانتا ہوں جس کے ذریعے یہ کام بہ آسانی ہو جائے گا۔"

"تمھارے خیال میں یہ پلان کامیاب ہو جائے گا؟" ایڈمن نے مجھ سے سوال کیا۔

"اگر یہ پلان کامیاب نہیں ہوا تو کوئی اور منصوبہ بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ میں نے اسے اپنی حد تک ہر دشواری اور خامی سے پاک رکھنے کی کوشش کی ہے اب یہ تمھارے آدمیوں پر منحصر ہے کہ وہ اسے کس طرح عمل میں لاتے ہیں۔"

"نہیں مسٹر لاری اس کا انحصار میرے ساتھیوں پر نہیں تم پر ہوگا۔" ایڈمن نے کہا۔ "کیونکہ تم اُن کے ساتھ رہو گے اگر کوئی بھی بات غلط ہوئی تو تمھیں گولی مار دی جائے گی۔ بینی کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ اگر یہ پلان ناکام ہو یا اسے شبہ ہو کہ تم کوئی چالاکی کرنے کی کوشش کر رہے ہو تو تمھیں بلا تامل شوٹ کر دے دوسری طرف تمھاری محبوبہ کو میں خود اپنے ہاتھ سے ختم کروں گا، اس لیے یہ پلان ہر صورت میں کامیاب ہونا چاہیے۔"

ایڈمن نے ہیری کو ضروری چیزیں فراہم کرنے کا حکم دیا اُس نے کہا کہ وہ چاہتا ہے کہ پلان پر عمل درآمد آیندہ جمعہ کے دن رات کو نو بجے سے شروع کر دیا جائے اس سلسلے میں جو تفصیلات ہوں وہ میں اور ہیری طے کر لیں۔ ہیری نے کہا کہ اس مقصد کے لیے میں کل رات نو بجے اُس سے گولڈن روز موٹل میں ملاقات کروں وہ کیبن نمبر چھ میں ملے گا۔ اُس کے بعد وہ کمرے سے رخصت ہو گیا۔ اُس کے جانے کے بعد میں نے ایڈمن سے اپنے حصے کی بات کی۔ اُس نے ایک بھاری سا لفافہ اٹھایا اُسے کھول کر بانڈ نکالے اور مجھے دکھائے۔ وہ دس بانڈ تھے اور ان میں سے ہر ایک پچیس ہزار ڈالر کے لیے تھا گویا دو لاکھ پچاس ہزار ڈالر۔

"اگر ہیری تم سے مزید گفت گو کرنے کے بعد مطمئن ہو گیا تو یہ بانڈ تمھیں پیر کے دن دفتر کے پتہ پر بھیج دیے جائیں گے۔" ایڈمن نے کہا۔ "مگر بانڈ پانے کے بعد کوئی احمقانہ قدم مت اٹھانا۔ مثلاً اگر گلینڈا کو فرمان کر کے بھاگنے کا خیال آئے تو ایسا ہرگز مت کرنا۔ آج کے بعد سے تمھاری مسلسل نگرانی کرائی جائے گی میرے پاس صرف یہ ہی تین آدمی نہیں مکمل تنظیم ہے۔ اگر تم نے بھاگنے کی کوشش بھی کی تو زیادہ دور تک نہیں جا سکو گے اور پھر تمھارا خاتمہ بہت المناک ہوگا میرے آدمی تمھارے ہاتھ کاٹ ڈالیں گے تمھاری آنکھیں پھوڑیں گے پھر تمھاری زبان تراشیں گے سسک سسک کر تمھارا دم نکلے گا۔ اِس لیے میرا مشورہ ہے مسٹر لاری تم کوئی غلط حرکت مت کرنا۔"

اُس کی جوشِ دیوانگی میں چمکتی ہوئی آنکھیں۔ چہرے کے خوف ناک تاثرات۔ سرسراتا ہوا لہجہ۔ مجھے یہ یقین دلانے کے لیے کافی تھا کہ وہ واقعی پاگل ہے۔ میں چپ چاپ باہر نکل گیا جہاں جو کار میں بیٹھا مجھے واپس لے جانے کا منتظر تھا اور کار میں بیٹھتے ہوئے میں نے ایک مطمئن تاثر کے ساتھ سوچا کہ ایڈمن اتنا چالاک نہیں ہے جتنا اُس کے ساتھی اُسے خیال کرتے ہیں۔ میں نے ایک خطرہ مول لیا تھا، اپنے بریف کیس میں بڑی ہوشیاری سے ایک ٹیپ ریکارڈ چھپا کر لے گیا تھا میرے اور ایڈمن کے درمیان جتنی گفت گو ہوئی تھی اُس کا ایک ایک لفظ ریکارڈ ہو چکا تھا حد یہ کہ وہ اعترافِ جرم بھی جو اصل گفت گو شروع ہونے سے پہلے ایڈمن نے شیرف تھامسن کے سلسلے میں کیا تھا، اُس نے واضح طور پر قبول کیا تھا کہ اُسی کے حکم سے بینی نے تھامسن کو موت کے گھاٹ اُتارا ہے۔

●

اپنے فلیٹ پہنچ کر میں نے جو کو اندر آنے اور اپنے ساتھ کچھ پینے کی دعوت دی۔ وہ اس بات سے بہت حیران ہوا، آج تک ہیری نے بھی کبھی اُس کے ساتھ بیٹھ کر شراب نہیں پی تھی۔ وہ ہچکچا رہا تھا مگر میں اُسے تقریباً زبردستی اندر لے گیا اُسے وہسکی پیش کی اور اُس کے بعد میں نے اُسے تفصیل سے

بتایا کہ ہم کس دن اور کس طرح بینک کو لوٹیں گے۔

"چنانچہ اگر قسمت نے ساتھ دیا تو آئندہ پیر کو تم لکھ پتی بن جاؤ گے۔" میں نے آخر میں کہا۔

"مگر میں خوش قسمت نہیں ہوں، تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا میں برابر اس پر غور کرتا رہا ہوں، اب تو مجھے ہیری کا بھی بھروسہ نہیں۔"

"تم تو کہہ رہے تھے کہ تم اُس پر بہت زیادہ اعتماد کرتے ہو؟" میں نے حیرت ظاہر کی۔

"ہاں میں اور ہیری تین سال تک جیل میں ساتھ رہے ہیں، اسی نے باس سے سفارش کر کے مجھے موجودہ کام دلایا ہے۔"

"وہ کس جرم میں جیل گیا تھا؟" میں نے سرسری لہجے میں پوچھا۔

"اُس کا باپ بہترین جعل ساز تھا، بانڈوں کی تو اتنی بہترین نقل تیار کرتا تھا کہ شناخت کرنا مشکل ہو، وہ بانڈ بناتا تھا اور ہیری انھیں فروخت کرتا تھا، پھر اُس کا باپ کچھ لاپروا ہو گیا۔ دونوں پکڑے گئے، ہیری کو چھ سال کی سزا ہوئی۔" میں سکتے میں رہ گیا۔

بانڈوں کا بہترین جعل ساز۔ اب میں سمجھا کہ ایڈون اتنی آسانی سے ڈھائی لاکھ ڈالر بانڈوں کی صورت میں دینے پر تیار کیوں ہو گیا تھا، جو بانڈ اُس نے مجھے دکھائے تھے یقیناً جعلی تھے۔ ہیری کے باپ کے بنائے ہوئے، میں نے جو کی طرف دیکھا۔ وہسکی کے تین گلاس اپنا اثر دکھانے لگے تھے، میں نے اُس سے کہا کہ ہیری اتنا خطرناک نہیں جتنا بینی ہے۔ احتیاط کا تقاضا ہے کہ اُسے مسلح رہنا چاہیے۔ کیا اُس کے پاس کوئی ریوالور ہے، جو نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے کہا کہ اگر میرے پاس بھی کوئی ریوالور ہوتا تو پھر ہم جو اور ہیری مل کر بینی پر نظر رکھ سکتے تھے۔ وہ ہم تینوں کے مقابلے میں اکیلا کچھ نہیں کر سکتا، جو نے کچھ سوچا اور پھر اپنی جیب سے اعشاریہ ۳۸ بور کا ایک ریوالور نکال کر مجھے دے دیا اُس نے کہا کہ یہ میں رکھوں اُس کے پاس ایک اور ریوالور ہے۔ مجھے اتنی آسانی سے ریوالور ملنے کی اُمید نہیں تھی میں خوش ہوا کہ میرا منصوبہ بہت اچھی طرح چل رہا ہے، میں نے جو کو مشورہ دیا کہ وہ ہیری سے بھی اس معاملے میں کوئی بات نہ کرے اور وہ مان گیا، چونکہ وہ کافی نشے میں تھا اس لیے میں نے اُسے گھر چھوڑ آنے کی پیش کش کی، راستہ میں میں نے اُس سے سرسری طور پر گلینڈا کے بارے میں پوچھا اُس نے بتایا وہ ایڈون کے فارم ہاؤس میں ہے اور بینی اُس کی نگرانی کرتا ہے، یہ بھی ایک مفید اطلاع تھی جو مجھے اُس سے مل گئی۔ میں اُسے اُس کے گھر چھوڑ کر اپنے فلیٹ واپس آ گیا۔

پیر کے دن میں نے گولڈن روز موٹل جا کر ہیری سے ملاقات کی۔ اُس نے بتایا کہ سیکیورٹی ٹرک اور اُس کے ساتھ دو آدمیوں کا انتظام ہو گیا ہے۔ اُسے گارڈ کے بارے میں تشویش تھی کہ اگر بینک میں بکس وغیرہ لے جانے میں دیر لگی اور اتفاق سے گارڈ آ گیا تو کیا ہو گا۔ اُس نے مشورہ دیا کہ گارڈ کو ختم کر دیا جائے۔ اُس کی اِس بات سے میں نے سمجھ لیا کہ وہ بھی ایڈون سے کم خطرناک نہیں اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے ہر کام کر سکتا ہے، میں نے اس مشورے سے اختلاف کیا کیونکہ اتوار کی صبح گارڈ تبدیل ہوتا تھے۔ صبح آنے والے گارڈ کو اپنا ساتھی نظر نہیں آیا یا مقتول ملا تو وقت سے پہلے ڈاکے کا راز فاش ہو سکتا تھا، ہیری نے میرے اعتراض کی معقولیت کو تسلیم کیا اور دوسری تجویز پیش کی۔ اُس نے کہا کہ ایک خوب صورت لڑکی اُس کی دوست ہے۔ جمعہ کی رات کو یہ لڑکی بینک کی عقبی سڑک پر آ جائے گی اور جب گارڈ اپنے راؤنڈ پر وہاں پہنچے گا تو کم سے کم چار پانچ منٹ تک اُسے باتوں میں لگا لے گی اس طرح بینک میں داخل ہونے کے لیے کافی وقت مل جائے گا، یہ رائے معقول تھی میں نے مان لی۔ ہیری جاننا چاہتا تھا کہ آیا مجھے اپنے پلان کی کامیابی کا یقین ہے، یہ متوقع تھا کہ میں اُس کے ذہن میں بھی شک کا بیج بو سکتا تھا، میں نے جواب دیا کہ جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں تو اُسے لگ بھگ تیس لاکھ ڈالر کی نقدی زیورات اور دوسری قیمتی اشیا کے ساتھ بینک سے نکال کر سڑک تک پہنچا دوں گا مگر وہ اپنا اطمینان کر لے کہ ایڈون جو ہر اعتبار سے ایک جنونی آدمی معلوم ہوتا ہے کیا اُسے اتنی خطیر دولت کے ساتھ نکل جانے کی اجازت دے دے گا۔ پاگل آدمی کے ذہن میں کب کون سا خیال سما جائے۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا، وہ اُسے اور جو کو قتل کرا کے ساری دولت پر خود قبضہ کر سکتا ہے، ہیری نے پوچھا مگر انھیں قتل کون کرے گا۔ میں نے بتایا کہ خود ایڈون نے مجھ سے کہا تھا کہ اُس کی ایک پوری تنظیم ہے، ہیری نے ایک قہقہہ لگایا۔ کہا کہ کوئی تنظیم نہیں صرف ہم تین آدمی ہیں۔ ایک مرتبہ مال ہمارے ہاتھ میں آ جائے تو وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میں بولا چلو یونہی سہی وہ کچھ نہیں کر سکتا مگر بینی تو کر سکتا ہے۔ اگر اُسے موقع مل گیا تو وہ ہم سب کو قتل کر دے گا۔ وہ ایک احمق آدمی ہے۔ لوٹ کے اس قدر زیادہ مال کو اکیلے ٹھکانے نہیں لگا سکتا اُسے ایڈون جیسے ذہین آدمی کی ضرورت ہو گی مگر اتنی بات وہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ اگر تم اور جو راستے سے ہٹ جاؤ تو اُس کا حصّہ کہیں زیادہ ہو گا۔ ایڈون اُس کے دماغ میں یہ ہی خیال پیدا کر کے اُسے تمھارے خلاف استعمال کر سکتا ہے اور جب بینی لوٹ کا مال لے کر اُس کے

پاس پہنچ گیا تو اُس کے لیے انتہائی آسان ہوگا کہ بینی کو مار کر خود ساری دولت لے کر غائب ہو جائے۔

ہیری میری باتیں سُن کر سوچ میں پڑ گیا، اُس کے ذہن میں شبہات پیدا ہو چکے تھے مگر اُس نے انھیں مجھ پر ظاہر نہیں کیا۔ صرف اتنا کہا کہ میں اپنے کام سے کام رکھوں وہ اپنی اور اپنے مفاد کی حفاظت خود کر لے گا، اُس کے بعد ہم تقریباً دو گھنٹے تک بینک کا نقشہ سامنے رکھے پلان کے مختلف پہلوؤں اور تفصیلات پر گفتگو کرتے رہے۔ آخر میں ہیری نے اپنے اطمینان کا اظہار کیا کہ اسے میرے پلان سے اتفاق ہے اور اُسے اس کامیابی کا یقین ہے۔ میں نے کہا کہ اگر وہ مطمئن ہے تو واپس جا کر ایڈون کو بتا دے کہ مجھے میرے ڈھائی لاکھ کے بانڈز مل جائیں۔ بانڈز کا نام سُن کر ہیری نے نظریں چُرانے کی کوشش کی اور میں سمجھ گیا کہ اُن کے بارے میں میرا اندازہ درست ہے وہ یقیناً جعلی ہیں۔

آخر جب ساری باتیں ہو چکیں تو میں نے اپنا بریف کیس اُٹھایا اور کیبن سے باہر آ گیا۔ ابھی تک حالات جس رفتار سے چل رہے تھے میں اُن سے پوری طرح مطمئن تھا، میں نے اپنی اور ہیری کی تمام گفتگو بھی ٹیپ کر لی تھی۔

●

بدھ کے دن صبح گیارہ بجے مجھے ایڈون کے بھیجے ہوئے بانڈز مل گئے، میں نے انھیں بڑی احتیاط سے دیکھا اور پھر واپس لفافے میں ڈال کر اپنی میز کی ایک دراز میں مقفل کر دیا، سگریٹ سُلگاتے ہوئے میں نے ذرا حالات کا جائزہ لیا میرے پاس تین کیسٹ تھے جن میں ایڈون، ہیری اور جو سے کی ہوئی گفتگو ریکارڈ تھی۔ یہ کیسٹ ہی اپنی جگہ ایک خطرناک ثبوت تھے۔ اس کے علاوہ میرے بریف کیس پر ہیری کی انگلیوں کے نشانات تھے۔ یقیناً اُس کا ریکارڈ پولیس کے پاس موجود ہوگا جس سے انھیں چیک کیا جا سکتا ہے پھر جو لفافہ ایڈون نے مجھے بھیجا تھا اُس پر اور غالباً بانڈز پر بھی ایڈون کی انگلیوں کے نشانات موجود ہوں گے، پولیس میں اُس کا سابقہ ریکارڈ میری اُس سے گفتگو اور مزید یہ جعلی بانڈ یقیناً اُسے ایک طویل مدت تک جیل میں بند رکھ سکتے ہیں، میں اُسے ہیری اور جو کو بینک کی ڈاکہ زنی میں ملوث ثابت کر سکتا تھا۔ صرف ایک بینی ایک ایسا شخص تھا جس کے خلاف میں ابھی تک کوئی ثبوت حاصل نہیں کر سکا تھا۔

میں نے اپنی سیکریٹری میری سے کہا کہ میں آج لنچ ٹائم پر باہر نہیں جاؤں گا وہ میرے لیے کچھ سینڈوچز منگوا دے اور چونکہ میں ایک بہت ضروری کام میں مصروف رہوں گا اس لیے وہ لنچ کے ایک گھنٹہ بعد تک مجھے کسی طرح ڈسٹرب نہ کرے۔ میں نے اُس سے ایک ٹیپ ریکارڈر بھی منگوا لیا جو کہ دفتر میں موجود رہتا تھا، اُس کے بعد میں نے اپنے آفس کا دروازہ اندر سے بند کر لیا اور کام میں مصروف ہو گیا۔ دوسرے ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے میں نے ریکارڈ شدہ دونوں کیسٹوں کی ایک اور کاپی تیار کی، پھر میں نے اپنے دفتر کے ٹائپ رائٹر پر بزل کے نام ایک خط لکھا اور اُس میں شروع سے اب تک کی ساری داستان بیان کر دی۔ اس خط کی بھی میں نے دو نقلیں ٹائپ کی تھیں، اُس کے بعد اصل خط اور اصل کیسٹ ایک لفافہ میں بند کر دیے۔ خط کی کاپی اور ریکارڈ کی کاپی والا کیسٹ ایک دوسرے لفافہ میں ڈال کر لفافہ اپنی میز کی دراز میں مقفل کر دیا۔

اس کام سے فارغ ہوا تو سوا دو بج چکے تھے۔ میں نے انٹرکوم پر میری کو بتایا کہ اب میں دفتری کاموں کے لیے تیار ہوں۔ میں تقریباً آٹھ بجے رات تک مشغول رہا، جب میری اور دفتر کا دوسرا اسٹاف چلا گیا تو میں ایک مرتبہ پھر اپنی پرابلم کی طرف متوجہ ہوا۔ میں اب مطمئن تھا کہ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں نے اپنا انتظام کر لیا ہے لیکن ابھی تک گلینڈا کے بارے میں کچھ نہیں سوچا تھا۔ جو کے بیان کے مطابق وہ ایڈون کے فارم ہاؤس میں قید تھی میرے پاس جمعرات اور جمعہ دو دن باقی تھے کہ میں اُسے ایڈون کے پنجہ سے نکالنے کی کوئی تدبیر سوچوں۔

میں نے اصل ٹیپ اور خط والا لفافہ اُٹھایا اور آفس بند کر کے گھر روانہ ہوا، بلڈنگ سے دو سو گز پہلے ہی کار روک لی جو کا دیا ہوا ریوالور میں نے کار کے خانے میں رکھ دیا تھا وہ ریوالور نکال کر جیب میں رکھا اور کار سے اُتر کے بلڈنگ کی طرف چلا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اندر قدم رکھنا چاہتا تھا کہ میری نظر بینی پر پڑی جو عمارت کی لابی میں بیٹھا تھا۔ یقیناً وہ میری واپسی کا انتظار کر رہا ہوگا۔ میرے ہاتھ میں بھاری سا لفافہ تھا، مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں بینی اُسے دیکھ کر مشکوک نہ ہو جائے یا پھر لفافہ چھیننے کی کوشش نہ کرے۔ میں فوراً اپنی کار کی طرف واپس لوٹ گیا۔ میں اُس کی موجودگی میں اندر جانا نہیں چاہتا تھا۔ سوچ رہا تھا کہ کیا کروں اچانک میں نے ڈپٹی شیرف میکلین کو آتے دیکھا میکلین شراب کا رسیا تھا، میرے ذہن میں فوراً ایک ترکیب آ گئی۔

اُس کے قریب آنے پر ہم دونوں نے دعا سلام کی، میں نے اُس سے کہا کہ میں ایک جگہ کھانے پر مدعو ہوں اور ابھی دس پندرہ منٹ بعد جاؤں گا لیکن جب تک میں لباس تبدیل کروں وہ چاہے تو کچھ پینے پلانے کے لیے آ سکتا ہے۔ میکلین اس طرح کی کوئی دعوت رد نہیں کر سکتا تھا، وہ راضی ہو گیا۔

ں بلڈنگ کی طرف چلے۔ لابی میں داخل ہوئے۔ بینی نے مجھے اور میکلین کو اندر آتے دیکھا تو چونک گیا مگر فوراً ہی سنبھل کر اخبار دیکھنے لگا۔ اتفاق سے میکلین کی نظر بھی اُس پر پڑ گئی۔ وہ اُس کے پاس گیا اپنا تعارف کرایا کہ وہ شیرف ہے اور ہر اجنبی شخص کے بارے میں تحقیقات کرنا ضروری سمجھتا ہے اور بڑے سخت لہجے میں بینی سے پوچھا کہ وہ کون ہے کہاں سے آیا ہے اور یہاں کیا کر رہا ہے؟ بینی گھبرا گیا، اُس نے اپنا ایک فرضی نام بتایا کہا کہ اُس کی ٹرین ایک گھنٹہ بعد جائے گی، وہ سیر کے لیے نکلا تھا۔ ذرا تھک گیا تھا اِس لیے یہاں آکر بیٹھ گیا۔ میکلین نے بگڑ کر کہا کہ وہ اسٹیشن پر ہی جاکر انتظار کرے اور یہاں سے دفع ہو جائے، بینی چپ چاپ باہر نکل گیا۔

میں میکلین کو اپنے فلیٹ میں لایا اُسے پینے کے لیے وہسکی دی۔ خود بیڈروم میں گیا۔ ایک چھوٹا سا بریف کیس نکال کر اس میں لفافہ بند کیا۔ پھر بریف کیس کاغذ میں لپیٹ کر اُس کا ایک پارسل بنایا۔ اُس پر فیرل کا نام کیلیفورنیا منتیل بینک لاس اینجلز کا پتہ لکھا۔ لباس تبدیل کیا، رہائشی کمرے میں واپس آیا۔ میکلین سے کہا کہ یہ پارسل بہت اہم ہے اُسے وہ اپنے آفس کے آہنی سیف میں محفوظ رکھ لے اور پیر کے دن دس بجے تک اگر اُسے میری جانب سے کوئی دوسری اطلاع نہ ملے تو بخود لاس اینجلز جاکر اُسے مسٹر فیرل کے حوالے کر دے۔ میں نے اُسے یہ بھی تاکید کر دی کہ پارسل صرف مسٹر فیرل کے ہاتھ میں دے میکلین کو اس عجیب بات پر حیرت ہوئی مگر مسٹر فیرل کا نام سُن کر اُس نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ وہ آئندہ سٹرزومی کا شیرف بننے کا خواب دیکھ رہا تھا اور جانتا تھا کہ فیرل جیسے شخص کی خوشنودی حاصل کرنا اُس کے بہت کام آسکتا ہے۔

مزید احتیاط کے خیال سے میں خود میکلین کے ساتھ اُس کے دفتر گیا اور اُس نے میرے سامنے پارسل کو حفاظت سے اپنے سیف میں مقفل کر دیا، اُس طرف سے اطمینان کرنے کے بعد میں پولیس اسٹیشن سے باہر نکلا، اپنی کار کے پاس واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ اندر بینی بیٹھا ہوا ہے۔

"باس تم سے ملنا چاہتا ہے۔" اُس نے بتایا۔

"میں اُس سے کل رات نو بجے ملاقات کروں گا۔" میں نے جواب دیا۔

"نہیں، تم ابھی چلو گے۔" وہ سخت لہجے میں بولا۔ "ورنہ تمہارے انکار کی سزا گلینڈا کو بھگتنا پڑے گی۔"

"اگر تم نے اُسے ہاتھ بھی لگایا تو میں بینک کے پلان میں تم لوگوں سے کوئی تعاون نہیں کروں گا۔" میں نے بھی تیزی سے جواب دیا۔ "میں نے کہہ دیا کہ میں آج نہیں جا سکتا کل آؤں گا اور اب اگر تم کار سے نہیں اُترے تو میں ہارن بجا دوں گا جسے سُن کر لامحالہ پولیس آجائے گی اور تم مصیبت میں پڑ جاؤ گے۔"

بینی نے مجھے گھور کر دیکھا مگر وہ جانتا تھا کہ پولیس اسٹیشن کے سامنے وہ کچھ نہیں کر سکتا۔

"اچھی بات ہے۔" وہ کار سے اُتر گیا۔ "مگر یاد رکھو میں تمہیں اس کا مزہ چکھائے بغیر نہیں رہوں گا۔"

وہ چلا گیا تو میں ایک ریسٹورنٹ میں کھانا کھا کر اپنے فلیٹ آگیا، اب مجھے سب سے زیادہ فکر گلینڈا کی تھی۔ رات کو دیر تک اُس کے بارے میں سوچتا رہا، دوسرے دن حسبِ معمول دفتر گیا اور کام کی مصروفیت میں وقتی طور سے اپنی پریشانیاں بھول گیا۔ سہ پہر کو ڈکسن کا فون آیا، اُس نے آفس فرنیچر سپلائی کرنے کا ایک اور کنٹریکٹ حاصل کر لیا تھا اور چاہتا تھا کہ میں پیر کے دن اس کمپنی کے ڈائریکٹر سے مل کر اُس کی ضروریات کا اندازہ لگا لوں، میں نے پیر کے دن ڈائریکٹر سے ملنے کا وعدہ کر لیا۔ حالانکہ اس وقت میرے لیے یہ کہنا بھی مشکل تھا کہ میں پیر کے روز سٹرزومی میں موجود بھی ہوں گا یا نہیں، امکان یہ تھا کہ اگر میں ایڈون کو شکست دینے میں کامیاب نہ ہو سکا تو یقیناً اپنی جان بچانے کے لیے بھاگ رہا ہوں گا۔ مجھے خیال آیا کہ اگر مجھے فرار ہی ہونا پڑا تو نقد رقم کی ضرورت ہوگی، بینک میں اپنے اکاؤنٹ کا جائزہ لیا۔ صرف آٹھ ہزار ڈالر جمع تھے، میں نے وہ تمام رقم نکلوائی۔ بینک جاتے ہوئے مجھے راستے میں جو دکھائی دیا مگر میں نے اُس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

شام کو جب میری گھر چلی گئی تو میں نے فیرل کو لکھے ہوئے خط اور دونوں ٹیپ کی نقلیں اپنے بریف کیس میں رکھیں، نیچے اُترا۔ جو میری کار کے پاس کھڑا تھا، اُس نے مجھ سے پوچھا کہ آیا میں آج رات ایڈون سے ملنے جاؤں گا یا نہیں۔ میں نے کہا کہ ہاں جاؤں گا مگر ابھی تو میں کھانا کھانے جا رہا ہوں۔ میں نے اُسے بھی اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی۔ کچھ ہچکچاہٹ کے بعد وہ راضی ہو گیا۔ میں اُسے ایک چھوٹے سے پُرسکون ریسٹورنٹ میں لایا، اپنے اور اُس کے لیے کھانے کا آرڈر دیا، باتوں باتوں میں میں نے اُس سے کہا کہ اب بھی وقت ہے اگر وہ بینی کے ہاتھوں قتل ہونا نہیں چاہتا تو فوراً کہیں چلا جائے۔ اُس نے مجھے یاد دلایا کہ میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں اور ہیری بینی پر نگاہ رکھیں گے، میں نے کہا کہ میں ہیری سے بات کر چکا ہوں اُسے جو کی کوئی فکر نہیں وہ صرف اپنے بارے میں سوچ رہا ہے اسی طرح ظاہر ہے کہ مجھے بھی اپنی سلامتی اور اپنے تحفظ سے زیادہ کسی اور بات کا خیال نہیں ہو سکتا۔

جو سوچ میں پڑ گیا، اُس نے کہا اُس کی جیب بالکل خالی ہے ایسی صورت میں وہ جانا بھی چاہے تو کہاں جا سکتا ہے۔
میں نے دیکھا کہ اُس کا ذہن کافی اُلجھ گیا ہے تو اُس سے اچانک گلینڈا کے بارے میں سوال کیا، جو نے بتایا کہ بینی اُسے بہت پریشان کر رہا ہے۔ میں نے جو کو ایک اور دھمکی دی۔ میں نے کہا کہ ایڈمن نے گلینڈا کی مرضی کے خلاف اُسے قید کر رکھا ہے قانون کے نزدیک یہ اغوا کا جرم ہے اور اُس کی سزا ڈاکہ زنی سے بھی کہیں زیادہ سخت ہوتی ہے۔ جو بے بسی سے بولا کہ آخر وہ کر بھی کیا سکتا ہے وہ تو حکم کا غلام ہے جو کچھ اُس سے کرنے کو کہا جاتا ہے اُسے کرنا پڑتا ہے۔ میں نے کہا اگر وہ گلینڈا کو آزاد کرانے میں میری مدد کرے تو پھر اُسے قانون سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی۔
”آخر میں کس طرح تمھاری مدد کر سکتا ہوں؟“ جو نے پوچھا۔
”کیا آج رات بینی بھی مکان پر ہوگا؟“
”نہیں وہ ٹرک لینے سان فرانسسکو گیا ہوا ہے۔“
”گویا گھر میں ایڈمن، بینی اور گلینڈا ہیں؟“ میں نے پوچھا، جو نے اثبات میں سر ہلایا۔
”تمھیں پتہ ہے کہ اُسے کس کمرے میں رکھا گیا ہے؟“
”ہاں وہ مکان کے عقبی کمرے میں بند ہے۔“
”کمرے کا دروازہ مقفل ہے؟“
”نہیں۔ بس باہر سے کنڈی لگا دی جاتی ہے۔“ جو نے بتایا۔
میں نے بینک سے نکالے ہوئے آٹھ ہزار ڈالر میں سے پانچ ہزار ڈالر الگ کیے۔
”دیکھو جو ابھی کسی کو پتہ نہیں ہے مگر میں تمھیں بتا رہا ہوں کہ بینک لوٹنے کا پلان ختم سمجھو، میں نے ایڈمن سے تعاون نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے، چنانچہ اُدھر سے کچھ رقم ملنے کی اُمید دل سے نکال دو۔ لیکن اگر تم گلینڈا کو آزاد کرانے میں میری مدد کرو تو میں تمھیں پانچ ہزار ڈالر دے سکتا ہوں۔“
”تم مجھے پانچ ہزار ڈالر دو گے؟“ جو نے حیرت سے پوچھا۔
”پھر میں تیار ہوں۔ بتاؤ مجھے کیا کرنا ہوگا؟“
”تمھارا کام بہت آسان ہے۔ آج رات جب میں ایڈمن سے ملنے جاؤں تو تم میرے ساتھ چلنا۔ میں تمھیں سڑک پر کچھ پہلے اُتار دوں گا۔ پھر جب میں گھر میں ایڈمن سے بات کر رہا ہوں تب تم خاموشی سے اندر داخل ہونا، گلینڈا کو کمرے سے آزاد کرانا، پھر اُسے میری کار میں ساتھ لے کر شروڈ ہوٹل جانا اور اُسے وہاں ٹھہرا دینا اُس سے کہنا کہ وہ میرا انتظار کرے میں جلد ہی اُس کے پاس آؤں گا، اُسے ہوٹل چھوڑ کر تم واپس آنا، میری کار فارم ہاؤس کے سامنے کھڑی کر دینا اور پھر جہاں تمھارے سینگ سمائیں چلے جانا، تمھارے پاس



پانچ ہزار ڈالر ہوں گے اس رقم سے تم جہاں چاہو جا سکتے ہو، اس طرح تم قانون کی گرفت سے بھی بچ جاؤ گے اور ایڈمن جیسے خطرناک آدمی سے بھی تمھارا پیچھا چھوٹ جائے گا۔“
”مجھے یقین نہیں کہ باس تمھیں اتنی آسانی سے چھوڑ دے۔“ جو بولا۔ ”تمھیں بینک کا پلان مکمل کرنا ہی پڑے گا۔ پھر جب مجھے دس لاکھ ڈالر ملنے کی اُمید ہو خواہ کسی قدر خطرے کے ساتھ ہی سہی تب پھر میں پانچ ہزار ڈالر کیوں قبول کروں۔ دس لاکھ کے سامنے پانچ ہزار کی کیا حقیقت ہے۔“
”تم اس طرح یقین نہیں کرو گے۔“ میں نے بریف کیس کھولتے ہوئے کہا۔ ”ٹھہرو میں تمھیں دکھاتا ہوں۔“
میں نے اُسے وہ خط دکھایا جو فیرل کو لکھا تھا اور پھر ٹیپ کے بارے میں بھی تفصیل سے بتایا۔ میں نے کہا کہ اُن دونوں چیزوں کی ایک ایک نقل اور جعلی ہاڈلیس کے پاس محفوظ ہیں، پیر کے دن یہ ساری چیزیں فیرل کو مل جائیں گی اور پھر اگر ایڈمن فرار نہیں ہوا تو جیل میں پہنچ جائے گا۔ جو نے میری باتیں بڑے غور سے سنیں اور آخر کار میرا ساتھ دینے پر آمادہ ہو گیا۔ میں نے اطمینان کی سانس لی۔ ایک مرتبہ پھر اُسے سمجھایا کہ اُسے کیا کرنا ہے۔ میں نے کہا کہ وہ بینی کے بارے میں پریشان نہ ہو، میں اُسے اور ایڈمن کو اپنے ساتھ باتوں میں لگا لوں گا۔ بس مجھے دس منٹ کی مہلت دے۔ جب مجھے گھر میں داخل ہوئے دس منٹ ہو جائیں وہ اپنا کام شروع کر دے۔

جو نے پانچ ہزار ڈالر کا مطالبہ کیا، میں اُسے پیشگی رقم دینے کی طاقت نہیں رکھتا تھا اور نہ وہ اپنا اطمینان ہوئے بغیر میرا ساتھ دے سکتا تھا اس لیے میں نے یہ ترکیب کی کہ پانچ ہزار کے نوٹ درمیان سے پھاڑ کر نصف حصے اُسے دے دیے اور نصف اپنے پاس رکھ لیے۔ میں نے اس سے کہا کہ جیسے ہی مجھے اطمینان ہو گیا کہ گلینڈا اشروڈ ہوٹل میں خیریت سے پہنچ گئی ہے۔ میں..... نصف حصے اس کے حوالے کر دوں گا۔ جو نے یہ انتظام منظور کر لیا۔

میں نے فارم ہاؤس میں قدم رکھتے ہی ریوالور نکال کر بینی کو زد میں لے لیا اور اس سے کہا کہ مجھے ایڈون کے پاس لے چلے۔ وہ حسبِ معمول اپنے کمرے میں موجود تھا۔ اُس نے میرے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر کسی ردِعمل کا اظہار نہیں کیا۔ میں نے بینی کو ہدایت کی کہ وہ سامنے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو جائے اور وہیں کھڑا رہے۔

”تو تم نے مزاحمت کا فیصلہ کر لیا۔ ریوالور لے کر آئے ہو۔“ ایڈون بولا۔ ”یہ بڑی افسوسناک بات ہے۔ اب غالباً تم مجھے یہ بتاؤ گے کہ تم نے اپنے پلان پر عمل کرنے کا ارادہ ختم کر دیا ہے۔“

”ٹھیک سمجھے۔“ میں نے جواب دیا پھر بریف کیس میز پر رکھ کر اس میں سے فیرل کے نام لکھا ہوا خط نکالا۔

”اسے پڑھو۔“ میں نے خط ایڈون کی طرف بڑھا دیا۔ اُس نے خط پڑھا۔

”بہت خوب۔ بہت مکمل بیان ہے۔“ اُس نے کہا۔ مجھے کسی سخت ردِعمل کی توقع تھی اُس کا پُرسکون انداز دیکھ کر مجھے پریشانی ہوئی مگر میں نے اپنا اضطراب چھپاتے ہوئے ٹیپ ریکارڈ آن کر دیا۔ یہ اُس کی اور میری گفتگو کا ٹیپ تھا۔ ایڈون نے اُس کا تھوڑا سا حصہ سنا اور پھر یہ کہتے ہوئے ریکارڈ بند کر دیا کہ وہ باقی کے بارے میں اندازہ لگا سکتا ہے کہ کیا ہوگا۔ مجھے کمرے میں آئے پندرہ منٹ ہو چکے تھے۔ میں نے سوچا گلینڈا اس وقت جو کے ساتھ شروڈ ہوٹل کے راستے میں ہوگی اور ایڈون کو بتانے لگا کہ اُس خط اور ٹیپ کی اصل پولیس کے پاس ہے اور میں نے ایسا انتظام کر دیا ہے کہ دونوں چیزیں پیر کی صبح دس بجے فیرل کو مل جائیں۔

”اگر مجھے کوئی حادثہ پیش آجاتا ہے تب بھی فیرل کے پاس ایسے ٹھوس ثبوت ہوں گے کہ وہ تمھیں جیل بھیجے بغیر نہیں چھوڑے گا۔“

”تمھیں کوئی حادثہ کیوں پیش آئے گا مسٹر لارس۔“ ایڈون نے اسی اطمینان سے کہا۔ ”اگر کوئی حادثہ پیش آنا ہی ہے تو وہ گلینڈا کی قسمت میں ہوگا۔ تم میرے لیے اتنے اہم ہو کہ میں تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

”مگر گلینڈا تمھاری دسترس سے باہر جا چکی ہے۔“ میں نے بتایا۔ ایڈون نے ایک ہلکا سا قہقہہ لگایا اور جیسے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

”سب سے پہلے تو میں تمھیں مبارک باد دیتا ہوں۔“ ایڈون نے کہا۔ ”کہ تم نے ایک اچھی کوشش کی تھی مگر اتنا نہیں سمجھ سکے کہ تم میرے مقابلے میں ایک طفلِ نوآموز سے زیادہ نہیں ہو۔ میں تمھیں یقین دلاتا ہوں کہ جمعہ کی رات کو تین بجے تم بینک میں ڈاکے کی مہم کی سربراہی کر رہے ہوگے۔“

ابھی اُس کی بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ میں نے کمرے کے باہر ایک ایسی آواز سنی جسے سن کر مجھے اپنا دل سینے میں رکتا ہوا محسوس ہوا۔ یہ ایک ماؤتھ آرگن کی آواز تھی، جو کا ماؤتھ آرگن جس پر وہ اپنی مخصوص ماتمی دھن بجا رہا تھا۔

”یہ جو ہے مسٹر لارس۔“ ایڈون نے کہا اور پھر ایک قہقہہ لگایا۔ ”ریوالور کا ٹریگر دبانے کی زحمت مت کرنا۔ کیا تمھارے خیال میں جو کو اس بات کی اجازت دے دیتا کہ وہ ایک بھرا ہوا ریوالور تمھارے ہاتھ میں دے دے۔ تم نے دیکھا۔ یہ فرق ہوتا ہے نوآموز اور تجربہ کار میں۔ جو نے تمھیں ریوالور دیا اور تم نے آپ ہی آپ یہ سوچ لیا کہ ریوالور بھرا ہوا ہوگا جبکہ ایک تجربہ کار شخص ریوالور ہاتھ میں آتے ہی اُسے چیک کرتا ہے کہ وہ خالی ہے یا بھرا ہوا۔“

بینی مسکراتے ہوئے میری طرف بڑھنے لگا۔ میں نے ریوالور اُس کی طرف سیدھا کیا مگر ٹریگر دبانے کی ہمت نہیں کر سکا، میں جان گیا تھا کہ اپنی بدقسمتی سے میری بازی پلٹ گئی ہے۔

”میں اپنا فرض نبھا رہا ہوں۔“ بینی نے قریب آکر بڑی زور سے میرے منہ پر ایک گھونسا مارا۔ میرے ذہن پر تاریکی چھانے لگی۔ گرد و پیش کا ماحول دھندلانے لگا۔ میں نے سنا کہ ایڈون بینی کو ڈانٹ رہا ہے کہ اُسے اتنے زور سے نہیں مارنا چاہیے تھا۔ میں لڑکھڑا کر گرا اور شاید کچھ دیر کے لیے بے ہوش ہو گیا۔ پھر میں نے اٹھنے کی کوشش کی۔ اسی لمحے میرے کانوں میں جو کے بولنے کی آواز آئی، وہ کہہ رہا تھا۔

”اس احمق نے مجھے پانچ ہزار ڈالر دیے تھے باس، آدھے پھاڑ کر۔ میں نے اب باقی نصف بھی اس کی جیب سے نکال لیے ہیں، کیا میں انھیں اپنے پاس رکھ سکتا ہوں؟“

”کیوں نہیں جو۔“ میں نے ایڈون کو جواب دیتے سنا۔ ”ان پر تمھارا حق بن چکا ہے۔“

جو نے ایک قہقہہ لگایا اور اس قہقہے نے مجھے بتا دیا کہ میں

ایک مشہور امریکی سینیٹر اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک انتہائی خوبصورت لڑکی، جس کے جسم کے رویئں رویئں سے شباب پھوٹا پڑ رہا تھا، اندر داخل ہوئی۔

سینیٹر نے اپنی خیرہ ہوتی آنکھوں کو جھپکاتے ہوئے کہا "فرمائیے؟"

لڑکی مترنم آواز میں بولی "میں ایک بہت ہی ذاتی کام سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ آپ مایوس نہیں کریں گے۔"

سینیٹر بولا "تشریف رکھیئے۔ آپ کی خدمت کر کے مجھے یقیناً خوشی ہوگی۔"

لڑکی نے کہا "ایک طویل زمانہ گزرا۔ جب میری دادی جوان تھیں اور وہ واشنگٹن سیر کرنے کے لئے آئی تھیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح آج میں واشنگٹن گھومنے پھرنے آئی ہوں۔"

سینیٹر نے کہا "آپ کو واشنگٹن ضرور پسند آیا ہوگا؟"

"ہاں" لڑکی نے جواب دیا "دادی اماں، ہم پوتیوں کو بڑے فخر سے بتایا کرتی تھیں کہ جب وہ واشنگٹن آئی تھیں تو مسٹر آئزن ہاور نے انہیں پیار کیا تھا۔ یہ ایک ایسی بات تھی، جس پر وہ جب تک زندہ رہیں، فخر کرتی رہیں اور ہم پوتیوں کو متاثر کرتی رہیں۔"

سینیٹر نے دیکھا کہ بات کرتے کرتے اچانک لڑکی شرما گئی۔ اس کا پورا چہرہ سرخ پڑ گیا۔ پھر نظریں جھکا کر بولی "میں جانتی ہوں کہ میری درخواست آپ کو فضول سی معلوم ہوگی مگر میری خواہش ہے کہ آپ مجھے پیار کریں تاکہ دادی اماں کی طرح میں بھی اپنی پوتیوں کے سامنے فخر سے سر اونچا کر سکوں۔"

"یقیناً، یقیناً" سینیٹر فوراً کھڑا ہو گیا۔ وہ اتنی اچھی درخواست کو بھلا کیوں کر رد کر سکتا تھا۔

پھر جونہی اس نے لڑکی کو پیار کیا۔ آفس کا دروازہ کھلا۔ ایک نوجوان گلے میں چھوٹا سا کیمرہ ڈالے ہوئے داخل ہوا "بہت بہت شکریہ سینیٹر" اس نے کہا "مجھے تمہاری کسی ایسی ہی تصویر کی ضرورت تھی۔ اب مجھے تمہارے اسکینڈل کی کہانی گھڑنے میں کوئی بھی دشواری پیش نہیں آئے گی۔ تاہم چاہو تو پانچ ہزار ڈالر دے کر اس تصویر کو خرید سکتے ہو۔"

سینیٹر نے حالات کا ایک طائرانہ جائزہ لیا۔ وہ تصویر اس کے سارے سیاسی کیریئر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر سکتی تھی۔ خاموشی سے وہ اپنی میز پر گیا۔ دراز کھول کر پانچ ہزار ڈالر نکالے۔ کیمرہ کھلوا کر فلم وصول کیا۔ ڈالر نوجوان کے حوالے کئے۔

روپے سے نمٹ کر جب وہ خوبصورت لڑکی اپنے نوجوان دوست کے بازو میں بازو حمائل کر کے جانے لگی تو سینیٹر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے رکنے کا اشارہ کیا۔

"جانے سے پہلے ایک بات تو بتاتی جاؤ، محترمہ"

لڑکی نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

سینیٹر نے سوکھے منہ سے پوچھا "مسٹر آئزن ہاور کو دادی اماں کے بوسے کی کتنی قیمت ادا کرنا پڑی تھی۔؟"

اب تک اس پر جو کوشش کر رہا تھا وہ ضائع گئی تھی۔ گلینڈا اب بھی ایڈون کی قید میں ہے۔ میں آہستہ آہستہ اٹھا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ایڈون کے کہنے پر مجھے وہسکی کا ایک گلاس دیا گیا، بینی میرے سامنے کھڑا ہوا دانت نکوس رہا تھا۔ میں نے ساری وہسکی اس کے چہرے پر پھینک دی۔ وہ تکلیف سے چیختا ہوا لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا اور دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ملنے لگا۔ پھر جب اس کی آنکھیں کھلنے کے قابل ہوئیں تو وہ غصہ میں مٹھیاں بھینچتے ہوئے میری طرف بڑھا مگر ایڈون نے اسے روک دیا اور کہا کہ وہ گلینڈا کے پاس جائے۔ بینی کے چہرے پر ایک شیطانی ہنسی نمودار ہوئی وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ میں نے اٹھ کر اسے پکڑنے کی کوشش کی۔ اس نے ایک گھونسا مار کر مجھے دوبارہ کرسی پر گرا دیا۔ تکلیف کے باوجود میں نے پھر اٹھنے کی کوشش کی مگر اس مرتبہ مجھے جم نے پکڑ لیا۔ چند لمحے نہ گزرے تھے کہ مکان کے کسی حصے سے ایک عورت کی چیخ بلند ہوئی۔ میں نے پہچان لیا وہ گلینڈا کی آواز تھی۔ وہ وحشی پتہ نہیں اسے کیا اذیت دے رہا تھا۔ ایڈون نے جم کو ہدایت کی کہ وہ جا کر بینی کو روک دے پھر وہ مجھ سے مخاطب ہو کر بولا کہ اگر میں نے تعاون سے کام لیا تو گلینڈا کو دوبارہ کوئی اذیت نہیں دی جائے گی۔ اپنی تکلیف سے زیادہ مجھے گلینڈا کی چیخ نے سہما دیا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ میں اس پاگل آدمی سے مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔

میں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"اب کل صبح تم پولیس سے اپنا تحریری بیان اور وہ ٹیپ واپس لے لو گے۔" ایڈمن نے کہا "اور وہ تمام چیزیں لا کر مجھے دے دو گے، سمجھ گئے ہو؟"
"سمجھ گیا۔" میں مری ہوئی آواز میں بولا۔
"اب اگر تم نے آیندہ کوئی حماقت کی تو اس کا خمیازہ گلینڈا کو برداشت کرنا ہوگا۔ تم جو اور میری سے جو باتیں بھی کرتے رہے ہو وہ سب میں جانتا ہوں۔ انھیں بینک والٹ سے تیس لاکھ ڈالر حاصل کرنے کی اُمید ہے کیا تمھارا خیال ہے کہ انھیں بہکانے کی کوئی بھی کوشش انھیں اس دولت سے دست بردار ہونے پر آمادہ کر سکتی ہے؟ اس کے علاوہ اس پلان سے میرا اپنے انتقام کی تکمیل وابستہ ہے۔ تم کیا دنیا کی کوئی بھی طاقت مجھے اس بینک کو لوٹنے سے باز نہیں رکھ سکتی۔ بس اب تم جا سکتے ہو۔ میں کل صبح تمھاری آمد کا انتظار کروں گا۔"
میں خود کو انتہائی بے حوصلہ اور شکست خوردہ محسوس کر رہا تھا۔ میرے چاروں طرف ایڈمن کا جال پھیل چکا تھا اور اس سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ میں ایک گہرے احساس تِر مردگی اور بے بسی کے ساتھ اپنی کار میں آ بیٹھا اور واپس اپنے فلیٹ کی جانب چل دیا۔

●

دوسرے دن جمعہ تھا، میں ساڑھے آٹھ بجے پولیس اسٹیشن پہنچا۔ گزشتہ رات گھر واپس آنے کے بعد میں دیر تک جاگتا رہا تھا جس کے گھونسوں نے میرے چہرے پر نشانات بنا دیے تھے مگر میرے پڑوسی کے جادو اثر مرہم نے انھیں رات بھر میں ٹھیک کر دیا۔ میں دوبارہ ایڈمن کے سامنے جانے سے گھبرا رہا تھا مگر مجھے ہر صورت میں میکلین سے وہ پارسل واپس لے کر اسے پہنچانا تھا۔ دوسرا ڈپٹی شیرف ٹم بینٹلے اپنی میز پر بیٹھا تھا، وہ میکلین سے کہیں زیادہ ہوشیار ذہین اور محنتی تھا اور اس کے مقابلے میں کہیں زیادہ بہتر شیرف ثابت ہو سکتا تھا مگر وہ ابھی حال ہی میں ملازم ہوا تھا اور میکلین سے جونیئر تھا۔ اس نے مسکرا کر میرا استقبال کیا۔
میں نے میکلین کے بارے میں پوچھا مگر بینٹلے نے بتایا کہ وہ کل رات لاس اینجلز چلا گیا اور پیر سے قبل واپس آنے کی توقع نہیں۔ میں پریشان ہو گیا، میں نے اسے پارسل کے بارے میں بتایا، بینٹلے نے کہا کہ اسے سب کچھ معلوم ہے میکلین کو لاس اینجلز میں کوئی ضروری کام تھا، کیونکہ اس کا ارادہ پیر تک وہیں ٹھہرنے کا تھا اس لیے وہ پارسل اپنے ساتھ لے گیا ہے۔ میں بالکل نہ گھبراؤں وہ مقررہ وقت سے پہلے پارسل مسٹر فیرل کو نہیں دے گا۔ اب میں بینٹلے کو کیا بتاتا کہ بات فیرل کی نہیں ایڈمن کی ہے اگر اسے آج میرا تحریری بیان اور ٹیپ نہیں ملے تو وہ اس کا انتقام گلینڈا سے لے گا۔
میں نے فوراً ایک بہانہ تراشا۔ میں نے کہا کہ اس پارسل میں ایک نئے بینک کی تعمیر کے سلسلے میں کچھ اعداد و شمار ہیں اور مجھے کل رات یہ احساس ہوا کہ اخراجات کا تخمینہ لگانے میں بہت سی غلطیاں ہو گئی ہیں۔ انھیں درست کرنے کے لیے میرا پارسل حاصل کرنا ضروری ہے۔ بینٹلے نے جواب دیا کہ وہ لاس اینجلز فون کر کے میکلین کا پتہ لگانے کی کوشش کرتا ہے۔
اس نے لاس اینجلز فون کیا، معلوم ہوا کہ لاس اینجلز کے پولیس آفیسر کیپٹن بیرل نے میکلین کو کسی ضروری کام سے بلایا تھا، کل رات ان دونوں کی ملاقات ہوئی اور جو کام درپیش تھا اُسے مکمل کرنے کے بعد میکلین رخصت ہو گیا اور اب کیپٹن بیرل کو کچھ اندازہ نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ اب میری پریشانی کی انتہا نہ رہی۔ میں نے بینٹلے کو مجبور کیا کہ وہ ایک مرتبہ پھر لاس اینجلز فون کرے اور وہاں کی پولیس سے کہے کہ وہ کسی بھی طرح میکلین کا پتہ لگانے کی کوشش کریں۔ بینٹلے نے فون تو کر دیا مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس میں کافی وقت لگ سکتا ہے۔ آخر میں نے خود لاس اینجلز جانے کا فیصلہ کر لیا۔ میرا اندازہ تھا کہ میکلین کا پتہ چل بھی گیا تب بھی میں سہ پہر تین بجے سے پہلے واپس نہیں آ سکوں گا۔ چنانچہ پہلے میں نے اپنے دفتر فون کیا اور میری کو اطلاع دی کہ میں ایک انتہائی ضروری کام سے لاس اینجلز جا رہا ہوں اور پھر ایڈمن کو فون کیا۔ اس کا نمبر ٹائر یکٹری میں درج نہیں تھا اور کافی مشکل سے معلوم ہوا۔ اُسے پوری صورتحال بتائی اور چار بجے تک کی مہلت مانگی۔ اس نے مہلت دے دی مگر اس دھمکی کے ساتھ کہ اگر میں وقت پر واپس نہیں آیا تو پھر گلینڈا کا خدا ہی حافظ ہے۔
فیرل کے ساتھ میرے تعلق اور پھر اس سلسلے میں اُس کا نام درمیان میں آجانے کی وجہ سے لاس اینجلز کی پولیس نے غیر معمولی پھرتی دکھائی۔ میں لاس اینجلز پہنچا تو کیپٹن پیرل میرا منتظر تھا۔ اس نے بتایا کہ میکلین اپنے ساتھ اپنے ایک ماتحت کو بھی لایا تھا۔ وہ میکلین کو تلاش نہیں کر سکا مگر اس کے ماتحت سے رابطہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ میکلین کا ارادہ کچھ عیاشی کرنے کا تھا اس لیے اس نے اپنے ماتحت کے ذریعے وہ پارسل مسٹر فیرل کی پرسنل سیکریٹری لوئیس شیلٹن کو اس ہدایت کے ساتھ دے دیا کہ وہ پیر کے دن دس بجے سے قبل پارسل مسٹر

فیرل کو دینے پارسل کی وصولیابی کے سلسلے میں لوئیس نے جو رسید دی تھی وہ کیپٹن نے میکلین کے ماتحت سے حاصل کر لی تھی چنانچہ مجھے دے دی۔

یہ بھی غنیمت تھا۔ میں نے کیپٹن پیرل کا شکریہ ادا کیا اور سیدھا بینک روانہ ہوا۔ فیرل کی سیکرٹری لوئیس مجھے اچھی طرح جانتی تھی۔ اس نے میری غیر متوقع آمد پر حیرت کا اظہار کیا۔ میں نے پارسل کے بارے میں دریافت کیا۔ لوئیس نے بتایا کہ چونکہ مسٹر فیرل ہفتہ کے آخری ایام گزارنے کہیں گئے ہوئے ہیں اور پیر کو واپس آئیں گے اس نے پارسل فیرل کی میز پر رکھ دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اسے بھی تعجب تھا کہ میں اس پارسل میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہا ہوں۔ میں نے اسے بھی تقریباً وہی داستان سنائی جو بینیلے کو بتا چکا تھا اور اس سے کہا کہ وہ مجھے پارسل واپس کر دے تاکہ میں اپنی رپورٹ کے اعداد و شمار درست کر سکوں۔ لوئیس پارسل لینے گئی تو اچانک میرے دماغ میں خیال آیا کہ میں اس خط اور ٹیپ کی ایک نقل اور بنا لوں اور وہ فیرل کے لیے چھوڑ جاؤں۔ اس وقت بارہ بجے تھے اگر میں تیزی سے کام کروں تو اب بھی چار بجے تک شرلومی واپس پہنچ سکتا ہوں۔ چنانچہ لوئیس پارسل لے کر واپس آئی تو میں نے اس سے دو ٹیپ ریکارڈر اور ایک فوٹو اسٹیٹ مشین فراہم کرنے کی درخواست کی جو اس نے بلا تامل اور کوئی خیال کیے بغیر فراہم کر دیں۔

میں نے ٹیپ کی نقل تیار کی۔ اپنے خط اور تمام جعلی بانڈز کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں اتاریں، ان کا ایک دوسرا پارسل بنایا اور اس پر لکھ دیا کہ یہ پارسل ۵ جولائی کو مسٹر فیرل کے حوالے کیا جائے اس سے پہلے ہرگز نہیں۔ اس دن جون کی ۲۹ تاریخ تھی۔ اس طرح مجھے پانچ چھ دن کی مہلت حاصل ہو رہی تھی، اگر میں مقابلے میں ایڈون سے ہار گیا اور مارا گیا تب فیرل کو ایڈون کے خلاف تمام ثبوت مل جائیں گے اور اگر میں کامیاب ہو گیا تب میں لوئیس سے یہ پارسل واپس لے لوں گا۔ یہی بات میں نے لوئیس سے کہہ دی مگر ایک معقول بہانے کے ساتھ۔ میں نے کہا کہ میں ایک نئے آئیڈیے پر کام کر رہا ہوں جس کی تفصیلات اس پارسل میں موجود ہیں اگر چار جولائی تک میری جانب سے کوئی اطلاع نہ ملے تو لوئیس پارسل مسٹر فیرل کو دیدے۔ اگر میں نے کسی تبدیلی کی ضرورت محسوس کی تو میں خود آکر اس سے پارسل واپس لے لوں گا۔ لوئیس ان باتوں سے الجھی ہوئی تو ضرور تھی مگر اس نے اسی طرح عمل کرنے کا وعدہ کر لیا جس طرح میں نے کہا تھا۔

ان تمام کاموں سے فرصت پا کر میں ایڈون کے فارم ہاؤس پہنچا تو ساڑھے تین بجے تھے۔ وہ میرا انتظار کر رہا تھا۔ میں نے اس کے کہنے کے مطابق پارسل کھول کر اپنا خط، جعلی بانڈ اور دونوں ٹیپ اس کے سامنے ڈال دیے۔ اس نے ان کو بغور دیکھا اور سر ہلایا۔ "تم سے جو کچھ کہا گیا تھا اس کے مطابق عمل کر کے تم نے سمجھداری کا ثبوت دیا۔" اس نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں کوئی ایسا تاثر تھا جس نے مجھے خوف زدہ کر دیا۔ "اگر میں تمہاری طرح نوآموز ہوتا تو ان چیزوں کی ایک نقل اور تیار کرتا اور پھر اسے بینک میں اس ہدایت کے ساتھ چھوڑ آتا کہ مسٹر فیرل کے واپس آنے پر اسے دے دی جائے۔ کیا تم نے بھی یہی کیا ہے مسٹر لاری؟"

یہ شخص واقعی شیطان ہے۔ میں نے دل میں سوچا اور حتی الامکان چہرے کو سپاٹ رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا "کاش مجھے یہ خیال آگیا ہوتا" میں نے جواب دیا مگر ایڈون میرے بہلاوے میں نہیں آیا۔

"تب پھر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ تم مس لوئیس کو فون کرو اور اس سے پوچھو کہ جو پارسل تم اس کے پاس چھوڑ آئے ہو وہ اس نے کہاں رکھا ہے۔"

اتنی دیر میں بینی بھی کمرے میں آگیا تھا۔

"میرے فون کا ایک ایکسٹینشن بھی ہے۔" ایڈون نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "اس لیے تمہارے اور لوئیس کے درمیان جو گفتگو ہوگی وہ میں آسانی سے سن سکوں گا۔" اور یہ کہہ کر اس نے ریسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے لگا۔ اب میرے پاس اعتراف کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔

"رہنے دو۔" میں بجھی ہوئی آواز میں بولا۔ "میں لوئیس کے پاس ایک نقل چھوڑ آیا ہوں۔"

ایڈون نے زہر آلود نظروں سے میری طرف دیکھا اور پھر بینی سے مخاطب ہوا۔

"میں اس شخص کی حماقتوں سے تنگ آچکا ہوں۔ یہ تمہارے حوالے ہے لیکن اسے زیادہ نقصان نہ پہنچایا۔" اور یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا، بینی تو نہ جانے کب سے اس موقعے کا منتظر تھا۔ باچھیں پھاڑتے ہوئے میری طرف بڑھا، میں نے مدافعت کی کوشش کی مگر اس جیسے پیشہ ور کے آگے میری کیا چل سکتی تھی جبکہ میں خوف زدہ بھی تھا۔ ایک دو گھونسے پڑنے کا احساس ہوا مگر پھر میں بے ہوش ہو گیا۔

♠

"ہوش آیا تو گلینڈا میرے پاس موجود تھی میرا جسم پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا مگر اسی کے ساتھ ایک اور عجیب بات بھی ہوئی تھی۔ دل میں اگرچہ خوف بیٹھا ہوا تھا کہ اگر میں نے پھر کوئی کوشش کی تو بینی مجھے بلکہ شاید گلینڈا کو بھی اس سے زیادہ بری

مار ملائے گا مگر میں محسوس کر رہا تھا کہ انتہائی مایوسی کے عالم میں قلب و ذہن کی گہرائیوں میں ایک اور خواہش ایک اور جذبہ بھی سر اٹھا رہا تھا، ایک جلتی ہوئی خواہش پیدا ہو رہی تھی کہ میرا خواہ کچھ بھی حشر ہو میں کسی طرح بینی ایڈمن ہیری اور جو سب کو باری باری ہلاک کر دوں۔

دوسری طرف گلینڈا اپنی میٹھی آواز میں میرے کانوں میں سرگوشیاں کر رہی تھی، وہ مجھے سمجھا رہی تھی کہ ایڈمن ایک شیطان ہے۔ میں کبھی اس سے نہیں جیت سکوں گا۔ اس کی اور میری سلامتی اسی میں ہے کہ میں آئندہ کوئی چالاکی کرنے کی کوشش نہ کروں اور اپنے بنائے ہوئے پلان کے مطابق بینک والٹ لوٹنے میں اس کے ساتھیوں کی مدد کروں مگر میرا ذہن فرار کے راستے تلاش کر رہا تھا۔ اس کے روکنے اور منع کرنے کے باوجود میں نے بڑی مشکل سے کراہتے ہوئے اٹھ کر کمرے کے دروازے کا کھڑکی کا چھت کا روشن دان کا، ہر چیز کا جائزہ لیا مگر افسوس کہ کسی بھی جانب سے بھاگنے کی کوئی راہ نظر نہ آئی، گلینڈا مجھے برابر اس سعی لاحاصل سے روکتی رہی آخر میں بھی تھک ہار کر بیٹھ گیا، اس وقت ایڈمن، بینی اور جو کمرے میں آیا، اس نے مجھے دو گولیاں کھانے کو دیں کہ انہیں کھا کر میری طبیعت بحال ہو جائے گی۔ مجھے مجبوراً وہ گولیاں کھانا پڑیں، معلوم نہیں کیسی گولیاں تھیں کہ دو منٹ سے بھی کم وقت میں میں دنیا و مافیہا سے غافل ہو چکا تھا۔

●

آنکھ کھلی تو جو میرے سامنے اسٹول پر بیٹھا اپنا ماؤتھ آرگن بجا رہا تھا، میری حالت بہت بہتر محسوس ہو رہی تھی جسم میں درد بھی کم تھا۔ کمرے کے ایک گوشے میں گلینڈا بھی بیٹھی تھی مگر اس کی حالت سے ظاہر ہو رہا تھا جیسے وہ کسی نشہ آور دوا کے اثر میں ہے، جو کے کہنے پر میں نے باتھ روم میں جا کر گرم پانی سے غسل کیا، نہانے سے طبیعت کچھ اور سنبھلی مگر میں جو کو دکھانے کے لیے خود کو زیادہ تکلیف میں ظاہر کر رہا تھا۔ اسی درمیان بینی آیا اور گلینڈا کو اپنے ساتھ لے گیا۔ غسل سے فارغ ہو کر میں نے کپڑے پہنے۔ جو میرے لیے کافی اور کچھ کھانا لے آیا، کھانا دیکھ کر میری بھوک جاگ اٹھی، میں نے بڑی رغبت سے کھانا کھایا، کافی پی کر جسم میں کچھ طاقت آئی، ذہن نے پھر کام کرنا شروع کر دیا، اس مصیبت سے نکلنے کا یقیناً کوئی نہ کوئی راستہ ہونا چاہیے۔ میں سوچ رہا تھا مگر جب تک گلینڈا ایڈمن کے قبضہ میں تھی میں بے بس تھا، کاش کسی طرح میں اسے آزاد کرا سکتا۔

"جلدی کرو باس تمہارا انتظار کر رہا ہے۔" جو نے مجھے میرے خیالات سے چونکا دیا۔

میں کھانا ختم کر چکا تھا، خاموشی سے اٹھ کر اس کے ساتھ چل دیا، ایڈمن کے کمرے کے قریب پہنچا تو دروازہ کھلا اور بینی گلینڈا کو دھکے دیتا ہوا باہر لایا، میں غصے میں اس کی طرف بڑھا مگر جو نے میرا راستہ روک لیا۔ میں نے بھی خود کو سنبھالا۔ یہ وقت کچھ کرنے کے لیے مناسب نہیں تھا۔ جو مجھے بازو سے پکڑ کر کمرے میں لے گیا اور ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ ایڈمن نے جو کو کمرے سے باہر بھیج دیا۔

"مسٹر لاری جو کچھ ہوا صرف تمہاری بیوقوفی سے ہوا۔" اس نے سخت لہجے میں کہا۔ "امید ہے کہ اس تجربے کے بعد آئندہ چالاک بننے کی کوشش نہیں کرو گے، اب سے ٹھیک چار گھنٹے کے بعد تمہیں اپنی مہم کا آغاز کرنا ہے، میں ایک بار پھر تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ اگر گلینڈا کی اور اپنی زندگی عزیز ہے تو اب کوئی غلط حرکت مت کرنا سمجھے۔"

"ہاں" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اس خیال سے کہ تمہاری عدم موجودگی کوئی مسئلہ کھڑا نہ کرے میں نے تمہاری سیکرٹری کو تمہاری جانب سے ایک تار بھیج دیا ہے کہ ایک ضروری کام کی وجہ سے تمہیں لاس اینجلز رکنا پڑا ہے اور یہ کہ منگل تک واپس آجاؤ گے، اس طرح اب تمہیں کافی وقت حاصل ہو گیا ہے کہ بینک میں اپنا کام مکمل کرنے کے بعد جہاں چاہو جا سکو۔"

میں سمجھ رہا تھا کہ ڈاکے کی کارروائی مکمل ہوتے ہی مجھے قتل کر دیا جائے گا مگر میں نے کوئی جواب نہیں دیا، ایڈمن نے ایک گھنٹی کا بٹن دبایا، جواب میں ہیری اندر داخل ہوا، ایڈمن نے مجھے اس کے حوالے کر دیا، فارم ہاؤس کے پیچھے ایک بڑا سا کھلیان تھا اور اس کھلیان میں ایک ٹرک کھڑا تھا، اس سیکورٹی ٹرک کی ہو بہو نقل جو بینک آتا رہتا تھا۔ ٹرک کے قریب ہی دو طویل قامت تنومند آدمی گارڈ کی یونیفارم پہنے کھڑے تھے۔ ہیری نے میری رائے پوچھی اور مجھے کہنا پڑا کہ اس نے اپنا کام بہت اچھی طرح انجام دیا ہے۔

ہیری نے خوش ہو کر مجھے ایک اور چیز دکھائی، ٹرک کے دونوں طرف سیکورٹی کمپنی کا نام تحریر تھا۔ ہیری نے ایک بٹن دبایا۔ اور وہ تختہ جس پر نام لکھا تھا چھت کی جانب اٹھ کر غائب ہو گیا اور اس کی جگہ ایک اور تختہ آ گیا جس پر ایک فرنیچر بنانے والی کمپنی کا نام پینٹ تھا اسی کے ساتھ ٹرک کی نمبر پلیٹیں بھی بدل گئیں، میں نے اس جدت کی بھی تعریف کی۔ ہیری نے کہا کہ چونکہ ان کا ارادہ اسی ٹرک میں فرار ہونے کا ہے اس لیے یہ انتظام ضروری تھا۔

ہم کھلیان سے نکل کر فارم ہاؤس کے سامنے آئے جہاں کار کھڑی تھی۔ ہم دونوں کار میں بیٹھے ہیری نے مجھے کار چلانے کی

ہدایت کی جب ہم فارم ہاؤس سے کچھ فاصلہ پر آ گئے تو ہیری بولا۔
"تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا میں اُس پر مسلسل غور کرتا رہا ہوں،
تم نے جوجو پر اعتماد کر کے بڑی غلطی کی۔ وہ ایک کم عقل نیگرو ہے اور اس طرح کے لوگ اپنے باس کے اندھے غلام ہوتے ہیں۔ تم نے جو کچھ اُس سے کہا وہ ایڈمن کے سامنے دہراتا رہا۔ اُس کے ذریعے گلینڈا کو آزاد کرانے کا خیال اچھا تھا بشرطیکہ اُس کے اندر اتنی عقل ہوتی کہ وہ تمھارا ساتھ دیتا۔ نتیجہ کیا نکلا کہ تم پر مار پڑی اور گلینڈا بدستور ایڈمن کے قبضہ میں ہے۔"
میں نے کوئی جواب نہیں دیا خاموشی سے کار ڈرائیو کرتا رہا۔
"میں اس خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہوں کہ بینک والٹ میں سچ مچ تیس لاکھ ڈالر کی دولت موجود ہے۔" ہیری کی بات جاری تھی۔ "اور میں تم سے اس بات پر بھی متفق ہوں کہ ایڈمن واقعی ذہنی طور پر غیر متوازن ہے، میرا خیال ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ دس لاکھ ڈالر کی توقع کر سکتے ہیں اور دس لاکھ ڈالر تین جگہ تقسیم کیے جائیں تو کوئی خاص بڑی رقم نہیں رہتی۔ اس لیے میں تمھارے سامنے ایک تجویز رکھ رہا ہوں۔ تم میرا ساتھ دو۔ اگر ہم کامیاب ہو گئے تو میں تمھیں گلینڈا کے علاوہ پچاس ہزار ڈالر دینے کا وعدہ کرتا ہوں باقی جو کچھ بھی ہوگا وہ میرا ہوگا۔"
میں نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا، میں سوچ رہا تھا کہ کیا یہ کوئی اور چال ہے۔ بینی اور جوجو کا کیا ہوگا
"ایک بات بتاؤ۔" ہیری نے پوچھا۔ "اگر والٹ میں فائر کیا جائے تو کیا اُس کی آواز بینک کے باہر سنائی دے گی۔"
"بینک کے باہر کیا، وہ بینک میں بھی سنائی نہیں دے گی۔ والٹ ساؤنڈ پروف ہے۔"
"بہت خوب!" ہیری نے سر ہلایا۔ "میرے ذہن میں جو ترکیب آئی ہے وہ کچھ یوں ہے کہ جب ہم سارا مال بکسوں میں بھر لیں گے تو میں وہیں والٹ میں جوجو اور بینی کو ٹھکانے لگا دوں گا، اُس کے بعد میں تمھیں پچاس ہزار ڈالر اور ایک ریوالور دے دوں گا، میں ٹرک لے کر رخصت ہو جاؤں گا، تم فارم ہاؤس جا کر ایڈمن کو ختم کر کے گلینڈا کو آزاد کرا لینا، یہ کار تمھیں بینک کے قریب ہی کھڑی مل جائے گی، بولو کیا کہتے ہو؟"
"ان دو آدمیوں کا کیا ہوگا جو ٹرک میں گارڈ کی حیثیت سے آئیں گے؟" میں نے سوال کیا۔
"کچھ نہیں، اُن کا کام صرف اتنا ہے کہ وہ گارڈ کا رول ادا کرتے رہیں اور ٹرک کو بینک کے تہ خانے میں پہنچا کر خود رخصت ہو جائیں، اُن کے لیے ایک کار پہلے سے موجود ہوگی۔ اُن کا معاوضہ بھی ادا کیا جا چکا ہے۔"

تاریک رات میں اللہ داد کانسٹبل نے ایک چور کو صراف کی دوکان سے چوری کر کے نقب سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ کر پکڑ لیا۔
"آہا، رنگے ہاتھوں پکڑے گئے۔" اللہ داد کانسٹبل خوشی سے چلایا۔ "اب تمھیں ساری زندگی جیل میں گزارنا پڑے گی۔"
"دیکھو، ذرا دھیرج!" چور نے کہا۔ "مجھے معلوم ہے کہ میرے بھی کچھ حقوق ہیں مجھے دوکان میں جا کر اپنے وکیل کو فون کرنے دو تاکہ میں اس سے کہہ سکوں کہ وہ پولیس اسٹیشن پر مجھ سے ملاقات کرنے کے لئے پہنچ جائے۔"
اللہ داد کانسٹبل نے اسے دوکان میں جانے کی اجازت دے دی۔ چور اندر گیا اور پچھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اللہ داد کانسٹبل نے چھ مہینے تک اس کی شکل نہیں دیکھی۔ چھ ماہ بعد اس نے چور کو صراف کی دوسری دوکان سے اسی طرح باہر نکلتے ہوئے دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھوں میں متعدد بیش قیمت زیورات تھے۔
"آہا!" اللہ داد کانسٹبل نے خوشی سے چہک کر کہا۔ "اس مرتبہ میں نے تمھیں ثبوت سمیت پکڑا ہے۔ چلو پولیس اسٹیشن!"
چور نے کہا۔ "پہلے مجھے وکیل کو فون کرنے دو۔"
"بار بار مجھے بیوقوف نہیں بنایا جا سکتا۔" اللہ داد کانسٹبل نے آنکھیں نکال کر جواب دیا۔ "اپنے وکیل کا فون نمبر دو اور تم یہیں ٹھہرو میں اندر جا کر خود ہی اسے فون کیے دیتا ہوں۔"

"کیا ایڈمن گلینڈا کے ساتھ اکیلا ہوگا؟" میں نے پوچھا۔ کار اس وقت شہر کی مین روڈ پر چل رہی تھی۔
"ہاں بالکل اکیلا، بے خبری میں جاؤ گے تو وہ کوئی مزاحمت بھی نہیں کر سکے گا۔"
مجھے ہیری پر بالکل بھی اعتماد نہیں تھا، وہ بینی اور جوجو کو قتل کرنے کی بات کر رہا تھا، اُس کے لیے کیا امر مانع تھا کہ اُن سے فارغ ہو کر وہ مجھے بھی شوٹ نہ کر دے۔ اس وقت تک ٹھاکہ زنی کے سلسلہ میں میری تمام افادیت ختم ہو چکی ہوگی۔
"مجھے تمھاری تجویز سے اتفاق ہے۔" بظاہر میں نے جواب دیا۔
"بہت خوب دوست تو ہمارے درمیان یہ معاملہ طے ہو گیا۔"
اُس نے میری پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔
اپنی بلڈنگ کے سامنے میں نے کار روک لی، اپنے فلیٹ میں آیا، ہیری میرے ساتھ تھا، میں نے پلاسٹک کا ایک تھیلا لیا اور تمام ضروری آلات اس میں رکھ لیے، ہیری نے وسکی کی فرمائش کی۔ میں نے دو گلاس تیار کیے ایک اُسے دیا ایک خود لیا۔ اس

وقت ایک بج کر دس منٹ ہوئے تھے اور ہمیں تین بجے تک بینک میں پہنچ جانا تھا۔

"بینک میں داخل ہو کر ہمیں کیا کرنا ہے اُسے ایک بار دُہرا لیا جائے تو اچھا ہے۔" ہیری بولا۔ "اندر پہنچ کر میں اور تم مینیجر کے دفتر میں جائیں گے جبکہ بینی اور جو والٹ کے دروازے کے پاس کھڑے رہیں گے۔ تم والٹ کے سارے قفل کھولو گے، جو الیکٹرک کرنٹ سے سیفٹی ڈیپازٹ بکسوں کے تالے کاٹنا شروع کرے گا۔ وہ اس کام میں بہت ہوشیار ہے۔ وہ تالے کاٹتا جائے گا اور میں بینی کے ساتھ مل کر ہر بکس سے نکلنے والی چیزیں اپنے بکسوں میں رکھتے اور پیک کرتے رہیں گے ہمیں جمعہ کی باقی رات اور ہفتہ کا سارا دن کام کرنا ہے تقریباً ستائیس گھنٹے۔ سیکورٹی ٹرک اتوار کی صبح کو ٹھیک آٹھ بجے بینک کے عقبی تہہ خانے میں داخل ہوگا، اس کے دونوں گارڈ اُسے چھوڑ کر رخصت ہو جائیں گے۔ ہم سب مل کر اپنے بھرے ہوئے بکس ٹرک میں رکھیں گے پھر جبکہ بینی اور جو صفائی کرنے اور سامان سمیٹنے میں مصروف ہوں گے میں اُنھیں گولی مار دوں گا، تمھیں ایک ریوالور اور پچاس ہزار ادا کردوں گا اور تم فوراً ہی ایڈمن سے نبٹنے کے لیے روانہ ہو جاؤ گے۔"

دوسری طرف میں سوچ رہا تھا کہ ہیری مجھے کس وقت مارنے کی کوشش کرے گا۔ والٹ میں داخل ہونے کے فوراً بعد اس کا امکان بہت کم تھا۔ کوئی یہ بات پسند نہیں کرتا کہ وہ ایک لاش کے ساتھ ستائیس گھنٹے تو کیا ستائیس منٹ بھی بسر کرے چنانچہ زیادہ امکان یہ تھا کہ وہ بینی اور جو سے نبٹنے کے بعد میری طرف متوجہ ہوگا۔ مجھے یقین تھا کہ ہیری مجھے پچاس ہزار ڈالر نہیں دے گا، اتنا ہی نہیں وہ مجھے ریوالور دینے کی غلطی بھی نہیں کرے گا۔ مجھے والٹ کے اس دروازے کا خیال آیا جو تہہ خانے کے گیراج میں کھلتا تھا، اُس کا انتظام ایسا تھا کہ جیسے ہی وہ دروازہ کھلتا تھا والٹ کا بیرونی دروازہ مع اپنے چھ تالوں کے بند ہو جاتا تھا، گیراج کی سمت والا دروازہ ایک بٹن کی مدد سے کھلتا تھا جو دروازے کے پاس ہی لگا تھا۔ چونکہ دیواریں بھی سفید تھیں اور یہ بٹن بھی سفید تھا اس لیے بادی النظر میں مشکل سے دکھائی دیتا تھا۔ سوائے اُس شخص کے جو اس بٹن کی جگہ سے واقف ہو کسی دوسرے کا اُسے تلاش کر لینا خاصا مشکل تھا۔ میں سوچتا رہا، سوچتا رہا یہاں تک کہ میرے ذہن میں ایک خطرناک مگر قابلِ عمل منصوبہ نمایاں ہوتا گیا۔

میں اپنے خیالات میں گم تھا کہ ہیری نے مجھے متوجہ کیا کہ ڈھائی بج رہے ہیں اور چلنے کا وقت آگیا ہے۔

"بینی بینک کے صدر دروازے کی نگرانی کر رہا ہے۔" ہیری نے بتایا۔ "جب گارڈ اپنے راؤنڈ پر نکلے گا تو بینی سگریٹ جلا کر اشارہ دے گا، میں نے جس لڑکی کے بارے میں بتایا تھا وہ بینک کی عقبی سڑک پر کار لیے کھڑی ہوگی اور گارڈ سے راستہ پوچھنے کے بہانے باتیں کرنے لگے گی۔ ہمیں بینی کے سگریٹ سلگاتے ہی اپنا کام شروع کر دینا ہے۔"

میں خاموشی سے سنتا رہا، اپنی ضروری چیزیں اُٹھائیں، فلیٹ مقفل کیا۔ لفٹ سے نیچے اُترے، سڑک پر پہنچے ہی تھے کہ ایک کار کی ہیڈ لائٹس جلیں اور پھر بجھ گئیں۔

"یہ جو ہے۔" ہیری نے بتایا، کار چند گز کے فاصلے پر کھڑی تھی، میں اور ہیری اُس کی طرف چلے، دفعتاً میں نے ہیری کو چونکتے محسوس کیا، میں نے نظر اُٹھا کر کار کی طرف دیکھا، کار میں جو کے علاوہ کوئی اور بھی بیٹھا تھا۔

"جلدی کرو میری وقت بہت کم ہے۔" آواز آئی، حیرت کے ایک شدید جھٹکے کے ساتھ میں نے ایڈمن کی آواز پہچان لی۔ "تم بھی آگئے باس"۔ ہیری کی زبان سے نکلا۔

"ہاں میں نے سوچا کہ مجھے بھی اس کھیل میں ضرور حصّہ لینا چاہیے۔" ایڈمن نے جواب دیا۔ "تم آگے بیٹھ جاؤ مسٹر لاری میرے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔"

کار میں بیٹھتے ہوئے میں نے دیکھا کہ ایڈمن کے ہاتھ میں ریوالور دبا ہوا ہے، جو نے کار اسٹارٹ کر دی اور ہم سب کیلیفورنیا نیشنل بینک کی شرنوبی برانچ کی جانب روانہ ہو گئے۔ میرا ذہن تیزی سے سوچ رہا تھا۔ کیا ایڈمن کی یہاں موجودگی کا یہ مطلب ہے کہ اُس نے گلینڈا کو قتل کر دیا ہے یا وہ اُسے بغیر کسی نگرانی کرنے والے کے اکیلا چھوڑ آیا ہے۔

"میں تمھارے خیالات پڑھ سکتا ہوں مسٹر لاری"۔ ایڈمن ایک دم سے بولا۔ "گلینڈا بالکل محفوظ ہے، میں ایک گارڈ اُس کی حفاظت کے لیے چھوڑ آیا ہوں، اگر تم نے اپنا کام مکمل کر لیا تو کوئی پرابلم نہیں ہوگی۔ تم اُسے لے کر جہاں چاہو چلے جانا۔"

مجھے اس پر کوئی حیرت نہیں ہوئی کوئی بھی معمولی عقل کا آدمی یہ سمجھ سکتا تھا کہ ایڈمن کو کار میں دیکھ کر مجھے فطری طور پر گلینڈا کا خیال آئے گا لیکن اگر ایڈمن یہ سمجھ رہا تھا کہ میں اُس کے اس جھوٹ پر یقین کر لوں گا تو وہ اُس سے زیادہ پاگل تھا جتنا میں اُسے خیال کرتا تھا، جو نے سڑک کی ایک سائڈ پر کار روکتے ہوئے ہیڈ لائٹس بجھا دیں، ہم اس وقت بینک کے صدر دروازے سے تقریباً دو سو گز کے فاصلے پر تھے سب کی نظریں گارڈ کے کیبن پر جمی ہوئی تھیں، ہمیں بیس منٹ انتظار کرنا پڑا، سوا تین بجے گارڈ کیبن سے نکلا اور ایک جماہی لیتے ہوئے آہستہ

قدموں سے آگے بڑھنے لگا۔ اُس کی رائفل کندھے پر لٹکی ہی تھی۔ ہیری نے وہ تھیلا جس میں کھانے پینے کی اشیاء تھیں میرے ہاتھ میں پکڑا دیا، جیسے ہی گارڈ نظروں سے اوجھل ہوا۔ بینی نے ماچس جلا کر اشارہ کیا۔ جو نے کار تیزی سے آگے بڑھائی اور بینک کے سامنے روک دی۔ میں باہر نکلا۔ جو، ہیری اور ایڈون بھی اُترے بینی بھی آگیا۔ جو اور بینی کار کی ڈکی کی طرف گئے جہاں گتے کے فولڈنگ بکس تہہ در تہہ رکھے تھے، میں نے ایک نیوٹرالائزر نکال کر بٹن دبایا اور بینک کا دروازہ کھل گیا۔

سارا کام ایک منٹ میں مکمل ہوگیا۔ میں نے نیوٹرالائزر استعمال کرتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔ ایڈون، جو اور بینی والٹ کے دروازے کے سامنے کھڑے ہوگئے۔ میں نے اور ہیری نے فرش پر لیٹ کر کہنیوں کے بل آگے بڑھتے ہوئے غیر مرئی شعاعوں کی رکاوٹ پار کی، دوسرے نیوٹرالائزر کے ذریعے میں نے لفٹ کا دروازہ کھولا، میں اور ہیری لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر مینیسن کے آفس میں داخل ہوئے، میں نے اپنا بنایا ہوا آلہ نکال کر سُرخ ٹیلی فون سے منسلک کیا۔ ہیری نے ایک مرتبہ پھر مجھے خبردار کرنے کی کوشش کی کہ اگر میں نے اور اُس نے باہمی معاہدے کے مُطابق کام نہیں کیا تو میں گلینڈا کو نہیں پا سکوں گا، موقع پاکر میں نے پوچھ لیا کہ کیا اُس کا کوئی امکان ہے کہ ایڈون گلینڈا کی نگرانی کے لیے کسی کو چھوڑ آیا ہو، ہیری نے بتایا کہ وہ جھوٹ بول رہا تھا کوئی اور آدمی ہے ہی نہیں تو وہ کسے چھوڑ کر آیا ہوگا۔ اس کے علاوہ گلینڈا کمرے میں بند ہے، کسی کو چھوڑنے کی ضرورت ہی کیا تھی، ہیری نے مجھے ایک چھوٹا سا ریوالور بھی دیا کہ میں اُسے اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھ لوں، جیسے ہی اتوار کی صبح ٹرک پہنچے میں ایڈون کو شوٹ کر دوں اسی کے ساتھ ہیری جو اور بینی کو ٹھنڈا کر دے گا، ہیری نے مجھے یہ اطمینان دلانے کی بھی پوری کوشش کی کہ گلینڈا بالکل خیریت سے ہے اور یقیناً میری واپسی کا انتظار کر رہی ہوگی۔

مجھے ہیری کی ایک بات کا بھی یقین نہیں تھا مگر یہ بھی جانتا تھا کہ سرِدست اُس کی ہاں میں ہاں ملانا ہی میرے لیے بہتر ہے، کم سے کم میرے پاس ایک ریوالور تو آ ہی گیا تھا اور اس مرتبہ میں سابقہ حماقت کا اعادہ کرنا نہیں چاہتا تھا، میرے کہنے پر ہیری نے ریوالور کھول کر دکھایا کہ اس میں گولیاں بھری ہوئی ہیں، میں نے ریوالور اپنی جیب میں رکھ لیا، اتنی دیر میں میں اپنا کام مکمل کر چکا تھا، پہلے فون ڈائل کر کے اور پھر کیسٹ کے ذریعے والٹ کے تمام قفل کُھل چکے تھے، ہم لفٹ کے ذریعے نیچے اُترے۔ والٹ کا بھاری آہنی دروازہ پُورا کُھلا ہوا تھا، ایڈون جو بینی پہلے ہی اندر چلے گئے تھے، میں اور ہیری بھی والٹ میں داخل ہوئے، ایڈون نے میری کامیابی کی تعریف کی اور ہدایت کی کہ میں راستے سے بالکل ہٹ کر ایک طرف کھڑا ہو جاؤں۔ میں ایک دم پیچھے جا کر اس آہنی دروازے کے قریب دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوگیا جو بینک کے زیرِ زمین گیراج میں کُھلتا تھا، میں اس طرح کھڑا تھا کہ دروازہ کھولنے والا بٹن میرے پیچھے چُھپ گیا تھا اور میں جب چاہتا ہاتھ بڑھا کر اُسے دبا سکتا تھا۔

دوسری طرف جو نے الیکٹرک کٹر سے اپنا کام شروع کر دیا تھا، چونکہ اُسے ایڈون نے محتاط رہنے کی ہدایت کی تھی اس لیے پہلے سیف ڈیپازٹ بکس کا قفل ٹوٹنے میں دس منٹ لگے۔ اس بکس میں کچھ نہیں نکلا، ایڈون نے دوسرے بکس کی طرف اشارہ کیا اور ساتھ ہی جلدی کام کرنے کو کہا۔ جو نے دوسرا بکس پانچ منٹ میں کھول لیا، اس بکس میں نقدی زیورات سب ہی کچھ تھا، بینی اور ہیری پھرتی سے اندر رکھی چیزیں نکالنے لگے۔ جو تیسرے بکس کی طرف متوجہ ہو چکا تھا، اِس مرتبہ اُس نے اپنا کام چار منٹ میں مکمل کر لیا اور چوتھے بکس کی طرف بڑھ گیا۔ تیسرے بکس میں بھی دولت موجود تھی۔

میری نظریں ایڈون پر جمی ہوئی تھیں، اُس کے چہرے کے اعصاب تنے ہوئے تھے آنکھیں جو پر گڑی تھیں اور ہر انداز سے ایک اضطراب نمایاں تھا یُوں لگتا تھا جیسے وہ بہت بے تابی سے کسی خاص بات کا منتظر ہو، میں اب تک اُس سے جتنی بار بھی ملا تھا، ہر ملاقات میں وہ بہت پُرسکون اور مطمئن معلوم ہوتا تھا مگر اِس وقت اُس کی کیفیت بالکل متضاد تھی، جیسے ہی چوتھے بکس کا قفل ٹوٹا ہیری نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا ایڈون نے اُس کے ساتھ ہی بکس میں جھانک کر دیکھا، ہیری نوٹ اور دوسری چیزیں نکالنے لگا اور ایڈون کچھ بڑبڑاتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا۔

اور دفعتاً میرے ذہن میں پُورے یقین کے ساتھ ایک خیال اُبھرا، جیسا کہ اُس نے کہا تھا وہ اس کھیل میں محض دلچسپی کے خیال سے حصّہ لینے نہیں آیا تھا۔ وہ اس لیے آیا تھا کہ ان سیفٹی بکسوں سے کوئی خاص چیز حاصل کرے، کوئی ایسی چیز جو اُس کے لیے بہت اہم تھی، جو اب تیزی سے کام کر رہا تھا۔ پانچواں بکس اُس نے صرف تین منٹ میں کھول دیا، ہیری نے دروازہ کھولا اور ناگوار لہجے میں بتایا کہ اُس کے اندر صرف کسی قسم کے کاغذات ہیں، کاغذات

کا لفظ سنتے ہی ایڈون جلدی سے آگے بڑھا بکس کے سارے کاغذ باہر نکالے انھیں غور سے دیکھا اور پھر فرش پر پھینک دیا، اب مجھے پختہ یقین ہو گیا کہ وہ کسی خاص کاغذ یا دستاویز کی تلاش میں ہے۔

پھٹے بکس میں بہت سا روپیہ اور کئی کاغذات اور لفافے نکلے، اس وقت جبکہ ایڈون کاغذات کے معائنہ میں محو تھا، ہیری اور بینی کرنسی نوٹ گنتے کے بکس میں رکھ رہے تھے اور جو ساتواں بکس کھولنے میں لگا ہوا تھا میں نے دروازے کا بٹن دبا دیا اور پھر سب کچھ چند سیکنڈ کے اندر پیش آگیا، والٹ کا بیرونی دروازہ کھٹاک سے بند ہو گیا، گیراج میں کھلنے والے دروازے کا شٹر تیزی سے اوپر اٹھا، میں پھرتی سے گیراج میں کود گیا، ایک ثانیہ کے لیے میری نظریں ایڈون، ہیری، جو اور بینی پر پڑیں۔ جو گھوم کر والٹ کے بیرونی دروازے کو گھور رہے تھے، میں نے جلدی سے شٹر بند کرنے والا بٹن تلاش کیا اور اسے دبا دیا شٹر نیچے گر رہا تھا تو میں نے ایڈون کو ہاتھ میں ریوالور لیے اپنی طرف گھومتے دیکھا مگر اسے دیر ہو گئی تھی اسی لمحے شٹر پورا بند ہو گیا۔

میرا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا، میں نے اپنی جیب سے ٹارچ نکالی، اسے روشن کیا اور فیوز بکس کی طرف دوڑا، مجھے معلوم تھا کہ کون سا تار کاٹنا چاہیے، میں نے اپنے تھیلے سے جس میں مختلف آلات رکھے تھے ایک وائر کٹر نکالا اور کانپتے ہاتھوں سے وہ مخصوص تار کاٹ دیا، اب اگر وہ لوگ والٹ کے اندر شٹر کھولنے والا بٹن دیکھ بھی لیں تب بھی کوئی فائدہ نہیں تھا۔ میں نے کنکشن کاٹ دیا تھا، وہ لاکھ بٹن دبانے رہیں شٹر کھلنے والا نہیں تھا، میں نے ان سب کو والٹ میں بند کر دیا تھا۔

گیراج کے نیم وا دروازے سے میں نے سڑک کی طرف دیکھا اور پھر اپنی رسٹ واچ پر نگاہ ڈالی ٹھیک ساڑھے چار بجے تھے۔ میرے خیالات گلینڈا پر مرکوز تھے، میں چاہتا تو ایڈون کی کار لے جا سکتا تھا جسے جو نے بینک سے دس پندرہ گز کے فاصلے پر کھڑا کر دیا تھا لیکن ایک تو میں نے جو کو اس کی چابی جیب میں ڈالتے دیکھ لیا تھا دوسرے وہاں سے گارڈ کا کیبن اتنا قریب تھا کہ میری نقل و حرکت دیکھی جا سکتی تھی، میرے لیے یہی چارہ باقی تھا کہ میں اپنے فلیٹ واپس آ کر اپنی کار لوں کبھی بھاگتا اور کبھی تیز قدموں سے چلتا ہوا میں تقریباً بیس منٹ میں گھر پہنچا، تمام سڑکیں سنسان تھیں، شہر ابھی سو رہا تھا، اس لیے مجھے کسی نے نہیں دیکھا، تمام راستے میرا ذہن سوچتا رہا تھا، اگرچہ میں گلینڈا کے پاس پہنچنے کے لیے بیتاب تھا مگر مجھے فرار ہونے کے لیے کچھ ضروری چیزیں بھی درکار تھیں کپڑوں کی ضرورت تھی، رقم کی ضرورت تھی، میرے پاس تین ہزار ڈالر باقی تھے جو میرے اور گلینڈا کے کناڈا تک جانے کے لیے کافی تھے، مجھے پوری امید تھی کہ ایک مرتبہ کناڈا پہنچنے کے بعد میں وہاں روپیہ کمانے کا کوئی ذریعہ تلاش کر لوں گا، شہر کو چھوڑتے ہوئے افسوس بھی ہو رہا تھا مگر اس سے بھی زیادہ پریشان کن خیال یہ تھا کہ اب میں قانون سے بھاگا ہوا ایک مجرم ہوں جسے شاید کبھی کہیں پناہ اور سکون نہ مل سکے۔

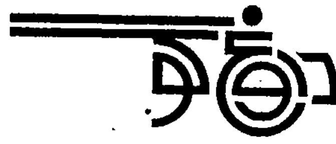
میں نے ایک بڑا سوٹ کیس لیا، پہلے اپنے ضروری کپڑے رکھے پھر اپنے تمام آلات۔ اوزار۔ ضروری کاغذات، حوالے، نقشے جو میرے کام کے لیے ضروری تھے سوٹ کیس میں حفاظت سے رکھے، اپنی کچھ قیمتی چیزیں بھی رکھ لیں سوٹ کیس بند کیا، فلیٹ مقفل کر کے نیچے اترا، سوٹ کیس کار کی ڈکی میں رکھا اور ایڈون کے فارم ہاؤس روانہ ہو گیا، راستے بھر گلینڈا کے بارے میں سوچتا رہا کہ جب میں اس کے کمرے کی کنڈی کھول کر اسے آزاد کراؤں گا تو اس کے کیا تاثرات کیا ہوں گے۔

فارم ہاؤس کی سڑک پر پہنچا تو میں نے اپنی کار کی ہیڈ لائٹس گل کر دیں، ایڈون نے کہا تھا وہ ایک گارڈ چھوڑ کر آیا ہے۔ ہیری نے اسے جھوٹ قرار دیا تھا مگر پھر بھی میں کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا، مکان کے سامنے کار روک کر میں اترا تو جیب سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا، ٹارچ کے سہارے آگے بڑھتے ہوئے پہلے میں نے احتیاطاً وہ کمرے دیکھے جن میں اب تک ایڈون، ہیری یا جو سے باتیں ہوتی رہی تھیں مگر وہاں کوئی نہیں تھا، اس طرف سے مطمئن ہو کر میں اس کمرے کی طرف چلا جہاں گلینڈا قید تھی، میں نے کنڈی کھول دی اور ہر قسم کے خطرے کو نظر انداز کرتے ہوئے میں نے دیوار پر ہاتھ سے ٹٹول کر بجلی کا بٹن دبا دیا۔

کمرے میں تیز روشنی پھیل گئی جس نے چند لمحوں کے لیے میری آنکھیں چندھیا دیں مگر اس کے باوجود میں یہ تو دیکھ ہی سکتا تھا کہ کمرہ خالی ہے، میں نے کمرے میں اچھی طرح دیکھا، بیتابانہ باہر نکلا تمام احتیاط بالائے طاق رکھتے ہوئے میں نے پورے گھر کے ایک ایک کمرے ایک ایک راہداری کی بجلی جلا دی، ہر کونہ ہر گوشہ دیکھا مگر گلینڈا کہیں بھی نہیں تھی۔

باقی آئندہ





اثر نعمانی

ایک ایسے شخص کی کہانی جس نے اپنی ساکھ اور
انا کی خاطر ہر جھوٹ کو اپنے لیے جائز قرار دے لیا تھا
جیمس ہیڈلے چیز کے ناول کا بقیہ حصّہ

مایوسی اور دُکھ کے شدید احساس کے ساتھ میں سوچ رہا تھا کہ افسوس اپنی تمام تر کوشش کے باوجود میں گلینڈا کو مرنے سے نہیں بچا سکا، اب مجھے یقین ہو گیا تھا کہ جیسے ہی میں ہیری کے ساتھ فارم ہاؤس سے رخصت ہوا تھا بینی نے اُسے قتل کر کے کہیں دبا دیا، اس فارم کے کسی گوشہ میں میری زندگی کی واحد محبت ابدی نیند سو رہی تھی۔ میں اُسے الوداع کہے بغیر یہاں سے نہیں جا سکتا تھا، میں نے گھڑی کی طرف دیکھا۔ پونے چھ بج رہے تھے، سورج طلوع ہو چکا تھا، میں گھر سے باہر نکلا۔ چاروں طرف دیکھا، دفعتاً میری نظر کھلیان پر پڑی۔ میں تیزی سے لان طے کرتا ہوا کھلیان میں داخل ہوا اور ایک دم رک گیا۔

میں سیکورٹی ٹرک کو تو بالکل بھول ہی گیا تھا، وہ اب بھی کھلیان میں کھڑا ہوا تھا، اُس کی اگلی سیٹ پر دونوں گارڈز کی یونیفارم رکھی تھیں، لگ بھگ چوبیس گھنٹہ بعد دو آدمی یہ یونیفارم پہن کر اُسے بینک لے جائیں گے مگر ظاہر تھا کہ اب وہ بینک کے زیر زمین گیراج میں داخل نہیں ہو سکیں گے، یہ خطرے کی بات تھی، کیونکہ ٹرک کو بینک کے باہر کھڑا دیکھ کر گارڈ لازماً مشکوک ہو جائے گا اور پھر وہ خطرے کا الارم بھی بجا سکتا ہے پھر اُس کے کیا نتائج برآمد ہوں گے؟ ۔ مگر یہ تو بعد کی بات تھی ابھی تو مجھے وہ جگہ تلاش کرنا تھی جہاں گلینڈا کو دفن کیا گیا تھا، میں نے کھلیان میں ہر طرف غور سے دیکھا وہاں کوئی ایسی جگہ نظر نہیں آئی جسے تازہ کھودا گیا ہو، میں دیکھ ہی رہا تھا کہ میں نے ایک کار کے آنے کی آواز سُنی، میں گھبرا گیا، یہ کون ہو سکتا ہے؟ دھڑکتے دل کے ساتھ میں جیب میں پڑے ہوئے ریوالور کو مٹھی میں دبائے باہر نکلا۔ ایک پُرانی سی کار فارم ہاؤس کے سامنے رُک رہی تھی۔ اُس میں دو آدمی بیٹھے تھے، میں نے انھیں جلد ہی پہچان لیا، یہ وہ ہی دو آدمی تھے جنھیں گارڈ بن کر ٹرک کو بینک لے جانا تھا، میں نے جلدی سے سوچا، وہ مجھے ہیری کے ساتھ دیکھ چکے تھے اور یقیناً گروہ کا کوئی آدمی خیال کرتے ہوں گے اگر میں خود اعتمادی سے کام لوں تو بات بن سکتی ہے۔

میں سر اُٹھائے آگے بڑھا اور انھیں گیٹ ہی پر روک لیا مضبوط لہجے میں انھیں بتایا کہ مہم ملتوی کر دی گئی ہے اب اُن کی خدمات کی ضرورت نہیں رہی۔ وہ یہ سن کر چونکے لیکن جب میں نے انھیں یہ بتایا کہ باس نے کہا ہے کہ جو رقم انھیں دی گئی تھی وہ اُسے اپنے پاس ہی رکھ سکتے ہیں تو وہ خوش ہو گئے اور یہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے کہ آئندہ جب بھی باس کو اُن کی خدمات کی ضرورت پڑے وہ انھیں بلا تکلف یاد کر سکتا ہے۔

اُن کے جانے کے بعد میں نے ایک گھنٹہ تک فارم ہاؤس کے باہر ایک ایک انچ زمین کا جائزہ لیا مگر کوئی جگہ ایسی نہیں ملی جہاں گلینڈا کے دفن ہونے کا شبہ بھی کیا جا سکتا، اس وقت تک سات بج چکے تھے، میں واپس رہائشی کمرے میں آکر تھکے ہارے انداز میں کُرسی پر بیٹھ گیا۔ گلینڈا کے بغیر جیسے خود میرے اندر جینے کی اُمنگ باقی نہیں رہی تھی، وہ ساتھ ہوتی تو میں قانون سے پنجہ آزمائی کر سکتا تھا مگر صرف اپنی جان بچانے کے لیے بھاگ کر کیا کروں۔ میں نے دفعتاً فیصلہ کر لیا کہ میں براہِ راست فیرل سے بات کروں۔ اُسے سب کچھ بتا دوں پھر وہ جو چاہے کرے یا تو میری مجبوری کو دیکھتے ہوئے مجھے معاف کر دے اور قانون سے بچنے میں میری مدد کرے یا پھر سنگدلی اور بے رحمی کے ساتھ مجھے میری قسمت کے حوالے کر دے۔

اپنی پریشانی میں میرے ذہن سے یہ بات بھی نکل گئی کہ اس وقت ساڑھے سات بجے ہیں اور لوگ ابھی سو رہے ہوں گے، میں فیرل سے بات کرنے کا فیصلہ کرتے ہی میں نے اُس کے گھر فون کر دیا۔ کئی گھنٹوں کے بعد ایک عورت نے خوابیدہ لب و لہجہ میں جواب دیا۔ میں نے اُس کی آواز پہچان لی وہ فیرل کی بیوی تھی جو مجھے بخوبی جانتی تھی، میں نے اُسے نیند سے بیدار کرنے پر معذرت چاہی اور کہا کہ ایک بہت ہی اہم اور ہنگامی نوعیت کے کام سے جس کا تعلق بینک سے ہے میں فیرل سے فوراً گفتگو کرنا چاہتا ہوں، کیا وہ مجھے بتا سکتی ہے کہ فیرل کہاں ہے، اُس کی بیوی نے جواب دیا کہ فیرل یقیناً کہیں گولف کھیل رہا ہو گا مگر اُسے اس جگہ کا کوئی علم نہیں، بہتر ہو گا کہ میں اُس کی سیکرٹری سے رجوع کروں اُس کے بارے میں زیادہ جانتی ہے۔ میں نے اُس کا شکریہ ادا کیا۔

کر کے کریڈل دبا دیا اور پھر لوئیس کے گھر کا فون نمبر ڈائل کیا، وہ غالباً اُٹھ چکی تھی کہ فوراً ہی جواب مل گیا، میں نے اُسے بھی وہ ہی بتایا جو مسز فیرل سے کہا تھا، لوئیس بولی کہ میں جس نمبر سے بات کر رہا ہوں وہ اُسے بتا دوں۔ کچھ دیر کے بعد وہ مجھے فون پر مطلع کر دے گی کہ آیا مسٹر فیرل سے بات کی جا سکتی ہے یا نہیں، میں نے اُسے فارم ہاؤس کا نمبر بتا دیا اور انتظار کرنے لگا۔

انتظار کے دوران مجھے اچانک ان تصویروں کا خیال آیا، میری گلینڈا اور مارش کی تصویریں، جن کی بنیاد پر ایڈمن مجھے بلیک میل کر رہا تھا، میں نے اُس کی میز کی درازیں دیکھیں، ایک دراز مقفل تھی اُس کا قفل توڑ دیا، قسمت کچھ مہربان ہونے لگی تھی، اس دراز میں مجھے نہ صرف وہ تمام فوٹو اور ان کے نگیٹوز ملے بلکہ میرا خط اور دو ٹیپ جو ایڈمن نے مجھ سے چھینے تھے وہ بھی اسی دراز میں رکھے تھے، میں نے تمام تصویریں اور ان کے نگیٹو آتش دان میں رکھے ساتھ ہی اپنا خط اور دونوں ٹیپ بھی اور ان پر مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی، چند منٹ کے اندر ہی سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا۔

ابھی تک لوئیس کا فون نہیں آیا تھا، میں نے سوچا کہ ممکن ہے وہ کدال اور بیلچہ بھی جس سے گڑھا کھودا گیا تھا اور جس پر میری انگلیوں کے نشانات تھے یہاں کہیں موجود ہو۔ میں نے ان کی تلاش شروع کر دی۔ یہاں تک کہ ایک الماری میں پلاسٹک کے ایک تھیلے میں مجھے کدال بیلچہ ہی نہیں بلکہ میری کار کی ڈکی میں بچھی ہوئی خون آلودہ چٹائی بھی مل گئی، میں نے وہ چٹائی بھی جلا دی۔ کدال اور بیلچہ کو اچھی طرح صاف کر دیا کہ اس پر کسی قسم کے نشانات ہی باقی نہ رہیں پھر میں نے کپڑا لے کر فارم ہاؤس میں بھی وہ تمام جگہیں صاف کر دیں جہاں جہاں میرا ہاتھ لگا تھا، گھڑی دیکھی تو آٹھ بج کر پچاس منٹ ہو چکے تھے۔

تھوڑی دیر کے بعد لوئیس کا فون آیا، اُس نے بتایا کہ وہ تین مرتبہ کوشش کر چکی ہے مگر یا تو فیرل وہاں موجود ہی نہیں ہے یا پھر وہ فون سننا نہیں چاہتا، میں نے اُس سے کہا کہ وہ برابر کوشش کرتی رہے مگر اُس نے بتایا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتی اُس کی ماں بیمار ہے وہ اُسے دیکھنے جا رہی ہے اور کہہ نہیں سکتی کہ کب واپس آئے، میں نے کہا کہ تب پھر وہ مجھے فون نمبر بتا دے میں کوشش کرتا رہوں گا۔ لوئیس نے جواب دیا کہ یہ بھی ممکن نہیں اُس نے مزید کہا کہ فیرل کہیں گولف کھیلنے نہیں گیا ہے کبھی کبھی وہ یونہی دو تین دن کے لیے غائب ہو جاتا ہے مگر گولف نہیں کھیلتا باقی میں خود سمجھ دار ہوں اندازہ کر لوں کہ وہ کیا کرتا ہے، مجھے اس پر حیرت ہوئی، اب تک میں فیرل کو عام آدمیوں کی سطح سے کچھ بلند خیال کرتا تھا، بہر حال میں نے لوئیس سے کہا کہ مجھے اس کی پروا نہیں کہ فیرل گولف نہیں کھیلتا تو کیا کرتا ہے لیکن میرا اُس سے ملنا اور بات کرنا بہت ضروری ہے، لوئیس کسی طرح بتانے پر آمادہ نہ تھی لیکن میں نے اُسے یقین دلایا کہ معاملہ اتنا اہم ہے کہ نمبر بتانے پر فیرل اُس سے ہرگز خفا نہیں ہوگا بلکہ اگر اس نے نمبر نہ بتایا تو اُس کے بگڑنے کا زیادہ امکان ہے۔ آخر لوئیس نے مجھے نمبر بتا دیا وہ ۳۳۳-۴۷۷۸۸۰ تھا۔

مجھے معلوم تھا کہ ۳۳۳ بیسن بے کا کوڈ نمبر ہے۔ بیسن بے ایک چھوٹی سی ساحلی تفریح گاہ تھی جو کہ شہر ہی سے دس میل کے فاصلے پر واقع تھی میں ڈکسن کے ساتھ وہاں ایک دو مرتبہ جا چکا تھا۔ میں



نے ٹیلی فون ڈائریکٹری اٹھائی اور ہینن بے کے صفحات میں ٹونیس کا بتایا ہوا نمبر دیکھنے لگا۔ کل نمبر دو سو سے زیادہ نہیں تھے، مجھے جلد ہی اپنا مطلوبہ نمبر مل گیا اور اس کے سامنے جو پتہ درج تھا وہ یہ تھا۔ مس شیلا ونیسی نمبر ۱۴ سی روڈ۔

یہ شیلا گویا فیرل کی داشتہ تھی، میں نے ریسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کیا مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ رسٹ واچ دیکھی تو ساڑھے نو کا ٹائم تھا، میرا فیرل سے ملنا ضروری تھا، اب وہ ہی اس بگڑی ہوئی بات کو سنبھال سکتا تھا، مجھے اس کی کوئی پروا نہیں تھی کہ اس کے بعد میرا کیا حشر ہوگا، نہ ہی میں نے اس پر کوئی توجہ دی کہ فیرل گاہے گاہے اپنی بیوی سے چھپ کر کسی دوسری عورت کی بانہوں میں سکون تلاش کرتا ہے، اس نے ماضی میں میرے لیے اتنا کچھ کیا تھا کہ مجھے یقین تھا کہ اگر اب بھی ساری داستان پوری سچائی اور دیانت داری سے اس کے سامنے بیان کردوں تو ضرور میری مدد کرے گا۔ اس کے علاوہ کوئی اور کر بھی نہیں سکتا تھا۔

میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے خود ہینن بے جا کر فیرل سے ملنا چاہیے، میں فارم ہاؤس سے نکلا اور کار میں بیٹھ کر چل دیا، سڑکوں پر کافی ٹریفک تھا اور سب ہی لوگ کھیل و تفریح کے لیے مختلف ساحلی مقامات پر جا رہے تھے، سب سے زیادہ مقبول جگہ ٹل کوڑ تھی، راستے میں جیسے جیسے تفریح گاہیں آتی گئیں ٹریفک کم ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ ٹل کوڑ کے بعد تو چند کاریں ہی رہ گئیں، میں ہینن بے کی طرف مڑا تو صرف ایک کار مجھ سے آگے تھی جو کچھ دور جا کر سمندر کے سامنے ایک شاندار بنگلہ کے پاس رک گئی، میں آگے بڑھ گیا، مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ سی روڈ کون سی ہے، کچھ دور آگے جا کر میں نے ایک نوجوان سے پوچھا اور اس کی رہنمائی سے تھوڑی دیر میں مجھے مطلوبہ سڑک مل گئی، میں نے دیکھا کہ اس سڑک پر بنے ہوئے بنگلے کچھ زیادہ ہی شاندار ہیں، میں نے کار ہینن بے کے پارکنگ پلاٹ پر چھوڑ دی تھی اور اب پیدل چل رہا تھا۔

سو گز آگے چلا ہوں گا کہ مجھے پندرہ سولہ سال کی ایک لڑکی ملی جو ایک بنگلہ کے گیٹ پر جھولا بنائے ادھر سے ادھر جھول رہی تھی۔ چونکہ بنگلوں پر نمبر نہیں تھے اس لیے میں نے اس سے نمبر ۱۴ کے بارے میں معلوم کرنے کا ارادہ کیا۔ پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ نہ صرف چودہ نمبر کے بنگلہ بلکہ اس کی مکین شیلا کے بارے میں بھی بہت کچھ جانتی ہے، لڑکی کا نام جینی تھا اس نے بتایا کہ اس کی ماں شیلا کو پسند نہیں کرتی۔ چونکہ شیلا کے ایک دو دوست اس کے ساتھ رہنے آتے رہتے ہیں اس لیے وہ کہتی ہے کہ شیلا آوارہ لڑکی ہے۔ سڑک کا بالکل آخری بنگلہ اسی کا ہے مگر بہتر ہو گا کہ میں اس وقت اس سے ملنے نہ جاؤں کیونکہ آج کل اس کا موٹا اور بوڑھا دوست آیا ہوا ہے، جینی نے کہا یہ موٹا اور بوڑھا آدمی اسے بالکل پسند نہیں مگر اس کا دوسرا دوست جس کا نام ہیری ہے اسے بہت اچھا لگتا ہے اور جب کبھی اس کی ماں موجود نہیں ہوتی اور شیلا بھی باہر ہوتی ہے تو وہ ہیری کے ساتھ سمندر میں تیرنے جاتی ہے۔ میں ہیری کا نام سن کر چونکا، میں نے ہیری کا حلیہ بیان کیا اور جینی نے تسلیم کیا کہ شیلا کے دوست کا حلیہ یہ ہی ہے جسے وہ اپنے بوڑھے دوست سے زیادہ چاہتی ہے۔

ابھی شاید میں کچھ اور بھی پوچھتا کہ جینی کی ماں نے اسے آواز دی اور جینی منہ بناتی ہوئی گھر میں چلی گئی، میں آگے بڑھا تو دل ہی دل میں اپنے آپ سے پوچھا تھا کہ آخر یہ کیا ہو رہا ہے پھر میں نے خود ہی دل کو سمجھایا کہ مجھے کوئی نتیجہ اخذ کرنے میں جلدی نہیں کرنا چاہیے، صرف حلیہ کی مشابہت کوئی چیز نہیں جانے کتنے سرخ بالوں اور ڈاڑھی والے ہوں گے جن کا نام ہیری ہوگا۔ سڑک کے آخری بنگلہ کے پاس پہنچ کر میں نے اس کا گیٹ کھولا۔ سامنے ایک خوبصورت باغ تھا جس کے درمیان سے ایک روش بنگلہ کی عمارت تک جاتی تھی۔ روش طے کر کے میں بنگلہ کے صدر دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔ میں سوچ رہا تھا کہ معلوم نہیں فیرل مجھے دیکھ کر کس ردعمل کا اظہار کرے گا ممکن ہے اسے اس بات پر غصہ آ جائے کہ میں نے اس کی زندگی کا ایک راز جان لیا اور اس کے عیش و عشرت میں خلل انداز ہوا۔ ایک لمحہ کی ہچکچاہٹ کے بعد آخر میں نے دروازے پر لگا ہوا برقی گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔

چند لمحوں کے بعد دروازہ کھلا اور حیرت کے ایک شدید جھٹکے کے ساتھ میں نے دیکھا کہ میرے سامنے کوئی اور نہیں خود گلینڈا کھڑی ہوئی ہے۔

*

میں معلوم نہیں کتنی دیر تک پتھر کا بت بنا ہوا اسے گھورتا رہا۔ دوسری طرف اس کی حالت بھی غیر تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس نے دفعتاً کوئی بھوت دیکھ لیا۔

"گلینڈا"، میں نے کوشش کر کے کہا اور ایک قدم آگے بڑھا۔

"او مائی گاڈ" اس کے منہ سے نکلا ایک گھٹی ہوئی چیخ کے ساتھ وہ پلٹی راہداری میں کچھ دور تک لڑکھڑاتی ہوئی گئی ایک کمرے کا دروازہ کھولا اور پھرتی سے اندر جا کر چٹخنی لگا لی۔

میں کھڑا خالی راہداری کو گھور رہا تھا۔ بنگلہ میں کہیں کسی کلاک نے گیارہ بجائے۔ گھنٹے کی آواز سن کر میں کچھ سنبھلا، آگے بڑھ کر اس کمرے کے دروازے پر دستک دی اور بلند آواز سے گلینڈا کا نام پکارتے ہوئے اس سے کہا کہ وہ دروازہ کھول دے اسے

ڈرنے اور خوف زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

"اُسے شدید صدمہ پہنچا ہے لاری اُسے اکیلا چھوڑ دو" کسی نے پیچھے سے کہا۔

میں تیزی سے گھوما میرے سامنے فیبرل کھڑا تھا، اپنے لاپرواہی سے پہنے ہوئے لباس اور اس عجیب ماحول کے باوجود اُس کی شخصیت میں وہ ہی تحکم تھا جو کیلیفورنیا کے ایک بڑے بینک کا صدر ہونے کی حیثیت سے میں ہمیشہ اُس کے برانداز میں محسوس کرتا رہا تھا۔

"اندر آجاؤ صاحبزادے" اُس نے کہا "ہمیں ایک دوسرے سے بہت سی باتیں کرنا ہیں۔"

حیران و ششدر میں اُس کے پیچھے چلتا ہوا ہالنُما کمرے میں پہنچا جو بڑے پُرتکلف انداز میں آراستہ کیا گیا تھا، صوفوں اور آرام دہ کرسیوں کے علاوہ ایک بڑی سی میز بھی پڑی تھی فیبرل میز کے دوسری طرف جاکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"دیکھو لاری" اُس نے سنجیدہ لہجے میں کہا "میرے اور گلینڈا کے بارے میں کوئی رائے قائم کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لینا اور کوئی غلط خیال دل میں نہ لانا، میں تمھیں اعتماد میں لیتے ہوئے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ میری غیر قانونی اولاد ہے۔"

میں نے اُسے گھور کر دیکھا ـــــ گلینڈا اُس کی بیٹی ہے سکون کی ایک لہر سی میرے دل میں اُتر گئی ورنہ جب میں نے اُسے شیلا کی حیثیت سے دروازے میں کھڑا دیکھا تھا اور یہ سمجھا تھا کہ یہ فیبرل کی داشتہ ہے تو مجھے انتہائی صدمہ ہوا تھا۔

"تمھاری بیٹی" میں نے کہا۔

"بیٹھ جاؤ لاری" فیبرل نے ایک سگار سلگاتے ہوئے کرسی کی طرف اشارہ کیا "میں تم پر اعتماد کرتے ہوئے ایک بیتی ہوئی داستان سنانا چاہتا ہوں۔ خیال رہے کہ اب جو کچھ میں تمھیں بتانے والا ہوں اُس کا ایک لفظ بھی کسی اور کے کانوں تک نہیں پہنچنا چاہیے۔ کیا تم مجھ سے یہ وعدہ کرسکتے ہو؟"

"گلینڈا تمھاری بیٹی ہے" میں ابھی تک اپنی حیرت پر قابو نہیں پاسکا تھا۔

"ہاں" فیبرل نے دھواں اُڑاتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ "اُس کی ماں میری ایک سیکریٹری تھی۔ یہ اب سے تقریباً چھبیس برس پہلے کی بات ہے میری شادی کو چند ماہ ہی گزرے تھے۔ میری بیوی مارلی جیسا کہ تم جانتے ہو سدا کی بیمار ہے وہ کبھی مجھے ازدواجی زندگی کی راحت نہیں دے سکی جبکہ یہ ایک مرد کی لازمی بنیادی ضرورت ہے شادی کا اوّلین مقصد ہی یہ ہے۔ مزید یہ کہ اُس کے ساتھ ایک سچے اور مخلص دوست ہمدرد و غمگسار ساتھی کی رفاقت کا احساس بھی نہ مل سکا مجھے اس کا پہلے سے اندازہ تھا مگر اس کے باوجود مجھے اُس سے شادی کرنا پڑی۔ کوئی یہ بات نہیں جانتا کہ یہ مارلی کی دولت ہی تھی جس نے مجھے ترقی کرنے کے وہ مواقع دیے جن کی مجھے ضرورت تھی، میرے پاس علم تھا صلاحیت تھی جوش و ولولہ تھا مگر وسائل نہیں تھے۔ مارلی دولت مند تھی اور اُس کی دولت مجھے یہ وسائل فراہم کر سکتی تھی مگر شادی سے پہلے مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ جنسی اعتبار سے برف کا ایک تودہ ہے، میں اُسے صرف مریض خیال کر رہا تھا۔ بہرحال مختصر یہ کہ جب مجھے اُس سے اپنے جذبات کی تسکین نہ مل سکی تو میں اُسے دوسری عورتوں سے حاصل کرنے لگا۔ میری جگہ کوئی بھی ہوتا وہ یہ ہی کرتا، میری اسی ضرورت نے مجھے اینی کی طرف مائل کر دیا۔ اینی میری سیکریٹری تھی۔ بہت خوب صورت اور شریف لڑکی تھی۔ گلینڈا اُس کی بیٹی ہے مگر بدقسمتی سے گلینڈا کی پیدائش کے دوران کوئی پیچیدگی پیدا ہوگئی اور وہ مرگئی۔"

فیبرل نے ایک گہری سانس لی۔

"میں جانتا تھا کہ اگر مارلی کو اس بارے میں معلوم ہوگیا تو وہ مجھے طلاق دے دے گی اور میں اُس کی دولت سے محروم ہوجاؤں گا۔ دوسری جانب مجھے یقین تھا کہ مارلی میرے کسی بچے کی ماں نہیں بن سکے گی۔ غیر قانونی ہی سہی مگر گلینڈا میری بیٹی تھی، میں اُسے زندہ سلامت دیکھنا چاہتا تھا، بہت تلاش اور جستجو کے بعد آخر مجھے ایک شریف مرد و عورت ایسے مل گئے جنھوں نے اُس کی پرورش کی ذمہ داری قبول کرلی، میں صرف کبھی کبھی اُسے دیکھنے چلا جاتا تھا، میں نے اُس کی تعلیم و تربیت اور بہترین نگہداشت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی، جب وہ سنِ بلوغت کو پہنچ گئی تو میں نے اُسے یہ بنگلہ خرید کر دے دیا تاکہ ہم کم سے کم مہینہ میں ایک بار ایک دوسرے سے مل سکیں، میں نے اُسے گولف بھی سکھایا تاکہ اسی بہانے کبھی گولف کلب میں بھی ملاقات کرسکیں پھر بدقسمتی سے کچھ ایسا ہوا کہ میں معمول سے زیادہ مصروف رہنے لگا۔ میں مہینوں اُس سے ملنے نہیں جاسکا اور شاید اسی وجہ سے گلینڈا ایک آدمی ہیری کی طرف متوجہ ہوگئی میں جانتا تھا کہ جلد یا بدیر اُس کی زندگی میں کوئی نہ کوئی مرد ضرور آئے گا مگر کاش وہ ہیری نہ ہوتا کوئی اُس سے بہتر اور شریف نوجوان ہوتا، میں نے گلینڈا کو ہیری سے ملنے سے روکا اُسے دُنیا کے نشیب و فراز سمجھائے مگر اُس کا صرف اتنا اثر ہوا کہ جب میں آتا تو وہ ہیری سے ملنا ترک کر دیتی اور جب میں چلا جاتا تو پھر اُس کی طرف مائل ہوجاتی۔"

وہ ایک لمحے کے لیے رُکا، سگار سے دو تین کش لیے۔

"لیکن پھر گلینڈا کی زندگی میں ایک خوش گوار تبدیلی آئی تقدیر

نے اُسے تم سے ملا دیا۔ وہ تم سے محبت کرنے لگی، اب وہ میری کو بالکل فراموش کر چکی ہے اور صرف تمھیں چاہتی ہے۔ اس وقت جو صورتِ حال ہے وہ بہت زیادہ پیچیدہ ہے مگر مجھے یقین ہے کہ میں اور تم مل کر اُسے سُلجھا سکتے ہیں، تمھیں اپنے ذہن میں صرف یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ میری بیٹی تم سے محبت کرتی ہے، اُسے تمھاری ضرورت ہے اور تم پر اعتماد کرتی ہے کہ تم اُس کی اور میری مدد کرو گے۔"

میں دیر تک خاموش بیٹھا اس بڑے اور متفکر آدمی کو دیکھتا رہا اور پھر مجھے ایک تکلیف دہ احساس ہوا کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے، فیبرل برینی گن، وہ آدمی جس کے ایک ادنیٰ اشارے نے میرے لیے ترقی کی راہیں کھول دی تھیں میرے ذہن میں چند ہفتے پہلے گزرے ہوئے واقعات اُبھرے، مارش کا قتل، تھامسن کا قتل، بلیک میلنگ کی دھمکی، ایڈون کی بیٹی، جو اور میری، گلینڈا کی التجا میں کہ میں اُنھیں بینک لوٹنے کا منصوبہ بنا دوں۔ اپنے چہرے کو تاثرات سے صاف رکھتے ہوئے میں فیبرل سے مخاطب ہوا۔

"تمھارا کہنا ہے کہ گلینڈا مجھ پر اعتماد کرتی ہے کہ میں تمھاری مدد کروں مگر میں تمھاری کیا مدد کر سکتا ہوں اور تم جیسا دولت مند با اثر و رسوخ والا آدمی آخر کیوں میری مدد کا طالب ہے؟"

"کیا مجھے تمھیں یہ یاد دلانے کی ضرورت ہے لاری کہ اگر میں تمھارے کام نہ آتا تو تم آج بھی ایک معمولی مکینک ہوتے۔" فیبرل نے کہا۔ "لیکن اب میری وجہ سے تم ایک ترقی پذیر کاروبار کے مالک ہو اور شرنومی میں ایک معزز اور اہم شخصیت خیال کیے جاتے ہو۔"

میں خاموش بیٹھا رہا مگر میری نظریں اُسی پر جمی ہوئی تھیں۔

"مجھے اُسی طرح تمھاری مدد کی ضرورت ہے لاری جس طرح کبھی تمھیں میری مدد کی ضرورت تھی، صورتِ حال بڑی سنگین اور خطرناک بن کر اُبھری ہے اور اسے اب صرف تم ہی سنبھال سکتے ہو۔ میں اور گلینڈا دونوں تمھارے تعاون پر انحصار کر رہے ہیں۔"

"کیسی سنگین صورتِ حال؟" میں نے پوچھا۔

"لاری ہم دونوں تم سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس وقت تم میرے کیے ہوئے احسانوں کا بدلہ چکانے کی پوری کوشش کرو گے۔"

"میں پھر پوچھوں گا مسٹر فیبرل کہ ایسی کون سی صورتِ حال ہے جو سنگین اور خطرناک بن کر اُبھری ہے۔"

فیبرل ایک دم سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اُس کے چہرے سے شفقت کے تمام تاثرات غائب ہو گئے، اب وہ پھر ایک بڑے ادارے کا صدر تھا جو اپنے راستے میں آنے والی ہر مخالفت کا سامنا کرنا جانتا تھا۔

"تم ہم وقت ضائع کر رہے ہیں صاحبزادے۔" اُس کے لہجے میں تیزی تھی "تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کس صورتِ حال کی بات کر رہا ہوں مجھے بہلانے کی کوشش مت کرو یہ بتاؤ کہ بینک میں کیا ہوا؟"

اور تب ان سرد مہر آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے پہلی مرتبہ احساس ہوا کہ بینک کی ڈکیتی میں فیبرل بھی ملوث ہے میں اب اتنی حیرتوں سے گزر چکا تھا کہ اس انکشاف نے مجھے ذرہ برابر متاثر نہیں کیا۔

"تمھیں بینک کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر فیبرل۔" میں نے جواب دیا۔ "وہ چاروں جرائم پیشہ افراد بینک کے والٹ میں چوہوں کی طرح بند ہیں اُن کے باہر نکلنے کا کوئی راستہ ممکن نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں انھیں باہر نکالوں میں نے تم سے دُنیا کا محفوظ ترین بینک بنانے کا وعدہ کیا تھا اور شرنومی کا بینک حقیقت میں محفوظ ترین بینک ہے۔"

آہستہ آہستہ فیبرل نے اپنا سگار ایش ٹرے میں مسل کر بجھا دیا، اُس کے چہرے کی تانبہ جیسی رنگت کے نیچے مجھے زردی پھیلتی نظر آ رہی تھی۔

"تم مجھے یہ بتا رہے ہو کہ وہ سب بینک والٹ میں پھنس گئے ہیں؟" اُس کی آواز میں کپکپاہٹ صاف محسوس ہو رہا تھا کہ اُس کی خود اعتمادی ختم ہوتی جا رہی [illegible]

"وہ دُنیا کا محفوظ ترین بینک [illegible] ایک ذہنی مریض اور تین غنڈوں نے جن میں ایک [illegible] قاتل بھی شامل ہے، تمھارے بینک کو لوٹنے کی کوشش کی اس بینک کو جسے میں نے محفوظ بنایا تھا تو ان کا یہی انجام ہونا چاہیے تھا۔"

"لیکن تم انھیں باہر نکال سکتے ہو؟"

"ہاں نکال سکتا ہوں مگر میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے کیا تم چاہتے ہو کہ انھیں فرار ہونے کا موقع دیا جائے؟"

وہ ساکت بیٹھا تھا، میں دیکھ رہا تھا، اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ وہ اپنے عظیم خول میں سکڑتا جا رہا ہے اب وہ ایک بڑے اور کامیاب بینک کا صدر معلوم نہیں ہو رہا تھا، بلکہ میرے سامنے ایک موٹا اور بوڑھا آدمی بیٹھا تھا جس کے لیے میرے دل میں کوئی عزت و احترام باقی نہیں رہا تھا۔

"انھیں لازماً فرار ہونا چاہیے لاری۔" اُس کی آواز ایک کھوکھلی سرگوشی لگ رہی تھی۔

"انھیں فرار ہونے کا موقع نہیں ملے گا۔" میں نے مضبوط لہجے میں کہا۔ "میرا اگلا قدم یہ ہوگا کہ میں منسین کو فون کر کے بتاؤں کہ بینک والٹ میں چار خطرناک مجرم قید ہیں، پھر جب وہ پولیس کو مطلع کرے گا تو میں بینک جاؤں گا اور والٹ کھولوں گا، میں نے اُسے اس طرح

بند کیا ہے کہ میرے علاوہ کوئی نہیں کھول سکتا۔"

میں اپنی جگہ سے اُٹھا اور میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا، جیسے ہی ریسیور میرے ہاتھ میں آیا میں نے دروازہ کھلنے کی آواز سُنی، گھوم کر دیکھا تو گلینڈا اندر داخل ہو رہی تھی، اُس کے ہاتھ میں ایک ریوالور تھا جس کا رُخ اُس نے میری جانب کر رکھا تھا۔

"ریسیور رکھ دو اور فون سے دُور ہٹ جاؤ۔" اُس نے چیخ کر کہا، میں دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"گلینڈا،" فیرل نے آواز دی، گلینڈا نے نفرت بھری نظروں سے اُس کی طرف دیکھا۔

"لاری کے علاوہ کوئی ہماری مدد نہیں کر سکتا،" فیرل نے کہا۔ "کوئی احمقانہ حرکت مت کرنا۔"

"بوڑھے عیّاش مجھے تمہارے مشوروں کی ضرورت نہیں ہے۔" گلینڈا نے بڑے نفرت انگیز لہجے میں کہا۔ "میں سب سُن رہی تھی، تمہاری بیٹی۔ بے غیرتی کی انتہا ہے کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ چالاک آدمی تمہاری ہر بات پر یقین کر لے گا۔" یہ کہہ کر وہ میری طرف پلٹی۔ "تمہیں ہیری کو والٹ سے نکالنا ہوگا۔ انکار کیا تو میں تمہیں شوٹ کر دوں گی۔"

"ٹھیک ہے شوٹ کر دو۔" میں نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "میرے علاوہ کوئی والٹ نہیں کھول سکتا، بند والٹ میں آکسیجن لمحہ بہ لمحہ کم ہو رہی ہوگی، چار پانچ گھنٹے کے اندر تمہارا ہیری اور باقی سب دم گھٹنے سے مر جائیں گے۔"

"دم گھٹنے سے مر جائیں گے۔" گلینڈا گھبرا کر بولی۔

"ظاہر ہے، والٹ میں ہوا کی آمد و رفت کا کوئی انتظام نہیں ہے صرف میں ہیری کو بچا سکتا ہوں مگر اپنی شرائط پر۔ لاؤ یہ ریوالور مجھے دے دو۔"

"لو لے لو۔" گلینڈا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے بے بسی سے ریوالور نیچے پھینک دیا، "تم اور تمہاری سستی محبت، میں دونوں پر لعنت بھیجتی ہوں، ہیری تم سے دس گنا زیادہ مرد ہے،" وہ بھاگتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

"تم اور تمہاری سستی محبت میں دونوں پہ لعنت بھیجتی ہوں،" یہ گلینڈا کے الفاظ تھے، بلاشبہ مجھے اُن سے شدید صدمہ پہنچا تھا لیکن کم سے کم اب میں حقیقت سے آگاہ ہو گیا تھا، یہ بھی کُھل گیا تھا کہ فیرل نے جو کچھ کہا تھا، گلینڈا اُس کی بیٹی نہیں داشتہ ہی تھی، میں نے میز پر دیکھا وہاں ایک ٹیپ ریکارڈر رکھا ہوا تھا۔

"مسٹر فیرل میں تمہاری زبان سے حقیقت سُننا چاہتا ہوں، مزید جھوٹ بولنے کی کوشش بیکار ہوگی۔" میں نے کہا۔ "اور اب تم جو کچھ کہو گے میں وہ ساری گفتگو ریکارڈ کروں گا۔"

"کیا تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ میرے بچنے کے تمام راستے بند ہو چکے ہیں۔" فیرل نے بجھے ہوئے شکست خوردہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں اور اس حقیقت کو تم جتنی جلد سمجھ لو اتنا ہی بہتر ہے۔" میں نے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا۔ "تم نے مجھے ابھی بتایا تھا کہ گلینڈا تمہاری ناجائز اولاد ہے، یہ ایک جھوٹ تھا؟"

"ہاں یہ جھوٹ تھا۔" فیرل نے گہری سانس لی۔ "وہ میری داشتہ ہے اور اُس نے مجھ سے بے شمار دولت لُوٹی ہے۔"

"اُس نے مجھے بتایا تھا کہ اُس نے مارشس سے شادی کر لی تھی، یہ صحیح ہے یا غلط؟"

"وہ کبھی مارشس کی بیوی نہیں رہی، وہ بلیک میلنگ کے ایکٹ میں اُس کا ساتھی تھا، وہ مجھے بھی بلیک میل کر رہا تھا۔ اُس کے پاس میرے اور گلینڈا کے فوٹو تھے۔ ایسے فوٹو کہ اگر انہیں مارلی دیکھ لیتی تو مجھے فوراً طلاق دے دیتی، میں اب بھی اُس کی دولت کی پشت پناہی کے بغیر کچھ نہیں تھا، چنانچہ میں مارشس کو بھاری رقوم ادا کرتا رہا لیکن میں جانتا تھا کہ جلد یا بدیر مارلی کو اپنی تیزی سے ختم ہوتی ہوئی دولت کا علم ہو جائے گا اور پھر وہ مجھ سے جواب

طلب کرے گی، مجھے کسی نہ کسی طرح سازش کے پھندے سے نکلنا تھا، دوسری طرف مارشس مجھ سے جو کچھ حاصل کرتا اُس کا ایک سینٹ بھی گلینڈا کو نہ دیتا۔ وہ بھی مارشس سے تنگ تھی اور اس سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی۔ مارشس یہ بھی جانتا تھا کہ میں اُس کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتا ہوں کسی نہ کسی طرح اُس سے وہ تصاویر چھین کر اُسے قتل کرا سکتا ہوں، چنانچہ چند ہفتے پیشتر وہ میرے پاس آیا، اُس نے مجھے بتایا کہ میں کسی غلط فہمی میں نہ رہوں اُس نے میرے اور گلینڈا کے فوٹو شٹرنومی بینک کے ایک سیفٹی ڈیپازٹ بکس میں رکھ دیے ہیں اور شٹرنومی بینک دنیا کا محفوظ ترین بینک ہے، سیفٹی بکس کی چابی اُس کے وکیل کے پاس ہے اگر کبھی بھی اُسے کوئی حادثہ پیش آیا تو اُس کا وکیل وہ فوٹو نکال کر اخبارات میں شائع کرا دے گا۔ اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ مارشس نے بڑی چالاکی سے کام لیا ہے، میں کبھی اُس کے خلاف کچھ نہیں کرسکوں گا، میں شٹرنومی بینک کا صدر ہوتے ہوئے بھی اُس کے ایک سیفٹی بکس سے اپنے مطلوبہ فوٹو حاصل نہیں کرسکتا تھا، میں بہت دن سے اس کوشش میں تھا کہ کسی طرح میں مالی طور پر اس قابل ہوجاؤں کہ مجھے مارلی کی دولت کی ضرورت نہ رہے، اتفاق سے ایک ایسا کاروباری معاہدہ سامنے آیا جو مجھے یہ موقع فراہم کرسکتا تھا، معاہدہ تکمیل کے قریب تھا کہ مارشس پھر میرے پاس آیا، اُس نے کہا کہ وہ امریکہ چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے جارہا ہے اور آخری بار مجھ سے چار لاکھ ڈالر کا مطالبہ کیا، اُس نے کہا کہ اگر میں اُسے یہ رقم ادا کردوں تو وہ مجھے فوٹو اور اُن کے نگیٹو واپس کردے گا، اُس نے مجھے دو ہفتے کی مہلت دی اس دھمکی کے ساتھ کہ اگر میں رقم فراہم نہ کرسکا تو وہ سب کچھ مارلی کو بتادے گا۔ اُس وقت میرے ذہن میں یہ تجویز آئی کہ اس مصیبت سے بچنے کا صرف ایک راستہ ہے، مجھے کوئی ایسا جرائم پیشہ آدمی تلاش کرنا چاہیے جو والٹ میں گھس کر اس سیفٹی بکس سے فوٹو اور نگیٹو نکال لائے، تب مجھے ایڈمن کا خیال آیا، میں اور ایڈمن برسوں پہلے۔۔۔!

”اس کی تفصیلات بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔“ میں نے ٹوکا۔ ”یہ وہ سب میں جانتا ہوں، تم یہ بتاؤ کہ ایڈمن سے ملنے کے بعد کیا ہوا؟“

”میرے پورے مستقبل کا دارومدار اُس پر تھا کہ میں کسی بھی طرح وہ فوٹو حاصل کرکے انھیں ضائع کردوں، اور ان حالات میں ایڈمن کے علاوہ کوئی ایسا آدمی نہیں تھا جو میری مدد کرسکے، میں نے ایڈمن سے بات کرنے کے بعد محسوس کیا کہ وہ ذہنی مریض ہے، وہ مجھ سے شدید نفرت کرتا تھا اور شٹرنومی بینک کے سلسلے میں جو پبلسٹی کی گئی تھی اُسے دیکھنے اور پڑھنے کے بعد اُس کے لیے یہ ایک بہترین انتقام تھا کہ وہ اس دُنیا کے محفوظ ترین بینک میں ڈاکہ ڈالے اور ساری دُنیا کے سامنے مضحکہ اُڑائے۔ وہ محض اپنے اسی انتقامی جوش میں میری مدد کرنے کے لیے آمادہ ہوگیا مگر یہ اُس کی غلطی تھی مجھے بینک کی رتی برابر پروا نہیں تھی، میں صرف وہ فوٹو اور نگیٹو حاصل کرنا چاہتا تھا۔ یہ ہے ساری داستان جو میں نے تمھیں بلاکم وکاست سنا دی۔“

میں نے اُس کی بتائی ہوئی باتوں پر غور کیا۔

”نہیں تم نے اب بھی سچائی سے کام نہیں لیا۔“ میں نے نفی میں سر ہلایا۔ ”تمھارا یہ کہنا سفید جھوٹ ہے کہ تم یہ سمجھتے تھے کہ صرف ایڈمن ہی تمھاری مدد کرسکتا ہے، کیونکہ تم اچھی طرح جانتے تھے کہ ایڈمن کبھی بینک والٹ میں قدم نہیں رکھ سکتا اور یہ کہ دُنیا میں وہ واحد آدمی جو یہ کام کرسکتا ہے صرف میں ہوں، چنانچہ تم نے مجھے جال میں پھانسنے کا منصوبہ بنایا تھا۔“

”دیکھو صاحبزادے۔“

”بس یہ ناٹک بند کرو، مجھے اس لفظ سے چڑ ہوگئی ہے۔“ میں چیخا۔ ”کیا یہ سچ نہیں ہے کہ تم نے ایڈمن سے کہا تھا کہ مجھے احمق بنا کر ہی وہ والٹ میں داخل ہوسکتا ہے۔“

فیرل نے اپنی پسینہ آلود پیشانی پر ہاتھ پھیرا، کچھ کہنا چاہا مگر الفاظ اور زبان اُس کا ساتھ نہ دے سکے۔

”اتنا ہی نہیں تم نے اور بھی بہت کچھ کیا۔“ میں نے اپنی بات جاری رکھی۔ ”اور اُس کی تفصیل میں تمھیں بتاتا ہوں، جیسا کہ میں نے کہا تم جانتے تھے کہ یہ کام صرف میں کرسکتا ہوں، تمھیں اس بات کی کوئی پروا نہیں تھی کہ اُس کے بعد میرا اور میرے مستقبل کا حشر کیا ہوتا ہے، تم صرف اپنی شہرت اپنی عزت اپنی عظمت بچانا چاہتے تھے خواہ اس کے لیے تمھیں کتنی ہی زندگیوں سے کیوں نہ کھیلنا پڑے، تم نے دانستہ گلینڈا کو مجھ پر مسلط کیا۔ وہ عذر لنگ کہ تم نے تمھاری کار کے پٹرول میں پانی ملا دیا تھا ایک اور جھوٹ تھا جو مجھے ٹالنے کے لیے تراشا گیا تھا۔ تم نے سوچا تھا کہ میں اُس کے دام میں پھنس جاؤں گا اور تمھارا یہ اندازہ درست ثابت ہوا، اُس نے ایک فرضی فیچر رائٹر کے بھیس میں بہت اہم کام کیا، ایک طرف مجھے شکار کیا دوسری طرف ایڈمن کو خبردار کردیا کہ شیرف تھامسن اُس کے لیے مشکلات پیدا کرسکتا ہے، نتیجہ میں تھامسن کو قتل کردیا گیا، مجھے یہ بتانے کی کوشش مت کرنا کہ تمھیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ ایڈمن مجھے مارشس کا ثالث ثابت کررہا تھا۔“

”میں قسم کھاتا ہوں لاری کہ میں نے ہر بات ایڈمن پر چھوڑ دی تھی جو کچھ ہوا اُس کا تنہا ذمہ دار وہ ہی ہے۔“ فیرل نے کہا۔

”اب مجھے تمھاری کسی بات پر اعتبار نہیں رہا۔“ اب کر

بچانے کے لیے تم ہر بات کی قسم کھا سکتے ہو۔"

میں نے ٹیپ ریکارڈ آن کر کے اس کا کیسٹ نکال لیا۔

"کم سے کم میرے پاس بچنے کا ایک چانس تو ہے مگر تمھارے پاس کچھ نہیں ہے۔" میں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"میں اب سیدھا پولیس کے پاس جا رہا ہوں۔ اس ٹیپ اور ان دوسرے کیسٹوں کی مدد سے میں اپنی صفائی میں بہت کچھ کہہ سکتا ہوں لیکن تم اپنی صفائی میں کیا پیش کرو گے فیرل، اچھی طرح سمجھ لو کہ تمھارے لیے عزت و نیک نامی کے تمام راستے بند ہو چکے ہیں۔ میں یہ ریوالور تمھارے پاس چھوڑے جا رہا ہوں۔"

"ٹھیرو لاری۔" فیرل کی آواز میں بیچارگی تھی۔ "ہم اب بھی اس معاملے کو درست کر سکتے ہیں۔ میں تم سے صرف اتنا چاہتا ہوں کہ کل تک کوئی قدم نہ اٹھاؤ۔ پھر ہم مل کر کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کر لیں گے۔"

"کل تو بہت دور ہے، صرف چند گھنٹے بعد چار آدمی بینک والٹ میں دم گھٹنے سے مر جائیں گے، کیا تم یہی چاہتے ہو؟"

"تم سمجھتے کیوں نہیں، ایک دیوانہ آدمی اور معاشرے کے تین خطرناک دشمن۔ ان کی موت و زندگی کی کسے پروا ہے، اگر وہ مر گئے تو پھر کوئی گواہ باقی نہیں رہے گا۔ اگر وہ مارش کا سیفٹی بکس نہیں کھول سکے تب کوئی فرق نہیں پڑتا اور اگر انھوں نے فوٹو حاصل کر لیے ہیں تو میں اس لفافہ کو پہچانتا ہوں جب مینس والٹ کھولے گا تو پہلے میں داخل ہو کر وہ لفافہ چھپا دوں گا۔ لاری میں نے تمھارے لیے بہت کچھ کیا ہے، خدا کے لیے اس وقت میرا ساتھ دو۔"

اسی وقت ایک کار اسٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی اور ہم دونوں چونک گئے مگر میں سمجھ گیا کہ یہ کون ہو سکتا ہے۔

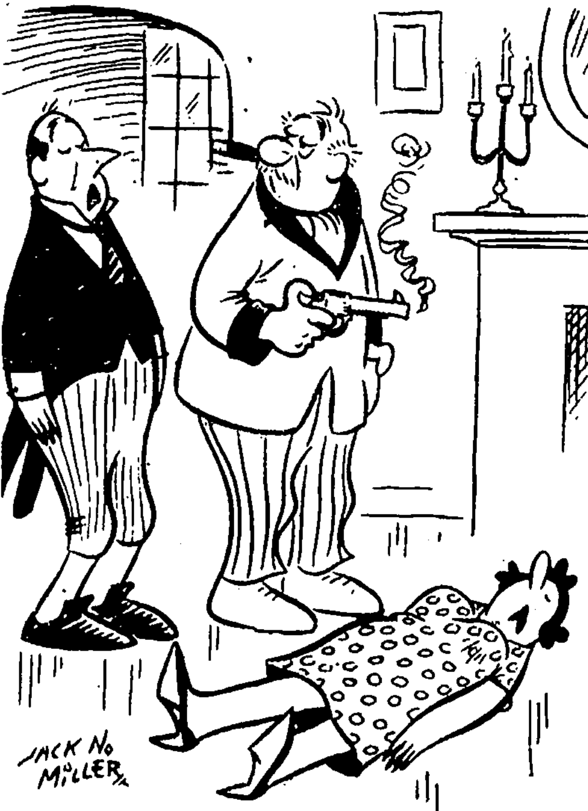
"تم کہتے ہو کہ کوئی گواہ باقی نہیں رہے گا۔" میں بولا۔ "لیکن گلینڈا کہہ چکی ہے کہ وہ تمام باتیں سنتی رہی تھی اور اب وہ میری کو بچانے جا رہی ہے۔"

"اسے روکو میری۔" فیرل لڑکھڑاتا ہوا اٹھا، میز سے ریوالور اٹھایا اور کمرے سے باہر نکلا۔

اس کی کیڈی لاک کار تیزی سے ریتلی سڑک پر چلی جا رہی تھی، اس نے فائر کرنے کے لیے ریوالور اونچا کیا مگر میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ریوالور چھین لیا اور ایک طرف پھینک دیا۔

"میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ اب تمھارے لیے تمام راستے بند ہو چکے ہیں۔" میں نے کہا اور بنگلہ سے باہر آ گیا۔

میں ابھی چند قدم ہی چلا تھا کہ ایک فائر کی آواز سنائی دی



"کیا میں باورچی کو بتا دوں کہ وہ ایک آدمی کا کھانا کم پکائے؟"

جو بلاشبہ بنگلہ کے اندر سے آئی تھی، فیرل کے لیے اب صرف یہی ایک راہ باقی تھی اور جیسی کہ مجھے توقع تھی اس نے اس راہ کا انتخاب کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگائی۔



شہر کی طرف واپس جاتے ہوئے میں نے فیرل کو اپنے ذہن سے نکال دیا، اب مجھے اپنے بارے میں غور کرنا تھا۔ میرے اندازے کے مطابق والٹ کی ہوا مزید پانچ گھنٹے تک ایڈون اور اس کے ساتھیوں کے لیے کافی تھی، مجھے پولیس کو اطلاع دینے سے پہلے مینس سے بات کرنا ضروری تھا، اب وہ میری آخری امید تھا، میں نے گھڑی دیکھی، دن کا ایک بجا تھا۔ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ مینس ہفتے کا آخری دن کس طرح گزارتا ہے لیکن وہ جس طبیعت اور مزاج کا آدمی تھا اس کے پیش نظر مجھے توقع تھی کہ وہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ گھر پر ہی کچھ کرتا ہوا مل جائے گا، وقت بچانے کے خیال سے میں نے راستہ میں ایک کیفے پر کار روکی اور پبلک فون سے مینس کے گھر رنگ کیا۔

"کون ہے؟" مینس کی آواز ابھری۔

"لاری۔"

"اوہ لاری کیا تم فوراً یہاں آ سکتے ہو؟" اس کی آواز سے گھبراہٹ اور پریشانی ظاہر تھی۔ میں سمجھ گیا کہ گلینڈا نے چالاکی سے کام لیا ہے اور وہ مجھ سے مایوس ہو کر مینس کے ذریعے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتی ہے

"کیا یرغمال بنا لیے گئے ہو؟" میں نے آہستہ سے پوچھا۔

"ہاں، خدا کے لیے فوراً یہاں پہنچو اور دیکھو جب تک مجھ سے بات نہ کر لو کوئی اور قدم مت اٹھانا۔"

"میں آ رہا ہوں۔" میں نے جواب دیا اور ریسیور واپس رکھ دیا۔



میں نے مینیسن کے گھر کے سامنے کار روکی تو سامنے ہی فیرل کی کیڈلاک کھڑی نظر آئی، یہ میرے اندازے کی تصدیق تھی، میں جان گیا کہ اندر گھر میں گلینڈا مع ایک ریوالور کے موجود ہے۔ میں کار سے اتر کر دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ مینیسن نے دروازہ کھول دیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ بہت پریشان اور خوف زدہ نظر آ رہا ہے۔

"خدا کے لیے بتاؤ تو سہی کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟" مینیسن نے پوچھا۔

"یہ عورت میرے بچوں کو مارنے کی دھمکی دے رہی ہے، وہ چاہتی ہے کہ میں ابھی اس کے ساتھ چل کر بینک کا والٹ کھول دوں جب کہ میں اسے سمجھاتے سمجھاتے عاجز آ چکا ہوں کہ پیر کی صبح سے پہلے میرے لیے ایسا کرنا ناممکن ہے۔"

"مگر تمہارا دوست یہ کر سکتا ہے۔" کمرے سے گلینڈا کی آواز آئی۔ "تم اسے لے کر اندر کیوں نہیں آتے۔"

مینیسن ایک طرف ہٹ گیا، میں کمرے میں داخل ہوا اور مجھے وہ ہی منظر دکھائی دیا جس کی توقع تھی، ایک بڑے صوفے پر مینیسن کی بیوی مونیکا اپنے دونوں بچوں کو سمیٹے بیٹھی تھی، لڑکا سہما ہوا مگر خاموش تھا اور لڑکی رو رہی تھی۔ گلینڈا ایک چھوٹی خودکار رائفل لئے ان کے سر پر کھڑی تھی اس کے ہر انداز . . . . سے ظاہر تھا کہ اس وقت وہ مرنے مارنے پر تلی ہوئی ہے۔ "تم والٹ کھول کر ہیری کو باہر نکالو گے۔" اس نے مجھے گھورتے ہوئے کہا اور پھر مونیکا کی طرف دیکھا۔ "اگر تم اپنے شوہر کی زندگی چاہتی ہو تو کوئی ایسی ویسی حرکت مت کرنا، تم نے پولیس کو اطلاع دی تو میں تمہارے شوہر کو گولی مار دوں گی۔" اس نے رائفل کا رخ میری اور مینیسن کی طرف کیا۔ "چلو آگے قدم بڑھاؤ۔"

میں نے دیکھا کہ گلینڈا وہ ہی غلطی کر رہی ہے جو ایڈمن نے اس وقت کی تھی جب وہ بھی ہمارے ساتھ آ کر شامل ہو گیا تھا اگر گلینڈا ذرا بھی عقل استعمال کرتی تو اسے معلوم ہو جاتا کہ اگر وہ مونیکا اور بچوں کے پاس رہتی تو کوئی اسے ہاتھ نہیں لگا سکتا تھا مونیکا اور دونوں بچوں کو قتل کرنے کی دھمکی ایسی ہوتی کہ میں اس کے سامنے بالکل بے بس ہو جاتا اور مجھے والٹ کھولنا پڑتا لیکن وہ ہیری کو آزاد کرانے کے لیے اتنی بے قرار تھی کہ اسے یہ بھی احساس نہیں تھا کہ اس طرح وہ اپنا واحد ترپ کا پتہ ضائع کر رہی ہے اور میں اسے یہ سوچنے کا موقع بھی دینا نہیں چاہتا تھا، چنانچہ میں نے مینیسن کا بازو پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے باہر لے چلا۔

"یہ معاملہ مجھ پر چھوڑ دو اور تم بالکل خاموش رہو۔" میں نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

گلینڈا مونیکا کو ایک آخری دھمکی دیتی ہوئی باہر نکل آئی۔

"تم میری کار میں چلو گی۔" میں بولا۔ "میرے تمام آلات و اوزار اس کی ڈکی میں رکھے ہیں۔"

"تم بھی اچھی طرح سمجھ لو۔" گلینڈا نے مجھ سے کہا۔ "کہ اگر تم نے کوئی چالاکی کی تو میں اس شخص کا بھیجا اڑا دوں گی۔ تم کار چلاؤ۔ یہ تمہارے ساتھ اگلی سیٹ پر بیٹھے گا۔"

ہم کار میں بیٹھے، گلینڈا پچھلی سیٹ پر تھی اور اس نے رائفل کی نال مینیسن کی گردن سے لگا رکھی تھی، میں نے کار اسٹارٹ کی اور شرلوم بینک کی طرف چل دیا۔

میری بات سنو گلینڈا" میں نے کہا "میں ہیری کو باہر نکال دوں گا مگر یہ سمجھ لو کہ اب تمہارے یا اس کے لیے بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ دو بہ فیرل نے خودکشی کر لی ہے۔"

مینیسن نے ایک گہری سانس لی مگر خاموش بیٹھا رہا۔

"مجھے اس بوڑھے عیاش کی کوئی پروا نہیں ہے۔" گلینڈا نے جواب دیا۔ "میری زندگی کا محور صرف ایک مرد کی ذات ہے اور وہ ہیری ہے اگر ہماری موت ہی آ گئی ہے تو ہم دونوں ساتھ مریں گے اور کسی غلط فہمی میں نہ رہنا تم دونوں بھی ہمارے ساتھ چلو گے۔"

میں نے کار بینک کے سامنے روک لی، سڑک پر چند اور کاریں نظر آ رہی تھیں، گارڈ اپنے کیبن سے باہر کھڑا تھا۔ کار رکی تو اس نے چونک کر دیکھا اور مینیسن کو پہچان کر سلیوٹ کیا لیکن پھر اس کی نظر گلینڈا کی رائفل پر پڑی۔ اس نے پھرتی سے اپنی بندوق کندھے سے اتارنا چاہی اسی وقت گلینڈا نے اسے شوٹ کر دیا۔

"جلدی سے بینک کھولو۔" وہ چیخی۔

میں جلدی سے اترا، ڈکی سے اپنا تھیلا نکالا، تھیلے سے نیوٹرالا... نکالتے ہوئے میرے ہاتھ کانپ رہے تھے، آخر میں نے بٹن دبایا اور بینک کا دروازہ کھل گیا، پس منظر میں لوگوں کی چیخ و پکار مچی ہوئی تھی، میں نے ایک کانسٹیبل کو بھاگ کر آتے دیکھا، ہمیں دیکھ کر وہ رکا۔ گلینڈا کی رائفل دیکھ کر اسے صورت حال کی سنگینی کا احساس ہوا لیکن ابھی اس نے کوئی دوسری حرکت بھی نہیں کی تھی کہ گلینڈا نے فائر کر دیا اور کانسٹیبل اپنا سینہ دبائے زمین پر گر گیا۔

"اندر چلو۔" اس نے مجھے اور مینیسن کو آگے کی جانب دھکا...

ہم بینک میں داخل ہوئے، میں نے نیوٹرالائزر کا دوسرا بٹن دبا کر دروازہ بند کر دیا۔

"والٹ کہاں ہے؟" گلینڈا نے پوچھا

"اس طرف" میں نے اشارے سے بتایا۔

اور گلینڈا دیوانوں کی طرح اس جانب دوڑتی چلی گئی اور اپنی دیوانگی میں وہ اس غیر مرئی شعاع کو بھی توڑتی گزر گئی جو والٹ کے دروازے کی حفاظت کے لیے لگائی گئی تھی نتیجہ میں وہ الارم یقیناً بجنے لگا ہوگا جو نہ صرف شہر کے پولیس اسٹیشن میں بلکہ ایف بی آئی کے مقامی اور لاس اینجلز کے آفس میں بھی لگا ہوا تھا اور اس کا نتیجہ یہ نکلنا تھا کہ چند منٹ کے اندر اندر ضلع میں موجود ہر پولیس مین بینک کو محاصرے میں لے چکا ہوگا۔

گلینڈا والٹ کے دروازے کو اپنی رائفل کے کندے سے پیٹتے ہوئے چلا رہی تھی۔

"ہیری۔ ہیری۔ تم میری آواز سن رہے ہو۔ گھبرانا نہیں۔ میں تمہیں یہاں سے نکالنے آئی ہوں"۔

میں نے منیسن کا بازو پکڑ کر سرگوشی کی۔

"جیسے ہی میں اشارہ کروں تم بھاگ کر اپنی جان بچانا"۔

گلینڈا نے پلٹ کر میری طرف دیکھا۔

"جلدی سے اسے کھولو ورنہ میں اسے شوٹ کردوں گی"۔ اس نے رائفل منیسن پر تان لی۔

"والٹ کے قفل کھولنے کے لیے ہمیں دوسری منزل پر جانا ہوگا"۔ میں نے لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور نیوٹرالائزر کا بٹن دبایا، لفٹ کا دروازہ کھلا، میں اندر داخل ہوا، ایک ثانیہ کے لیے گلینڈا ہچکچائی پھر منیسن کو دھکا دیتی ہوئی وہ بھی لفٹ میں آگئی، یہ اس کی دوسری غلطی تھی۔ اگر وہ منیسن کے ساتھ نیچے ہی ٹھہرتی تو میں والٹ کھولنے پر مجبور ہوجاتا۔"

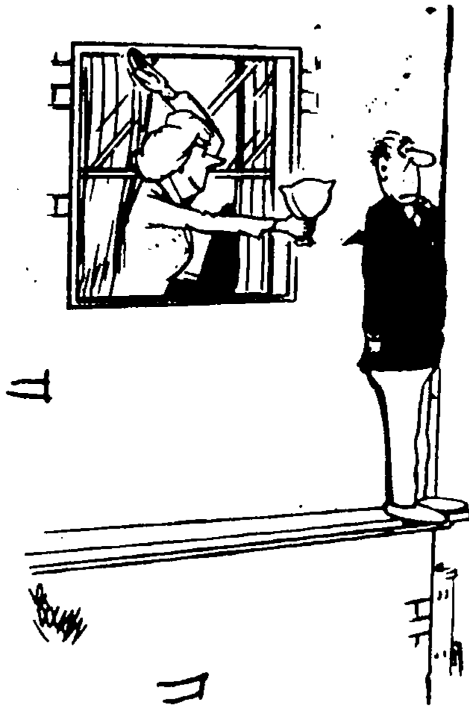
یہ ایک خودکار لفٹ تھی، اندر زیادہ گنجائش نہیں تھی جس وقت وہ منیسن کو لفٹ کی دیوار کی طرف ہٹا رہی تھی تو میں نے لفٹ کا بٹن دبایا، پہلے دوسری منزل کا پھر چوتھی منزل کا، یہ ایک خطرناک حرکت تھی مگر کامیابی کا امکان خاصا زیادہ تھا، لفٹ کا دروازہ بند ہوگیا اور لفٹ تیزی سے دوسری منزل کی طرف چلی، رکی اور دروازے کھل گئے۔ یہ ہی میرے لیے ایک موقع تھا۔ گلینڈا پیچھے ہٹتی ہوئی لفٹ سے باہر نکلی اس نے منیسن اور مجھے دونوں کو زد پر لے رکھا تھا۔

"باہر نکلو"۔ وہ چلائی۔

لفٹ کا دروازہ تنگ تھا، اس سے پہلے کہ منیسن اپنی جگہ سے حرکت کرتا میں اس کے سامنے آگیا اور اسے اپنے پیچھے رکھتے ہوئے لفٹ سے باہر نکلنے لگا۔

"سامنے سے ہٹ جاؤ"۔ گلینڈا بولی اس نے اندازہ کرلیا تھا کہ میں اس سے چال چل گیا ہوں۔

"گلینڈا"۔ میں نے مضبوط لہجے میں کہا۔ "میری زندگی کا مطلب ہیری کی زندگی ہے۔ تم نے مجھے شوٹ کیا تو ہیری بھی مر جائے گا"۔



اپنے پیچھے میں نے لفٹ کے دروازے کو بند ہونے سنا اور چیخ کر کہا۔ "اپنی جان بچاؤ منیسن لفٹ کو اوپر جانے دو میری نظریں گلینڈا پر جمی ہوئی تھیں کیا وہ گولی چلائے گی؟ مجھے اپنی پیشانی بھیگتی محسوس ہوئی۔

"گلینڈا، میں والٹ کھول دوں گا، میں ہیری کو باہر نکال لاؤں گا"۔ میں نے بلند آواز سے کہا۔

گلینڈا نے غصے، مایوسی، بے بسی اور خوف کی ملی جلی کیفیت میں ادھر ادھر دیکھا، راہداری کے آخر میں اوپر جانے والی سیڑھیوں کو دیکھتے ہی دوڑ پڑی، اس امید میں کہ شاید ایک مرتبہ پھر منیسن کو پکڑ کر یرغمال بنا سکے، میں بھی اس کے پیچھے بھاگا اور اسے زینہ سے نیچے کھینچ لیا، وہ فرش پر گری اور اسی کے ساتھ رائفل بھی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی، میں نے آگے بڑھ کر رائفل اٹھالی، گلینڈا دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا کر رونے لگی، اسی وقت باہر سے پولیس سائرن کی گونجتی ہوئی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

لاس اینجلز پولیس کا کیپٹن پیرل جو ہیلی کاپٹر کے ذریعے پہنچا تھا منیسن کی میز کے پیچھے بیٹھا تھا میں اور منیسن اس کے سامنے بیٹھے تھے، ڈپٹی شیرف بینٹلے پیرل کے ساتھ کھڑا تھا، اس وقت چارج کیپٹن پیرل کے ہاتھ میں تھا اور وہ ان افراد میں سے تھا جو پہلے حقائق معلوم کرتے ہیں اور پھر ان کے مطابق درست فیصلے کرتے ہیں۔

جس وقت میں نے بینک کا دروازہ کھول کر اسے اور بہت سے باوردی اور سادہ لباس پولیس والوں کو اندر آنے کا موقع دیا تھا تو اس نے

پہلے میرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی رائفل کو دیکھا جسے میں نے فوراً ایک پولیس مین کے حوالے کر دیا، پھر اُس نے پوچھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔

"بینک والٹ کے اندر چار خطرناک آدمی گھر گئے ہیں۔" میں نے بتایا۔ "ایک عورت دوسری منزل پر ہے، یہ رائفل اُسی کی ہے وہ اس گروہ کی ایک رُکن ہے، بظاہر اب وہ غیر مسلح ہے لیکن وہ بہت خطرناک عورت ہے۔"

کیپٹن پیرل نے یہ اطلاعات چہرے کا تاثر ذرا بھی تبدیل ہوئے بغیر گہری توجہ سے سنیں اور پھر اشارہ کیا، دو سادہ لباس آدمی اپنے ریوالور نکال کر اُوپر جانے والے زینے کی طرف لپکے میرے دل میں ایک ہُوک سی اُٹھی۔ میں نے گلینڈا سے محبت کی تھی، شاید اس محبت کا کوئی شائبہ ابھی تک باقی تھا۔

"والٹ میں جو لوگ ہیں وہ مسلح ہیں؟" کیپٹن نے پوچھا۔

"ہاں اُن میں سے ایک بے رحم قاتل ہے، باقی بھی کچھ کم خطرناک نہیں ہیں۔"

"ٹھیک ہے پہلے ہم اُوپر جا کر اُس عورت کو دیکھتے ہیں۔"

ہم دوسری منزل پر لفٹ سے اُترے تو وہاں ایک ڈرامہ سا ہو رہا تھا، ایک پولیس مین منیسن کے دفتر کے قریب اِدھر اُدھر جھانک رہا تھا اور دوسرا دفتر میں قدم رکھنے کے لیے تیار تھا۔

"ذرا ٹھہرو۔" کیپٹن نے پکارا۔

"وہ دفتر کی کھڑکی کے باہر کارنس پر کھڑی ہے اور نیچے کودنے والی ہے۔" ایک پولیس مین نے بتایا۔

کیپٹن محتاط انداز میں آگے بڑھ کر دفتر میں داخل ہوا میں اُس کے پیچھے تھا، گلینڈا ایک کھڑکی پر چڑھی بیٹھی تھی۔ اُس کے دونوں پیر باہر کارنس پر تھے، پشت ہماری جانب تھی، وہ نیچے جھک کر سڑک پر جمع ہونے والے ہجوم کو دیکھ رہی تھی۔

"مجھے اُس سے بات کرنے دو۔" میں نے کہا اور کیپٹن پیرل کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے میں کھڑکی کی طرف بڑھا۔

"گلینڈا!" میں نے نرم لہجے میں اُسے پکارا۔ "اندر آجاؤ، میں میری کو والٹ سے نکالنے جا رہا ہوں، ظاہر ہے باہر آنے کے بعد وہ تم سے بات کرنا چاہے گا۔"

میری آواز سن کر وہ گھومی، اُس کا چہرہ بالکل سفید اور آنکھیں کسی ایسے خوف زدہ جانور کی طرح تھیں جسے ہر طرف سے گھیر لیا گیا ہو میں نے اس عورت سے محبت کی تھی مگر اب اُس کے چہرے میں کوئی ایسی بات نہیں تھی جو محبت کی کسی بھی چنگاری کو ہوا دے سکے۔ یہ چہرہ جو اس وقت میری نگاہوں کے سامنے تھا میرے لیے بالکل اجنبی تھا۔

"میں نے کہا تھا کہ میں اور میری اکیلے نہیں مریں گے تم بھی ہمارے ساتھ دوسری دُنیا کا سفر کرو گے۔" وہ ایک دم چلائی اور اپنا ہاتھ سامنے کیا جس میں اعشاریہ بائیس بور کا ایک ریوالور دبا ہوا تھا۔ "بلکہ تم ہم سے پہلے جاؤ گے۔" اُس نے ہاتھ اُٹھایا۔

میرے پیچھے ایک دھماکا ہوا۔ کیپٹن نے اُسے عین وقت پر نشانہ بنا دیا تھا، میں نے اُس کی پیشانی سے خون اُبلتے دیکھا مگر یہ منظر صرف ایک ثانیہ کے لیے تھا دوسرے لمحے وہ جھولی اور کھڑکی سے نیچے گرتی چلی گئی۔



معلوم نہیں میں کتنی دیر تک ایک سکتہ جیسی حالت میں کھڑا رہا کہ منیسن نے میرا بازو پکڑ کر مجھے چونکا دیا۔ "لاری کیپٹن مجھ سے والٹ کھولنے کو کہہ رہا ہے اور میں اُسے مسلسل سمجھا رہا ہوں کہ یہ بات پیر کی صبح سے پہلے ناممکن ہے۔" وہ بولا۔

"میں اسے کھول سکتا ہوں۔" میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔" منیسن نے مجھے گھور کر دیکھا۔ "بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

"ابھی بہت سی باتیں ہیں جن کی وضاحت ہونا ہے" کیپٹن پیرل نے کہا۔ "مجھے تفصیل سے سب کچھ بتاؤ۔"

چنانچہ منیسن کے دفتر میں اُس کی میز کے سامنے بیٹھے ہوئے میں نے آغاز سے انتہا تک ساری داستان کوئی ایک بات بھی چھپائے یا تبدیل کیے بغیر بلا کم و کاست سُنا دی۔ میں جانتا تھا کہ ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا پولیس کا اسٹینوگرافر میری زبان سے نکلنے والے ایک ایک حرف کو لکھتا جا رہا ہے مجھے اندازہ تھا کہ یہ کہانی کل جلی سرخیوں سے اخبارات کے صفحۂ اول پر شائع ہو گی، میں سمجھ رہا تھا کہ شنر نوی میں میرا مستقبل ختم ہو چکا ہے مگر اب میں فکر و پرواہ کی ہر منزل سے گزر چکا تھا۔

جب میں خاموش ہوا تو کمرے میں ایک گہری خاموشی چھا گئی، میں نے اپنی جیب سے فیرل کے بیان کا کیسٹ نکال کر کیپٹن کو دے دیا۔

"یہ فیرل کا آخری بیان ہے" میں نے کہا۔ "اُس کی سیکرٹری کے پاس باقی دونوں ٹیپ اور میرا خط ایک پارسل میں بند رکھے ہیں فیرل اس معاملے میں بالکل ابتدا سے شامل تھا، تمہیں اُس کی لاش بنگلہ نمبر ۱۴- سی روڈ۔ چینن بے میں مل جائے گی۔"

کیپٹن نے ڈپٹی شیرف بنٹلے کو ہدایت کی کہ وہ مذکورہ بنگلہ جائے اور اپنے ساتھ ایک ایمبولنس بھی لیتا جائے۔ اتنی دیر میں نیچے والٹ کے دروازے کے سامنے پولیس چاروں مجرموں کے استقبال کے لیے اپنی تیاریاں مکمل کر چکی تھی، چاروں انتہائی روشن اور

طاقت ور لائٹس اس طرح نصب کی گئی تھیں کہ اُن کی روشنی براہِ راست دروازے پر پڑ رہی تھی، ان لائٹس کی آڑ میں پانچ بہترین نشانہ باز سب مشین گنیں لے کر اس طرح بیٹھ گئے تھے کہ بظاہر نظر نہیں آتے تھے، دس پولیس کے جوانوں نے بینک کے دروازے کو روک رکھا تھا۔

"کیا وہ لوگ ہماری آواز سن سکتے ہیں؟" کیپٹن نے پوچھا۔

"نہیں۔" میں نے جواب دیا۔

"کیا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ اُن سے خود کو قانون کے حوالے کر دینے کو کہا جا سکے؟"

"نہیں۔"

"پھر مجبوری ہے۔" کیپٹن نے کندھے اُچکائے اور اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ اگر وہ لوگ مقابلہ کریں تو اس کا پورا جواب دیا جائے پھر میری طرف دیکھ کر کہا کہ وہ بتا رہے ہیں والٹ کا دروازہ کھولوں میں اپنے آلات کا تھیلا لے کر دوسری منزل پر گیا، مینس اپنے دفتر میں اکیلا اور پہلے سے بہت مطمئن بیٹھا تھا، وہ اپنے گھر فون کر کے اپنے بیوی بچوں کو بھی اطمینان دلا چکا تھا۔

"لاری۔" اُس نے نرم لہجے میں کہا۔ "میں جانتا ہوں کہ آدمی کسی بڑے دباؤ میں آتا ہے تو کیا ہوتا ہے۔ فیرل جیسا بڑا شخص بھی اس دباؤ کا مقابلہ نہیں کر سکا، میں تمھیں بتاتا ہوں کہ تم مجھ پر بھروسہ کر سکتے ہو، میرے بس میں جو کچھ ہوگا اس سے دریغ نہیں کروں گا تم نے میری اور میرے بچوں کی زندگی بچائی ہے۔"

مگر میری توجہ مینس کی طرف نہیں تھی۔ میں اُن چار آدمیوں کے بارے میں سوچ رہا تھا جو والٹ میں بند تھے میں والٹ کھول دوں گا تو پھر کیا ہوگا، ممکن ہے وہ اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیں مگر اس کا امکان بہت ہی کم تھا، ایڈون کے بارے میں مجھے یقین تھا کہ اب وہ اپنی باقی زندگی جیل میں سڑنے کے بجائے مرنے کو ترجیح دے گا۔ بینی کے متعلق بھی پورے وثوق سے کہا جا سکتا تھا کہ وہ دروازہ کھلتے ہی گولیوں کی بوچھاڑ کرتے ہوئے باہر نکلے گا، البتہ ہیری اور جو شاید مقابلہ نہ کریں۔

میں نے مینس سے کہا کہ وہ ابھی اس موضوع پر بات نہ کرے اس کے لیے بہت وقت پڑا ہے، میں نے اپنے آلات نکالے اور اپنی تیاری مکمل کر کے کیپٹن کو اطلاع دی کہ اب وہ جب چاہے والٹ کا دروازہ کھل سکتا ہے، اُس نے ایک منٹ کی مہلت مانگی، میں نے دو منٹ کے بعد اپنا کام شروع کیا، چند سیکنڈ میں والٹ کا دروازہ کھل گیا، میں نیچے بھاگا، سیڑھیوں پر تھا کہ میں نے فائرنگ کی آوازیں سنیں، جب تک میں نیچے پہنچا ساری کارروائی ختم ہو چکی تھی، میرا اندازہ کچھ غلط تھا اور کچھ صحیح۔

ایڈون خون میں نہایا ہوا ایک طرف پڑا تھا، بینی دیوار کے قریب فرش پر گرا ہوا زخمی حالت میں اپنے خالی ہاتھ سر کے اوپر اُٹھائے چیخ رہا تھا۔

"مجھے مت مارو، مجھے مت مارو۔"

راہداری کے تقریباً وسط میں جو بے حس و حرکت پڑا تھا اُس کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا، میں نے آخری سیڑھی پر کھڑے کھڑے یہ افسوس ناک منظر دیکھا۔ ہیری کہیں نظر نہیں آ رہا تھا، میں وہیں رُک کر والٹ کے کھلے ہوئے دروازے کی طرف دیکھنے لگا ایک پولیس سارجنٹ نے اپنی محفوظ پوزیشن سے پکار کر کہا۔

"تمھاری سلامتی اسی میں ہے کہ اپنے ہاتھ سر پر رکھے باہر آجاؤ۔"

کافی دیر تک کچھ نہیں ہوا اور تب پھر اپنے ہاتھ اوپر اُٹھائے ہیری آہستہ آہستہ والٹ سے باہر نکلا، میں نے اُسے غور کر دیکھا، طویل قامت سرخ ڈاڑھی والا، ہیری کی رنگت کسی قدر زرد اور جسم پسینے سے بھیگا ہوا۔ "میری زندگی کا واحد مرد۔" گلینڈا نے کہا تھا، کم سے کم وہ زندہ تو تھا، اُس کی طرف دیکھتے ہوئے میں محسوس کر سکتا تھا کہ اُس کی شخصیت میں ایسی کون سی بات تھی جس نے گلینڈا کو دیوانہ بنا دیا تھا، اُس کی گردن اب بھی تنی ہوئی تھی، اب بھی اُس کی ایک ایک ادا سے خود اعتمادی ظاہر تھی۔ اب بھی اُس نے اس قدر نامساعد حالات کے باوجود شکست قبول نہیں کی تھی، شاید وہ ہمیشہ سے ایسا ہی تھا اور زندگی کی آخری سانس تک ایسا ہی رہے گا۔

بینی کو اسٹریچر پر ڈال کر باہر لے جایا گیا۔ چار جوانوں نے ہیری کو اپنے گھیرے میں لے لیا، اُن میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اُس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال دی۔ ہیری نے چاروں طرف دیکھا، اُس کی نگاہ مجھ پر پڑی اور اُس کے ہونٹوں پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ آ گئی۔

"مجھے کوئی افسوس نہیں۔" وہ بولا۔ "کوئی بھی ہمیشہ بازی نہیں جیت سکتا، تم نے اس کھیل میں بڑی ذہانت کا ثبوت دیا۔"

"ہیری میں تمھیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ گلینڈا نے تمھاری زندگی بچانے کے لیے ہر وہ کوشش کی جو وہ کر سکتی تھی، وہ مر چکی ہے۔" میں نے کہا۔

"کون وہ فاحشہ؟" ہیری نے بڑی لاپروائی سے جواب دیا۔ "مجھے اُس کے مرنے جینے کی کوئی پروا نہیں، اُس کا صرف ایک ہی مصرف تھا اور اس میں بھی وہ کوئی خصوصیت نہیں رکھتی تھی۔"

اُس نے اپنے ہاتھ سے مجھے ایک طرف ہٹا دیا اور پولیس کے مسلح جوانوں کے درمیان کمال بے فکری سے چلتے ہوئے بینک سے باہر نکل گیا۔


جگر خراش

جگر خراش

تلخیص و ترجمہ - اثر نعمانی

جیمس ہیڈلے چیس کے تحیر خیز قلم کی روانی اور اثر نعمانی کی نکتہ رس تحریر کی جولانی کا ایک خوبصورت سنگم جسے قارئین پورے انہماک سے پڑھتے ہیں۔ سطر سطر تجسس اور فتنہ انگیز حشر سامانیوں سے بُنی ہوئی ایک انوکھی کہانی جس میں بے خوف حریف سازشوں کے جال سنبھالے ایک دوسرے کو بے بس و لاچار کرنے کی گھات میں لگے ہوئے ہیں، ضرب وہاں لگاتے ہیں جہاں مضروب کو آہ و فغاں تک کی مہلت نہیں ملتی۔ ہوش ربا حسن اور معصوم صورتوں کا استعمال ان کے بہترین ہتھیار تھے۔ روایتی اور غیر روایتی ہتھیاروں سے لیس دو حریف جب یوں صف آرا ہوتے ہیں تو ان میں سے سچ ایک ہی ہوتا ہے، دوسرا اکندۂ جہنم... کبھی کبھی جھوٹ بھی طاقت اور بربریت کے سامنے سچائی پر غالب آجاتا ہے... لیکن یہ فتح عارضی ہوتی ہے...

محبت... دولت اور انتقام کے شعلوں میں گھر جانے والے جانبازوں کا معرکۂ خاص

گھر پہنچا تو رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ میں نے گھنٹی کا بٹن دبایا۔ اینڈرسن نے دروازہ کھولا۔ میں نے اسے جوش اسمڈلے کے ساتھ اپنی گفتگو کے بارے میں بتایا۔

''مافیا سرگرم عمل ہے۔'' میں نے آخر میں کہا۔ ''ہمیں اس کی توقع بھی تھی۔ مسز تھورسن کو دھمکا کر تحقیقات رکوا دی گئی۔ ابھی تک ٹیری کی کوئی خبر نہیں ملی۔ جہاں تک ہینک کا تعلق ہے تو میں اس کی زندگی جہنم بنا دوں گا۔'' میں نے اینڈرسن کو بم کے بارے میں بتایا۔ ''میں اس کا کلب تباہ کر دوں گا، اس کی کار تباہ کر دوں گا۔ پھر اس کے گھر کی باری آئے گی لیکن میں نہیں چاہتا کہ اسے مجھ پر شبہ ہو۔ اگر ہو گیا تو وہ اپنے مافیا کے دوستوں کے پاس جائے گا اور ان سے مدد مانگے گا جس کے بعد ہم مصیبت میں پڑ سکتے ہیں۔''

میں اٹھ کر کچن میں گیا۔ گتے کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا تلاش کیا اور اس پر موٹے موٹے حروف میں لکھا۔

''یہاں سیاہ فام لوگوں کی ضرورت نہیں ہے... کے۔ کے۔ کے۔''

میں نے یہ گتا اینڈرسن کو دکھایا۔

''یہ میں کلب کے دروازے پر لگا دوں گا تاکہ ہینک کو یہ خیال نہ آئے کہ میں اس کے پیچھے پڑا ہوں۔ کار کے پاس بھی ایسا گتا ڈال دیا جائے گا۔ اس طرح ہمیں کام کرنے کے لیے وقت مل جائے گا۔ مافیا والے جلد یا بدیر سمجھ جائیں گے کہ یہ سب کچھ میں کر رہا ہوں اور وہ جوابی کارروائی کریں گے۔ ہمیں اس کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اپنے کام کا آغاز کرتے ہی ہمیں انڈر گراؤنڈ جانا پڑے گا۔ مجھے ایک ایسی جگہ معلوم ہے جہاں ہم رہ سکتے ہیں۔ تم کیا کہتے ہو؟''

''تمہارے نزدیک یہی مناسب ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔'' اینڈرسن نے جواب دیا۔

''میں سونے جا رہا ہوں۔'' میں کھڑا ہو گیا۔ ''تم اس بم کی کارروائی سے الگ رہنا۔ اسے میں اپنے طور پر انجام دوں گا۔''

''جی نہیں۔ جہاں تم جاؤ گے، وہاں میں جاؤں گا۔''

''لیکن تمہاری ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک آدمی کا کام ہے۔''

''دو آدمی ہمیشہ ایک کے مقابلے میں زیادہ مفید ہوتے ہیں۔'' اینڈرسن نے کہا اور اٹھ کر اپنے بیڈ روم کی طرف چل دیا۔

میں نے جلدی سے غسل کیا اور بستر پر لیٹ گیا۔ تکیے پر اپنا ہاتھ اس جگہ رکھا جہاں سوزی اپنا سر رکھتی تھی۔ میں نے تصور میں اس کے چہرے پر تیزاب گرتے دیکھا۔ پھر تکلیف سے بے تاب ہو کر وہ سڑک کی طرف بھاگی اور ایک ٹرک نے

اسے کچل دیا۔ اس رات میں سو نہیں سکا۔ کروٹیں بدلتے بدلتے صبح ہو گئی۔ سورج نکلنے کے بعد تھوڑی نیند آئی مگر صرف ایک گھنٹے کے بعد آنکھ کھل گئی۔ میں اٹھا، شیو کیا، نہایا اور کپڑے تبدیل کیے۔ اینڈرسن پہلے ہی اٹھ چکا تھا۔ اس نے کافی بنائی۔ ہم نے خاموشی سے ناشتا کیا۔

''ہینک سے بدلہ لینے کے بعد کیا کرو گے؟'' اس نے پوچھا۔

''معلوم نہیں۔ ابھی تو یہ بدمعاش میرے ذہن پر سوار ہے۔ میں کوئی دوسری بات نہیں سوچ سکتا۔''

''میں سمجھتا ہوں مگر کیا کوئی ایسا کام نہیں جو میں کر سکوں؟''

''خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ تم میرا ساتھ دے رہے ہو تو بس دیتے رہو۔''

''اچھی بات ہے تو میں ابھی جا کر ذرا موقع کا جائزہ لیتا ہوں۔ لنچ ہم یہیں کریں گے۔ تم کیا کرو گے؟''

''رات کا انتظار کروں گا۔ تمہارا دل جو چاہے کرو۔''

''تو میں کار لے جاؤں؟''

''بڑے شوق سے۔ میں گھر ہی میں رہوں گا۔ ہمیں رات کے تین بجے تک انتظار کرنا ہے جب کلب بند ہوتا ہے۔''

اینڈرسن چلا گیا۔ میں نے آہستہ آہستہ ناشتے کے برتن صاف کیے۔ میز درست کی اور کمرے میں بیٹھ کر سگریٹ پیتے ہوئے سوزی کے بارے میں سوچنے لگا۔ وقت بڑی سست رفتاری سے گزر رہا تھا۔ ایک بجے اینڈرسن آگیا۔ اس نے کھانا تیار کیا۔ پھر کھانے کے دوران میں اس نے بتایا کہ ساحلی علاقے میں لوگوں سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ بلیک کیسٹ کلب تین بجے نہیں بلکہ ڈھائی بجے بند ہو جاتا ہے۔ چنانچہ طے ہوا کہ میں دو بجے روانہ ہو جاؤں گا تاکہ کلب کے گرد و پیش کا جائزہ لے سکوں۔ ظاہر تھا کہ مجھے بم رکھنے کے لیے کلب کے اندر جانا پڑتا۔

کھانے کے بعد مجھ سے گھر میں نہیں بیٹھا گیا چنانچہ آوارہ گردی کرنے نکل گیا۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی مگر مجھے بارش کی پروا نہیں تھی۔ میں گھنٹوں پیراڈائز سٹی کی سڑکوں پر گھومتا رہا۔ گھومتے گھومتے پولیس ہیڈ کوارٹر جا نکلا تو خیال آیا کہ سارجنٹ جو بیگلر سے مل لوں۔ ڈیسک سارجنٹ چارلی ٹینر نے ہمدردی سے میری طرف دیکھا، سوزی کی موت پر اظہارِ افسوس کیا اور بتایا کہ بیگلر اپنے آفس میں موجود ہے۔ میں اس کے آفس میں گیا۔

''کوئی تازہ خبر؟'' میں نے اس سے پوچھا۔

''کوئی خاص نہیں۔'' بیگلر نے جواب دیا۔ ''ہمیں ایک ایسا گواہ ملا ہے جو وہیں ایک دوسری بلڈنگ میں رہتا ہے۔ اس نے سارا واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ کار کا نمبر بھی نوٹ کر لیا مگر کار چرائی گئی تھی۔ دونوں آدمیوں نے دستانے پہن رکھے تھے اس لیے انگلیوں کے نشانات نہیں ملے۔ کار کا ڈرائیور سیاہ فام تھا۔ بس اس کے علاوہ کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔''

''اسے یقین ہے کہ ڈرائیور سیاہ فام تھا؟''

''ہاں۔''

''اگر ابھی تک کوئی خاص بات معلوم نہیں کر سکے ہو تو میں تمہارا وقت ضائع نہیں کروں گا۔'' میں نے کہا۔

ہیڈ کوارٹر سے نکل کر میں ساحلی علاقے کی طرف چل دیا۔ بلیک کیسٹ کیفے کے باہر اولڈس کار کھڑی تھی جو کبھی ٹیری کی ملکیت رہ چکی تھی۔ میں نے اپنی رفتار آہستہ کر دی۔ اس وقت ساڑھے چار بجے تھے۔ میں سمندر کے کنارے پہنچا اور ویلنسکی کی شاندار لانچ کو غور سے دیکھا۔ میرے علاوہ کئی سیاح بھی لانچ کو دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ میں نے سوچا کہ ہینک کے بعد اس لانچ کا نمبر آئے گا۔ اس کے لیے مجھے بہت زیادہ طاقت کا بم درکار ہوگا۔ کیا علی حسن ایسا بم بھی بنا سکتا ہے؟ مجھے معلوم ہوا تھا کہ اگر قیمت اچھی دی جائے تو وہ سب کچھ فراہم کر سکتا ہے۔ میں کافی چل چکا تھا اس لیے ایک ٹیکسی پکڑی اور گھر آگیا۔ اینڈرسن کہیں گیا ہوا تھا۔ مجھے ابھی مزید وقت گزارنا تھا۔

اینڈرسن..... آٹھ بجے واپس آیا۔ وہ کھانے کی کچھ چیزیں بھی لے آیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی کچھ سامان تھا۔ اس نے پوچھنے پر بتایا کہ یہ کچھ ایسی چیزیں ہیں جو کلب میں داخل ہونے اور ہینک کی کار کے توڑنے پھوڑنے میں کام آئیں گی۔ میں نے اسے بتایا کہ پولیس کو ایسا گواہ مل گیا ہے جس نے ڈرائیور کو بخوبی دیکھا تھا اور اس کا بیان ہے کہ ڈرائیور کوئی سیاہ فام تھا۔

''یہ بات تو کم و بیش ہمیں معلوم تھی۔'' اینڈرسن نے کہا۔

کھانے سے فارغ ہو کر میں کرسی پر بیٹھ گیا اور سگریٹ پینے لگا۔ اینڈرسن برتن دھونے میں مصروف ہو گیا۔ میرا دل وھسکی پینے کو چاہ رہا تھا مگر یہ وقت شراب پینے اور ذہن کو خمار آلود کرنے کا نہیں تھا۔ میں بم لینے کے لیے جانے لگا تو اینڈرسن بھی ساتھ ہو لیا۔ اسے کار میں چھوڑ کر میں حسن

کی دکان پر گیا۔ بوندا باندی ہونے کے باوجود سیاحوں کا ہجوم ساحلی علاقے میں موجود تھا۔ اپنی بیوی سے کچھ بات کر کے حسن میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے پوچھا بم تیار ہے، اس نے اثبات میں جواب دیا۔

''یہ بم ویسا ہی ہے جیسا تم نے کہا تھا۔'' وہ بولا۔ ''اِسے استعمال کرنا بھی کچھ مشکل نہیں ہے۔ اس کے اوپر ایک سوئچ ہے سوئچ کو داہنی طرف گھمانا ہوگا۔ اس کے دس منٹ بعد بم پھٹ جائے گا۔ جب تک سوئچ کو حرکت نہ دی جائے، بم بالکل محفوظ ہے۔ گر بھی جائے تو کوئی بات نہیں۔''

میں نے اسے باقی رقم دی جسے اس نے احتیاط سے گن کر جیب میں رکھ لیا۔ بم ایک پلاسٹک کے تھیلے میں تھا۔ اس نے وہ تھیلا مجھے دے دیا۔

''اگر مجھے کسی اور بم کی ضرورت ہو تو مل جائے گا؟'' میں نے پوچھا۔ ''مثال کے طور پر کوئی ایسا بم جو ایک بڑی لانچ کو ڈبو سکے۔''

''مل تو جائے گا مگر قیمت بہت زیادہ ہوگی۔'' حسن نے جواب دیا۔ ''بحری فوج کا ایک سارجنٹ جو میرا دوست ہے، اسے تیار کر سکتا ہے۔''

''گویا ایسا بم تم فراہم کر سکتے ہو؟''

''اگر قیمت مناسب ہو تو ہر چیز مل سکتی ہے۔''

''ٹھیک ہے اس سلسلے میں، میں تم سے پھر ملوں گا۔''

میں واپس آیا اور بم کے تھیلے کو پچھلی سیٹ پر رکھ دیا۔

''کیا یہ بم ہے؟'' اینڈرسن نے پوچھا۔

''ہاں۔'' میں نے کار اسٹارٹ کی۔ ''اب ہم گھر جا کر انتظار کریں گے۔''

اپنی بلڈنگ کے گیراج میں کار کھڑی کرنے کے بعد میں نے پلاسٹک کے تھیلے سے بم نکال کر دیکھا۔ وہ سیاہ رنگ کے ایک چوکور ڈبے کی شکل میں تھا اور جیسا حسن نے کہا تھا، اس کے اوپر ایک سوئچ لگا تھا۔ میں نے بم واپس تھیلے میں رکھ دیا۔ اپنے اپارٹمنٹ پہنچ کر میں نے تھیلا میز پر رکھ دیا۔ اینڈرسن کافی بنا کر لے آیا۔ ہم نے کافی پی۔ اس نے کہا کہ وہ تھوڑی دیر کے لیے سونے جا رہا ہے، جب میں جانے لگوں تو اسے اٹھا دوں۔

میں نے انتظار کا وقت کمرے میں ٹہلتے اور سوچتے ہوئے گزارا۔ پونے دو بجے میں نے اینڈرسن کو اٹھا دیا۔ وہ بڑے آرام سے سو رہا تھا۔ مجھے اس پر رشک آنے لگا۔ کچھ دیر بعد ہم بم کا تھیلا اور گتّے کے دو ٹکڑے ساتھ لے کر جن پر کے۔ کے۔ کے کا نوٹس لکھا تھا، ساحلی علاقے کی طرف روانہ ہو گئے۔ ہم نے کلب سے سو گز کے فاصلے پر کار پارک کر دی۔

میں اینڈرسن کو کار میں چھوڑ کر کلب کا جائزہ لینے چل دیا۔ کلب کے قریب سے گزرا تو اندر سے موسیقی کی آواز آ رہی تھی۔ کلب کے قریب ایک گلی تھی جس کے بارے میں میرا اندازہ تھا کہ یہ کلب کے عقبی حصے کی جانب لے جاتی ہے۔ میں آہستہ قدموں سے گلی میں داخل ہوا۔ کچھ دور جا کر مجھے کلب کی ایک عقبی کھڑکی نظر آئی۔ میں نے کھڑکی سے جھانکا۔ دو سیاہ فام اِدھر اُدھر چل پھر رہے تھے۔ کمرا کلب کے کچن کا پچھلا حصہ معلوم ہوتا تھا۔ ایک سیاہ فام نے گندا ایپرن اتارا۔ لگتا تھا کہ وہ گھر جانے کی تیاری کر رہا ہے۔ دوسرا ایک میز پر بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا۔ میں واپس گیا، اینڈرسن کو کھڑکی کے بارے میں بتایا جس کے ذریعے آسانی سے کلب کے اندر جایا جا سکتا تھا۔

ہم انتظار کرنے لگے۔ ساحلی علاقہ رفتہ رفتہ سنسان ہوتا جا رہا تھا۔ بارش تیزی سے اور مسلسل ہو رہی تھی۔ تمام دکانیں بند ہو چکی تھیں۔ صرف کلب کی بتیاں روشن تھیں۔ ڈھائی بجتے بجتے کلب کی بیشتر بتیاں بجھ گئیں۔ کچھ ملی جلی آوازیں ابھریں اور پھر تقریباً تیس سیاہ فام مرد عورتیں کلب سے باہر نکلے اور اپنی اپنی راہ چل دیے۔ پھر چار قوی ہیکل سیاہ فام باہر آئے۔ یہ غالباً کلب کا اسٹاف تھا۔ وہ سب قریب ہی کھڑی ایک کار میں بیٹھ کر چلے گئے۔ تین بجے کے قریب ہینک اسمڈ لے برآمد ہوا۔ اس کے ساتھ ایک آدمی تھا جس نے سفید جیکٹ اور چوڑے چھجے کا ہیٹ پہن رکھا تھا۔ ہینک نے کلب کا دروازہ مقفل کیا۔ پھر وہ دونوں ہینک کی اولڈس کار میں بیٹھے اور روانہ ہو گئے۔

''یہ دوسرا آدمی کون تھا؟'' اینڈرسن نے پوچھا۔ ''وہ تو سفید فام معلوم ہو رہا تھا۔''

''مجھے نہیں معلوم اور نہ ہی مجھے اس کی پروا ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ ''چلو آؤ ہمیں ایک اہم کام کرنا ہے۔''

ہم کار سے باہر نکلے۔ میرے ہاتھ میں بم کا تھیلا اور ایک طاقتور ٹارچ تھی۔ عقبی کھڑکی کھول کر اندر داخل ہونا کچھ مشکل ثابت نہیں ہوا۔ میں نے ٹارچ روشن کر دی اور اینڈرسن سے کہا کہ وہ گتّے کا ٹکڑا بیرونی دروازے پر لگا دے اور خود بم لے کر اس بڑے کمرے میں آیا جہاں بار اور ڈانس فلور واقع تھا۔ ریوالور ہاتھ میں لے کر پورے کلب کا جائزہ لیا تاکہ اطمینان ہو جائے کہ کلب میں کوئی فرد تو موجود نہیں ہے۔ مطمئن ہو کر میں بڑے کمرے میں واپس آیا۔ بم

کا سوئچ دائیں طرف گھمایا اور تیزی کے ساتھ عقبی کھڑکی کے ذریعے کلب سے باہر آ گیا۔ اینڈرسن پہلے سے کار میں بیٹھا تھا۔ میں کار کا اسٹیئرنگ پکڑ کر بم کے پھٹنے کا انتظار کرنے لگا۔ میں سوچ رہا تھا کہ سوزی کی موت کا انتقام لینے کے سلسلے میں یہ پہلا قدم ہے۔ دس منٹ گزر گئے مگر کچھ نہیں ہوا۔ اینڈرسن کو شک ہونے لگا کہ بم نہیں پھٹے گا۔ پندرہ منٹ گزرے ہی تھے کہ بم ایک زوردار دھماکے سے پھٹ گیا۔ دھماکا اتنا زبردست تھا کہ ہماری کار تک ہل گئی۔ کلب کی بیرونی کھڑکیاں اڑ کر ساحلی علاقے میں جا گریں اور پھر ایک شور کے ساتھ کلب کی چھت بیٹھ گئی۔ یہ منظر میرے اطمینان کے لیے کافی تھا۔ میں نے کار اسٹارٹ کی اور تیزی سے آگے بڑھا تا کہ پولیس کی آمد سے قبل ساحلی علاقے سے نکل جاؤں۔ میں جو چاہتا تھا کر گزرا۔ بلیک کیسٹ کلب ہمیشہ کے لیے تباہ ہو گیا۔ مجھے ایسا لگا جیسے ایک بوجھ سا اتر گیا ہو۔

''بم نے تو اپنا کام کر دکھایا۔'' اینڈرسن بولا۔ ''اب کیا کرنا ہے؟''

''تمہیں معلوم ہے ہینک کہاں رہتا ہے؟'' میں نے پوچھا۔

''ضرور معلوم ہے۔''

''اب ہم وہاں جائیں گے اور اس کی کار تباہ کر دیں گے۔''

وہ مجھے راستہ بتانے لگا۔ کچھ دیر بعد ہم ہینک کی قیام گاہ پہنچ گئے۔ میں نے کار ایک طرف پارک کی۔ ہم دونوں باہر نکلے۔ لکڑی کے ڈنڈوں اور ہتھوڑوں سے لیس ہم انڈر گراؤنڈ گیراج میں داخل ہوئے۔ پھر دس منٹ سے بھی کم وقت میں ہینک کی کار ٹوٹ پھوٹ کر برابر ہو گئی۔ شور ضرور ہوا مگر انڈر گراؤنڈ ہونے کی وجہ سے باہر زیادہ محسوس نہیں ہوا ہو گا... اور جو کچھ ہوا ہو گا رات کے سوا چار بجے گہری نیند سونے والوں کو اس کی کیا پروا ہو سکتی تھی۔ ہم نے ٹائر تک پھاڑ دیے تھے۔ میں نے کے۔ کے۔ کے والا گتے کا ٹکڑا وہاں ڈال دیا اور ہم اپنی کار میں واپس آ گئے۔

''اب تو مطمئن ہو؟'' اینڈرسن نے پوچھا۔

''ہاں، اب میں اطمینان سے سو سکوں گا۔ شکریہ اینڈرسن۔'' میں نے جواب دیا۔

☆☆☆

سوزی کی موت کے بعد میں نے چین کی نیند لی اور بغیر کوئی خواب دیکھے سوتا رہا پھر اٹھ کر ضروریات سے فارغ ہو کر کمرے سے نکلا تو سوا گیارہ بج رہے تھے۔ اینڈرسن نے ناشتا تیار کر لیا تھا۔ ناشتا کرتے ہوئے اس نے مجھے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھا۔

''اب تو انتقام کی آگ بجھ گئی؟'' اس نے پوچھا۔

''ہاں ایک حد تک۔'' میں نے جواب دیا۔ ''ہینک کار چلا رہا تھا۔ اسے سزا مل گئی۔ اب اس آدمی کو تلاش کرنا ہے جس نے تیزاب پھینکا تھا۔ اسے بھی سزا دینا ہے۔''

''ٹھیک ہے، اسے بھی تلاش کر لیں گے۔'' اینڈرسن نے کہا۔

ناشتے کے بعد میں اور اینڈرسن کار میں ساحلی علاقے کی طرف پہنچے۔ کار پارک کی اور اس جگہ گئے جہاں کبھی بلیک کیسٹ کلب ہوا کرتا تھا۔ سیاحوں کی ایک بھیڑ کلب کے ملبے کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ ساحلی علاقے کے دونوں کانسٹیبل انہیں آگے بڑھنے سے روک رہے تھے۔ مجھے سراغ رساں لیپسکی نظر آ گیا۔ میں اینڈرسن کو وہیں چھوڑ کر آگے بڑھا۔ ایک کانسٹیبل نے مجھے روکنا چاہا۔ میں نے لیپسکی کو آواز دی۔ اس نے میری طرف دیکھا اور کانسٹیبل کو اشارہ کیا کہ مجھے آنے دیا جائے۔ میں اس کے قریب پہنچا۔

''ذرا دیکھو تو۔'' لیپسکی بولا۔ ''کیسی تباہی ہوئی ہے۔'' مجھے اپنے چہرے سے اطمینان کا تاثر چھپانا مشکل ہو گیا۔

''ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی بم پھٹا ہو۔'' میں نے کہا۔

''ٹھیک کہا اور یہ ایک ایسی بات ہے جو اس شہر میں کبھی نہیں ہوئی۔'' لیپسکی نے جواب دیا۔ ''میئر بہت پریشان ہے۔ ویسے وقت آ گیا تھا کہ کوئی اس کلب کو ٹھکانے لگا دے۔ جس نے بھی یہ کام کیا ہے، مکمل طور پر کیا ہے۔''

لیپسکی مجھے غور سے دیکھ رہا تھا۔

''ٹھیک کہہ رہے ہو۔''

''دروازے پر کے۔ کے۔ کے کا ایک نوٹس لگا تھا مگر یہ نہ مجھے فریب دے سکا نہ کسی اور کو۔ یہ کام کسی ایسے شخص کا ہے جو ہینک سے شدید نفرت کرتا تھا۔''

''ممکن ہے تمہارا خیال ٹھیک ہو۔ ابھی تم ہینک سے ملے یا نہیں؟''

''ملا تھا مگر زیادہ بات نہیں کی۔'' لیپسکی نے بتایا۔ ''کسی نے اس کی کار بھی تباہ کر دی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ بھی اسی آدمی کا کام ہے جس نے کلب میں بم رکھا تھا۔ ہینک غصے میں پاگل ہو رہا ہے کہ ہم اس آدمی کو تلاش کریں۔ ٹھیک ہے، یہ ہمارا کام ہے کہ تحقیقات کریں مگر ہمیں اس کی زیادہ

فکر نہیں ہے۔ ہینک کا یہ حشر ہونا ہی تھا۔'' اس نے میری طرف دیکھا۔ ''سنا ہے تم نے ایجنسی کی ملازمت چھوڑ دی ہے؟''

''ٹھیک سنا ہے۔ سوزی کی موت نے زندگی سے میری دلچسپی کم کر دی ہے۔ ممکن ہے کچھ مدت کے بعد ملازمت پر واپس چلا جاؤں۔ تم لوگ سوزی کی موت کے بارے میں کیا کر رہے ہو؟''

''پوچھ گچھ جاری ہے۔'' لپیسکی نے جواب دیا۔ ''ایک اور گواہ مل گیا ہے۔ وہ ایک عورت ہے۔ اس سے ہمیں اس آدمی کا حلیہ معلوم ہوا ہے جس نے تیزاب پھینکا تھا۔ حلیہ زیادہ واضح نہیں ہے لیکن اس سے مدد مل سکتی ہے۔ وہ ایک مضبوط جسم کا چوڑے شانوں والا آدمی ہے۔ اس نے سفید جیکٹ اور چوڑے چھجے کا ہیٹ پہن رکھا تھا۔ اب ہم اسے تلاش کر رہے ہیں۔''

سپاٹ چہرے کے ساتھ میں نے سر ہلا دیا۔ مجھے وہ آدمی یاد آیا جو ہینک کے ساتھ کلب سے نکلا تھا۔ سفید جیکٹ اور ایسا ہی ہیٹ پہنے ہوئے۔ پھر وہ ساتھ ساتھ ہی گئے تھے۔ لپیسکی بدستور مجھے غور سے دیکھ رہا تھا۔

''دیکھو ویلیس! ہینک کو تو سزا مل گئی۔'' وہ بولا۔ ''اب ہم مزید کوئی مصیبت نہیں چاہتے۔ یہ ایک بہت حساس علاقہ ہے۔ اخبارات میں بم پھٹنے کی خبر نمایاں طور پر شائع ہوئی ہے۔ دولت مند آدمی بم کے دھماکوں سے بہت ڈرتے ہیں۔ ابھی سے ہوٹلوں میں اگلے مہینے کی ریزرویشن منسوخ کرائی جانے لگی ہے۔ اب ہم کسی اور بم کا پھٹنا گوارا نہیں کریں گے۔ تم میرا مطلب سمجھ رہے ہو؟''

''تم یہ سب مجھ سے کیوں کہہ رہے ہو؟ بہتر ہے اس سے کہو جس نے بم رکھا تھا... بشرطیکہ وہ سننے پر آمادہ ہو۔'' میں نے کہا۔

''ٹھیک ہے جو چاہے کرو مگر میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ کوئی اور بم پھٹا تو ہم اس آدمی کو نہیں چھوڑیں گے۔ اسے کم سے کم پندرہ سال کی سزا ہوگی۔''

''تو اس سے کہو نا جس نے بم رکھا ہے۔'' میں نے کہا۔ ''اچھا چلتا ہوں پھر ملاقات ہوگی۔''

اور میں لپیسکی کو بدستور گھورتے چھوڑ کر ہجوم سے گزرتے ہوئے کار تک واپس آ گیا۔ میں نے اینڈرسن کو وہیں ٹھہرنے کے لیے کہا اور نیپچون ٹیورن پہنچا۔ البرنی اپنی مخصوص جگہ بیٹھا تھا اور دو سیاح اس سے باتیں کر رہے تھے۔

جب وہ البرنی کا فوٹو کھینچ کر چلے گئے تو میں آگے بڑھا۔ ''سیاحوں سے آمدنی شروع ہوگئی البرنی؟'' میں نے پوچھا۔

''اوہ مسٹر ویلیس۔'' وہ بولا۔ ''آمدنی تو ہوتی ہی رہتی ہے لیکن سیزن اگلے ماہ سے شروع ہوگا۔'' اس نے کچھ غور سے میری طرف دیکھا۔ ''کیا غضب کا بم تھا۔ اس حرامی ہینک کو اچھی سزا ملی۔''

''کیا تم کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو جو سفید جیکٹ اور چوڑے چھجے کا ہیٹ پہنتا ہے؟''

''ہولا منکی۔'' البرنی کا منہ بن گیا۔ ''اس سے بچ کر رہنا مسٹر ویلیس۔''

''وہ ہے کون؟''

البرنی نے گھبرائے ہوئے انداز میں اِدھر اُدھر دیکھا اور دبی آواز میں بولا۔

''ویلنسکی کے ٹھگوں میں سے ایک ہے۔''

''وہ مجھے کہاں مل سکتا ہے؟''

''جب وہ یہاں آتا ہے تو ہینک کے ساتھ رہتا ہے۔ مہینے کی پہلی تاریخ سے کچھ پہلے آجاتا ہے، مافیا کا بھتا جمع کرنے کے لیے۔''

''شکریہ البرنی۔'' میں نے اس کے کندھے پر تھپکی دی اور واپس کار کی طرف چل دیا۔

''پولیس کو شبہ ہے کہ بم میں نے رکھا تھا۔'' میں نے اینڈرسن کو بتایا۔ ''لپیسکی نے مجھے براہِ راست وارننگ دی ہے۔''

''پولیس تو ہمیشہ کسی نہ کسی پر شبہ کرتی رہتی ہے۔'' اینڈرسن نے کہا۔ میں نے اسے البرنی سے اپنی گفتگو کے بارے میں بتایا۔

''ہولا منکی کیا نام ہے؟'' اینڈرسن بولا۔ ''پھر اس کا کیا کرو گے؟''

''ایسی مرمت کروں گا کہ باقی زندگی وہیل چیئر پر گزارے گا۔'' میں نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے جواب دیا۔

''کب؟''

''آج شام سات بجے ہم ہینک کے اپارٹمنٹ جائیں گے اور موقع کا انتظار کریں گے۔''

''تم منکی کو سنبھالنا، میں ہینک کو دیکھ لوں گا۔'' اینڈرسن نے کہا۔

''خیال اچھا ہے۔'' میں نے کہا۔

ہم اپنے اپارٹمنٹ پہنچ کر ابھی بیٹھے ہی تھے کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ میں نے ریسیور اٹھالیا۔

''مسٹر ویلیس!'' کسی عورت کی آواز ابھری۔
''ہاں... تم کون ہو؟''
''میں مسٹر ویلنسکی کی سیکریٹری ہوں۔'' جواب ملا۔
''مسٹر ویلنسکی تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ کیا تم پانچ بجے سہ پہر اسپینش بے ہوٹل آسکتے ہو؟ میں لابی میں تمہارا انتظار کروں گی اور پھر ان کے سوئٹ تک لے جاؤں گی۔''
میرے جواب دینے سے پہلے اس نے ریسیور رکھ دیا۔ میں نے اینڈرسن کو بتایا۔ اس نے آہستہ سے سیٹی بجائی۔ ہم دونوں جانتے تھے کہ اسپینش بے بہت مہنگا ہوٹل تھا۔
''پھر کیا تم جاؤ گے؟'' اینڈرسن نے پوچھا۔
''ہاں، جاؤں گا۔'' میں نے جواب دیا۔
پانچ بجنے سے چند منٹ پہلے میں ہوٹل کی لابی میں تھا۔ وہ استقبالیہ کاؤنٹر کے قریب کھڑی تھی۔ لمبا قد، سیاہ گھنگرالے بال، سبز آنکھیں۔ مجموعی طور پر بہت دلکش تھی...... متناسب جسم پر موزوں ترین لباس پہن رکھا تھا۔ مجھے دیکھ کر اس نے اپنا خوب صورت ہاتھ ہلایا اور میری طرف آئی۔
''مسٹر ویلیس! میرا نام سانڈرا ہے۔ پورے نام کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے سب سانڈرا کے نام سے جانتے ہیں۔''
''ہیلو سانڈرا۔'' میں نے اس کے سراپا پر نظریں دوڑائیں جہاں وہ سب کچھ تھا جس کی رومان پسند مرد آرزو کرتے ہیں۔ ''مجھے کیوں بلایا گیا ہے؟''
''مسٹر ویلنسکی تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔'' اس نے مجھے غور سے دیکھا۔ ''ذرا محتاط رہنا۔ جیسا وہ نظر آتا ہے، ویسا نہیں ہے۔''
وہ گھوم کر لفٹ کی طرف بڑھ گئی۔ ہم چھٹی منزل پر آئے۔ ایک لمبی راہداری طے کر کے وہ ایک دروازے کے سامنے رکی۔ چابی سے قفل کھولا اور گھوم کر میری طرف دیکھا۔
''محتاط رہنا۔'' وہ آہستہ سے بولی اور دروازہ کھولا۔ ایک طرف ہٹ کر مجھے اندر جانے کا اشارہ کیا۔ دوسری جانب ایک بڑا کمرا تھا، ہر آرائش سے آراستہ۔ میں اندر داخل ہوا۔
''مسٹر ویلنسکی۔'' سانڈرا نے قدرے بلند آواز میں کہا۔ ''مسٹر ویلیس آگئے ہیں۔'' اور پھر میری طرف دیکھ کر بولی۔ ''وہ ٹیرس پر ہے۔ چلے جاؤ۔''

میں آگے بڑھا۔ ویلنسکی ٹیرس پر جنگلے کے پاس کھڑا تھا۔ سانڈرا کی آواز سن کر وہ میری طرف گھوما اور مجھے دیکھ کر آگے بڑھا۔ مجھے کچھ حیرت ہوئی۔ میں ایک تنومند کرخت چہرے اور درشت تاثرات والے آدمی کی توقع کر رہا تھا مگر وہ چھوٹے قد اور قدرے موٹے جسم کا آدمی اپنے انداز سے کوئی کامیاب بزنس مین معلوم ہوتا تھا۔
''تمہارے آنے سے بہت خوشی ہوئی مسٹر ویلیس'' اس نے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ قدرے ہچکچاتے ہوئے میں نے اس سے ہاتھ ملایا۔ ''آؤ، اطمینان سے بیٹھ کر بات کریں۔'' اس نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا۔
ہم بیٹھ گئے۔ میں دیکھ رہا تھا کہ وہ میرا جائزہ لے رہا ہے۔ اس کی ہلکی نیلی آنکھیں مجھے پرکھنے والے انداز سے دیکھ رہی تھیں۔
''کافی پیو گے؟ ڈرنک کا تو ابھی وقت نہیں ہوا۔''
''جی نہیں، شکریہ۔'' میں نے جواب دیا۔
''اچھا چائے؟''
''جی نہیں، شکریہ۔''
''اچھی بات ہے۔'' اس نے کندھے اچکائے۔ ''تو پھر بات کرتے ہیں۔ میں بھی مصروف آدمی ہوں اور تم بھی۔ ہمیں ایک دوسرے کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔'' میں خاموش رہ کر اس کے مزید بولنے کا منتظر رہا۔
''میں بڑی سنجیدگی سے بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے مس سوزی کی موت کا بے حد افسوس ہے۔ بدقسمتی سے یہ حرکت ایک ایسے آدمی نے کی جو میرا ملازم ہے۔ وہ ایسا بے وقوف کند ذہن آدمی ہے جو دولت کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ جب میں نے اس سے باز پرس کی تو اس نے اعتراف کیا کہ یہ بے رحمانہ حرکت کرنے کے لیے اسے پانچ ہزار ڈالرز دیے گئے تھے۔ اس نے بتایا کہ یہ رقم اسے بینک اسمڈ لے نے دی تھی جو کسی اور کی خواہش پر یہ کام کرانا چاہتا تھا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ فرد کون ہے۔ مزید کریدنے سے معلوم ہوا کہ یہ ذاتی انتقام کا معاملہ تھا۔''
میں خاموشی سے سن رہا تھا۔ میرے تصور میں بینک کے اندر کا وہ منظر ابھرا جب انجیلا نے مجھے دھمکی دی تھی، میں تمہیں اس کی سزا دوں گی۔ ایسی سزا جسے تم ساری زندگی یاد رکھو۔ تو پھر کیا وہ انجیلا تھی جس نے سوزی کے چہرے پر تیزاب پھینکنے کے لیے بینک کو پانچ ہزار ڈالرز دیے تھے؟
''مسٹر ویلیس!'' ویلنسکی کہہ رہا تھا۔ ''تم نے بینک سے اپنا حساب برابر کر لیا اور میں نے اپنے ملازم کو قرار واقعی

سزا دے دی۔ وہ اب ماضی کا حصہ بن چکا ہے۔ میری ایک پوری تنظیم ہے جو ایسے افراد سے نمٹتی ہے۔ کوئی ہنگامہ نہیں اور بات ختم۔ جہاں تک ہینک کا تعلق ہے تو اب وہ میری ملازمت میں نہیں ہے اور اگر تمہیں اس سے اطمینان ہوتا ہو تو اسے بھی ماضی کا حصہ بنایا جا سکتا ہے۔ کیا اس سے تمہیں خوشی ہوگی؟''

''تمہارا مطلب ہے کہ تم اپنا انگوٹھا نیچے جھکا دو گے اور ہینک کو مار دیا جائے گا؟'' میں نے کہا۔

''تم نے اظہار ذرا سخت الفاظ میں کیا ہے مگر مطلب یہی ہے۔''

''نہیں، اسے زندہ رہنے دو۔''

''تم معاف کرنے والی فطرت رکھتے ہو۔'' ویلنسکی نے کہا۔ ''اگر کوئی میری گرل فرینڈ کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتا جو ان دونوں نے تمہاری گرل فرینڈ کے ساتھ کیا تو میں اسے ہرگز معاف نہیں کرتا۔''

''اسے زندہ رہنے دو۔ میں اس کی زندگی کو جہنم بنا دوں گا۔''

''مجھے یقین ہے کہ تم ایسا کر سکتے ہو۔''

سانڈرا کافی کی ٹرے لے کر آئی۔ ٹرے میز پر رکھ کر دو پیالی کافی بنائی اور چلی گئی۔ وہ اس وقت اتنی پُرکشش نظر آ رہی تھی کہ مجھے اسے نہ دیکھنے کے لیے بڑی کوشش کرنا پڑی۔ مجھے احساس ہوا کہ ویلنسکی مجھے گھور رہا ہے۔

''بہت کام کی لڑکی ہے۔'' وہ بولا۔ ''ایک وقت اس کا باپ میرے لیے کام کرتا تھا۔ پھر اس کا انتقال ہو گیا۔ میں نے سانڈرا کو اپنی سیکریٹری بنا لیا۔ وہ اتنی ہوشیار ثابت ہوئی کہ اب اس کے بغیر کام چلنا مشکل ہے۔''

میں خاموش رہا۔ اس نے کافی کی پیالی میری طرف بڑھائی مگر میں نے اسے ہاتھ نہیں لگایا۔

''اور اب مسٹر ویلیس۔'' اس کی بات جاری تھی۔ ''مجھے امید ہے کہ تم مطمئن ہو گئے ہو گے۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ تم مطمئن ہو جاؤ۔ میرے ملازم کا اب وجود نہیں ہے۔ ہینک کا مستقبل میں تمہارے ہاتھ میں چھوڑتا ہوں۔ مجھے اندازہ ہے کہ ہینک کا کلب تباہ کر کے تم نے فوری انتقام لے لیا لیکن اس جیسے حساس شہر میں جب کوئی بم دھما کا ہوتا ہے تو یہاں آنے والے دولت مندوں کو خوف زدہ کر دیتا ہے۔ اس لیے میں بم کی کوئی اور واردات نہیں چاہتا۔ میرا بزنس دولت مندوں کے دم سے ہے۔ انہیں اندیشہ ہوا کہ بم کے دھماکے ہوں گے تو وہ کہیں اور چلے جائیں گے اور یہ بات میرے کاروبار کے لیے خراب ہوگی۔ تم ایک ذہین آدمی ہو اس لیے سمجھ سکتے ہو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ لیکن ممکن ہے، تمہیں مزید مصیبت کھڑی کرنے کا شوق چرائے۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ ایسا مت کرنا۔''

وہ مسکرایا۔ اب مجھے اس آدمی اور اس کی مسکراہٹ سے نفرت ہوتی جا رہی تھی۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی سانپ مسکرا رہا ہو۔

''جیسا کہ شاید تم جانتے ہو گے۔'' ویلنسکی کہہ رہا تھا۔ ''کہ میں ایک بہت بڑی تنظیم کا حصہ ہوں۔ ایسی تنظیم جو دنیا کے ہر ملک میں کام کرتی ہے۔ اس لیے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اس شہر میں کوئی اور ہنگامہ کھڑا مت کرنا۔ اگر کرو گے تو بہت پچھتاؤ گے۔ کیا، یہ بات سمجھ میں آ گئی؟''

''میں نے تمہاری بات سن لی۔'' میں کھڑا ہو گیا اور ٹیرس سے چل کر اس بڑے رہائشی کمرے میں آیا۔ سانڈرا انتظار کر رہی تھی۔ وہ دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ اب تک جتنی عورتیں بھی میں نے دیکھی تھیں، اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھیں۔ وہ ایسی عورت نہیں تھی جس سے میں سوزی کی طرح محبت کر سکتا۔ وہ ان سب عورتوں سے مختلف تھی جنہیں میں جانتا تھا۔ اس کی سبز آنکھیں خطرناک... مجبور کرنے... مسحور کرنے والی تھیں۔ اس کی ایک ایک حرکت سے ایسی خود اعتمادی کا اظہار ہو رہا تھا جس سے اکثر عورتیں محروم ہوتی ہیں۔ اس نے دروازہ کھولا اور جب میں باہر جانے کے لیے اس کے قریب سے گزرا تو اس نے سرگوشی میں کہا۔

''آج رات گیارہ بجے۔ تھری کریب ریسٹورنٹ۔''

ایک لمحے کے لیے مجھے یقین نہیں آیا کہ اس نے واقعی وہ کہا تھا جو میں نے سنا۔ میں تصدیق کرنے کے لیے پلٹا مگر وہ دروازہ بند کر چکی تھی۔

☆☆☆

گھر پہنچا تو چھ بج چکے تھے۔ اینڈرسن، تھورسن کی فائل پڑھ رہا تھا۔ میں نے اسے ویلنسکی سے اپنی ملاقات کی تفصیل بتائی۔

''مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سوزی کے معاملے میں مافیا کا ہاتھ نہیں تھا۔'' میں نے آخر میں کہا۔ ''بلکہ کسی نے ہینک اور منکی کی مدد سے اپنا ذاتی انتقام لیا ہے۔ منکی کسی ایسی جگہ دفن کر دیا گیا ہے جہاں اسے تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ ہمیں اس کی فکر نہیں کرنا ہے۔ اب رہ گیا ہینک۔''

''ہاں... ہینک۔''

''ہم اس سے ملنے جائیں گے اور معلوم کریں گے کہ اسے کس نے یہ کام کرنے کے لیے کہا تھا۔ میرا اندازہ ہے کہ یہ انجیلا کی حرکت تھی لیکن میں یقینی طور پر جاننا چاہتا ہوں۔ ہینک نے منہ کھولا اور ثابت ہو گیا کہ وہ انجیلا تھی، تب ہم اس کے پیچھے جائیں گے۔''

''ہم ہینک جیسے گوریلے کا منہ کیسے کھلوا سکتے ہیں؟'' اینڈرسن نے پوچھا۔

''کیا تم کہیں سے بلو ٹارچ لا سکتے ہو؟''

''اوہ، ضرور۔'' اینڈرسن ہنسنے لگا۔ ''بہت اچھا خیال ہے۔ اس کی تھوڑی سنکائی کی جائے گی تو سب کچھ اگل دے گا۔''

میں نے اسکاچ کی بوتل سے دو گلاسوں میں وسکی انڈیلی اور ہم خاموشی سے پینے لگے۔

''ویلسکی تمہیں کیسا آدمی معلوم ہوا؟'' اینڈرسن نے پوچھا۔

''بہت خطرناک، سانپ کی طرح... ایسا آدمی جس سے بچنا چاہیے۔'' میں نے جواب دیا پھر اسے سانڈرا کے بارے میں بتایا۔ اس نے بڑی حیرت سے سنا۔

''پھر کیا اس سے ملنے جاؤ گے؟'' اس نے پوچھا۔

''کیوں نہیں۔'' میں نے جواب دیا۔ ''تمہیں کچھ معلوم ہے تھری کریب ریسٹورنٹ کہاں ہے؟''

ریسٹورنٹ اور کلبوں کے معاملے میں اینڈرسن کی معلومات بڑی وسیع تھیں۔

''ساحلی علاقے میں واقع ہے۔ بہت گراں ریسٹورنٹ ہے۔ سولی جو کے کیفے کے پاس۔ سولی جو کیفے تو دیکھا ہوگا؟''

''ہاں دیکھا ہے۔'' میں نے کہا۔ ''تم بلو ٹارچ لے کر آؤ۔ میں ذرا ہینک کو فون کر لوں۔''

''امید ہے چوکیدار کے پاس ضرور ہوگی۔'' اینڈرسن نے کہا اور اپارٹمنٹ سے باہر چلا گیا۔

میں نے الماری سے ہتھکڑی نکالی۔ بکس سے اپنا اعشاریہ تین آٹھ کا ریوالور نکالا۔ چیک کیا، وہ بھرا ہوا تھا۔ ریوالور جیب میں رکھ کر فون ڈائریکٹری سے ہینک کا نمبر معلوم کر کے ڈائل کیا۔ کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر وہ آیا۔

''کون ہے؟'' اس کی کرخت آواز ابھری۔

''مسٹر اسمڈلے۔'' میں نے سخت لہجے میں کہا۔ ''میں پولیس ہیڈ کوارٹر سے بات کر رہا ہوں۔''

''اب کیا ہے... کیا تم نے اس کمینے کو تلاش کر لیا جس نے میرے کلب میں بم رکھا تھا؟''

''ہم اسی سلسلے میں تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ بس کچھ سوالات۔ اس کے لیے دو سراغ رساں تمہارے گھر بھیجے جا رہے ہیں اوکے؟''

''جلدی بھیجنا۔ مجھے ایک گھنٹے بعد باہر جانا ہے۔'' اس نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

اینڈرسن ایک بلو ٹارچ لے کر واپس آیا۔

''چوکیدار کے پاس ہی مل گئی۔'' اس نے بتایا۔ ''بالکل نئی ہے اور خوب کام کرتی ہے۔''

''تب پھر آؤ چلیں۔''

''میں اس گوریلے سے خود نمٹنا چاہتا ہوں۔ کیا تم موقع دو گے؟''

''تم یہ دیکھنے کے لیے بے تاب ہو کہ تمہارا وہ پیتل کا پنچ اس پر کارگر ہوتا ہے یا نہیں؟''

''وہ ضرور کارگر ہوگا۔''

ہم دس منٹ میں سی گروو روڈ پہنچ گئے۔ لفٹ سے ٹاپ فلور پہنچے۔ میں ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ اینڈرسن نے گھنٹی کا بٹن دبایا۔ کچھ دیر کے بعد دروازہ کھلا۔ ہینک سامنے کھڑا تھا۔ اس نے بہت تنگ سی جینز پہن رکھی تھی۔ اوپری جسم پر کوئی کپڑا نہیں تھا۔ اس کا جسم کسی پیشہ ور باکسر کی طرح شاندار تھا۔

''تمہارا تعلق پولیس سے ہے؟'' اس نے پوچھا پھر چونکا۔ ''میں تمہیں جانتا ہوں۔ لعنت ہو تم پر۔ بھاگ جاؤ یہاں سے۔ اس سے پہلے کہ میں تمہارا چہرہ بگاڑ دوں۔''

اینڈرسن نے بہت آہستہ سے کچھ کہا جسے ہینک سن نہیں سکا اور پھر اس نے وہی کچھ کیا جو کہ اینڈرسن چاہتا تھا کہ کرے۔ اچھی طرح سننے کے لیے اس نے اپنا چہرہ اینڈرسن کی طرف جھکایا اور ایک بہترین ہدف پیش کیا۔ اینڈرسن کا مکا (اس نے انگلیوں میں پیتل کا پنچ پہن رکھا تھا) بجلی کی طرح چمکا اور ایک دھماکے کے ساتھ ہینک کے جبڑے پر پڑا۔ ہینک کی آنکھیں اوپر چڑھ گئیں اور وہ کسی ایسے بیل کی طرح نیچے گرا جس کی گردن کلہاڑی سے کاٹ دی گئی ہو۔ ہم دونوں اسے کمرے کے اندر لے گئے۔ میں نے ایک ہتھکڑی اس کے ہاتھوں اور ایک اس کے پیروں میں ڈال دی۔ اینڈرسن نے بیرونی دروازہ اندر سے بند اور مقفل کر دیا۔ پھر ہم نے چاروں طرف دیکھا۔ پہلے کبھی وہ رہائشی کمرا آراستہ اور آرام دہ رہا ہوگا مگر اب اس کی حالت ابتر تھی۔ ہر چیز سے خستگی اور عدم دیکھ بھال ظاہر تھی۔ میں نے دونوں بیڈ روم اور کچن،

باتھ روم دیکھے۔ سب کی یہی حالت تھی۔ اپارٹمنٹ میں کوئی اور نہیں تھا۔ ہم پانی کی بالٹی ہینک پر پھینک کر اسے ہوش میں لائے۔ اینڈرسن نے بلو ٹارچ کا آن بٹن دبایا۔ سسکاری کی آواز کے ساتھ اس کے چھوٹے سوراخوں سے نیلا شعلہ نکلنے لگا۔

ہینک نے ایک کراہ کے ساتھ آنکھیں کھولیں۔ اپنا سر جھٹکا۔ میں نے اس کی پسلیوں میں ایک ٹھوکر ماری۔ وہ پھر کراہا اور اٹھنے کی کوشش کی۔ میں نے اس کی پیشانی پر پیر رکھ کر فرش پر گرا دیا۔ وہ کسی ایسی جنگلی بلی کی طرح غرایا جو جال میں پھنس کر شکاری پر غراتی ہے۔

''تمہیں سوزی کے چہرے پر تیزاب پھینکنے کے لیے کس نے پانچ ہزار ڈالرز دیے تھے؟'' میں نے پوچھا۔

میں نے اس کے ہاتھ پشت کی طرف کر کے ہتھکڑی پہنائی تھی۔ اس نے اسے توڑنے کی پوری کوشش کی مگر کچھ نہ بنا۔ وہ اس طرح کی ہتھکڑی تھی کہ کھولنے کی کوشش سے اور کس جاتی تھی۔

''پتا نہیں تم کیا کہہ رہے ہو۔'' وہ بڑبڑایا۔ میں نے اینڈرسن کی طرف دیکھا۔

''ذرا اسے بلو ٹارچ کا مزہ چکھاؤ۔''

''بڑی خوشی سے۔'' اینڈرسن نے کہا اور بلو ٹارچ کا شعلہ ہینک کے ننگے سینہ پر تیزی سے پھرایا۔ ہینک بڑے زور سے چیخا۔ لگتا تھا جیسے اس کی جان نکل گئی ہو۔ آنکھوں کی سختی اور نفرت غائب ہوگئی۔ اب ان میں خوف کے تاثرات جھلک رہے تھے۔

''یہ مت کرو۔'' وہ گڑگڑایا۔ ''میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا۔ بس یہ دوبارہ مت کرنا۔''

''تو پھر بتاؤ کہ تمہیں کس نے پانچ ہزار ڈالرز دیے تھے؟'' میں نے پوچھا۔

''انجیلا نے۔ اس شعلے کو مجھ سے دور رکھو۔''

''تفصیل سے بتاؤ۔'' میں نے کہا۔ اینڈرسن آگے بڑھا اور بلو ٹارچ کا شعلہ ہینک کے قریب لایا۔

''انجیلا میرے پاس آئی۔'' ہینک نے جلدی سے کہنا شروع کیا۔ ''وہ غصے سے پاگل ہو رہی تھی کہ تم نے اسے ٹیری کی دولت پانے سے روک دیا۔ تیزاب پھینکنے کا خیال بھی اسی کا تھا۔ جب اس نے پانچ ہزار ڈالرز کی رقم پیش کی تو میں نے ہولا منکی سے بات کی جو ایسے ہر کام کا انتظام کرتا ہے۔ چنانچہ ہم دونوں نے مل کر یہ کام کیا۔ میرا مقصد اسے جان سے مارنا نہیں تھا۔ میں قسم کھاتا ہوں، ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ میں نے سوچا تھا کہ اس کے چہرے کی تھوڑی سی کھال جلا دینا کافی ہوگا۔ مجھے گمان تک نہیں تھا کہ وہ روڈ کی جانب بھاگ کھڑی ہوگی اور ایک ٹرک کے نیچے آجائے گی۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔''

''پھر کیا تمہیں رقم مل گئی؟'' میں نے اس کی طرف نفرت سے دیکھا۔

''ہاں، مل گئی۔ جب انجیلا دینے کا وعدہ کرتی ہے تو ضرور پورا کرتی ہے۔ ڈھائی ہزار میں نے لیے، ڈھائی ہزار منکی کو دے دیے۔''

''وہ کہاں ہے؟''

''معلوم نہیں۔'' ہینک نے بتایا۔ ''کل رات اسے ایک فون کال ملی تھی۔ اس نے کہا مجھے جانا پڑے گا۔ کوئی ضروری کام ہے اور جب سے گیا ہے واپس نہیں آیا ہے۔''

''اس نے بتایا تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے؟''

''میں اس سے سوالات نہیں کرتا۔'' ہینک نے جواب دیا، اس کی نظریں بلو ٹارچ پر لگی تھیں۔ ''اور میں کیا کوئی بھی جس کا دماغ صحیح ہو، اس سے سوال نہیں کرتا۔ مجھے نہیں معلوم وہ کہاں ہے۔''

میں اسے بتا سکتا تھا مگر خاموش رہنا بہتر سمجھا۔

''او کے ہینک! بات آگے بڑھ رہی ہے۔'' میں نے کہا۔ ''اب انجیلا پر آؤ۔ وہ تمہیں دس ہزار ڈالرز ماہانہ ادا کر رہی ہے... کر رہی ہے یا نہیں؟''

''مجھے نہیں۔'' ہینک نے نفی میں سر ہلایا۔ ''اس کا ماجرا کچھ یوں ہے۔ منکی میرے پاس آتا ہے اور میرے کلب کو ادائیگی کی جگہ کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ معاوضے کے طور پر وہ پانچ سو ڈالر فی ہفتہ دیتا ہے۔ چنانچہ میں اسے اجازت دیتا ہوں۔ یہ اپارٹمنٹ اس کا ہے۔ اس نے رہنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ میں اور کچھ نہیں جانتا۔''

''رکو نہیں، بولتے جاؤ۔''

''لوگ میرے کلب آتے ہیں، مجھے لفافے دیتے ہیں۔ انجیلا مجھے ایک چھوٹا پلاسٹک کا بریف کیس دیتی ہے۔ میں ان سب کو ایک تھیلے میں ڈالتا ہوں۔ منکی آتا ہے اور تھیلا لے جاتا ہے۔''

''انجیلا کو بلیک میل کیوں کیا جا رہا ہے؟''

''مجھے نہیں معلوم۔ قسم سے نہیں معلوم۔ یہ کام منکی کا ہے کہ وہ لوگوں کے راز معلوم کرے۔ میں کسی سے کوئی سوال نہیں کرتا اور نہ کچھ جاننا چاہتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ منکی کو

انجیلا کا کوئی راز معلوم ہے۔ کوئی ایسا راز جس کے لیے وہ اتنی بڑی رقم برابر دینے پر مجبور ہے۔ اس کی دماغی حالت بھی ٹھیک نہیں ہے۔ وہ نفسیاتی مریضہ ہے۔''

میں نے اسے غور سے دیکھا اور فیصلہ کیا کہ وہ سچ ہی کہہ رہا ہے۔ منکی جیسا سنگ دل اور بے رحم آدمی ہینک جیسے احمق کو کچھ بتانا گوارا بھی نہیں کرے گا۔ میں نے اینڈرسن سے کہا کہ وہ ہینک کی ہتھکڑیاں کھول دے۔ اس نے کھول دیں۔

''میری بات غور سے سنو۔'' میں نے ہینک سے کہا۔

''اب اس شہر میں تمہارے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ میں نے منکی کے باس سے بات کی تھی۔ منکی کا جسم کیڑے کھا رہے ہیں۔ اب تم اسے دوبارہ نہیں دیکھو گے۔ میں بھی تمہیں دوبارہ دیکھنا نہیں چاہتا۔ اس شہر سے نکلنے کے لیے تمہیں بارہ گھنٹے دیتا ہوں۔ اس کے بعد اگر نظر آئے تو تمہارے دونوں گھٹنے بیکار کر دیے جائیں گے اور تم کبھی نہیں چل سکو گے۔ اس لیے دفع ہو جاؤ۔ سمجھ گئے؟''

''میں کہاں جاؤں؟ میرے پاس کچھ رقم بھی نہیں ہے۔'' ہینک گڑگڑایا۔

''میں تم سے دوبارہ نہیں کہوں گا۔ اگر تم بارہ گھنٹے میں شہر سے نہیں گئے تو پھر کبھی اپنے قدموں سے چلنے کے قابل نہیں رہو گے۔'' میں اینڈرسن کی طرف گھوما۔ ''آؤ چلیں۔ مجھے اس کی صورت سے کراہت ہو رہی ہے۔''

ہم لفٹ سے نیچے اترے۔ سڑک پر آئے اور بارش میں بھیگتے ہوئے اپنی کار کی طرف چل دیے۔

☆☆☆

میں نے تھری کریب ریسٹورنٹ میں قدم رکھا تو ایک ویت نامی لڑکی نے میرا استقبال کیا۔

''آپ نے ریزرویشن کرالی ہے سر؟'' اس نے پوچھا۔

''مجھے بلایا گیا ہے۔'' میں نے جواب دیا۔

''آپ مسٹر ویلیس تو نہیں ہیں؟''

''ہوں تو وہی۔''

''مس سانڈرا آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔'' لڑکی مسکرائی۔ ''میرے ساتھ آئیں۔''

میں لڑکی کے پیچھے چلتے ہوئے ایک بڑے کمرے میں داخل ہوا جو گاہکوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہاں سے ایک زینہ طے کر کے اوپر پہنچا۔ لڑکی نے ایک دروازہ کھول کر میری آمد کا اعلان کیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرا تھا جہاں ایک تنہا میز پر سانڈرا بیٹھی تھی۔ میز پر کھانا تیار تھا۔ اس نے پہلے کھانے کی دعوت دی۔ بتایا کہ وہ اکثر یہیں کھانے آتی ہے۔

''جب کوئی عورت تنہا ہوتی ہے تو کسی ایسی جگہ کھانا مناسب ہوتا ہے جہاں لوگ اسے جانتے ہوں۔'' اس نے کہا۔

''مجھے امید نہیں تھی کہ تم اتنی تنہا رہتی ہوگی۔'' میں نے کہا۔

''میرے کھانے کے اوقات غیر معمولی ہیں۔ کبھی کسی وقت، کبھی کسی وقت کھانے کی فرصت ملتی ہے۔ اب بھی ویلنسکی کیسینو چلا گیا ہے تو مجھے کھانے کا وقت ملا ہے۔''

کھانے کے بعد کافی کا دور شروع ہوا۔ سانڈرا غیر معمولی طور پر حسین اور ہر انداز میں ایک سنسنی خیز عورت تھی۔ اس کی کشش، اس کی جاذبیت کسی تارک الدنیا راہب کو بھی بہکا سکتی تھی۔ اسی کے ساتھ اس کی چمک دار سبز آنکھیں خبردار کر رہی تھیں کہ یہ ایک خطرناک عورت بھی ثابت ہو سکتی ہے۔

''ہاں تو اب بتاؤ تم کیا بات کرنا چاہتی ہو؟'' میں نے کافی پیتے ہوئے پوچھا۔

''اس خانہ خراب شہر میں تم پہلے آدمی ہو جس میں مجھے عزم اور حوصلہ نظر آ رہا ہے... اور مجھے ایک باحوصلہ آدمی کی ضرورت ہے۔''

''تمہیں یہ خیال کیسے ہوا کہ میں باحوصلہ ہوں۔''

''ایسا آدمی جو بلیک کیسٹ جیسے کلب کو بم سے اڑا سکتا ہے اور اس کے گوریلا مالک ہینک کو اتنا خوف زدہ کر سکتا ہے کہ وہ شہر چھوڑ کر بھاگ جائے، اسے حوصلہ مند ہی کہا جائے گا۔''

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ شہر چھوڑ کر چلا گیا ہے؟''

''آدھ گھنٹے پہلے اس نے مجھے فون کیا تھا۔'' سانڈرا نے بتایا۔ ''وہ ویلنسکی سے بات کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اس کی آواز پہچان لی۔ میں نے اس سے کہا کہ ویلنسکی مصروف ہے اور پوچھا کیا کام ہے۔ اس نے بتایا کہ تم نے اس پر تشدد کر کے اگلوا لیا کہ انجیلا نے سوزی پر تیزاب پھینکنے کے لیے اسے پانچ ہزار ڈالرز دیے تھے پھر تم نے اسے دھمکایا کہ وہ شہر چھوڑ کر چلا جائے مگر اس کی جیب خالی تھی اور اس نے پوچھا کہ کیا ویلنسکی اسے کچھ رقم دے سکتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ جہنم میں جاؤ اور ریسیور رکھ دیا۔ پھر میں نے ایک آدمی کو چیک کرنے بھیجا۔ معلوم ہوا کہ ہینک میامی چلا گیا ہے۔''

میں خاموش بیٹھا رہا۔ میرا اندازہ تھا کہ ابھی وہ کچھ اور بھی کہنے والی ہے۔

''میں نے ویلنسکی کو کچھ نہیں بتایا کہ ہینک نے انجیلا کے بارے میں کیا کہا تھا۔'' سانڈرا کی بات جاری تھی۔ ''کیونکہ وہ اس کے نزدیک کافی اہمیت رکھتی ہے۔ اگر اسے معلوم ہو جائے کہ تیزاب کی واردات کے پیچھے انجیلا کا ہاتھ تھا تو اسے یقین ہو جائے گا کہ تم اس سے بھی انتقام لو گے اور اس صورت میں تم دس منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔''

''کچھ بھی ہو میں اس سے بدلہ ضرور لوں گا۔'' میں نے کہا۔

''اس کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے میں تمہیں کچھ اور بتانا چاہتی ہوں۔''

''مگر کیوں؟''

''میں نے تمہیں بتایا نا کہ مجھے ایک نڈر، حوصلہ مند آدمی کی ضرورت ہے اور اب جبکہ تم مل گئے ہو تو میں نہیں چاہتی کہ اپنا انتقام لینے کی کوشش میں تم ختم ہو جاؤ۔ تم اس تنظیم کو تباہ نہیں کر سکتے۔ میری بات توجہ سے سنو۔ ویلنسکی فلوریڈا میں سب سے بڑا شخص ہے اور فلوریڈا سونے کی کان ہے۔ ہر دولت مند آدمی کچھ راز رکھتا ہے۔ چنانچہ ان میں سے ہزاروں بلیک میلنگ کی رقم ادا کرتے ہیں۔ بڑے بڑے اسٹورز، کیسینو، چوٹی کے ہوٹل اپنی سلامتی کے لیے رقم دیتے ہیں۔ خود ویلنسکی سب سے مہنگے اسپینش بے ہوٹل میں مفت رہتا ہے۔ ہوٹل اپنے ملازموں سے جھگڑا نہیں چاہتا اور ویلنسکی ایک اشارہ بھی کرے تو تمام اسٹاف باہر نکل جائے گا۔ اس شہر سے ماہانہ آمدنی کم وبیش پندرہ لاکھ ڈالرز ہوتی ہے۔ ویلنسکی کی ذمے داری ہے کہ وہ یہ رقم برقرار رکھے بلکہ اس میں اضافہ کرے۔ اگر وہ یہ ذمے داری پوری کرنے میں ناکام رہے تو تنظیم اسے ہٹا کر کسی اور کو مقرر کر دے گی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ شہر میں کوئی گڑبڑ نہیں چاہتا۔ انجیلا سے اسے دس ہزار ڈالرز ماہانہ ملتے ہیں۔ اگر تم اس کے لیے کوئی مشکل کھڑی کرو گے تو ویلنسکی کی آمدنی دس ہزار کے بقدر کم ہو جائے گی۔ مجھے معلوم ہے کہ تنظیم اس کے کام سے غیر مطمئن ہوتی جا رہی ہے۔ اسے پندرہ لاکھ سے کہیں زیادہ آمدنی چاہیے اس لیے ویلنسکی آج کل ایک تنی ہوئی رسی پر چل رہا ہے۔ میں تمہیں بتاتی ہوں کہ وہ واحد وجہ جس کے باعث ویلنسکی نے ابھی تک تم پر ہاتھ نہیں ڈالا وہ یہ ہے کہ تم یہاں مقبول اور ہردل عزیز ہو۔ بااثر حلقوں میں تمہارے دوست ہیں۔ پولیس سے اچھے تعلقات ہیں اور وہ کسی بھی قسم کی پبلسٹی نہیں چاہتا۔ تم میری بات سمجھ رہے ہو؟''

''تم مجھے یہ سب کچھ کیوں بتا رہی ہو؟'' میں نے پوچھا۔ ''تم تو ویلنسکی کے لیے کام کرتی ہو اور وہ تمہاری تعریف کرتا ہے۔'' میں نے کہا۔

''میں ابھی اس نکتے پر بھی آتی ہوں۔'' سانڈرا کی مسکراہٹ بڑی زہریلی تھی۔ ''تمہیں بلانے کا واحد سبب یہ تھا کہ وہ تمہیں فریب دے سکے کہ سوزی کے معاملے میں اسے کس قدر افسوس ہے۔ تم نے اس کی اس بات پر اعتبار کر لیا کہ منکی مر چکا ہے۔ وہ بڑے متاثر کن انداز میں جھوٹ بولتا ہے۔ منکی اس کا دایاں ہاتھ ہے۔ یہ منکی اور اس کے کارکن ہی ہیں جو بلیک میل کرنے کے لیے لوگوں کے راز معلوم کرتے ہیں۔ منکی کے بغیر ویلنسکی کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کے لیے منکی کو مارنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا تمہارے لیے اپنا بازو کاٹنا۔ چنانچہ منکی زندہ ہے اور اپنا کام کر رہا ہے۔ ہینک ایک کم عقل آدمی ہے اور تنظیم کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ جب وہ میامی پہنچے گا تو غائب کر دیا جائے گا۔ منکی غیر مطلوب افراد کو غائب کرنے میں بڑی مہارت رکھتا ہے۔''

''کیا تم مجھے یہ بتا رہی ہو کہ وہ کمینہ جس نے سوزی پر تیزاب پھینکا تھا، ابھی زندہ ہے؟'' میں نے پوچھا۔

''ہاں۔'' سانڈرا نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''میں یہی کہہ رہی ہوں۔''

''تو میں اسے کہاں تلاش کر سکتا ہوں؟'' میں نے بڑھتے ہوئے غصے سے سوال کیا۔

''تم اسے نہیں پا سکتے۔ تمہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کا حلیہ کیا ہے۔''

''وہ چھوٹے قد اور چوڑے کندھے رکھتا ہے۔ سفید جیکٹ اور چوڑے چھجے کا ہیٹ پہنتا ہے۔''

''تو پھر کیا ہوا؟'' سانڈرا کے لہجے میں طنز تھا۔ ''وہ اپنا ہیٹ اور جیکٹ اتار دے گا۔ کسی اور رنگ کا جیکٹ پہننے لگے گا۔ اس شہر میں سیکڑوں آدمی چھوٹا قد اور چوڑے کندھے رکھتے ہیں۔ تم اسے کبھی تلاش نہیں کر سکتے تا آنکہ میں تمہاری مدد نہ کروں۔''

''تو تم میری مدد کیوں کرو گی؟'' میں نے اسے گھورا۔

''کیونکہ اس نے میرے والد کو قتل کیا ہے۔'' سانڈرا کا چہرہ سخت ہو گیا۔

''کیوں قتل کیا تھا؟''

''تاکہ ویلنسکی ان کی جگہ لے سکے۔ میرے والد بڑی کامیابی سے فلوریڈا کا بزنس چلا رہے تھے۔ میں ان کی سیکریٹری تھی۔ ہم ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے۔'' سانڈرا نے کچھ جھکتے ہوئے مجھ سے دوسرا سگریٹ

دینے کا اشارہ کیا۔

''تو تم بھی مافیا کی رکن ہو؟'' میں نے اسے سگریٹ دیا اور سلگا بھی دیا۔

''بے شک لیکن اب میں اس کی دشمن بھی ہوں۔ جب میرے باپ کا انتقال ہوا تھا تو میں نے ان کی لاش پر انتقام لینے کی قسم کھائی تھی۔ اسی لیے مجھے ایک باہمت آدمی کی ضرورت ہے۔ ایک دشمن کے بجائے دو دشمن زیادہ مؤثر ہوتے ہیں۔''

''تم ویلنسکی کی سیکریٹری کیسے بنیں؟'' میں نے پوچھا۔

''اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میں یہ بات جانتی ہوں کہ اس نے میرے والد کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا کیونکہ قتل بڑی چالاکی سے کیا گیا تھا۔ میامی کے کسی ڈرائیور نے انہیں کچل دیا۔ میرے والد میرے لیے ایک خط چھوڑ گئے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ ویلنسکی ان کی جگہ کے پیچھے پڑا ہے اور انہیں اندیشہ تھا کہ وہ انہیں ہلاک کر دے گا۔ میں تین سال سے زیادہ عرصے تک اپنے والد کی سیکریٹری رہی تھی اس لیے فلوریڈا میں مافیا کی تنظیم کے بارے میں ویلنسکی سے زیادہ معلومات رکھتی تھی جب میں نے کام کرنے کی خواہش ظاہر کی تو اس نے بڑی خوشی سے مجھے ملازم رکھ لیا۔''

''تمہیں تو اس سے نفرت ہونا چاہیے تھی پھر تم نے اس کے ساتھ کام کرنا کیوں پسند کیا؟''

''تاکہ اس کی بے خبری میں وار کر سکوں۔ میں ایک سال سے زیادہ مدت سے موقع کا انتظار کرتی رہی ہوں۔ میں جانتی تھی کہ میں اکیلی ویلنسکی اور منکی کو شکست نہیں دے سکتی۔ مجھے کسی کی مدد درکار تھی اور اب آخر مجھے ایک کام کا آدمی مل گیا۔ میں تم جیسے آدمی کے تعاون سے اپنے والد کا انتقام لے سکتی ہوں۔ اسی طرح تم سوزی کا بدلہ لے سکتے ہو۔ ہم دونوں کا مقصد ایک ہے۔''

''تمہارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر منکی کو ختم کر دیا جائے تو ویلنسکی بھی اپنے مقام سے گر جائے گا کیونکہ وہ اس کے بغیر آمدنی کا ہدف پورا نہیں کر سکتا؟''

''بے شک کاروبار بند نہیں ہوگا۔ ویلنسکی کو ہٹا کر اس کی جگہ کوئی اور آدمی بھیج دیا جائے گا اور منکی جیسا دوسرا آدمی لوگوں کے راز معلوم کرتا رہے گا۔ تنظیم کو کوئی توڑ نہیں سکتا لیکن ہم دونوں مل کر ویلنسکی اور منکی کو ختم کر سکتے ہیں۔ ایسا ہو گیا تو میں بھی مطمئن ہو جاؤں گی اور تم بھی۔''

میں نے سانڈرا کی باتوں پر غور کیا۔ مافیا کی ایک کارکن کے ساتھ کام کرنا مجھے پسند نہیں تھا لیکن اگر اس کے نتیجے میں مجھے منکی سے بدلہ لینے کا موقع مل جاتا تو مجھے کوئی شکایت نہیں تھی۔

''ٹھیک ہے۔'' میں نے کہا۔ ''تم مجھ پر اعتماد کر سکتی ہو۔ بتاؤ پہلا قدم کیا ہوگا؟''

''تم دل سے کہہ رہے ہو؟'' اس نے مجھے غور سے دیکھا۔

''ہاں کیوں نہیں... تم مجھ پر بھروسا کر سکتی ہو۔''

''پہلا کام منکی کو تلاش کرنا ہے۔'' سانڈرا نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''وہ اپنی رپورٹ فون پر ویلنسکی کو دیتا ہے۔ اب تک ویلنسکی کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہینک اپنی زبان بند نہیں رکھ سکا لیکن اسے یہ معلوم نہیں ہوگا کہ تم جان گئے ہو کہ منکی زندہ ہے۔ اس طرح منکی بھی بے فکر اور بے پروا ہو جائے گا۔ وہ اپنے اپارٹمنٹ میں واپس نہیں آئے گا۔ اس نے وہاں ہینک کو محض دکھانے کے لیے رکھا ہوا تھا۔ منکی کوئی دوسرا اپارٹمنٹ لے لے گا۔ ہمیں اسے تلاش کرنا مشکل ہوگا۔''

''تمہارے خیال میں وہ ہرمیس لانچ پر ہو سکتا ہے؟'' میں نے پوچھا۔ سانڈرا چونک گئی۔

''تمہیں ہرمیس لانچ کے بارے میں کس نے بتایا؟''

''میرے پاس معلومات کے کئی ذرائع ہیں۔ اس کی فکر مت کرو کہ مجھے کیسے معلوم ہوا۔''

''وہ وہاں نہیں ہوگا۔'' سانڈرا نے جواب دیا۔ ''لانچ کو صرف رقوم وصول کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ویلنسکی ہر ماہ کی کیم تاریخ کو وہاں جاتا ہے۔ اس کے بعد لانچ لے کر میامی چلا جاتا ہے۔ منکی کے لیے لانچ بیکار ہے۔ اسے اپنے کام کے لیے وسیع علاقے کی ضرورت ہوتی ہے۔''

''تمہیں کیسے معلوم ہوا؟''

''میرے والد نے بتایا تھا۔ پہلے منکی ان، کے لیے کام کرتا تھا۔''

''تم مجھے اس کا حلیہ بتا سکتی ہو؟''

''میں نے کبھی اسے نہیں دیکھا۔ صرف فون پر اس کی آواز سنی ہے۔ وہ اطالوی لہجے میں بات کرتا ہے۔''

''اس کی کوئی گرل فرینڈ تو ہوگی؟''

''ہاں۔'' سانڈرا نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''ایک مرتبہ ویلنسکی اس سے فون پر بات کر رہا تھا تو اس نے پوچھا تھا کہ ڈولی کیسی ہے۔ وہ منکی کی گرل فرینڈ ہو سکتی ہے۔'' میرا خیال فوراً ڈولی گلبرٹ کی طرف گیا جو کہ بریکرز بلڈنگ میں قیام

پذیر تھی۔ اگر وہ منکی کی گرل فرینڈ تھی تو جب میں نے اس سے ہینک کے بارے میں پوچھا تھا تو اسے خوف زدہ ہونا ہی چاہیے تھا۔ ممکن ہے ہینک منکی کو دھوکا دے رہا ہو اور اس کے ڈولی سے ناجائز تعلقات ہوں۔ یہ ایسا معاملہ تھا جسے چیک کرنا ضروری تھا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ اب وصولیابی کے لیے کون سی نئی جگہ مقرر کی جائے گی؟'' میں نے پوچھا۔ ''ظاہر ہے بلیک کیسٹ کلب کا وجود تو باقی نہیں رہا۔ لوگوں کو یہ بتانا ضروری ہے کہ وہ رقم جمع کرانے کہاں جائیں۔''

''مجھے معلوم نہیں مگر میں پتا کرلوں گی۔''

''منکی پہلی تاریخ کو لازمی طور پر جمع شدہ رقوم لینے آئے گا اور اس میں ابھی آٹھ دن باقی ہیں۔ معلوم کرو کہ اب رقوم کہاں جمع کرائی جارہی ہیں۔ اگر میں منکی کو اس سے قبل تلاش نہیں کرسکا تو پھر اس مقام پر دیکھا جاسکتا ہے۔''

''ٹھیک کہہ رہے ہو۔'' سانڈرا نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''یہ کام مجھ پر چھوڑ دو۔ میں فون کردوں گی۔ اپنا نمبر مجھے دے دو۔''

''نمبر ڈائریکٹری میں لکھا ہے۔ ایک بات اور۔ کیا تمہیں پتا ہے کہ انجیلا کو کس سلسلے میں بلیک میل کیا جارہا ہے؟''

''نہیں، میں نہیں جانتی۔ اس قسم کا تمام ریکارڈ منکی کے پاس ہوتا ہے۔ ویلنسکی کو صرف رقم ملنے سے دلچسپی ہے۔''

''گویا تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ ویلنسکی کو ان افراد کے نام یا ان کے راز کی کوئی خبر نہیں ہوتی جس کی بنیاد پر انہیں بلیک میل کیا جارہا ہے؟''

''اسے آخر کیوں دلچسپی ہوگی؟'' سانڈرا نے جواب دیا۔ ''وہ منکی پر مکمل اعتماد کرتا ہے۔ وہ تفصیلات جاننے کی دردِسری مول نہیں لیتا۔ وہ منشیات کا ایک بڑا ریکٹ چلا رہا ہے جو اسے مصروف رکھتا ہے۔ بلیک میلنگ کا ریکٹ اس نے منکی کے سپرد کردیا ہے۔'' اس نے اپنی رسٹ واچ پر نظر ڈالی۔ ''اب مجھے جانا چاہیے۔ ویلنسکی جلد ہی واپس آنے والا ہوگا۔ کیا میں تم پر بھروسا کرسکتی ہوں؟''

''ضرور کرسکتی ہو۔''

''جب تم منکی کو تلاش کرلو تو اسے ہلاک مت کرنا۔'' سانڈرا کی سبز آنکھوں میں چمک نمودار ہوئی۔ ''یہ خوش کن کام میں اپنے ہاتھ سے کرنا چاہتی ہوں۔'' اتنا کہہ کر وہ چلی گئی۔

☆☆☆

میں تھری کریب ریسٹورنٹ سے نکلا تو رات کا ایک بجا تھا۔ صبح ہونے سے پہلے کچھ نہیں کیا جاسکتا تھا، میں گھر چلا گیا۔ اینڈرسن پہلے ہی سونے جاچکا تھا۔ میں بھی بستر پر لیٹ گیا۔ کچھ دیر سانڈرا کی باتوں پر غور کرتے ہوئے مجھے نیند آگئی۔ صبح دس بجے ناشتا کرتے ہوئے میں نے اینڈرسن کو سانڈرا سے ملاقات کا حال بتایا۔

''تو اب کیا کرنا ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''میں منکی کو تلاش کرنے جارہا ہوں۔'' میں نے جواب دیا۔ ''اس کے بعد انجیلا کو ٹھکانے لگانا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس کے ساتھ لگے رہو۔ میں اس کے بارے میں اس سے کہیں زیادہ معلوم کرنا چاہتا ہوں جتنا ابھی معلوم ہے۔ اس پر نظر رکھو۔ معلوم کرو کہ وہ کیا کرتی ہے، کہاں جاتی ہے۔ وہ اپنا سارا وقت کالج میں تو نہیں گزارتی ہوگی۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ کوئی اس سے ملنے آتا ہے یا وہ کسی سے ملنے جاتی ہے۔''

''اچھی بات ہے مگر تم کیا کرنے جارہے ہو؟''

''میں بریکرز بلڈنگ کے چوکیدار سے ملنے جاؤں گا۔'' میں نے بتایا۔ ''ممکن ہے منکی، ڈولی کے پاس چھپا ہو۔ وہ جو کچھ بھی کررہا ہو، جہاں بھی ہو، میری ساری توجہ اس پر مرکوز ہے۔ اچھا، میں جارہا ہوں۔ اب رات کو ملاقات ہوگی۔''

میں بریکرز بلڈنگ پہنچا۔ اس وقت گیارہ بجے تھے۔ چوکیدار تہ خانے میں مل گیا۔ وہ اپنی جھاڑو پکڑے خلا میں گھور رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر اس کے چہرے پر چمک آگئی۔

''اوہ... تو تم پھر آگئے۔'' وہ بولا۔ ''کیا ٹیری مل گیا؟''

''نہیں، اب میں کسی اور کو تلاش کررہا ہوں۔ کیا تم نے کسی چھوٹے قد اور موٹے آدمی کو دیکھا ہے جو سفید جیکٹ اور چوڑے چھجے کا ہیٹ پہنتا ہے؟''

''میں .... بہت سے لوگوں کو آتے جاتے دیکھتا ہوں۔''

''مجھے بہت سے لوگوں سے دلچسپی نہیں۔ مجھے تو تم کسی ایسے آدمی کے بارے میں بتاؤ جس کا قد چھوٹا، جسم موٹا ہے اور جو سفید جیکٹ پہنتا ہے۔''

''ممکن ہے میں نے اسے دیکھا ہو۔'' چوکیدار نے بے پروائی سے کہا۔ میں نے اپنی جیب سے دس ڈالر کا نوٹ نکالا۔

''اس سے تمہاری یادداشت کو مدد مل سکتی ہے۔''
اس نے میرے ہاتھ سے دس ڈالر کا نوٹ جھپٹا اور اپنی میلی قمیص کی جیب میں رکھ لیا۔
''ہاں، وہ ڈولی کا یار ہے۔ کبھی کبھی یہاں آتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ اس سے رقم لینے آتا ہے۔ جو لوگ یہاں رہتے ہیں وہ پسند نہیں کرتے کہ میں ان کے بارے میں باتیں کروں۔''
''اگر تم انہیں نہیں بتاؤ گے تو انہیں کچھ معلوم نہیں ہو گا۔''
''شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔'' چوکیدار نے اپنا بازو کھجایا۔
''مجھے اس آدمی کا حلیہ بتاؤ۔''
''نہیں جناب! وہ اسے پسند نہیں کرے گا۔ میں اس سے جھگڑا کرنا نہیں چاہتا۔'' وہ بولا۔ میں نے دس ڈالر کا ایک اور نوٹ نکالا۔
''کیا یہ میرے لیے ہے؟'' چوکیدار نوٹ کو گھورنے لگا۔
''ہوسکتا ہے۔ مجھے اس آدمی کے حلیے کی ضرورت ہے۔'' میں نے کہا۔ اس نے کچھ سوچا پھر اثبات میں سر ہلایا۔
''جیسا کہ تم نے کہا، اس کا قد چھوٹا ہے۔ دیکھنے میں سخت معلوم ہوتا ہے۔ میں نے اسے دومرتبہ دیکھا اور اتنا ہی کافی ہے۔ اس کے چہرے سے لگتا ہے کہ کسی نے اس پر بھاری رولر پھیر دیا ہے۔ چپٹی ناک، چپٹی پیشانی، چہرہ ایسا جسے دیکھ کر کوئی بھی ڈر جائے۔ اب تو نوٹ دے دو۔''
''اس کے بال کیسے ہیں۔۔۔ سیاہ یا سنہری؟'' میں نے پوچھا۔
''مجھے معلوم نہیں۔ وہ ان پاگلوں میں سے ہے جو اپنے سر منڈواتے ہیں۔ شاید اسی لیے وہ ہمیشہ ہیٹ اوڑھے رہتا ہے۔ اس کا سر کسی انڈے کی طرح چمکتا ہے۔ حد یہ کہ اپنی بھویں بھی شیو کرتا ہے۔''
''وہ یہاں کتنے کتنے وقفے سے آتا ہے؟''
''معلوم نہیں، میں ہمیشہ تو لابی میں نہیں ہوتا ہوں کہ اسے دیکھ سکوں۔'' چوکیدار کی نظریں بدستور نوٹ پر جمی تھیں۔ ''وہ کل رات یہاں آیا تھا اور کم سے کم میں نے اسے واپس جاتے نہیں دیکھا۔ ممکن ہے وہ اب بھی اپنی داشتہ کے پاس ہو۔''
''او کے۔'' میں نے اسے نوٹ دے دیا۔ ''پھر ملاقات ہو گی۔''

میں زینہ طے کر کے ڈولی گلبرٹ کے اپارٹمنٹ تک گیا۔ دروازے کے لٹو سے ایک تختی لٹک رہی تھی جس پر لکھا تھا۔ ''پریشان مت کرو۔'' میں نے دروازے کے پاس آکر چابی کے سوراخ سے کان لگا دیے۔ ایک مرد اور ایک عورت کی آوازیں کانوں میں آئیں۔ آوازیں واضح نہیں تھیں جس کا مطلب تھا کہ وہ دونوں بیڈروم میں تھے۔ میں بلڈنگ سے نکل کر سڑک پر کھڑی اپنی کار کے پاس آیا اور اندر بیٹھ گیا۔ اپنے آپ کو ایک طویل انتظار کے لیے تیار کیا۔ کوئی دوسرا کام نہیں تھا اور انتظار کرنے کی مجھے عادت تھی۔
مجھے دو طویل گھنٹوں تک انتظار کرنا پڑا۔ میری گھڑی میں ایک بج کر چالیس منٹ ہوئے تھے کہ میں نے ڈولی کو ایک ناٹے قد کے موٹے آدمی کے ساتھ بلڈنگ سے باہر نکلتے دیکھا۔ مگر میری نظریں ڈولی پر نہیں، اس آدمی پر تھیں۔ اس نے گہرے رنگ کی اسپورٹس کیپ سر پر جما رکھی تھی۔ سیاہ اور سفید رنگ کا جیکٹ پہنے ہوا تھا۔ اس کا بغیر بالوں کا چہرہ خوف زدہ کرنے والا تھا۔ چوڑے کندھے، چھوٹی مگر موٹی ٹانگیں، چپٹا ماتھا اور ناک۔ وہ کسی گوریلے کی طرح نظر آرہا تھا۔ مجھے کوئی شبہ نہیں رہا کہ یہ ہی منکی ہے۔ یہ سوچتے ہوئے کہ وہ سوزی کی موت کا ذمے دار ہے، دل چاہ رہا تھا کہ اسے گولی ماردوں مگر میں نے ضبط کیا۔ وہ ڈولی کے ساتھ چند قدم چلا پھر گہری سبز کیڈی کار کے پاس رک گیا۔ چابی سے کار کا مقفل دروازہ کھولا۔ اندر بیٹھا، ڈولی دوسری طرف سے جا کر کار میں بیٹھ گئی۔ میں نے اپنی کار کا انجن اسٹارٹ کیا۔ جب وہ چلا تو میں بھی اس کے پیچھے تھا۔ وہ اوشن بلیوارڈ سے گزر کر ایک سائڈ اسٹریٹ میں مڑ گیا اور ایک اطالوی ریسٹورنٹ کے سامنے کار روک لی۔ ریسٹورنٹ کے دربان نے جلدی سے آگے بڑھ کر کار کا دروازہ کھولا۔ منکی باہر نکلا تو اسے سیلوٹ کیا۔ پھر ڈولی اور منکی ریسٹورنٹ میں چلے گئے۔ میں آہستہ رفتار کے ساتھ قریب سے گزر گیا۔ کار گھڑی کی اور واپس لوٹا۔ ایک سینڈوچ بار نظر آیا تو اس میں گھس گیا۔ بار کے ایک گوشے سے ریسٹورنٹ صاف نظر آرہا تھا۔
میں نے دو گوشت کے سینڈوچ کھائے پھر کافی کا آرڈر دیا۔ ایک گھنٹے اور کافی کی تین پیالیوں کے بعد میں نے ڈولی کو ریسٹورنٹ سے باہر آتے اور ایک طرف جاتے دیکھا۔ میرا اندازہ تھا کہ وہ واپس بریکرز بلڈنگ جارہی ہے۔ میں اپنا بل ادا کر کے باہر آگیا۔ کیڈی کے قریب سے گزرتے ہوئے میں نے اس کی رجسٹریشن پلیٹ کا نمبر نوٹ

کیا۔ میں اپنی کار میں آ کر بیٹھ گیا اور کار کے عقبی آئینے میں ریسٹورنٹ کو دیکھتے ہوئے انتظار کرنے لگا۔ آدھ گھنٹے کے بعد منکی باہر نکلا۔ اس کے ساتھ ایک طویل قامت دبلا پتلا آدمی بھی تھا جس نے دھوپ کا چشمہ لگا رکھا تھا۔ اس کے لمبے بال کندھوں تک آ رہے تھے۔ سیاہ ہیٹ نے چہرے کا ایک حصہ چھپا رکھا تھا۔ دونوں آدمی کیڈی میں بیٹھ گئے۔ منکی نے اسٹیئرنگ سنبھالا۔ کار اسٹارٹ کی۔ وہ میرے قریب سے گزر گیا۔ پھر میں نے بھی اپنی کار اس کے تعاقب میں ڈال دی۔ یہ سڑک آگے جا کر سی ویو ایونیو سے مل جاتی تھی جہاں اس وقت ٹریفک کا ہجوم تھا۔ مجھے سڑک پر مڑنے کا موقع نہیں ملا اور منکی کی کار جلد ہی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ میں نیپچون ٹیورن کی طرف چل دیا۔ البرنی اپنی مخصوص جگہ بیٹھا بیئر پی رہا تھا۔ میں نے کار اس کے قریب جا کر روک دی۔ مجھے دیکھ کر وہ مسکرایا۔ میں کار سے اترا۔

''یہ مختصر ملاقات ہے البرنی۔'' میں نے کہا اور بیس ڈالر کا نوٹ اسے پکڑا دیا۔ ''تم ایک لمبے دبلے پتلے آدمی کو جانتے ہو۔ سر کے بال کالے اور لمبے... کالا ہیٹ پہنتا ہے اور دھوپ کا چشمہ لگاتا ہے۔ وہ کون ہے؟''

''زہر ایک دم زہر۔'' البرنی چونکا۔ ''اس سے دور رہنا مسٹر ویلیس! اس کا نام سول ہرماس ہے۔ وہ ویلنسکی کی لانچ چلاتا ہے۔''

''کہاں ملے گا؟''

''تم میری ہلاکت کا سامان کر رہے ہو۔'' البرنی بڑبڑایا۔ ''وہ سی وی ایونیو کے بنگلے کا مالک ہے۔ جب لانچ پر نہیں ہوتا تو بنگلے میں رہتا ہے۔''

''شکریہ البرنی۔'' میں نے کہا، کار میں بیٹھا اور سی ویو ایونیو کی جانب روانہ ہو گیا۔ پُرہجوم ٹریفک میں راستہ بناتے ہوئے کافی دیر میں ایونیو پہنچا۔ مطلوبہ بنگلہ بہت دور اور سمندر کے کنارے تنہا جگہ پر بنا ہوا تھا۔ یہ بنگلے سے زیادہ رینچ ہاؤس معلوم ہوتا تھا۔ کافی بڑا تھا۔ کم سے کم پانچ بیڈ رومز ضرور ہوں گے۔ تنہا مقام پر ہونے کے باوجود اس وقت اس جگہ لڑکے اور لڑکیوں کا ہجوم تھا۔ میں نے کچھ دیر انتظار کیا اور جب ہجوم کچھ کم ہوا تو بنگلے کے پاس سے گزرا۔ گیٹ کے پاس دو آدمی یونیفارم پہنے کھڑے تھے۔ ایک پولیس ڈاگ بھی ان کے ساتھ تھا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ منکی ضرور اس جگہ چھپا ہوا ہے۔ میں کچھ آگے جا کر رک گیا۔ میں اس کے باہر نکلنے تک انتظار کرنا چاہتا تھا۔ کچھ دیر انتظار کیا پھر وہاں سے چل کر ایک فون بوتھ تک گیا۔ اندر جا کر سانڈرا کا نمبر ڈائل کیا۔ کچھ دیر کے بعد اس کی آواز ابھری۔

''کون ہے؟''

''کیا تم بات کر سکتی ہو؟'' میں نے پوچھا۔

''ہاں مگر جلدی اور مختصر۔ وہ ٹیرس پر موجود ہے۔''

''اچھا تو ہم کہیں مل سکتے ہیں؟''

''چھ بجے شام۔ تھری کریب ریسٹورنٹ میں۔'' سانڈرا نے جواب دیا پھر اچانک سخت لہجے میں بولی۔ ''مجھے افسوس ہے تم نے رانگ نمبر ڈائل کیا ہے۔'' میں سمجھ گیا کہ ویلنسکی کمرے میں آ گیا ہوگا۔

میں واپس کار میں آ بیٹھا۔ پھر کچھ سوچا اور پولیس ہیڈ کوارٹر چل دیا۔ لیپسکی اپنے آفس میں مل گیا۔

''ہیلو۔'' میں نے کہا اور ایک کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ ''بہت مصروف ہو؟''

''کل تم آدھی رات کے قریب کہاں تھے؟'' اس نے مجھے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''اگر تم واقعی جاننا چاہتے ہو تو میں ایک گرل فرینڈ کے ساتھ تھا۔''

''کون گرل فرینڈ... کیا نام ہے اس کا؟''

''بیکار باتیں مت کرو۔'' میں نے کہا۔ ''تم جانتے ہو کہ مجھ سے اس قسم کا سوال نہیں پوچھ سکتے۔ آخر تم یہ کیوں جاننا چاہتے ہو کہ میں کہاں تھا؟''

''ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ میامی پولیس نے سمندر سے ہینک اسمڈلے کی لاش برآمد کی ہے۔ کسی نے اس کے سر میں گولی مار کر اسے ہلاک کر دیا۔''

اطمینان کی ایک لہر میرے جسم میں اتر گئی۔ ایک ختم ہوا، دو باقی ہیں... انجیلا اور منکی۔

''حیرت ہے، یہ کام کس نے کیا ہوگا؟'' میں نے تعجب ظاہر کیا۔

''سوائے تمہارے کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ ہے نا؟''

''بالکل درست، بہرحال اس بن مانس کے مرنے سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ میں کچھ معلوم کرنے آیا تھا۔ پہلی بات یہ کہ تم نے تیزاب کی واردات کے سلسلے میں کوئی اور بات معلوم کی؟''

''نہیں۔'' لیپسکی دوسری طرف دیکھنے لگا۔ ''مجھے افسوس ہے ویلیس کہ جو کچھ ہم جانتے ہیں، وہ تم بھی جانتے ہو۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔''

''سول ہرماس کے بارے میں کچھ معلوم ہے؟''

''تمہارا مطلب ہے ویلنسکی کی لانچ کا کیپٹن؟''

''ہاں۔''
''پولیس کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ تمہیں اس سے کیا دلچسپی ہے؟''
''میں تیزاب کی واردات بھولنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔'' میں نے جواب دیا۔ ''سوزی میری ہونے والی بیوی تھی۔ ابھی میں معلومات جمع کر رہا ہوں۔ جب میرے ہاتھ کوئی ٹھوس ثبوت آجائے گا، میں تمہارے پاس آؤں گا۔''
''ہاں، ہمیں کوئی ثبوت فراہم کر دو پھر ہم مجرم کو چھوڑنے والے نہیں۔''
''ہرماس کے متعلق کیا جانتے ہو؟''
''بڑے ٹھاٹ سے رہتا ہے۔ حفاظت کے لیے گارڈز رکھتا ہے۔ ہمارے پاس اس کے خلاف کچھ نہیں ہے۔''
''اگلا سوال... ہولا منکی کے بارے میں کیا جانتے ہو؟'' میں نے پوچھا۔ لیپسکی چونک گیا۔
''اس ذلیل کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو؟''
''مجھے یقین ہے کہ تیزاب اسی نے پھینکا تھا۔ جو حلیہ معلوم ہوا ہے، اس سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس نے ہینک کو اپنے اپارٹمنٹ میں رہنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ تیزاب کی واردات میں دونوں ملوث ہیں۔''
''کوئی ثبوت ہے؟'' لیپسکی نے دلچسپی سے پوچھا۔
''ابھی تو نہیں مگر جلد ہی مل جائے گا۔ پھر میں اسے تمہارے حوالے کر دوں گا۔''
''دیکھو ویلیس! تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تم کس مصیبت کو دعوت دے رہے ہو۔'' لیپسکی سنجیدگی سے بولا۔ ''منکی بہت خطرناک آدمی ہے۔ مجھے تمہارے جذبات کا احساس ہے۔ ممکن ہے تمہارا اندازہ درست ہو کہ یہ حرکت منکی نے کی تھی۔ یہ اسی کا طریقہ کار ہے مگر وہ بہت چالاک ہے۔ تم جرم ثابت نہیں کر سکتے۔ تم اس بات کو بھول کیوں نہیں جاتے۔ ہینک مر چکا ہے۔ تمہارا حساب کسی نہ کسی حد تک برابر ہو گیا۔ اب اپنی سلامتی کے لیے اس جھگڑے سے الگ ہو جاؤ۔''
''تم جانتے ہو کہ اس شہر میں سیکڑوں افراد کو بلیک میل کیا جا رہا ہے لیکن شاید تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ان سے ہر ماہ تقریباً پندرہ لاکھ ڈالرز وصول کیے جاتے ہیں۔'' میں نے کہا۔ لیپسکی نے حیرت سے مجھے دیکھا۔
''بلیک میلنگ کے ریکٹ کے بارے میں ہمیں پتا ہے مگر اتنی بڑی رقم... تمہیں کیسے معلوم ہوا؟''
''میرے اپنے ذرائع ہیں۔'' میں نے جواب دیا۔ ''وہ مجھے خبریں دیتے ہیں اور پولیس سے بد کتے ہیں۔ اب میری بات سنو۔ بلیک میلنگ کے شکار ہر ماہ کی پہلی کو ادائیگی کرتے ہیں۔ بڑے لوگ اپنی رقم ہینک کو دیتے تھے اور چھوٹے موٹے شکار ویلنسکی کی لانچ پر جاتے ہیں، رات کے تقریباً تین بجے۔ ان کی رقم وہاں وصول کی جاتی ہے۔ اس وقت ساحلی علاقہ بالکل سنسان ہوتا ہے۔ پولیس کے دو کانسٹیبل ڈیوٹی پر ہوتے ہیں مگر وہ مافیا کے تنخواہ دار ہیں۔ ان سے چھٹکارا پا کر دو ہوشیار آفیسر ڈیوٹی پر متعین کرو جنہیں ہر شخص سے پوچھ گچھ کا اختیار حاصل ہو۔ خاص طور سے ان سے جو لانچ پر جاتے ہیں۔ اس سے تمہیں بہت کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔''
''ہینک کا کلب تو اب موجود نہیں تو اس کے حصے کا کام کون کرتا ہے؟''
''وصولیابی کی نئی جگہ مقرر کر دی گئی ہے۔ جیسے ہی مجھے معلوم ہوا کہ وہ کہاں ہے، تمہیں خبر کر دوں گا۔''
''مجھے چیف سے بات کرنا پڑے گی۔'' لیپسکی نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔
''میں یہی چاہتا ہوں۔ ذرا کچھ سرگرمی دکھاؤ۔ پہلی تاریخ میں ابھی سات دن باقی ہیں۔'' میں کھڑا ہو گیا۔
''منکی سے تعرض مت کرنا۔'' لیپسکی نے کہا۔ ''تم اس سے نہیں نمٹ سکتے۔ ہمارے لیے بھی اس سے نجات پانا مشکل ہے۔ اس شہر میں ایسے کئی بڑے لوگ ہیں جو اپنا بھانڈا پھوٹنے کے مقابلے میں رقم دے کر بھانڈا پھوڑنے والے کا منہ بند رکھنا پسند کرتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنا۔''
''تم تو اس طرح کہہ رہے ہو جیسے میں خود نہیں جانتا۔ ایک بات تو بتاؤ، تم لوگ یہ بلیک میلنگ ریکٹ ختم کرنے کے لیے کچھ کر رہے ہو یا نہیں؟''
''ایک منظم بلیک میلنگ ریکٹ کو ختم کرنا انتہائی دشوار ہوتا ہے۔'' لیپسکی نے جواب دیا۔ ''ہم جانتے ہیں کہ ویلنسکی یہ کام کرتا ہے لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں۔ ہمیں تین چار افراد کی ضرورت ہے جنہیں بلیک میل کیا گیا ہو اور وہ ہمیں اس کی رپورٹ کریں۔ صرف اسی وقت ہم کوئی ٹھوس کارروائی کر سکتے ہیں۔ فرض کرو کہ ہم خوش قسمت ثابت ہوں۔ فرض کرو، تین چار اشخاص اعتراف کر لیں کہ ان کی زندگی میں کوئی ایسی بات ہے جس کی وجہ سے انہیں بلیک میل کیا گیا، تب ہی ہم کسی مجرم پر ہاتھ ڈال سکتے ہیں۔ مگر وہ ایسا

کریں گے نہیں کیونکہ پھر اس شہر میں ان کی زندگی ختم ہوجائے گی۔ ان کی مثال ہینک کی لاش کی طرح ہوگی جسے سمندر سے نکالا گیا ہے۔''

''گویا تم کچھ نہیں کررہے؟''

''تقریباً ایسا ہی سمجھو۔ ہم کچھ نہیں کررہے ہیں۔''

''اچھا، کم سے کم ساحلِ سمندر کے ان دو کانسٹیبلوں کو تو ہٹادو۔ ممکن ہے اس طرح تم بلیک میلنگ کرنے والوں کو اَپ سیٹ کرسکو۔''

''ٹھیک ہے، میں چیف سے بات کروں گا۔'' لیپسکی نے وعدہ کیا۔

''اچھا پھر ملاقات ہوگی۔'' میں نے کہا اور ہیڈ کوارٹر سے باہر نکل آیا۔

☆☆☆

میرے پاس اتنا وقت تھا کہ گھر جاسکوں۔ اینڈرسن موجود نہیں تھا۔ میرا اندازہ تھا کہ وہ انجیلا کی نگرانی کررہا ہوگا۔ میں نے کچھ آرام کیا پھر غسل کرکے لباس بدلا اور تھری کریب ریسٹورنٹ روانہ ہوگیا۔ وہاں پہنچا تو چھ بجنے میں تین منٹ تھے۔ ہیڈ ویٹرویلی نے مسکراتے ہوئے میرا استقبال کیا اور بتایا کہ سانڈرا میرا انتظار کررہی ہے۔ میں سیڑھیاں طے کرکے اوپر گیا۔ دروازے پر دستک دی اور اندر داخل ہوگیا۔ سانڈرا میز پر بیٹھی سگریٹ پی رہی تھی۔

''ہیلو ویلیس! یہ ملاقات مختصر رہے گی۔ ویلنسکی سات بجے واپس آجائے گا۔'' اس نے بتایا۔

میں اس کے بالمقابل ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس وقت بھی مجھے اس کی جاذبیت اور جنسی کشش کا پورا احساس تھا۔ وہ اپنے آسمانی رنگ کے لباس میں، اپنی سبز آنکھوں کے ساتھ... بڑی سحر انگیز نظر آرہی تھی۔

''میں منکی کو دیکھ چکا ہوں۔'' میں نے بتایا۔ ''اور میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں چھپا بیٹھا ہے۔''

اس بات کا فوری ردِعمل ہوا۔ چمکتی آنکھوں کے ساتھ وہ آگے کی جانب جھک گئی۔ ''تم نے اسے دیکھا ہے... کیسے؟''

مختصر طور پر میں نے اسے وہ تمام باتیں بتائیں جو چوکیدار سے معلوم ہوئی تھیں۔ پھر یہ کہ میں نے کس طرح ڈولی کو ایک اسی حلیے کے آدمی کے ساتھ جاتے دیکھا۔ کس طرح ان کا اطالوی ریسٹورنٹ تک تعاقب کیا۔ کس طرح ڈولی کے جانے کے بعد وہ آدمی جو یقیناً منکی تھا، ایک اور آدمی کے ساتھ باہر نکلا۔ میں نے سانڈرا کو بتایا کہ یہ آدمی سول ہرماس تھا۔ دونوں سی ویو ایونیو کی طرف روانہ ہوئے مگر ٹریفک کے ہجوم میں مجھ سے گم ہوگئے۔

''ہاں۔'' سانڈرا نے سر ہلایا۔ ''وہ وہاں رینج ہاؤس گیا ہوگا۔ ویلنسکی نے وہ عمارت میرے والد کے مشورے سے بنوائی تھی۔ اس میں حفاظت کا مکمل انتظام ہے۔ اگر منکی وہاں چھپا ہے تو اس تک پہنچنے کا کوئی امکان نہیں۔''

''ٹھیک ہے۔ تب ہم انتظار کریں گے۔'' میں نے کہا۔ ''کبھی نہ کبھی تو وہ باہر نکلے گا، تب اسے دیکھ لیں گے۔''

''مہینے کی آخری تاریخ کو وہ ضرور نکلے گا۔ پھر ہم اسے نہیں چھوڑیں گے۔'' سانڈرا کے ہونٹوں پر ایسی زہریلی مسکراہٹ تھی جو آج تک میں نے کسی عورت کے ہونٹوں پر نہیں دیکھی تھی۔

''تم نے اسے نہیں دیکھا، میں نے دیکھا ہے۔ خیر، جب بھی وہ باہر آئے، تمہارا کیا مشورہ ہے... ہم کیا کریں؟''

''ہم اسے پکڑ لیں گے۔ میں اسے زندہ پکڑنا چاہتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں وہ سسک سسک کر مرے۔''

''منکی کو پکڑنا ایسا ہی ہوگا جیسے کسی چیتے کو پکڑنا۔''

''طریقے سوچے جاسکتے ہیں۔'' سانڈرا اٹھ کھڑی ہوئی۔ ''میں کچھ نہ کچھ سوچ لوں گی۔ ویلنسکی تین دن کے لیے نیویارک جانے والا ہے۔ ہم اب جمعرات کو ملیں گے۔''

جمعرات مہینے کا آخری دن تھا۔ میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس نے مسکراتے ہوئے میرے شانے پر تھپکی دی اور چلی گئی۔ میں کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا پھر اٹھ کر اپنی کار کی طرف چل دیا۔

☆☆☆

رات کے دس بجے کے بعد میں وھسکی پیتے ہوئے کچھ اہم باتوں پر غور کررہا تھا کہ اینڈرسن آگیا۔ بارش پھر شروع ہوگئی تھی اور موسلا دھار ہورہی تھی۔ میں نے سوچا کہ وہ تھکا ہوا آیا ہوگا، اس کے لیے ایک گلاس وھسکی بنادوں مگر اس نے آتے ہی نعرہ لگایا کہ وہ بھوکا ہے۔

''بیٹھ جاؤ۔ وھسکی پیو۔ ہمیں بہت سی باتیں کرنا ہیں۔'' میں نے کہا۔

''یہ تمہارا خیال ہے۔ میں بھوک سے مر رہا ہوں۔ آٹھ گھنٹے تک کار میں بیٹھا رہا ہوں۔ ایک ہاٹ ڈاگ کے علاوہ کوئی دوسری چیز حلق سے نہیں اتری۔ جب تک میں کھانا نہ کھالوں کوئی بات نہیں کرسکتا۔''

اور مجھے ایسا ہی کرنا پڑا۔ جب تک اینڈرسن نے پیٹ

بھر کر کھانا نہیں کھالیا، زبان نہیں کھولی۔
''مجھے واقعی بہت زور کی بھوک لگی تھی۔'' وہ بولا۔
''تو اب پیٹ بھر لیا نا۔'' میں نے کہا۔ ''اب بتاؤ، انجیلا کی نگرانی کے سلسلے میں کیا ہوا؟''
''رپورٹ کرنے کے لیے بہت کچھ ہے۔'' اینڈرسن نے جواب دیا۔ ''میں صبح گیارہ بجے سے انجیلا کے کاٹیج کی نگرانی کر رہا تھا۔ کوئی خاص بات نظر نہیں آئی۔ دوپہر میں حنا اسمڈلے خریداری کی باسکٹ لیے گھر سے نکلی اور کار میں بیٹھ کر چلی گئی۔ دس منٹ بعد انجیلا نمودار ہوئی۔ اس وقت کافی بارش ہو رہی تھی۔ اس نے ٹی شرٹ اور جینز پہن رکھی تھی، چشمہ لگایا ہوا تھا۔ وہ باغ میں چہل قدمی کرنے لگی۔ بہت جلد بُری طرح بھیگ گئی۔ میرے چھپنے کی جگہ بہت محفوظ تھی۔ نظر آئے بغیر بہت کچھ دیکھ سکتا تھا۔ وہ پنجرے میں بند کسی جنگلی بلی کی طرح بپھری ہوئی ٹہل رہی تھی۔ اپنے آپ سے باتیں بھی کرتی جا رہی تھی۔ کبھی کبھی رک کر اپنی بند مٹھیوں سے اپنا سر پیٹنے لگتی تھی۔ دو تین مرتبہ ہوا میں گھونسے لہرائے اور پھر ٹہلنا شروع کر دیا۔ اس کی حرکات ایسی تھیں جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔ پھر وہ دھماکے سے دروازہ بند کرتے ہوئے کاٹیج میں چلی گئی۔
''میں کار میں بیٹھا انتظار کرتا رہا۔ کچھ دیر بعد حنا اسمڈلے بازار سے واپس آئی۔ اس کی باسکٹ بھری ہوئی تھی۔ پھر اگلے دو گھنٹے تک کچھ نہیں ہوا اور تب ہنگامے شروع ہو گئے۔ میں نے کاٹیج سے ہسٹریائی چیخیں بلند ہوتے سنیں۔ ان چیخوں نے مجھے پریشان کر دیا۔ میرے رونگٹے کھڑے ہونے لگے۔ میں بھاگ کر کاٹیج پہنچا۔ رہائشی کمرے کی کھڑکی سے جھانک کر دیکھا اور کیا بتاؤں کیسا منظر تھا۔ حنا ایک گوشے میں کھڑی تھی اور انجیلا آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا چاقو تھا لیکن حنا پُرسکون کھڑی تھی اور کچھ کہہ رہی تھی، تب اچانک انجیلا چیخی 'نکل جاؤ یہاں سے کالی چڑیل۔ مجھے ٹیری چاہیے' مجھے یہ سب کچھ کسی خوفناک فلم کا منظر لگ رہا تھا۔ ایک طرف وہ دیوانی لڑکی ہاتھ میں چاقو بلند کیے حنا کی طرف بڑھ رہی تھی، دوسری جانب حنا پیچھے ہٹتے ہٹتے دیوار سے جا لگی تھی۔ میں بیرونی دروازے کی طرف بھاگا اور گھنٹی کا بٹن دبایا۔ انجیلا جو چیخ کر کہہ رہی تھی، مجھے ٹیری چاہیے... مجھے ٹیری چاہیے، ایک دم خاموش ہو گئی۔ میں بٹن دباتے رہا۔ چند منٹ کے بعد دروازہ کھلا۔ حنا نے مجھے گھور کر دیکھا۔
''معاف کرنا۔'' میں بولا۔ ''میں ریڈرز ڈائجسٹ کی طرف سے آیا ہوں اور...'' مجھے مزید بولنے کا موقع نہیں ملا۔ حنا نے دروازہ بند کر دیا۔ میں نے چند منٹ انتظار کیا پھر ایک بار پھر رہائشی کمرے کی کھڑکی سے جھانکا۔ انجیلا ایک کرسی پر بیٹھی اپنا سر پیٹ رہی تھی۔ چاقو فرش پر گرا ہوا تھا۔ حنا نے اسے اٹھایا اور کچن میں چلی گئی۔ چند لمحے بعد وہ باہر آئی اور انجیلا کو پکڑ لیا۔ انجیلا کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا۔ انجیلا شاید بے ہوش ہو گئی۔ حنا اسے اٹھا کر نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ میں اپنی کار میں جا کر بیٹھ گیا۔ انتظار کرتا رہا لیکن پھر کچھ نہیں ہوا۔ یہ ہے میری رپورٹ' انجیلا ایک پاگل لڑکی ہے۔ اسے کہیں بند کر کے رکھنا چاہیے۔''
''وہ ٹیری کا نام لے کر چیختی رہی؟'' میں نے پوچھا۔
''ہاں۔''
''جوش اسمڈلے نے مجھے بتایا تھا کہ جب ٹیری گھر چھوڑ کر گیا تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے انجیلا کی زندگی سے تمام اجالے چلے گئے ہوں۔ ٹیری کے ساتھ کیا ہوا؟ اب وہ کہاں ہے؟ مجھے شروع سے ہی احساس ہو رہا تھا کہ ٹیری ہی اس معمے کی چابی ہے۔''
''چلو مان لیا۔ اب کیا کریں؟'' اینڈرسن نے پوچھا۔
''میں مسز تھورسن سے بات کرنے جا رہا ہوں۔'' میں نے جواب دیا۔ ''صرف وہی انجیلا کو پاگل خانے میں داخل کرنے کے سرٹیفکیٹ پر دستخط کر سکتی ہے... اور اس معاملے میں دو افراد صحیح معلومات دے سکتے ہیں۔ ایک جوش دوسری اس کی بیوی حنا۔ مجھے افسوس ہے اینڈرسن مگر تمہیں واپس جا کر کاٹیج کی نگرانی کرنا پڑے گی۔ میں تھورسن کے بنگلے پر جا رہا ہوں۔ قسمت نے ساتھ دیا تو مسز تھورسن سے بات کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔''
''ٹھیک ہے جیسا تم کہو۔'' اینڈرسن بولا۔ ''آؤ چلیں... مگر میں کب تک کاٹیج کی نگرانی کروں... کیا تمام رات؟''
''معلوم کرو کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ میں مسز تھورسن سے بات کر کے تم سے آملوں گا۔'' میں نے جواب دیا۔
''جب تک میں نہ آؤں، وہیں رہنا۔''
ہم اپنی اپنی کار میں روانہ ہو گئے۔ میں نے اپنی کار تھورسن کے بنگلے کے گیٹ سے کچھ فاصلے پر روک دی۔ اینڈرسن اس تنگ سڑک پر بڑھتا چلا گیا جو کاٹیج کی طرف جاتی تھی۔ میں کار سے باہر نکلا اور بارش میں بھیگتا ہوا گیٹ کی طرف چلا۔ میں نے دیکھا کہ جوش کے کمرے کے علاوہ پورے بنگلے میں تاریکی ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ مسز تھورسن

یا تو گھر میں نہیں ہے یا پھر سونے چلی گئی ہے۔ میں نے کچھ دیر سوچنے کے بعد جوش سے ملنے کا فیصلہ کیا۔ اس وقت ساڑھے گیارہ بج رہے تھے۔ میں نے گھنٹی کی زنجیر کھینچی۔ چوتھی کوشش کے بعد جوش نے دروازہ کھولا۔ مجھے دیکھتے ہی اس نے بتایا کہ مسز تھورسن گھر میں نہیں ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ میں ایک بار پھر اس سے بات کرنا چاہتا ہوں اور اسے ایک طرف ہٹا کر اندر داخل ہو گیا۔ جوش دروازہ بند کر کے مجبوراً میرے پیچھے چلا۔ میں اس کے کمرے میں پہنچا۔ وھسکی کی ایک خالی اور دوسری نصف بوتل دیکھ کر سمجھ گیا کہ وہ ضرورت سے زیادہ شراب پیتا رہا ہے۔ میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ جوش نے اپنی کرسی سنبھالی اور میری طرف دیکھا۔

''تم نے ہینک کے بارے میں تو سن لیا ہوگا؟'' میں نے پوچھا۔

''ہاں مسٹر ویلیس۔'' جوش نے افسردگی سے کہا۔ ''میں اسے برابر منع کرتا رہا، خبردار کرتا رہا لیکن اس نے ایک نہ سنی۔ میرا مذاق اڑاتا رہا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اب وہ آرام سے ہو۔''

''تم نے مجھے بتایا تھا کہ ٹیری اور انجیلا میں بڑی محبت تھی۔ مجھے بتاؤ وہ کتنی محبت کرتے تھے؟''

''میں سمجھا نہیں۔''

''ذرا سوچو وہ آپس میں کتنی محبت کرتے تھے۔''

''انجیلا اس کی پرستش کرتی تھی۔ جب وہ موسیقی کے کمرے میں پیانو بجاتا تھا تو انجیلا کمرے کے باہر بیٹھ کر بڑی محویت سے سنتی تھی۔ اتنی محبت تھی ان میں۔'' جوش نے وھسکی کا ایک گھونٹ پیا۔ ''جب ٹیری گھر سے چلا گیا تو انجیلا جیسے اپنے حواس کھو بیٹھی۔ اسے قابو میں رکھنا مشکل ہو گیا۔ صرف میری بیوی ہی اسے سنبھال سکتی تھی۔''

''میرا خیال ہے کہ اس کے باپ کا رویہ ٹیری کے ساتھ اچھا نہیں تھا۔ یہاں تک کہ اس نے ٹیری کو گھر چھوڑنے پر مجبور کر دیا تو انجیلا نے اپنی بہکی ہوئی ذہنی کیفیت میں فیصلہ کیا کہ اگر اس کے والد کا انتقال ہو جائے تو ٹیری واپس آجائے گا۔ کیا تم میرے اس خیال سے متفق ہو؟''

''مجھے کیا معلوم کہ انجیلا کی ذہنی کیفیت کیا تھی۔ وہ کیا سوچتی تھی۔'' جوش نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

''میں سمجھتا ہوں کہ انجیلا نے دانستہ اپنے والد سے جھگڑا کیا۔ اتنا جھگڑا کہ اس کے والد کو غصے کی وجہ سے ہارٹ اٹیک ہو جائے اور پھر اسے اس طرح دھکا دیا کہ اس کا سر میز سے ٹکرا گیا۔'' میں نے کہا، جوش خاموش بیٹھا رہا۔

''تم نے سنا نہیں کہ میں نے کیا کہا؟'' میں پھر بولا۔ ''میں سمجھتا ہوں کہ انجیلا نے اپنے والد کو مار ڈالا تاکہ اس کا بھائی گھر واپس آسکے۔ میرا خیال ہے کسی نے یہ واقعہ ہوتے دیکھا اور افشائے راز کی دھمکی دے کر اسے بلیک میل کرنے لگا اور یوں انجیلا ہینک کے ذریعے اسے رقم دینے پر مجبور ہو گئی۔''

''تم غلط سوچ رہے ہو مسٹر ویلیس۔'' جوش نے ایک گہری سانس لی۔ ''انجیلا اور اس کے باپ میں جھگڑا ہوا تھا اور بہت ہوا تھا لیکن تھورسن کو جب دل کا دورہ پڑا تو انجیلا اس سے پہلے ہی چلی گئی تھی۔ صرف میں نے دیکھا تھا کہ کیا ہوا اور کیا نہیں۔ میں نے اس کی غصے بھری آوازیں سنیں۔ لیکن جب میں کمرے میں گیا تو تھورسن اکیلا تھا اور بڑی گھبراہٹ میں اپنی میز کی دراز سے دوا کی گولیاں نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ گولیاں جنہیں وہ دل کا دورہ پڑنے پر کھاتا تھا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور میں نے گولیاں تلاش کر لیں۔'' وہ کہتے کہتے رک گیا۔

''پھر کیا ہوا؟'' میں نے پوچھا۔

''میں نے گولیاں دراز سے نکال لیں اور الگ ہٹ گیا۔ وہ غش کھا کر گرا۔ اس کا سر میز سے ٹکرا گیا۔ میں نے اسے ہاتھ نہیں لگایا اور باہر چلا گیا۔ پھر جب میں دوبارہ کمرے میں گیا تو میں نے اسے مُردہ پایا۔ اس طرح میں نے اسے ہلاک کر دیا۔''

''کیا تم جانتے ہو کہ کیا کہہ رہے ہو؟'' میں نے اسے گھور کر دیکھا۔ ''تم تھورسن کو مارنے کا اعتراف کر رہے ہو؟''

''ہاں۔'' جوش نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''ہاں، میں نے اسے مار دیا کیونکہ میں اسے مرتا چھوڑ کر چلا گیا تھا۔''

''لیکن تم نے ایسا کیوں کیا؟'' میں نے پوچھا۔ وہ دیر تک خلا میں دیکھتا رہا پھر بولا۔

''اس کا تعلق ماضی سے ہے۔ میں نے مسٹر اور مسز تھورسن کی تیس سال تک خدمت کی ہے۔ جب اس کی شادی تھورسن سے ہوئی تھی تو میں اس کے ساتھ آیا تھا۔ میں بہت اچھا بٹلر تھا۔ مسٹر تھورسن بھی مجھ سے بہت خوش تھے۔ میری مصیبتوں کا آغاز میرے بیٹے کی پیدائش سے ہوا۔ ہینک ہمیشہ کسی نہ کسی پریشانی میں مبتلا ہوتا رہتا تھا۔ میں نے تھورسن سے کہا کہ وہ ہینک کو باغ کی دیکھ بھال کے لیے ملازم رکھ لیں۔ وہ راضی ہو گئے۔ اسے معمولی تنخواہ پر نوکر رکھ لیا۔ کچھ دن تک ہینک نے اپنا کام دلچسپی سے کیا اور اچھی طرح کیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سدھر جائے گا مگر پھر انجیلا نے اس میں

دلچسپی لینا شروع کر دی۔ تب اس کی عمر تیرہ سال تھی اور ہینک چھبیس سال کا تھا۔ ان کا تعلق جائز حد سے نکل گیا۔ یہ بات مسٹر اور مسز تھورسن کو معلوم ہو گئی۔ ہینک کو مار پیٹ کر نکال دیا گیا۔ تب سے ہینک مسلسل چھوٹے بڑے جرم کرنے لگا۔ پولیس اس کے پیچھے لگ گئی۔ کسی جرم میں اسے پکڑ لیا گیا اور اسے چھ ماہ جیل میں گزارنا پڑے۔'' جوش نے رک کر وھسکی کا ایک گھونٹ بھرا۔ ''اور پھر میرے اور میری بیوی کے درمیان جھگڑے شروع ہو گئے۔ یہ جھگڑے ہمیشہ ہینک کی وجہ سے ہوتے تھے۔ میں پریشان رہنے لگا۔ شراب پینے لگا، تب پھر ایک دن تھورسن نے مجھے بلایا اور کہا کہ میں ایک طویل مدت سے ان کی خدمت کر رہا ہوں اس لیے وہ اپنی وصیت میں پانچ ہزار ڈالرز میرے نام لکھ رہے ہیں۔ یہ رقم ممکن ہے تمہیں بہت کم معلوم ہو لیکن میرے لیے کسی خزانے سے کم نہیں تھی۔ وقت گزرتا رہا۔ ہینک کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا رہا۔ میری شراب نوشی بڑھتی گئی۔ پھر ایک دن تھورسن نے مجھے شراب کے نشے میں دیکھ لیا۔ اس نے مجھے نوٹس دیا کہ میں مہینا ختم ہونے پر چلا جاؤں، مجھے ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ اپنی وصیت سے میرا نام کاٹ دیں گے۔ یہ میرے لیے ایک بڑا شاک اور بڑا نقصان تھا۔ جیسا کہ میں نے تمہیں بتایا تھا' تھورسن بہت سخت مزاج آدمی تھے۔ اس خوب صورت اور آرام دہ گھر سے نکلنا میرے لیے بہت مشکل اور تکلیف دہ تھا۔ پھر ہینک مجھ سے ملنے آیا اور مجھے بتایا کہ اگر اسے پانچ ہزار ڈالرز مل جائیں تو وہ اپنا کلب کھول سکتا ہے۔ اس نے مجھ سے یہ رقم مانگی۔ میں نے جواب دیا کہ اتنی بڑی رقم دینا میرے بس سے باہر ہے۔ تب اس نے کہا اچھا ٹھیک ہے، تم نہیں دے سکتے تو میں کوئی بینک لوٹ کر یہ رقم حاصل کر لوں گا۔ مجھے یقین تھا کہ اس نے بینک لوٹنے کی کوشش کی تو پکڑا جائے گا اور اسے برسوں جیل میں کاٹنا ہوں گے۔ میں نے اس سے کچھ دن انتظار کرنے کو کہا۔ اس فکر کے باعث میری شراب نوشی بڑھ گئی۔ میں نے سوچا کہ تھورسن مر جائے تو میں نہ صرف اپنی ملازمت پر برقرار رہوں گا بلکہ مجھے وصیت کے مطابق پانچ ہزار ڈالرز بھی مل جائیں گے اور میں یہ رقم ہینک کو دے سکوں گا۔ مسز تھورسن مجھے کبھی نہیں نکالیں گی۔ چنانچہ جب انجیلا اور تھورسن کا جھگڑا ہوا تو گویا میرے نزدیک یہ ایک خوش قسمت اتفاق تھا۔ تھورسن مر گیا۔ میں اپنی ملازمت پر بحال رہا اور مجھے پانچ ہزار ڈالرز بھی مل گئے۔ مگر میں نے جو کچھ کیا، وہ کوئی اچھا کام نہیں تھا۔ ہینک مر گیا اور اب میری ایک ہی خواہش ہے کہ مجھے بھی موت آ جائے۔''

میں کھڑا ہو گیا۔ میں اب مزید کچھ سننا نہیں چاہتا تھا۔ اس کی خستہ حالت دیکھ کر مجھے رحم آنے لگا۔

''تھورسن کی موت کا سبب عدالت نے قدرتی اسباب قرار دیا تھا۔'' میں نے کہا۔ ''تم نے مجھ سے جو کچھ کہا، میں اسے ابھی سے بھولنے لگا ہوں۔ اچھا جوش! اب میں چلتا ہوں۔ آئندہ شاید تم سے ملاقات نہ ہو۔''

وہ ہاتھ میں اسکاچ وھسکی کا گلاس تھامے بیٹھا رہا۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں نے جو کچھ کہا، وہ اس کے نشے میں ڈوبے ذہن تک پہنچا بھی یا نہیں لیکن اس کے کمرے سے باہر جاتے ہوئے مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کی خواہش جلد ہی پوری ہو جائے گی۔

☆☆☆

میں نے کار کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔ اسٹیئرنگ سنبھالتے ہوئے میں جوش اسمڈلے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ ایک محبت کرنے والا شفیق باپ اپنے ناخلف، ناہنجار بیٹے کے لیے کیا کچھ کر سکتا ہے۔ پھر میں نے کندھے اچکاتے ہوئے انجن اسٹارٹ کیا۔ اب میں اینڈرسن سے ملنا چاہتا تھا تاکہ معلوم کر سکوں کہ کاٹیج کے حالات کیا ہیں۔ وہاں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اچانک میں نے ایک آواز سنی۔ آواز ایک ایمبولینس کے سائرن کی تھی جو لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ چند لمحوں کے بعد ایک ایمبولینس جس کے پیچھے ایک کار آ رہی تھی، میرے قریب سے گزرتی ہوئی اس تنگ سڑک پر گھوم گئی جو کاٹیج تک جاتی تھی۔ کار میں دو آدمیوں کی جھلک دکھائی دی تھی۔ یہ سوچ کر کہ کاٹیج پر اینڈرسن موجود ہے، میں نے آگے بڑھنے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ میں اپنی موجودگی سے حالات کو مزید الجھانا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے سگریٹ سلگا لیا اور انتظار کرنے لگا۔ چالیس منٹ گزر گئے۔ میں انتظار سے اکتانے لگا تھا، تب پھر ایک رولز کار جسے ڈرائیور چلا رہا تھا اور پیچھے مسز تھورسن بیٹھی تھی، قریب سے گزری۔ رولز کار بھی آگے بڑھ کر اس سڑک پر گھوم گئی۔ میں نے پھر اس معاملے سے الگ رہنے کا فیصلہ کیا۔ ایک اور سگریٹ سلگا کر مزید انتظار کرنے لگا۔ آدھ گھنٹا اور گزر گیا، تب میں نے ایمبولینس کو واپس آتے دیکھا۔ وہ شہر کی طرف چلی گئی۔ اس کے پیچھے اب بھی وہی کار تھی جس میں دو آدمی بیٹھے تھے۔ میرا اندازہ تھا کہ وہ ڈاکٹر تھے۔ بیس منٹ بعد رولز کار نمودار ہوئی اور تھورسن کے بنگلے کی طرف چلی گئی۔ اب میں نے کار آگے بڑھائی اور کاٹیج کی طرف چل دیا۔ میں گاہے بگاہے اپنی ہیڈ

لائٹس جھپکار ہا تھا تا کہ اینڈرسن جان لے کہ میں آرہا ہوں۔ کاٹیج کے گیٹ پر میں نے کار روک لی۔ اینڈرسن لپک کر میری جانب آیا اور دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

''ہاں بتاؤ کیا واقعات ہوئے؟'' میں نے پوچھا۔

''میں نے رہائشی کمرے کی کھڑکی سے سارا حال دیکھا'' اس نے کہا۔ ''میں بہت صحیح وقت پر پہنچا تھا۔ حنا اسمڈلے خاموش بیٹھی تھی۔ مجھے اس پر رحم آنے لگا۔ میرا خیال ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ ان حالات میں کیا کرے۔ کچھ دیر کے بعد میں نے کمرے کا دروازہ کھلتے اور انجیلا کو اندر آتے دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بار پھر چاقو نظر آرہا تھا۔ وہ حنا کی طرف بڑھنے لگی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ وہ اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھی ہے۔ اس کے چہرے پر بڑے دہشت ناک تاثرات تھے۔ میں نے آج تک کسی کو ایسی حالت میں نہیں دیکھا تھا۔ میرے جسم میں سرد لہر سی اتر گئی۔ میں کھڑکی توڑ کر حنا کو خبر دار کرنا چاہتا تھا مگر شاید اس نے خطرے کی بُو سونگھ لی تھی۔ اس کی فوری حرکات بڑی مؤثر تھیں۔ جیسے ہی انجیلا قریب آئی، حنا کھڑی ہو گئی۔ پلک جھپکتے میں اس نے انجیلا سے چاقو چھین لیا اور اس کے منہ پر اتنی زور سے ہاتھ مارا کہ انجیلا دیوار سے ٹکرائی اور فرش پر گر گئی۔ حنا نے اسے اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالا اور بیڈ روم میں جا کر میری نظروں سے چھپ گئی۔ وہ تقریباً دس منٹ... بیڈ روم میں رہی اور پھر رہائشی کمرے میں واپس آگئی۔ فون کا ریسیور اٹھایا اور کوئی نمبر ڈائل کیا۔ میں نے سوچا غالباً وہ کسی کو مدد کے لیے بلا رہی ہے جس کی اس وقت اسے ضرورت بھی تھی۔ پھر انجیلا نے ایک بار پھر چیخنا شروع کر دیا۔ وہ ٹیری کا نام لے لے کر چیخ رہی تھی۔ حنا کے فون کے جواب میں بیس منٹ بعد ایک ایمبولینس آئی۔''

''مجھے معلوم ہے۔ میں نے اسے آتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کے بعد کیا ہوا؟''

''وہ انجیلا کو ایک اسٹریچر پر باہر لائے اور ایمبولینس میں ڈال کر چلے گئے۔'' اینڈرسن نے بتایا۔ ''اس کے بعد مسز تھورسن نمودار ہوئیں۔ انہوں نے ڈاکٹروں سے بات کی پھر ڈاکٹر بھی چلے گئے۔ جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا تو حنا اسمڈلے ایک جانب دیوار کا سہارا لیے کھڑی تھی۔ مسز تھورسن نے اس سے کچھ کہنا شروع کیا۔ میں الفاظ نہیں سن سکا لیکن حنا کے چہرے سے معلوم ہو رہا تھا کہ مسز تھورسن جو کچھ کہہ رہی ہے، وہ کوئی خوش گوار بات نہیں ہے پھر اس نے اپنا بیگ کھولا۔ پانچ سو ڈالر کے دو نوٹ نکالے اور حنا کی طرف پھینک دیے۔ یہ ہے کُل رپورٹ۔ میرا اندازہ ہے کہ مسز تھورسن نے حنا کو برطرف کر کے اسے گھر سے چلے جانے کو کہا ہے۔''

''ٹھیک ہے اینڈرسن۔'' میں نے کہا۔ ''تم یہیں ٹھہرو۔ میں ذرا حنا سے بات کرلوں۔ میرے خیال میں اس سے بات کرنے کے لیے یہ موزوں ترین وقت ہے۔''

میں کار سے اترا۔ بارش رک گئی تھی اس لیے میں نے اپنی برساتی اتار کر کار کی پچھلی سیٹ پر رکھ دی۔ آگے بڑھ کر بیرونی دروازے پر لگا گھنٹی کا بٹن دبایا۔ کوئی جواب نہیں ملا تو میں نے ہینڈل پر ہاتھ رکھا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ میں اندر داخل ہو گیا اور لابی سے گزر کر رہائشی کمرے میں آیا۔ حنا ایک کرسی پر بیٹھی تھی۔ اس نے میری طرف دیکھا۔ ''تم... کیا چاہتے ہو؟'' اس نے پوچھا۔ اس کے لہجے سے غصہ یا ناراضی کا اظہار نہیں ہو رہا تھا۔ میں بیٹھ گیا۔

''تمہیں مسز تھورسن نے ملازمت سے الگ کر دیا ہے؟'' میں نے پوچھا۔

''ہاں۔'' اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''اور میں بہت خوش ہوں۔ میں تھورسن لوگوں سے بھر پائی۔ اب میں اپنے قبیلے میں واپس چلی جاؤں گی۔ بیس سال میں پہلی مرتبہ اپنے آپ کو آزاد محسوس کر رہی ہوں کہ جو چاہوں کروں۔''

''تم خوش ہو تو میں بھی خوش ہوں۔'' میں نے کہا۔ ''لیکن جانے سے پہلے کیا تم تھورسن لوگوں کے بارے میں میرے چند سوالات کا جواب دینا پسند کرو گی؟ میں جاننا چاہتا ہوں کہ انجیلا کو کس وجہ سے بلیک میل کیا جا رہا تھا... کیا تم جانتی ہو؟''

''میرا بھی یہی خیال ہے کہ جانے سے پہلے کسی سے بات کرنا چاہیے۔'' حنا نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''اپنے لوگوں میں واپس جانے سے پہلے میں اپنے ذہن سے یہ بوجھ اتارنا چاہتی ہوں۔ میرے چار بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ وہ سب مجھے خوش آمدید کہیں گے۔ میرا تعلق بہت بڑے قبیلے سے ہے۔ اگر انجیلا درمیان میں نہ ہوتی تو میں برسوں پہلے یہاں سے چلی جاتی۔ میں انجیلا کے پیدا ہونے کے وقت سے اس کی پرورش اور دیکھ بھال کر رہی ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ وہ کسی حد تک پاگل ہے۔ میں نے اس کی بہت مدد کی ہے۔ انجیلا مجھ سے بہت محبت کرتی تھی۔ اس کی ماں نے کبھی اس کے لیے کچھ نہیں کیا۔ انجیلا اپنے بھائی کی پرستش کرتی تھی۔ بچپن اور لڑکپن تک ان کا آپس میں بہت میل ملاپ رہا لیکن جب ٹیری بڑا ہوا تو میں نے محسوس کیا کہ ٹیری، انجیلا سے

بیزار رہنے لگا ہے۔ وہ کبھی اسے اکیلا نہ چھوڑتی، ہر وقت اس کے ساتھ لگی رہنا چاہتی تھی۔ میں نے اسے منع بھی کیا مگر وہ نہیں مانی۔ پھر ٹیری نے پیانو بجانا شروع کر دیا۔ انجیلا سے پیچھا چھڑانے کے لیے وہ خود کو موسیقی کے کمرے میں بند کر لیتا تھا مگر انجیلا کمرے کے باہر بیٹھی اسے پیانو بجاتے سنتی رہتی تھی۔ وہ اس کے پیانو کی دیوانی تھی۔ تب پھر ایک دن ٹیری اور اس کے باپ میں جھگڑا ہوا۔ ٹیری گھر چھوڑ کر چلا گیا۔ اس نے جاتے ہوئے انجیلا کو خدا حافظ بھی نہیں کہا۔ انجیلا کے لیے یہ ایک گہرا صدمہ تھا۔ وہ اور زیادہ پاگل ہوگئی لیکن میں کسی نہ کسی طرح اسے کنٹرول کر لیتی تھی۔ تب پھر مسٹر تھورسن کا اچانک انتقال ہوگیا۔ وہ اس کے لیے ٹرسٹ کی آمدنی اور یہ کاٹیج چھوڑ گئے اور انجیلا فوراً ہی کاٹیج میں منتقل ہو گئی۔ وہ اپنی ماں سے نفرت کرتی تھی۔ وہ دن بھر کرسی پر بیٹھی منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی رہتی تھی۔ میرا خیال ہے کہ میں نے غلطی کی۔ مجھے مسز تھورسن سے کہنا چاہیے تھا کہ انجیلا کو کسی ڈاکٹر کو دکھائیں لیکن میں بھی مسز تھورسن کو پسند نہیں کرتی تھی اور مجھے امید تھی کہ میں انجیلا کو اس موڈ سے باہر نکال لوں گی۔ چنانچہ میں کوشش کرتی رہی کہ اسے باغبانی میں لگا دوں یا گھر کے کام کاج میں حصہ لینے پر آمادہ کرلوں لیکن اس نے کسی بات میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔ یہ صورت حال ایک ہفتے تک چلتی رہی۔ میں کسی ڈاکٹر کو دکھانے پر غور کر رہی تھی کہ ایک آدمی انجیلا سے ملنے آیا۔ اس نے گھنٹی بھی نہیں بجائی، سیدھا گھر میں چلا آیا۔ میں کچن میں رات کا کھانا تیار کر رہی تھی۔ وہ آدمی اسی جگہ آکر بیٹھ گیا جہاں تم بیٹھے ہو۔ اس کا سر بالکل گنجا تھا اور چہرہ کسی شیطان کی طرح تھا۔ میں کچن سے باہر آرہی تھی کہ میں نے اسے کہتے سنا کہ وہ جانتا ہے ٹیری کہاں ہے۔ میں رک کر سننے لگی۔ انجیلا یہ سن کر جیسے ایک دم زندہ سی ہوگئی۔ اس نے پوچھا بتاؤ ٹیری کہاں ہے۔ اس آدمی نے بتایا کہ ٹیری نہیں چاہتا کہ کسی کو اس کے قیام کی جگہ معلوم ہو۔ اس نے پیانو بجانے میں بڑی شہرت حاصل کی ہے۔ اس آدمی نے یہ بھی بتایا کہ ٹیری اس کی حفاظت میں ہے۔ اس نے اپنی بہن کو اپنا پیار بھیجا ہے۔ پھر اس شخص نے کہا کہ وہ کسی کی حفاظت مفت میں نہیں کرتا۔ اس لیے انجیلا کو ہر ماہ دس ہزار ڈالرز دینا پڑیں گے۔ وہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو بلیک کیسٹ کلب جائے اور وہاں جو آدمی اس سے رابطہ کرے، رقم اس کے حوالے کر دے۔ اس نے کہا کہ جب تک انجیلا رقم دیتی رہے گی، وہ ٹیری کی حفاظت کرتا رہے گا۔ اگر نہیں دے گی تو کوئی شخص ہتھوڑے سے ٹیری کے ہاتھ توڑ دے گا اور وہ کبھی پیانو نہیں بجا سکے گا۔" حنا کہتے کہتے رکی، چہرے سے پسینا خشک کیا، گہری سانس لی پھر بولی۔

"یہ دس مہینے پہلے کی بات ہے۔ انجیلا نے رقم دینے کا وعدہ کرلیا۔ اس شیطان صفت آدمی نے انجیلا کو بلیک کیسٹ کلب کا پتا بتایا۔ اس نے کہا کہ وہ رقم لے کر کلب میں جائے۔ وہاں اسے ایک پرانا دوست ملے گا۔ یہ پرانا دوست میرا بیٹا ہینک تھا۔ کاش وہ بدقماش پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔ میں نے انجیلا کو سمجھانے کی کوشش کی مگر اس نے میری ایک نہ سنی۔ میں نے اسے بتایا کہ یہ آدمی فریبی ہے۔ اسے کچھ معلوم نہیں کہ ٹیری کہاں ہے لیکن انجیلا کچھ سننے کے لیے تیار نہیں تھی۔ اس کے لیے یہ تصور ناقابلِ برداشت تھا کہ ٹیری کے ہاتھ ہتھوڑے مار کر توڑ دیے جائیں۔ چنانچہ وہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو بینک جاتی رقم نکالتی اور ہینک کو دے آتی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رقم دے کر اسے ذہنی سکون حاصل ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس کی حالت سنبھل جاتی تھی۔ میں اس سلسلے میں کچھ کرنے سے مجبور تھی اس لیے بس اس کی دیکھ بھال ہی کرتی رہی۔ کچھ مدت کے بعد وہ گنجا آدمی پھر آیا۔ میں نے کچن میں اس کی باتیں سنیں۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اگر انجیلا اسے ایک لاکھ ڈالرز دے دے تو وہ اس کی اور ٹیری کی ملاقات کا انتظام کر دے گا۔ اس کے بعد تم آئے اور اسے بتایا کہ تم ٹیری کو تلاش کر رہے ہو کیونکہ کسی نے اپنی وصیت میں اس کے لیے ایک لاکھ ڈالرز چھوڑے ہیں۔ ٹیری کو صرف اتنا کرنا ہے کہ بینک جا کر رقم وصول کر لے۔ انجیلا کو اس رقم کی شدید ضرورت تھی کیونکہ اسے یقین تھا کہ ایک لاکھ ڈالرز دے کر وہ ٹیری سے مل سکتی ہے۔ چنانچہ اس نے سوچا کہ بینک سے رقم وصول کرنے کے لیے کسی آدمی کو فرضی ٹیری بنا کر پیش کر دے۔ اس نے ہینک سے ایک آدمی فراہم کرنے کے لیے کہا جس نے کسی کو تلاش کر لیا۔ اس کے بعد تم جانتے ہی ہو کہ کیا واقعہ پیش آیا۔ جب انجیلا بینک سے واپس آئی تو سخت غصے میں تھی۔ اس کی دیوانگی عود کر آئی تھی۔ میں اس سے بچنے کے لیے کچن میں بند ہوگئی۔ وہ بار بار چیخ کر یہی کہہ رہی تھی کہ اس چڑیل کی اولاد کو سبق سکھا کر رہے گی۔ اس کی کوئی نہ کوئی گرل فرینڈ ضرور ہوگی۔ میں ہینک سے کہہ کر اس کا چہرہ بگاڑ دوں گی، تب اس کمینے کو معلوم ہوگا۔ اس کے بعد وہ اپنی کار میں چلی گئی اور تین چار گھنٹے تک واپس نہیں آئی۔ جب آئی تو کافی پُرسکون تھی۔ بولی میں نے اس حرامزادے کا مزاج ٹھکانے لگا دیا ہے۔ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے پھر دوسرے دن میں نے اخبارات میں تیزاب پھینکنے کی واردات کے بارے میں پڑھا۔ مجھے بے حد افسوس ہے مگر انجیلا اپنے ہوش

میں نہیں تھی۔"

"اب انجیلا کا کیا ہوگا... اسے کہاں لے جایا گیا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"اسے کسی پاگل خانے میں رکھا جائے گا۔" حنّا نے بڑی افسردگی سے جواب دیا۔ "وہ لوگ اسے ذہنی امراض کا اسپتال کہہ رہے تھے۔ میں نے ان دو ڈاکٹروں اور مسز تھورسن کی گفتگو سنی ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ اب انجیلا دماغی طور پر کبھی صحت یاب نہیں ہوسکے گی۔ اس کے لیے صرف اتنا ہی کیا جاسکتا ہے کہ دواؤں کے زیر اثر کہیں بند کرکے رکھا جائے۔ مسز تھورسن نے کہا کہ ٹھیک ہے، وہ جو مناسب سمجھیں کریں۔ انجیلا کی اب وہی کیفیت ہے جیسے وہ مرچکی ہو۔"

میں اب مزید کچھ سننا یا جاننا نہیں چاہتا تھا۔ میں کرسی سے کھڑا ہوگیا۔

"اگر میں تمہاری مدد کے لیے کچھ کرسکتا ہوں تو ضرور بتاؤ" میں نے کہا۔ "باہر میری کار کھڑی ہے۔ جہاں کہو گی میں تمہیں وہاں چھوڑ دوں گا۔"

"مجھے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔" حنّا نے نفی میں سر ہلایا۔ "چلے جاؤ، میں خود ہی اپنے قبیلے پہنچ جاؤں گی۔"

میں کاٹیج سے باہر نکلا۔ ہینک مرچکا تھا۔ انجیلا کو زندگی بھر کے لیے پاگل خانے بھیج دیا گیا تھا۔ دو اپنی سزا کو پہنچ گئے تھے۔ ایک باقی تھا، ہولا منکی۔ مجھے احساس تھا کہ جب تک یہ گنجا اپنے انجام کو نہ پہنچ جائے، مجھے سکون نہیں مل سکتا۔ اس کے بعد شاید میرے جذبۂ انتقام کو تسکین مل جاتی۔ یہ احمقانہ توقع ہی تھی۔ کیا کوئی بھی انتقام سوزی کی زندگی واپس دے سکتا تھا؟ میں اینڈرسن کے پاس پہنچا۔

"اب ہم گھر چلیں گے۔" میں نے اس سے کہا۔ "وہاں بات کریں گے۔"

ہم دونوں اپنی اپنی کار میں بیٹھے اور گھر پہنچ گئے۔ اینڈرسن نے کافی بنائی۔ میں نے اسے انجیلا، ٹیری اور منکی کے بارے میں بتایا مگر جوش کا ذکر نہیں کیا۔ میں نے اس سے وعدہ کیا تھا چنانچہ میں نے اپنا ذہن اور اپنا منہ ہمیشہ کے لیے بند کرلیا۔

"میں کل سانڈرا سے ملوں گا۔" میں نے آخر میں کہا۔ "اب مجھے صرف منکی کو ٹھکانے لگانے سے دلچسپی ہے۔ میں سونے جارہا ہوں۔ تم بھی آرام کرو۔"

مگر خواب آور دوا کی تین گولیاں کھائے بغیر مجھے نیند نہیں آئی۔

☆☆☆

صبح کو میں اور اینڈرسن ناشتے سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس وقت سوا گیارہ بج رہے تھے۔ میں نے ریسیور اٹھایا۔ فون نیپچون ٹیورن کے مالک سام کا تھا۔

''کیا بات ہے سام؟'' میں نے پوچھا۔

''البرنی آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ کہتا ہے بہت ضروری کام ہے۔''

''وہ ہے کہاں؟''

''یہاں ناشتا کر رہا ہے، کہتا ہے میں انتظار کروں گا۔''

''میں ابھی بیس منٹ میں آرہا ہوں۔'' میں نے کہا۔

''فون کرنے کا شکریہ۔'' میں نے ریسیور رکھ کر اینڈرسن کو بتایا۔

''تم یہیں رہنا، میں اس سے مل کر آتا ہوں۔''

مگر اس نے بھی ساتھ چلنے پر اصرار کیا چنانچہ ہم دونوں نیپچون ٹیورن پہنچے۔ میں نے اینڈرسن کو کار میں چھوڑا اور خود کار سے اتر کر ٹیورن میں داخل ہوا۔ البرنی اپنی پسندیدہ میز پر ایک گوشے میں بیٹھا تھا۔ میں اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے ناشتے کے لیے پوچھا، میں نے بتایا کہ ناشتا کر کے آیا ہوں۔ میں نے پوچھا کیا اس کے لیے بیئر منگواؤں۔

''میں بیئر سے کبھی انکار نہیں کرتا۔'' البرنی نے کہا اور سام کو اشارہ کیا۔ سام جلدی سے ایک بیئر اور ساسیج لے کر آیا۔ البرنی نے بیئر کا نصف گلاس خالی کر دیا اور ایک ساتھ تین ساسیج منہ میں ٹھونس کر چباتے ہوئے بولا۔

''مسٹر ویلیس! میں ایسا آدمی ہوں کہ اپنے کان زمین سے لگائے رکھتا ہوں۔ میں سوالات نہیں کرتا، بس سنتا رہتا ہوں۔ تم نے کہا تھا کہ تمہیں ٹیری زینگلر کی تلاش ہے چنانچہ میں سن گن لیتا رہا۔ تمہیں اب بھی اس سے دلچسپی ہے؟''

''ہاں، ضرور ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ البرنی نے تین اور ساسیج منہ میں بھر لیں۔

''تمہیں چک سولسکی سے بات کرنا چاہیے۔'' اس نے کہا۔ ''مافیا کے آنے سے پہلے وہ ناجائز منشیات کا دھندا کرتا تھا۔ جو کچھ میں نے سنا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیری اس کا اچھا دوست تھا۔ آج کل سولسکی کو رقم کی ضرورت ہے۔ اگر تم اس کے سامنے کچھ ڈالرز رکھو تو وہ تمہیں بتا دے گا کہ ٹیری کے ساتھ کیا ہوا اور وہ کہاں گیا۔ سولسکی نمبر 10 کلیم ایلی، ٹاپ فلور پر رہتا ہے۔''

''شکریہ البرنی۔'' میں نے جیب سے بٹوا نکالا مگر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

''ہم دوست ہیں مسٹر ویلیس اور میں دوستوں سے معاوضہ نہیں لیتا۔'' میں نے مسکراتے ہوئے بٹوا واپس رکھ لیا۔

دوبارہ شکریہ ادا کر کے میں اینڈرسن کے پاس آیا۔ میں نے اسے البرنی سے سنی ہوئی خبر بتائی۔

''چلو دیکھتے ہیں یہ آدمی گھر پر ہے یا نہیں۔'' میں نے آخر میں کہا۔

''کلیم ایلی۔'' اینڈرسن نے دُہرایا۔ ''یہ تو ساحلی علاقے کے بالکل آخر میں ہے اور منہدم بستی ہے۔ اگر اب بھی کوئی وہاں رہتا ہے تو مجھے حیرت ہوگی۔ جو دو چار عمارتیں رہ گئی ہیں، وہ بھی جلد گرائی جانے والی ہیں۔''

''تمہیں کیسے معلوم؟''

''البرنی ہی ایسا آدمی نہیں ہے جو اپنے کان زمین سے لگائے رکھتا ہے۔'' اینڈرسن مسکرانے لگا۔ ''مگر باتوں میں وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ... آؤ چلیں۔''

اینڈرسن سیاحوں کے ہجوم کے درمیان سست رفتار سے کار چلاتے ہوئے جلد ہی مطلوبہ جگہ پہنچ گیا۔ اس نے بتایا کہ کلیم ایلی پاس ہی ہے اس لیے باقی راستہ پیدل چلنا مناسب ہوگا۔ ہم کار سے اترے۔ کچھ دور چلنے کے بعد وہ رک گیا۔ کلیم ایلی سامنے ہی تھی۔ آس پاس کی تمام بلڈنگیں گر چکی تھیں۔ جو تین چار عمارتیں رہ گئی تھیں، وہ بھی خستہ حال اور ٹوٹی پھوٹی تھیں۔ نمبر 10 بلڈنگ کا حال بھی بہتر نہیں تھا۔

''یہاں بھلا کون رہتا ہوگا۔'' میں نے کہا۔ ٹوٹے دروازے سے ہم اندر داخل ہوئے، سامنے زینہ تھا جس کی سیڑھیاں عمارت سے مختلف نہیں تھیں۔ اینڈرسن نے مجھے احتیاط سے چڑھنے کی تاکید کی۔ وہ دروازے پر رک گیا۔ میں سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ میں ٹاپ فلور پر پہنچا۔ سامنے ایک کمرا تھا جس کا دروازہ کھلا تھا۔ میں آگے بڑھا۔ کمرے میں ہر طرف گندگی کے ڈھیر تھے۔ ایک پلنگ پر کوئی لیٹا تھا، بہت ہی گندے کپڑے پہنے۔ نحیف و نزار۔ اس کی بڑھی ہوئی داڑھی نے تقریباً تمام چہرہ چھپا رکھا تھا۔ بالکل ہڈیوں کا ڈھانچا نظر آرہا تھا۔ عمر پینتیس چالیس کے درمیان لگتی تھی۔ جسم سے ایسی بدبو آرہی تھی جیسے برسوں سے نہ نہایا ہو۔ بظاہر وہ سو رہا تھا۔ میں نے اس کا کندھا ہلایا۔ ''اے سولسکی!'' میں نے آواز دی۔

اس نے آنکھیں کھول کر مجھے گھورا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔

''تم کون ہو؟'' اس نے گلوگیر آواز میں پوچھا۔

''ایک ایسا آدمی جو رقم رکھتا ہے اور خرچ کرنے سے گریز نہیں کرتا۔'' میں نے جواب دیا اور سو سو ڈالر کے دو نوٹ نکالے۔

''تمہیں اس رقم سے کوئی دلچسپی ہے؟'' میں نے پوچھا۔ اس نے یوں آنکھیں پھاڑ کر دیکھا جیسے میں نے دنیا بھر کا سونا

اس کے سامنے رکھ دیا ہو۔ پھر وہ اپنے الجھے بالوں میں انگلیوں سے کنگھی کرنے لگا۔

''مجھے رقم کی شدید ضرورت ہے۔'' اس نے کہا۔

''مجھے کچھ معلومات درکار ہیں۔''

''کیسی معلومات؟''

''تمہارا حال بہت خراب معلوم ہوتا ہے۔ کیا تم میری بات سمجھ کر اس کا جواب دینے کے قابل ہو؟''

''میں بہت زیادہ سوتا ہوں۔'' وہ بولا۔ ''سونے کے علاوہ میرے پاس کوئی اور کام نہیں رہ گیا ہے۔ اور جب میں سوتا ہوں تو خیال ہوتا ہے، اب نہیں جاگوں گا لیکن جاگ جاتا ہوں۔ آنکھ کھلتی ہے تو خود کو اس تباہ حال کمرے میں پاتا ہوں۔ اتنی ہمت نہیں کہ سمندر میں ڈوب جاؤں۔ اس ہفتے کے آخر میں وہ اس عمارت کو بھی گرانے آرہے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا پھر میں کہاں جاؤں گا؟ میں اپنی زندگی کے خاتمے تک آپہنچا ہوں مگر زندگی کم بخت ختم ہی نہیں ہوتی۔''

''میں تم سے کچھ معلوم کرنا چاہتا ہوں جس کا معاوضہ دو سو ڈالرز دوں گا۔''

''کیا جاننا چاہتے ہو؟ تمہارا تعلق پولیس سے تو نہیں ہے؟''

''نہیں، مجھے ٹیری زیگلر کی تلاش ہے۔''

''کیوں؟'' سولسکی نے پوچھا۔

''یہ معلوم کرنا تمہارا کام نہیں۔ میں تمہیں دو سو ڈالرز دینے پر آمادہ ہوں بشرطیکہ تم بتا سکو کہ ٹیری کہاں ہے اور میں اس سے کہاں مل سکتا ہوں۔''

''فرض کرو میں بتا دوں اور تم مجھے انگوٹھا دکھا کر چلے جاؤ تب؟'' اس نے کہا۔ میں نے ایک نوٹ اس کی طرف پھینک دیا۔

''باقی ایک سو میرے سوال کا جواب دینے کے بعد۔'' میں نے کہا۔ اس نے نوٹ اٹھالیا۔

''جانتے ہو، میں نے تین دن سے کھانا نہیں کھایا ہے۔''

''میرے سوال کا جواب دینے کے بعد جتنا کھانا چاہو کھا سکتے ہو۔''

سولسکی نے بتایا کہ ٹیری سے اس کی ملاقات ڈیڈ اینڈ کلب میں ہوئی تھی۔ وہ دونوں جلد ہی دوست بن گئے کیونکہ وہ خود بھی نشے کا عادی تھا اور اس نے اندازہ لگالیا کہ ٹیری بھی نشہ کرتا ہے۔ سولسکی منشیات کا بزنس کرنا چاہتا تھا۔ اسے منشیات مل سکتی تھی مگر اسے فروخت نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے ٹیری سے بات کی اور ٹیری نے فروخت کرنے میں مدد دینے کا وعدہ کیا۔ اس نے سہ پہر کے اوقات میں کام کرنا شروع کر دیا اور جلد ہی بڑی کامیابی حاصل کرلی۔ نوجوان لڑکے لڑکیوں میں... جو اس کے پیانو بجانے کے گرویدہ تھے... اس کے بہت سے جاننے والے تھے جو منشیات خریدنے لگے۔ دونوں کا کاروبار خوب چلنے لگا۔ سولسکی ایک بوڑھے چینی سے منشیات حاصل کرتا تھا اور ٹیری اسے فروخت کرتا تھا۔

''ہم دونوں دولت کما رہے تھے۔'' سولسکی نے کہا۔ ''میں نے ایک اچھا سا گھر لے لیا۔ آرام سے رہنا لگا۔ مجھے عورتوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ ٹیری کے پاس بھی ایک اچھا اپارٹمنٹ تھا جہاں وہ لیزا کے ساتھ رہتا تھا مگر عین اس وقت جب ہم سمجھ رہے تھے کہ ہمارا کاروبار جم گیا ہے، ایک بڑی مصیبت سے دوچار ہو گئے۔ ہمیشہ کی طرح میں پیر کو منشیات لینے گیا تو وہاں ہولا منکی کو بیٹھے پایا۔ تم منکی کو جانتے ہو؟''

''ہاں جانتا ہوں۔'' میں نے کہا۔ ''مگر تم رکو نہیں کہتے جاؤ۔''

''اس شیطان کو دیکھ کر میں ڈر گیا۔ میں خود بھی نشہ کرتا ہوں اس لیے بہت بزدل ہوں۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اب تمہارا دھندا ختم ہو گیا۔ اپنے دوست سے بھی کہہ دینا کہ فروخت کرنا بند کر دے۔ میں اتنا خوف زدہ تھا کہ اگر وہ کہتا کہ میرے قدم چومو تو میں یہ بھی کر لیتا۔ میں جانتا تھا کہ ٹیری لیزا کے ساتھ ہے۔ میں نے اسے فون کیا اور منکی نے جو کہا تھا، اسے بتا دیا۔ اس نے کہا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں مگر اب ہمیں ایک ساتھ رہنا چاہیے۔ وہ اپنا سامان لے کر میرے گھر آ گیا۔ ہم نے مل کر اس مسئلے پر غور کیا۔ منشیات کی سپلائی بند ہو گئی تھی۔ میرے پاس اتنے پیسے بھی نہیں تھے کہ گھر کا کرایہ دے سکتا۔ جب ہم دونوں کی جیبیں خالی ہو گئیں تو ٹیری نے کہا ہمیں دوسرا سپلائر تلاش کرنا چاہیے۔ اسے منکی کی پروا نہیں تھی مگر میں کام شروع کرنے پر آمادہ نہیں تھا۔ میں نے ٹیری کو بھی سمجھایا مگر وہ بہت ضدی تھا، اس نے ایک نہ سنی۔ اس نے کہا کہ پچاس سے زیادہ لڑکے لڑکیاں اس کے گاہک ہیں۔ وہ سب اپنی خوراک کے لیے بے چین ہیں۔ وہ ضرور انہیں نشہ فراہم کرے گا۔ اس نے ہی انہیں نشے کی عادت ڈالی ہے، اب وہ پریشان ہیں تو وہ انہیں اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ پھر اس نے کہیں نہ کہیں سے منشیات حاصل کر کے ان لڑکے لڑکیوں کے ہاتھ بیچ دی۔ میں جانتا تھا کہ اب کچھ نہ کچھ ضرور ہو گا۔ میرا نئے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس نے جو نفع کمایا، میں نے اس میں سے کچھ نہیں لیا۔ میں اتنا بزدل تھا کہ بس اپنے کمرے میں بیٹھا خوف سے کانپتا رہا۔

یہ صورتِ حال ایک ہفتے چلی پھر مصیبت آگئی۔ میں جانتا تھا کہ ضرور آئے گی۔ ٹیری مجھے اپنی کامیابی کی داستان سنا رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور منکی دو غنڈوں کے ساتھ اندر آیا۔ پھر جو ہونا تھا، بڑی تیزی سے ہوگیا۔ کیا ہوا، مجھے ٹھیک طرح سے یاد نہیں۔ میں فرش پر دونوں ہاتھوں سے منہ چھپائے پڑا تھا۔ کمرے میں شور ہورہا تھا۔ مارنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ ٹیری بُری طرح چیخ رہا تھا اور یوں اس کا خاتمہ ہوگیا۔ پھر منکی نے مجھے ٹھوکر ماری۔ اس نے کہا کہ چونکہ میں نے اس کے کہے پر عمل کیا تھا، اس لیے وہ مجھے نہیں مارے گا۔ میں یہ سب کچھ بھول جاؤں۔ میں خوش قسمت ہوں کہ وہ مجھے زندہ چھوڑ رہا ہے۔ پھر وہ چلا گیا۔ میں نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو ٹیری کی لاش بھی غائب تھی۔ میں نے خبردار کردیا تھا کہ منکی جیسے گوریلوں سے چھیڑ چھاڑ نہیں کرنا چاہیے مگر وہ نہیں مانا اور اپنی ضد کا انجام دیکھ لیا۔ تم جاننا چاہتے ہو کہ ٹیری کہاں ہے؟ میرا اندازہ ہے کہ اس کی پچلی لاش کو سیمنٹ کا کوٹ پہنا کر سمندر کی تہ میں پھینک دیا گیا ہے۔ میں کیا کرسکتا تھا؟ بالکل خالی ہاتھ تھا، اپنا کمرا چھوڑ کر اس تباہ حال عمارت میں آگیا۔ یہاں رہنے کا کوئی کرایہ نہیں اور اب میں موت کا انتظار کررہا ہوں۔ میں مرنا چاہتا ہوں۔''

میرے دل میں اس ذلیل آدمی کے لیے ہمدردی کا کوئی شائبہ نہیں تھا۔ ایسا بے ضمیر انسان جو لڑکے لڑکیوں کے ہاتھ ہیروئن بیچ کر انہیں نشے کا عادی بناتا ہو، ہر اس سزا کا مستحق ہے جو اسے دی جائے۔ میں نے دوسرا نوٹ بھی سولسکی کی جانب پھینکا اور بلڈنگ سے باہر نکل گیا۔ اینڈرسن میرا منتظر تھا۔ اپنی کار کی طرف جاتے ہوئے میں نے اسے وہ باتیں بتائیں جو سولسکی سے معلوم ہوئی تھیں۔

''تو اب ٹیری کا معاملہ بھی ختم ہوگیا۔'' اینڈرسن نے کہا۔ ''تھورسن لوگوں نے بہت اچھے بچے پیدا کیے تھے۔''

''ایسا ہوتا ہے۔'' میں نے کار کا دروازہ کھولا۔ ''خود تھورسن بھی تو اچھے والدین نہیں تھے۔'' ہم کار میں بیٹھ گئے۔

''او کے۔'' اینڈرسن بولا۔ ''ہینک مرگیا۔ انجیلا کو پاگل خانے بھیج دیا گیا۔ ٹیری شاید سمندر کی تہ میں ہے۔ اس طرح اب صرف منکی باقی رہ جاتا ہے۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں؟''

''ہاں، اب تک ہمیں کوئی خاص مزاحمت پیش نہیں آئی۔'' میں نے جواب دیا۔ ''مگر منکی کوئی آسان شکار نہیں ہے۔ دو گھنٹے بعد میں سانڈرا سے ملنے جاؤں گا۔ معلوم کروں گا کہ وہ کیا کرنا چاہتی ہے۔ آج کی رات ہنگامہ خیز ہوگی۔''

میں نے کار اسٹارٹ کی اور گھر کی جانب موڑ دی۔

☆☆☆

بڑی پارٹی

تاج محمد، آنسو اتنے کنجوس تھے کہ ان کے قریبی دوست انہیں مکھی چوس تک کہنے سے باز نہیں آتے تھے۔

ایک روز ''رنڈوے کی فریاد'' لکھتے لکھتے ان کا دل چاہا کہ ایک کیلا کھائیں، انہوں نے بہت کوشش کی کہ دل کو اس بیہودہ خیال سے باز رکھیں مگر بڑا کائیاں دل تھا۔ اڑ گیا کہ کیلا کھاؤں گا اور ابھی کھاؤں گا ورنہ دھڑکنا چھوڑ دوں گا۔

ناچار تاج محمد آنسو ادھوری نظم چھوڑ کر اٹھے، بازار گئے اور پھل فروش کی گود میں 5 پیسے کا سکہ پھینک کر بولے۔ ''یار ذرا جلدی سے ایک اچھا سا کیلا تو دینا۔ دیکھو، کچا نہ ہو۔''

پھل فروش نے حیرت کی ایک نظر تاج محمد آنسو پر ڈالی۔ دوسری پانچ پیسے کے سکے پر۔ سمجھ گیا کہ یہ حضرت کیلا لیے بغیر نہیں ٹلیں گے اور پانچ کی جگہ چھ پیسے بھی نہیں دیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ مرنے مارنے پر آمادہ ہوجائیں۔ عقل اور احتیاط کا تقاضا ہے کہ دکانداری خراب نہ کی جائے۔

پس اس نے ایک بڑا سا کیلا اٹھایا اور ان کی طرف بڑھا کر بولا۔ ''یہ لیجیے سرکار! کیلا حاضر ہے۔'' پھر مسکرایا۔ ''معلوم ہوتا ہے کہ حضور والا کے ہاں کوئی بڑی پارٹی ہونے والی ہے۔ جس کی خاطر آپ اتنی زوردار خریداری کرتے پھر رہے ہیں۔''

تاج محمد آنسو چپ رہے۔ تاج محمد آنسو ہنس دیے۔ تاج محمد آنسو گھر کو کھسک لیے۔ منظور تھا کھانا کیلا!

طاہر محمود مجاہد۔ منڈی بہاء الدین

تھری کریب ریسٹورنٹ کی ہیڈ ویٹر نے حسبِ معمول مسکرا کر میرا استقبال کیا اور بتایا کہ سانڈرا میرا انتظار کررہی ہے۔ میں سیڑھیاں طے کرکے اوپر پہنچا، دروازے پر دستک دی اور اندر داخل ہوگیا۔ سانڈرا اپنی میز پر بیٹھی تھی۔ اس کے سامنے وھسکی اور گلاس رکھے تھے۔ اس نے اٹھ کر مجھے خوش آمدید کہا اور شراب پیش کی مگر میں نے انکار کردیا کہ ابھی نہیں بعد میں۔ وہ حسبِ معمول بڑی سنسنی خیز نظر آرہی تھی۔

''کیا خبر لائے؟'' اس نے پوچھا۔

''اس ماہ ویلنسکی کی آمدنی دس ہزار ڈالرز کم ہوجائے

گی۔'' میں نے جواب دیا۔ سانڈرا چونکی۔
''وہ کس طرح؟'' اس نے پوچھا اور میں نے اسے انجیلا تھورسن کے بارے میں بتایا۔
''ظاہر ہے اب انجیلا رقم نہیں دے سکتی۔'' میں نے آخر میں کہا۔ ''اور ویلنسکی پاگل خانے میں بند ایک عورت کو دھمکی نہیں دے سکتا۔''
''یہ اسے ٹھکانے لگانے کے لیے کافی ہے۔'' سانڈرا نے ہلکا قہقہہ لگایا۔ ''تنظیم اس کی جگہ کسی اور کو بھیجے گی۔''
''مجھے ویلنسکی کے انجام سے کوئی دلچسپی نہیں، صرف منکی کی فکر ہے۔''
''ٹھیک کہا۔ میں نے اسے چیک کیا ہے۔ وہ ایسا چوہا ہے جو اپنی حفاظت کرنا جانتا ہے۔ میں اسے سسکا سسکا کر مارنا چاہتی تھی لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یہ ممکن نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہر وقت باڈی گارڈ رہتے ہیں۔ اسے جہنم رسید کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ میرے پاس ایک آٹومیٹک گن ہے۔ میں اس کے جسم میں سیکڑوں سوراخ کرسکتی ہوں۔''
''یہ سیدھا سیدھا خودکشی کرنا ہوگا۔'' میں نے کہا۔ ''اس کے باڈی گارڈز تمہیں بچ کر نہیں جانے دیں گے۔ میں مانتا ہوں کہ تم اسے چھلنی کرسکتی ہو مگر خود بھی ماری جاؤ گی۔''
''نہیں مسٹر ویلیس۔'' سانڈرا کے ہونٹوں پر ایک زہریلی مسکراہٹ ابھری۔ ''وہ مجھے ہاتھ لگانے کی بھی ہمت نہیں کرسکتے۔ مافیا کا ہر آدمی مجھے جانتا ہے یا اس نے میرے بارے میں سنا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ میں ویلنسکی کا دایاں ہاتھ ہوں۔ ویلنسکی نیویارک گیا ہے۔ کل رات واپس آئے گا۔ جب وہ سنے گا کہ میں نے منکی کو ہلاک کردیا ہے تو میری موت کا حکم دے دے گا لیکن تب تک میں اس کی دسترس سے بہت دور جا چکی ہوں گی۔ میں پہلے ہی پیکنگ کرچکی ہوں۔ منکی کو ختم کرتے ہی میں چل پڑوں گی۔ ایسی جگہ گم ہوجاؤں گی کہ تنظیم مجھے تلاش نہیں کرسکے گی۔ میری فکر مت کرو، میں اپنی حفاظت بہت اچھی طرح کرسکتی ہوں۔'' اور اس وقت اس کے انداز و تاثرات دیکھتے ہوئے مجھے یقین تھا کہ وہ غلط نہیں کہہ رہی ہے۔
''تم نے کہا تھا۔'' سانڈرا نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ''منکی سے بدلہ چکانا چاہتے ہو۔ تم نے اسے دیکھا ہے، میں نے نہیں۔ میں کسی غلط آدمی کو نشانہ نہیں بنانا چاہتی۔ تم صرف اتنا کرنا کہ اسے اشارے سے مجھے دکھا دینا۔ باقی کام میں کرلوں گی۔''
میں ایک لمحے کے لیے ہچکچایا۔ اگر میں نے ایسا کیا تو قتل کے جرم میں شریک سمجھا جاؤں گا، تب مجھے سوزی کا خیال آیا۔ منکی وہی شیطان تھا جس نے اس کے چہرے پر تیزاب پھینکا تھا۔ اس شیطان کو ہلاک ہونا ہی چاہیے تھا۔
''ٹھیک ہے سانڈرا! میں یہ کام کردوں گا۔'' میں نے جواب دیا۔
''وصولیابی کی نئی جگہ فوچانگ کا ریسٹورنٹ ہے۔'' سانڈرا نے بتایا۔ ''منکی صبح تین بجے رقم وصول کرنے وہاں آئے گا۔ میں اپنی کار میں ہوں گی۔ میں چاہتی ہوں کہ تم بھی وہاں آؤ۔ ہم دو بجے وہاں پہنچ جائیں گے۔ ہمیں انتظار ضرور کرنا پڑے گا مگر یہ ضروری ہے۔ کیونکہ ممکن ہے، وہ پہلے آجائے۔ تم اشارے سے اسے دکھا دینا پھر میں سنبھال لوں گی۔''
''میں وہاں آجاؤں گا۔'' میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ''میری صرف اتنا چاہوں گا کہ تم نے جو کچھ سوچا ہے وہ ٹھیک ہو۔''
''میری سوچ ہمیشہ درست ہوتی ہے۔'' سانڈرا نے کہا۔ ''اب تم سے رات دو بجے ملاقات ہوگی۔ میں مرسیڈیز کار میں ہوں گی ریسٹورنٹ کے قریب۔ تمہیں صرف اتنا کرنا ہے، مجھے اشارے سے بتادو کہ منکی کون ہوں۔''
اینڈرسن انتظار کررہا تھا۔ میں کار میں بیٹھا اور اس سے پوچھا کہ فوچانگ ریسٹورنٹ کے بارے میں کیا جانتا ہے۔ ''یہ ریسٹورنٹ ساحلی علاقے میں مشرقی سمت میں واقع ہے۔'' اس نے بتایا۔ ''اس کا آغاز اچھا ہوا تھا مگر پھر فوچانگ جس کی عمر نوّے برس ہوچکی ہے، معاملات پر اپنی گرفت قائم نہیں رکھ سکا۔ مگر تم وہاں کیوں جارہے ہو؟''
''رقم کی ادائیگی کی نئی جگہ وہی ہے۔'' میں نے کہا اور پھر اسے اپنی اور سانڈرا کی گفتگو کے بارے میں بتایا۔ ''سانڈرا نے طے کیا ہے کہ ہم رات دو بجے وہاں جائیں گے۔ ریسٹورنٹ کے جس قدر قریب کار پارک کرسکتے ہیں، کریں گے۔ سانڈرا وہاں مرسیڈیز کار میں آئے گی۔ جب منکی آئے گا تو میں سانڈرا کو اشارے سے اسے دکھاؤں گا اور وہ اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کردے گی۔ تم الگ رہنا۔ اگر حملہ کارگر ہوا تو سانڈرا کے جانے کے بعد ہم بھی گھر لوٹ جائیں گے لیکن کوئی گڑبڑ ہوئی تو ہم سانڈرا کی مدد کریں گے۔''
''اگر وہ منکی کو قتل کرکے بھاگنے میں کامیاب ہوجائے تو کیا تمہارے خیال میں ہم کرنل کے پاس جاکر اپنی ملازمت شروع کرسکیں گے؟'' اینڈرسن نے کہا۔ ''میرا مطلب ہے اس کے بعد تمہیں اطمینان ہوجائے گا کہ تم نے سوزی کا بدلہ لے لیا؟''

''ہاں۔'' میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''اگر مجھے یقین ہو جائے کہ منکی مر چکا ہے تو ہم اپنا کام پھر شروع کر دیں گے۔''

''ٹھیک ہے، آؤ پہلے کھانا کھالیں۔'' وہ بولا۔

ہم نے ریسٹورنٹ جا کر کھانا کھایا۔ کھانے کے دوران میں کوئی بات نہیں ہوئی۔ ہم دونوں اپنے اپنے خیالات میں محو تھے۔ کھانے کے بعد اینڈرسن نے پوچھا۔

''تمہارے خیال میں یہ ترکیب کامیاب ہوگی؟''

''سانڈرا بہت خاص قسم کی عورت ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ ''میں کامیابی کے بارے میں پُرامید ہوں۔ لیکن ایسا نہیں ہوا اور وہ ماری گئی تو میں اس کا کام ختم کر دوں گا۔ وہ کہتی ہے کہ منکی کے باڈی گارڈز اس سے الجھنے کی ہمت نہیں کریں گے۔ ہم دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے لیکن یہ بنیادی طور پر میرا اور اس کا معاملہ ہے۔ تم اب بھی پیچھے ہٹ سکتے ہو۔ یہ تمہاری ذاتی جنگ نہیں ہے۔''

''بکواس مت کرو۔'' اینڈرسن نے جواب دیا۔ ''چلو گھر چلیں۔ ابھی تین گھنٹے باقی ہیں۔ میں ایک جھپکی تو لے ہی سکتا ہوں۔''

ہم ساحلی علاقے سے واپس چلے تو میں نے دو نوجوان اور سخت نظر آنے والے کانسٹیبلوں کو ڈیوٹی دیتے دیکھا۔ اس کا مطلب تھا کہ لپسکی ان رشوت خور کانسٹیبلوں کا تبادلہ کرانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ یہ دونوں ویلنسکی کی سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈال سکتے تھے۔ جب ہم گھر پہنچے تو اینڈرسن فوراً سونے چلا گیا۔ میں نے ایک گھنٹا اپنے اور اینڈرسن کے ریوالوروں کو صاف کرنے اور تیل دینے میں صرف کیا۔ پھر کرسی پر بیٹھ کر اونگھنے لگا۔ پونے دو بجے اینڈرسن کو اٹھایا۔ اس کا ریوالور اس کے حوالے کیا اور ہم ساحلی علاقے کی طرف چل دیے۔ اینڈرسن مجھے راستہ بتاتا رہا۔

''یہ تمہارے داہنی جانب فوچانگ ریسٹورنٹ ہے۔'' اچانک اس نے کہا۔

ریسٹورنٹ کی عمارت سے اندازہ ہوتا تھا کہ اس نے کبھی اچھے دن بھی دیکھے ہیں لیکن اب اس کی حالت اچھی نہیں تھی۔ بظاہر کوئی سرگرمی نظر نہیں آ رہی تھی۔ صدر دروازے پر تیز روشنی ہو رہی تھی۔ شاید اس امید میں کہ کچھ گاہکوں کو متوجہ کر سکے۔ رات کے اس حصے میں پارکنگ آسان تھی۔ میں نے ریسٹورنٹ سے تیس گز کے فاصلے پر کار روک لی۔

''ممکن ہے ہمیں زیادہ انتظار کرنا پڑے۔'' میں نے انجن بند کرتے ہوئے کہا۔

''اور ہم اس کام میں بہت ماہر ہیں۔'' اینڈرسن نے جواب دیا۔

ہمارے دیکھتے دیکھتے تاریکی سے کچھ سائے میں لپٹے افراد نمودار ہوئے اور دروازے سے اندر جانے لگے... ہر قسم کے افراد مگر زیادہ تر کیوبا کے رہنے والے... کچھ چینی اور چند سفید فام۔ وہ اندر جاتے اور منٹوں میں باہر آ جاتے اور پھر تاریکی میں گم ہو جاتے۔ یہ سب بلیک میلنگ کے شکار تھے اور وہ مسلسل آ رہے تھے۔ دو بج کر چند منٹ پر ایک چھوٹی مرسیڈیز کار آئی۔

''لو، سانڈرا آ گئی۔'' میں نے کہا۔ ''تم یہاں ٹھہرو، میں اس کے پاس جاتا ہوں۔ اگر ضرورت پڑے گی تو ہم اس کی مدد کریں گے۔''

''اگر گولیاں چلیں۔'' اینڈرسن نے کہا۔ ''تو کیا ہم مارنے کے لیے فائر کریں گے؟''

''اگر نہیں کریں گے تو خود مارے جائیں گے۔'' میں نے جواب دیا۔ ''اس شیطان کو ختم ہونا ہی چاہیے۔''

میں مرسیڈیز کار کے پاس گیا۔ سانڈرا اسٹیئرنگ سنبھالے بیٹھی تھی۔ یہاں نیم تاریکی تھی اور وہ صاف نظر نہیں آ رہی تھی۔ میں کار کا دروازہ کھول کر اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

''ہیلو ویلیس!'' اس نے کہا۔ ''میں دیکھ رہی ہوں کہ لوگ رقم ادا کرنے کے لیے آ رہے ہیں۔''

''کیا تمہاری ترکیب کامیاب ہوگی؟'' میں نے پوچھا۔

''ضرور ہوگی۔'' سانڈرا کے لہجے سے ارادے کی مضبوطی نمایاں تھی۔ ''آرام سے بیٹھو۔ ہمیں انتظار کرنا ہے۔''

ہم آدھے گھنٹے تک خاموش بیٹھے رہے۔ لوگ آتے رہے، جاتے رہے۔ سانڈرا جیسے پتھر کی بنی ساکت بیٹھی تھی۔ میں محسوس کر رہا تھا کہ وہ بات کرنا نہیں چاہتی۔ میں گاہے بگاہے اپنے ریوالور کو چھو رہا تھا۔ میں نے اب تک کسی کو جان سے نہیں مارا تھا لیکن آج مرنے مارنے پر تیار تھا۔ میں نے طے کر لیا تھا کہ سانڈرا ناکام رہی تو میں منکی کو ختم کر دوں گا۔

''وہ آ رہے ہیں۔'' اچانک سانڈرا سرگوشی میں بولی۔

ایک بڑی کیڈی لاک کار ریسٹورنٹ کے سامنے آ کر رکی۔ چار آدمی باہر نکلے۔ ہر ایک کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ ان کے بعد منکی کار سے اترا۔ باڈی گارڈ لمبے تڑنگے آدمی تھے۔ منکی ان کے سامنے بونا لگ رہا تھا۔

''یہ منکی ہے۔'' میں نے سانڈرا سے کہا۔ ''وہ پستہ قد آدمی۔''

''شکریہ ویلیس۔'' سانڈرا کار سے اتری اور زوردار آواز کے ساتھ دروازہ بند کیا۔ آواز سن کر منکی کے گارڈز اس کی

طرف دیکھنے لگے۔ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے سانڈرا ان کی طرف بڑھتی گئی اور قریب پہنچ کر بولی۔

''منکی۔'' اس کی آواز بلند اور صاف تھی۔ ''میں سانڈرا ہوں اور تمہارے لیے ویلنسکی کا ایک خاص پیغام لائی ہوں۔'' کیا مظاہرہ تھا۔ کوئی ہچکچاہٹ نہیں... اور ظاہری کیفیت؟ میں نے کسی عورت کو اتنا دل فریب نہیں دیکھا تھا جیسی اس وقت وہ نظر آرہی تھی۔ چاروں گارڈز نے اپنے ریوالور نیچے کرلیے اور حیرت سے اسے گھورنے لگے۔ میں بھی کار سے باہر آگیا۔ اینڈرسن بھی اتر آیا تھا۔ گارڈز کچھ پیچھے ہٹ گئے اور صدر دروازے کی تیز روشنی میں منکی اکیلا کھڑا رہ گیا۔

''تو تم سانڈرا ہو۔'' اس نے کہا۔ ''اب ویلنسکی کو کیا تکلیف ہے؟''

''اس نے تمہارے لیے ایک خاص پیغام بھیجا ہے۔''

''او کے بے بی! پیغام کیا ہے؟''

سانڈرا کے ہاتھ میں ایک بڑا بیگ تھا۔ منکی اس سے چھ فٹ کے فاصلے پر کھڑا تھا۔

''میں نے اسے یہاں رکھا ہے۔'' سانڈرا نے کہا اور بیگ کی زپ کھولی۔ اس کی حرکات اتنی پُراعتماد اور پھرتیلی تھیں کہ منکی کچھ نہیں کرسکتا تھا۔ وہ اسے للچائی نظروں سے دیکھ ہی رہا تھا کہ سانڈرا نے ریوالور نکالا اور یکدم فائر کرنا شروع کردیے۔ چار گولیوں نے منکی کا پیٹ پھاڑ کر رکھ دیا۔ چاروں گارڈز بس بے حس و حرکت کھڑے رہ گئے۔ میرا ریوالور بھی تیار تھا کہ ضرورت پڑے تو شوٹنگ شروع کردے مگر صورتِ حال سانڈرا کے کنٹرول میں تھی۔

''او کے ساتھیو!'' سانڈرا گارڈز سے مخاطب ہوئی۔ ''ویلنسکی اسے منظر سے ہٹانا چاہتا تھا۔ اس سے پہلے کہ پولیس آئے، لاش کو ٹھکانے لگادو۔''

''جو حکم مس سانڈرا۔'' ایک گارڈ نے جواب دیا۔

سانڈرا نے خون میں ڈوبی منکی کی لاش پر ایک نظر ڈالی اور پھر اطمینان سے اپنی کار کی طرف چل دی۔ میں نے مرسیڈیز کار کا دروازہ کھولا۔ وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

''تم نے دیکھا میری سوچ ہمیشہ درست ثابت ہوتی ہے۔'' اس نے مجھ سے کہا۔ ''اب تم جتنی جلدی ہوسکے یہاں سے نکل جاؤ۔ اب ہمارا حساب برابر ہوگیا۔ ہوگیا نا؟''

''ہاں۔'' میں نے کہا۔ اس نے کار اسٹارٹ کی۔

''یہ میری تم سے آخری ملاقات ہے۔'' وہ بولی۔

''محتاط رہنا سانڈرا... مافیا کے ہاتھ بڑے لمبے ہیں۔''

''اور میری ٹانگیں بہت لمبی ہیں۔'' سانڈرا مسکرائی۔

''اچھا، خدا حافظ۔'' کار تیزی سے آگے بڑھی۔

کافی فاصلے سے پولیس سائرن کی آوازیں آرہی تھیں۔

چاروں گارڈز نے منکی کی لاش اٹھائی اور کیڈی لاک کی ڈکی میں ڈال دی۔ میں اپنی کار کی طرف لپکا۔ اینڈرسن ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے بیٹھا تھا۔ جیسے ہی میں اندر بیٹھا، اس نے کار آگے بڑھا دی۔ ایک تاریک اسٹریٹ سے گزر کر ہم جلد ہی ہائی وے پر آگئے۔ اینڈرسن نے رفتار کچھ کم کی اور گھر کی طرف چل دیا۔ ہم دونوں خاموش تھے۔ انجیلا، ہینک اور اب منکی۔ سب کو ٹھکانے لگادیا گیا تھا۔ حساب برابر کرنے کے لیے اب کچھ اور نہیں کیا جاسکتا تھا لیکن میں جانتا تھا کہ سوزی کی یاد برسوں تک میرا پیچھا نہیں چھوڑے گی۔ وہ جو بھی زندگی سے بھرپور تھی، مر چکی تھی۔ میں کچھ بھی کروں، اسے واپس نہیں لاسکتا تھا اور نہ کوئی دوسری عورت اس کی جگہ لے سکتی تھی۔

جب ہم گھر پہنچ گئے تو اینڈرسن نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

''کیا عورت ہے۔ اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں کام کیا۔ آؤ اب آرام کریں۔''

''ہاں، کام ختم ہوچکا ہے۔ شکریہ اینڈرسن۔''

''اس وقت پانچ بجے ہیں۔'' اینڈرسن نے اپنی رسٹ واچ دیکھی۔ ''صبح اٹھ کر اچھا سا ناشتا کر کے کرنل سے ملنے جائیں گے اور اپنی جگہ کام کرنے لگیں گے۔''

''ٹھیک ہے۔'' میں نے کہا۔ اس نے کچھ دیر میری طرف دیکھا پھر کہا۔

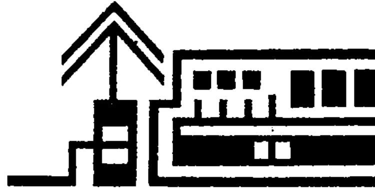
''تمہیں سب کچھ فراموش کرنا ہوگا۔ کوئی اپنے ماضی کے سہارے زندہ نہیں رہ سکتا۔ مستقبل کی اہمیت ہوتی ہے، کل ایک نیا دن ہوگا۔ جاؤ، اب سوجاؤ۔''

اپنے کمرے کے ڈبل بیڈ پر لیٹے ہوئے میں نے گزرے دنوں پر نگاہ ڈالی۔ ہینک مرچکا تھا۔ انجیلا پاگل خانے میں بند کردی گئی تھی۔ منکی بھی ہلاک کردیا گیا تھا۔ میں نے قریبی تکیے پر ہاتھ پھیرا جہاں کبھی سوزی کا خوب صورت سر رکھا ہوتا تھا۔ میں سو نہیں سکا۔ پردوں کے پیچھے ابھرنے والے سورج کو دیکھتا رہا۔ چمکیلی دھوپ رفتہ رفتہ کمرے میں اجالا کرتی جارہی تھی۔ اینڈرسن نے سچ ہی کہا تھا، میں اپنے ماضی کے سہارے زندہ نہیں رہ سکتا تھا۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ کل ایک نیا دن ہوگا۔

ذہن میں اس خیال کے ساتھ... اپنا ہاتھ برابر کے خالی تکیے پر رکھے ہوئے معلوم نہیں کب آخرکار مجھے نیند آگئی۔



شیشے کا گھر



الوسلمان

جُرم وگناہ کا یہ سنسنی خیز ناول جیمس ہیڈلے چیز نے لکھا ہے

اِس اتوار کی سہ پہر کو میں گھر میں بالکل اکیلا تھا میری بیوی لنڈا مچل فیملی سے ملنے گئی تھی۔ میں نے معذرت کرلی تھی کیونکہ میں تنہائی میں اپنے اور لنڈا کے درمیان اختلاف کی بڑھتی ہوئی خلیج پر غور کرنا چاہتا تھا۔ اپنے مالی حالات کے بارے میں سوچنا چاہتا تھا جو دن بدن خراب سے خراب تر ہوتے جارہے تھے۔ میری عمر اس وقت اڑتیس سال تھی۔ صحت مند جسم اور تخلیقی ذہن کا مالک تھا۔ تین سال پہلے لاس اینجلز ہیرالڈ نامی اخبار میں کالم لکھتا تھا۔ لیکن ایک شام ایک دعوت میں میری ملاقات مسٹر ہیری چانڈلر سے ہوئی مسٹر چانڈلر کروڑپتی آدمی تھے۔ بہت بڑے بزنس مین۔ کیلیفورنیا ٹائمز نامی اخبار بھی نکالتے تھے۔ بزم احباب کے سرگرم ممبر تھے۔ انھوں نے اپنی جیب سے شہر میں ایک بہت بڑا کوکر چرچ بھی تعمیر کرایا تھا۔

اُن کا شمار شہر کے اُن لوگوں میں ہوتا تھا جو نہ صرف خود بُرائیوں میں ملوث نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ اُن کے خلاف جہاد میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ ایک ماہنامہ دی وائس آف دی پیوپلز (عوام کی آواز) کے نام سے نکالنا چاہتے تھے جس کے اجراء کا مقصد معاشرے کے غلط کار لوگوں کو بے نقاب کرنا اور انتظامیہ کی غلط پالیسیوں کے خلاف احتجاج کرنا تھا۔ انھوں نے مجھے اس ماہنامے کی ادارت پیش کی تنخواہ تیس ہزار ڈالر سالانہ تھی۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ اپنے تمام ذرائع و وسائل کے ساتھ میری مدد کریں گے۔ اُن کی اپنی ڈیٹکٹیو ایجنسی میرے لئے کام کرے گی اور اگر اپنے فرائض کی بجا آوری کے سلسلے میں مجھے کسی قانونی کارروائی میں الجھنا پڑا تو اُن کے خاص وکلا میری پشت پر ہوں گے۔ ہمارا کام انتظامیہ۔ پولیس۔ سرکاری محکموں اور ہر اُس فرد کے خلاف کام کرنا ہوگا جو کسی بھی قانونی یا معاشرتی برائی میں ملوث

پایا جائے۔ میں اپنی مرضی سے اپنا اسٹاف چن سکتا ہوں اور یہ کہ مجھے اخراجات کے سلسلے میں کوئی فکر نہیں ہونا چاہیئے۔ اوّل تو اُن کے خیال میں ایسے رسالے کا ناکام ہونا ممکن نہیں تھا لیکن بالفرض محال اگر وہ فلاپ ہو بھی جائے تو اس صورت میں وہ مجھے دو سال کی تنخواہ کے برابر رقم دے کر رخصت کر دیں گے۔

یہ ایسی سنسنی خیز پیشکش تھی کہ اب تک مجھے زندگی میں کبھی ایسی پیشکش سے سابقہ نہیں پڑا تھا۔ لنڈا سے ذکر کیا تو وہ اچھل پڑی۔ تیس ہزار ڈالر سالانہ کی رقم اس کے منہ میں پانی لانے کے لئے کافی تھی۔ "کم سے کم ہم اس چھوٹے تنگ و تاریک فلیٹ سے تو چھٹکارا پا لیں گے۔" اس کا جواب تھا۔ لنڈا سے میری پہلی ملاقات ایک پارٹی میں ہوئی تھی اور میں اسے ایک نظر دیکھتے ہی اس کا والہ و شیدا ہو گیا تھا۔ اس وقت وہ پارٹیوں میں ہوسٹس کی خدمات انجام دیتی تھی اور بہت ہی قلیل تنخواہ پہ گذر اوقات کر رہی تھی۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر ہم نے شادی کر لی۔ شادی کی پہلی رات ہی مجھے خبردار ہو جانا چاہیئے تھا جب لنڈا نے کسی لاش کی طرح اپنے آپ کو میرے حوالے کر دیا تھا میری محبت کے جواب میں اُس کی طرف سے کوئی جذباتی سرگرمی ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ گویا وہ جنس کے معاملے میں برف کے کسی تودے کی طرح تھی لیکن میں نے سوچا کہ شاید رفتہ رفتہ اپنی محبت سے اُس کی سرد مہری کو سرگرمی ...... میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا۔ اور جلد ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ اُس کی تمام جذباتی سرگرمی جذباتی وابستگی صرف دولت سے تھی۔ لیکن میں اس سے اتنی شدید محبّت کرتا تھا کہ میں نے اُسے اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنے کی اجازت دے دی۔ ہینڈ بیگ۔ ملبوسات۔ میک اپ کی اشیاء۔ زیورات غرض وہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ خریدتی رہتی تھی۔ اُسے اس چھوٹے سے فلیٹ میں رہنا ناپسند تھا۔ اسے اپنی الگ کار درکار تھی۔ اور ٹھیک اس موقع پر جبکہ مجھے اس کے اخراجات کی وجہ سے بڑھتے ہوئے قرض نے پریشان کرنا شروع کر دیا تھا۔ مسٹر چانڈلر کی یہ پیشکش میرے سامنے آگئی۔ جیسا کہ میں نے بتایا لنڈا یہ سنتے ہی جوش میں آگئی وہ دوسرے دن ہی ایسٹ لیک کے علاقے میں (جو سب سے گراں اور مہنگا علاقہ تھا) جا کر ایک بنگلہ خریدنے کی بات کرنے لگی۔ میں نے اسے سمجھایا کہ اوّل تو مجھے یہ ملازمت ملی نہیں ہے دوسرے یہ کہ ایسٹ لیک میں بنگلہ خریدنا اور وہاں رہائش اختیار کرنا اتنا گراں خرچ ثابت ہوگا کہ تیس ہزار ڈالر سالانہ بھی اُس کے لئے بہت کم پڑیں گے۔ اور اس وقت ہمارے درمیان پہلا بڑا جھگڑا ہوا۔ اور میں اس کا چیخنا چلّانا چیزیں اُٹھا اٹھا کر پھینکنا دیکھ کر اس قدر حیران ہوا کہ آخر کار خاموش ہونے ہی میں عافیت دیکھی۔

چنانچہ میں نے مسٹر چانڈلر سے کہہ دیا کہ میں اس مجوّزہ ماہنامہ کا ایڈیٹر بننے کے لئے آمادہ ہوں۔ چانڈلر نے اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مجھے نصیحت کی "ایک بات یاد رکھنا میسن۔ تم جرائم پیشہ اور بددیانت افراد کو ہدف



بنائے جا رہے ہو۔ تمہاری مثال اس سنہری مچھلی جیسی ہو گی جو شیشے کے برتن میں تیرتی رہتی ہے۔ محتاط رہنا کسی کو اپنے اوپر انگلی اُٹھانے کا موقع نہ دینا سنہری مچھلی کے لئے شیشے کے برتن میں چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ میری مثال لے لو۔ میں کوکر سوسائٹی کا ممبر ہوں اور مجھے اس پر فخر ہے۔ میں خدا پر یقین رکھتا ہوں میری نجی زندگی پر کوئی حرف گیری نہیں کر سکتا۔ یہی کیفیت تمہاری ہونی چاہئے شراب پی کر کبھی کار مت چلانا کبھی عورتوں کے چکر میں مت پڑنا۔ کبھی کسی سے قرض مت لینا۔ مختصر یہ کہ کسی مخالف کو موقع مت دینا کہ وہ تم پر کوئی الزام لگا سکے۔ تم راہ راست سے ذرا بھی بھٹکے اور پوری ریاست کا پریس تمہارے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جائے گا۔ تم ایک مشن کا آغاز کر رہے ہو۔ یہ مشن تمہارے بیشمار دشمن پیدا کرے گا۔ ایسے دشمن جنہیں ذرا بھی موقع ملا وہ تمہیں تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھیں گے۔ تم میرا مطلب سمجھ رہے ہو نا؟"

مجھے اس کے تیس ہزار ڈالر سالانہ کی ضرورت تھی اس لئے کہنا پڑا ہاں میں اچھی طرح سمجھ رہا ہوں لیکن جب معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد میں اس کے دفتر سے نکل کر اپنی کار کی طرف چلا تو میں سوچ رہا تھا کہ میں نے پہلے ہی بینک سے اوور ڈرافٹ لے رکھا ہے اور لنڈا جیسی بیوی کا شوہر ہوں جو روپیہ خرچ کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتی لیکن ان تمام باتوں کے باوجود مجھے لنڈا کے اصرار پر ایسٹ لیک میں ایک شاندار بنگلہ جو زندگی کی تمام جدید سہولتوں سے آراستہ تھا پچھتر ہزار ڈالر میں خریدنا پڑا۔ جس کی رقم مجھے دس ہزار ڈالر سالانہ کی اقساط میں ادا کرنا تھی۔ لنڈا نئے بنگلے میں آکر جو اس کے حیثیت سے کم نہیں تھا بہت خوش تھی۔ یہاں اُس کے بہت سے دوست رہتے تھے۔ چنانچہ ہر شام یا تو ہم کہیں مدعو ہوتے تھے یا کسی کو اپنے ہاں مدعو کرنا پڑتا تھا۔ لنڈا کے لئے نئی آسٹن کار بھی خریدنا پڑی۔ اور چونکہ اُسے گھر کے کام کاج سے نفرت تھی اس لئے ایک نیگرو ملازمہ بھی رکھنی پڑی جس کا نام سسی تھا جو ہر دوسرے دن آکر گھر کے تمام کام کر جاتی تھی اور اس کے لئے مجھے اسے ہر مرتبہ بیس ڈالر ادا کرنا ہوتے تھے

تیس ہزار ڈالر سالانہ جو پہلے ایک بہت شاندار رقم معلوم ہوتی تھی ان تمام اخراجات کی وجہ سے نہ ہونے کے برابر رہ گئی۔

لیکن ہمارا ماہنامہ بڑا کامیاب ثابت ہوا۔ خوش قسمتی سے مجھے دو اوّل درجہ کے رپورٹر مل گئے۔ ویلی متھوفرڈ اور میکس بیری۔ چانڈلر کی سراغ رساں ایجنسی مجھے بے شمار معلومات فراہم کرتی رہتی تھی۔ چانڈلر نے مجھے ایک ماہر نشر و اشاعت بھی دے دیا تھا جو اپنے کام کو بخوبی جانتا تھا۔ مالی اعتبار سے ماہنامہ کو کوئی پرابلم ہی نہ تھی ویلی اور میکس کی مدد سے میں نے بہت سے بظاہر شریف نظر آنے والے چہروں کو بے نقاب کیا اور اس طرح اپنے بہت سے دشمن بنائے میں نے انتظامیہ اور مقامی سیاستدانوں کو اپنا ہدف بنایا اور ابھی چار ہی پرچے منظر عام پر آئے تھے کہ میرے دشمنوں کی تعداد کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔ لیکن میں نے ٹھوس واقعات پر انحصار کیا جس کا نتیجہ یہ تھا کہ کوئی بھی شخص میرے خلاف کوئی قانونی چارہ جوئی نہیں کر سکتا تھا۔

مگر اس دن دھوپ میں بیٹھے یہ تمام باتیں سوچتے ہوئے مجھے اس بات کا اچھی طرح احساس تھا کہ خود میری ذات کتنی آسانی سے ہدف ملامت بنائی جا سکتی تھی۔ بشرطیکہ میرا کوئی دشمن میری پرائیویٹ زندگی کے بارے میں چھان بین کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ میں بینک کا تین ہزار ڈالر کا مقروض تھا۔ اپنی آمدنی سے کہیں زیادہ خرچ کر رہا تھا اور اس کی وجہ صرف اور صرف لنڈا تھی۔ اگر کسی اخبار کا کالم نگار محض اتنی ہی خبر شائع کر دے کہ میرے اور لنڈا کے تعلقات خراب ہو رہے ہیں تو یہ بات چانڈلر کو پریشان کر سکتی تھی جس کی اپنی ازدواجی زندگی بالکل بے داغ تھی۔

دی وائس آف دی پیوپلز کے آئندہ شمارے میں جو مہینے کے وسط میں بازار میں آتا تھا میں چیف آف پولیس کیپٹن جون چلرز کے خلاف لکھ رہا تھا میں نے تحریر کیا تھا کہ وہ کیڈلاک کار میں گھومتا ہے۔ ایک لاکھ ڈالر کی مالیت کے بنگلے میں رہتا ہے اس کے دو بیٹے ریاست کی گراں خرچ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں اور اُس کی بیوی بیش بہا ملبوسات پہنتی ہے۔ چانڈلر نے مجھے ہدایت کی تھی کہ میں کیپٹن جون کی اچھی طرح خبر لوں جس سے وہ بے حد نفرت کرتا تھا میں نے جو کچھ لکھا تھا وہ سچ ہونے کے باوجود ایک طرح کا ذاتی حملہ تھا۔ اور میں جانتا تھا کہ ایک مرتبہ رسالہ مارکیٹ میں آنے کے بعد مجھے حد سے زیادہ محتاط ہونا پڑے گا ٹریفک کی کوئی معمولی خلاف ورزی بھی نہیں۔ ایک گلاس پی کر بھی ڈرائیونگ سے بچنا وغیرہ کیونکہ مضمون پڑھنے کے بعد کیپٹن جون پولیس کے ہر کانسٹیبل کو ہدایت جاری کر دے گا کہ وہ ہر لمحہ ہر گھڑی میری تاک میں رہے۔ یہ صورت حال چانڈلر جیسے آدمی کے لئے جو فطرتاً برائیوں کے خلاف جہاد کرنے کے لئے پیدا ہوا تھا تو مناسب تھی وہ اس سے عہدہ برآ ہو سکتا تھا مگر میں اس کے تقاضے پورے نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے تو تیس ہزار ڈالر سالانہ کے لالچ میں یہ ملازمت قبول کی تھی۔ آنے والے کل کو اپنے سہ ماہی آمد و خرچ کا حساب کرنا تھا۔ چانڈلر مجھے سہ ماہی بنیاد پر تنخواہ دیتا تھا۔ میں نے حساب لگایا تو واجبات کی رقم اتنی تھی کہ ملنے والی پوری رقم دے کر بھی میں دو ہزار تین سو ڈالر کا مقروض رہ جاتا تھا۔ ان حالات میں عقلمندی کا تقاضا تو یہ تھا کہ میں فوراً اس بنگلہ کو چھوڑ کر کسی چھوٹے سے فلیٹ میں منتقل ہو جاتا۔ لیکن لنڈا کی وجہ سے ایسٹ لیک میں ہم لوگ اتنے باعزت اور مشہور ہو چکے تھے کہ اب پیچھے قدم ہٹانا ذلّت آمیز پسپائی محسوس ہوتا تھا

میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ یہ میری مچل تھا۔ اُس نے پوچھا کہ میں آ رہا ہوں یا نہیں۔ میرا ذہن ان الجھنوں سے اتنا پریشان ہو رہا تھا کہ اب تنہا گھر میں بیٹھنا مشکل ہو گیا تھا۔ میں نے فوراً حامی بھر لی۔ اپنے آپ کو تسلی دی کہ شاید کوئی حل سمجھ میں آ جائے۔ مجھے اس کے لئے لازماً لنڈا سے بات کرنا تھی اور اپنی پہلی بڑی لڑائی کا خیال کر کے میری ہمت پست ہو رہی تھی لیکن اسے بتائے بغیر چارہ بھی نہیں تھا۔ ہمیں لامحالہ اپنے اخراجات کم کرنا پڑیں گے اور اس کے لئے لنڈا کا تعاون ضروری تھا۔

پیر کی صبح کو دفتر پہنچا تو میری سکریٹری جین کینری پہلے سے موجود تھی۔ عمر چھبیس سال کے قریب۔ طویل قامت۔ سیاہ آنکھیں۔ سیاہ بال۔ دلکش جسم۔

موزوں خدوخال اور سب سے زیادہ یہ کہ اپنے کام میں سو فیصدی ماہر۔ اُسے بھی چانڈلر نے اپنے آفس سے میرے پاس بھیجا تھا مگر اس طرح جیسے کوئی کسی کو بہت قیمتی تحفہ (اور وہ بھی مجبوراً) دیتا ہے جین نے مجھے بتایا کہ چانڈلر نے فون کیا تھا اور وہ میرا انتظار کر رہے ہیں۔ میں دوبارہ باہر نکلا۔ اپنی کار میں بیٹھ کر چانڈلر کے دفتر پہنچا۔ اُس کی ادھیڑ عمر سکریٹری نے جس کی نظریں برف توڑنے کے سوئے کی طرح تیز اور چبھنے والی تھیں، مجھے بتایا کہ چانڈلر اپنے پرائیویٹ آفس میں ہے۔ میں نے دستک دی اور اندر داخل ہو گیا۔

چانڈلر نے چیف آف پولیس جان جیلز کے بارے میں میرے مضمون کی تعریف کی۔ کہا کہ اسے توقع ہے کہ جیلز چند ہفتوں کے اندر اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دے گا۔ مگر اس سے پہلے وہ مجھ سے انتقام لینے کی پوری کوشش کرے گا اس لئے مجھے اب اور بھی زیادہ محتاط رہنا چاہیئے۔ پھر پوچھا کہ میں کسی قسم کی ذاتی پریشانی میں تو مبتلا نہیں ہوں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔

"اور ان پریشانیوں کا تعلق روپیے سے ہے؟" اُس نے کہا۔ میں نے ایک بار پھر سر ہلا دیا۔

"کھل کر بات کرو اسٹیو" چانڈلر نے کہا "تم نے میرے رسالے کے لئے بہت اچھا کام کیا ہے۔ میں تمہارا ہمدرد ہوں۔"

"نہیں بس روپیے کے علاوہ کوئی پرابلم نہیں ہے۔"

"میرا بھی یہی خیال تھا۔ تمہاری خوبصورت بیوی تمہیں قرض کے بوجھ میں دباتی جا رہی ہے" وہ بولا "آجکل عام طور پر لوگ اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنے کے عادی ہوتے جا رہے ہیں۔ اُن کی بیویاں دوسروں کی بیویوں سے اپنا مقابلہ کرتی ہیں اور اس میں رقم خرچ ہوتی ہے۔ بہرحال تم نے جو مضمون لکھا ہے وہ ایک بونس کا مستحق ہے۔" اُس نے ایک چیک میرے سامنے ڈال دیا۔ "اپنے قرضہ جات ادا کر دو۔ اور آئندہ سے اپنی بیوی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرو۔"

میں نے چیک اُٹھا کر دیکھا۔ وہ دس ہزار ڈالر کے لئے تھا۔ میں نے اُس کا شکریہ ادا کیا۔

"مگر آئندہ اس کا اعادہ نہیں ہونا چاہیئے" چانڈلر نے تنبیہہ کی "میں نے جو کچھ پہلے دن کہا تھا اُسے یاد رکھنا سنہری مچھلی کو شیشے کے برتن میں چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ہوتی اور تم شیشے کے گھر میں ہی رہ رہے ہو۔ اس مرتبہ تو میں تمہاری مدد کر رہا ہوں تمہیں نئے سرے سے ابتدا کرنے کا موقع دے رہا ہوں لیکن تم حالات کو قابو میں نہ رکھ سکے تو اس جگہ کے اہل نہیں رہو گے۔"

میں چانڈلر سے رخصت ہو کر سیدھا اپنے بینک گیا۔ چیک جمع کرایا۔ بینک منیجر ارنی سیفو سے بات کی۔ اس چیک سے نہ صرف میرا اوور ڈرافٹ ختم ہو جاتا تھا۔ نہ صرف تمام قرض کی رقم ادا ہو جاتی تھی بلکہ اس کے بعد ایک معقول رقم میرے حساب میں بھی بچ رہتی تھی۔ میں دفتر واپس آ کر اپنے روزمرّہ کے کام میں مصروف ہو گیا۔ مجھے آئندہ پرچے کی منصوبہ بندی کرنا تھی لیکن پورے دن بار بار مجھے یہ خیال ستاتا رہا کہ مجھے آج رات لامحالہ لنڈا سے بات کرنا ہے۔ چانڈلر کے الفاظ اب بھی میرے کانوں میں گونج رہے تھے۔ بلاشبہ اگر میں نے لنڈا اور اخراجات کو کنٹرول نہیں کیا تو مجھے اس ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔ یہ سوچ میرے ذہن پر اتنی حاوی تھی کہ اُس نے پرچے کے بارے میں کچھ سوچنا ناممکن بنا دیا تھا۔ اس وقت ساڑھے چار بجے تھے۔ لنڈا سے بات کرنے کا مرحلہ ابھی دو گھنٹے کے بعد آنا تھا۔ میں اپنے دفتر کی کھڑکی سے اس عالیشان عمارت کی طرف دیکھنے لگا جس میں چانڈلر کا دفتر بھی تھا اور اُس کی رہائش گاہ بھی۔ اچانک میز پر رکھے ہوئے انٹرکوم کا بزر بول اُٹھا۔ جین مجھے اطلاع دے رہی تھی کہ کوئی مسٹر گورڈی مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔ میں اس نام کے کسی شخص سے واقف نہیں تھا۔ جین نے مزید بتایا (اور اس کے لہجے سے پریشانی ظاہر تھی) کہ گورڈی کسی ذاتی اور خفیہ کام کے سلسلے میں ملنا چاہتا ہے۔ میں نے جین سے کہا کہ اُسے تین منٹ کے بعد اندر بھیج دے۔ اس تین منٹ کی مہلت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے پوشیدہ ٹیپ ریکارڈر پر ایک نیا کیسٹ چڑھا کر اُسے آن کر دیا۔ تین منٹ کے بعد جو شخص میرے کمرے میں داخل ہوا اُس کی عمر چالیس سال کے لگ بھگ معلوم ہوتی تھی۔ پیشانی یا تو اونچی تھی یا سر گنجا ہونے کی وجہ سے معلوم ہوتی تھی۔

"تم مجھے نہیں جانتے مسٹر میبنسن مگر میں تم سے واقف ہوں" اُس نے مجھ سے ہاتھ ملا کر مسکراتے ہوئے کہا۔ میں نے اُسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اُس نے بیٹھ کر بڑے اطمینان سے ایک سگریٹ سلگایا۔

"میرے پاس کچھ معلومات ہیں مسٹر میبنسن جو ایک دلچسپ مضمون کی بنیاد بن سکتی ہیں" اُس نے ایک بار پھر اپنے پیلے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔

"کیسی معلومات" مجھے اُس کا پُرسکون پُراعتماد انداز پریشان کرنے لگا تھا۔ لیکن میرے سوال کا براہ راست جواب دینے کے بجائے اس نے پہلے

اپنا تعارف کرایا۔ اُس نے بتایا کہ وہ ایسٹ لیک کے ویلکم جنرل اسٹور کا منیجر ہے اور یہ کہ میری بیوی اکثر اُس کی دکان سے خریداری کرتی رہتی ہے۔ اور وہ ہی نہیں ایسٹ لیک کی اکثر خواتین شاپنگ کرنے وہیں آتی ہیں۔

"تم اپنے رسالے کے ذریعہ جس طرح جرائم اور مجرموں کی بیخ کنی میں مصروف ہو میں اسے پسند کرتا ہوں" وہ بولا "اور میں جس سلسلے میں بات کرنے آیا ہوں اس کا تعلق ان چھوٹی چھوٹی چوریوں سے ہے جو بڑے اسٹور میں ہوتی رہتی ہیں بظاہر یہ معمولی چوریاں ہیں لیکن کیا تم یقین کرو گے کہ اس طرح ایک سال کی مدت میں اسٹور کو تقریباً اسی ہزار ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا"۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ایسٹ لیک میں رہنے والے لوگ تمہارے اسٹور سے اسی ہزار ڈالر سالانہ کی چیزیں چرا رہے ہیں"۔

گورڈی نے اثبات میں سر ہلایا۔ اُس نے بتایا کہ خاص طور پر دولت مند خواتین چیزیں چراتی ہیں۔ وہ سو ڈالر کا سامان خریدیں گی مگر سینٹ کی ایک شیشی چرانے سے باز نہیں آئیں گی۔ مجھے یہ باتیں خاصی دلچسپ معلوم ہوئیں۔ اگر گورڈی جو کچھ کہہ رہا تھا درست تھا تو میں اس بارے میں ایک سنسنی خیز مضمون لکھ سکتا تھا جسے چانڈلر یقیناً پسند کرے گا۔ میں نے گورڈی سے پوچھا کہ اس کے پاس کوئی ثبوت بھی ہے۔ اُس نے بتایا کہ اسٹور ایک بہت بڑی فرم کی ملکیت ہے اور فرم کے ڈائریکٹروں نے فیصلہ کیا کہ اسٹور میں کئی خفیہ کیمرے لگائے جائیں جو آنے والے گاہکوں کی تصویریں لیتے رہا کریں۔ یہ کیمرے لگے ہوئے صرف دو ہفتے ہوئے ہیں۔ پھر یہ کہ ڈائریکٹروں نے پولیس چیف سے بھی بات کر لی ہے اور وہ اس بات پر آمادہ ہے کہ ان تصویروں کی بنا پر متعلقہ افراد کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرے گا گورڈی نے کہا کہ اس کے پاس ان کیمروں سے اتاری ہوئی ایک فلم ہے جو اس قدر مؤثر اور چوریوں کا ایسا بین ثبوت ہے کہ وہ اسے پولیس چیف کے سپرد کرتے ہوئے متامل ہے اور چاہتا ہے کہ فلم پہلے ان شوہروں کو دکھائے جن کی بیویاں اس کے اسٹور میں شاپنگ کرنے آتی ہیں۔

مجھے اپنے رگ و پے میں سردی کی ایک لہر سی اُترتی محسوس ہوئی۔ میں نے انجان بننے کی کوشش مگر گورڈی نے میرے سامنے ایک لفافہ ڈال دیا۔ اُس نے کہا کہ اس لفافے میں اس فلم کے بیس فٹ کے ٹکڑے سے لی گئی ایک منتخب تصویر ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ مسز مینس کا طرزِ عمل کس قدر قابلِ اعتراض ہے میں نے لفافہ اُٹھا کر کھولا۔ اندر لنڈا کی ایک تصویر رکھی تھی جس میں وہ سینٹ چینل نمبر ۵ کی ایک شیشی اُٹھا کر اپنے بیگ میں رکھ رہی تھی۔ میں خاموش بیٹھا سکتہ جیسی کیفیت میں تصویر کو گھور رہا تھا۔

"اس معاملے میں تمہاری بیوی تنہا نہیں ہے" گورڈی کہہ رہا تھا۔ "ایسٹ لیک کی نہ جانے کتنی معزز خواتین اسی عادت میں مبتلا ہیں۔ اور فلم میں اتنی وضاحت سے یہ سب کچھ دکھایا گیا ہے کہ پولیس چیف کیپٹن جون جلز ان سب پر بآسانی مقدمہ چلا سکتا ہے اور تمہاری خوبصورت بیوی کو قید کی سزا ہو سکتی ہے"۔

میں نے وہ تصویر لفافے میں رکھ کر میز کی دراز میں ڈال دی۔ گورڈی چلنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

چلتے ہوئے اُس نے کہا کہ میں اس معاملے پر اچھی طرح غور کر لوں۔ وہ اس بات پر آمادہ ہے کہ اگر میں اُسے بیس ہزار ڈالر کی رقم ادا کر دوں تو وہ کیپٹن جلز کو فلم دینے سے پہلے اس میں سے وہ ٹکڑا نکال دیگا جس میں میری بیوی کو چوری کرتے دکھایا گیا ہے اس نے دوسرے دن رات کو رقم لے کر اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ اس کے گھر کا نمبر ۱۸۹ ایسٹ لیک تھا جو ہمارے بنگلے سے کچھ زیادہ دور نہیں تھا

وہ چلا گیا۔ میں جانتا تھا کہ مجھے ہر قیمت پر لنڈا کو سزا پانے سے بچانا ہے۔ کوئی اور موقع ہوتا تو میں گورڈی جیسے بلیک میلر سے نپٹنے کے لئے سیدھا پولیس کے پاس جاتا لیکن کیپٹن جلز پر تنقید کے بعد یہ ناممکن ہو گیا تھا۔ بلاشبہ وہ گورڈی کو گرفتار کر لیتا لیکن ساتھ ہی لنڈا کو بھی بڑی مسرت کے ساتھ سزا دلوانے سے باز نہ آتا۔ پھر کیا میں دوسرے شمارے میں آنے والے مضمون کو روک لوں؟ لیکن چانڈلر اس مضمون کو پسند کر چکا تھا۔ مجھے اس پر دس ہزار ڈالر کا بونس دے چکا تھا۔ پھر میں اُسے کس طرح سمجھاؤں گا کہ میں نے یہ مضمون چھپنے سے کیوں روک لیا۔

اسی وقت ویلی آ گیا وہ مجھے نئی ہائی اسکول بلڈنگ کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا تھا۔ میں نے ٹیپ ریکارڈ بند کر دیا۔ میرا ذہن کسی دوسری سوچ کے لئے آمادہ نہیں تھا مگر مجھے مجبوراً اس کی باتیں سننا پڑیں۔ سٹی ہال نے ایک نئے اسکول کی عمارت کا ٹھیکہ ایک ٹھیکیدار کو دیا تھا اور ویلی کا خیال تھا کہ جس رقم میں یہ ٹھیکہ دیا گیا ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ اُس نے تحقیقات کی تو پتہ چلا کہ کم سے کم تین کنٹریکٹر ایسے تھے جنہوں نے موجودہ رقم سے کہیں کم رقم کا ٹینڈر دیا تھا جس کنٹریکٹر کو ٹھیکہ ملا تھا اس کا نام ہینڈ تھا۔ ویلی کا خیال تھا کہ ہمیں ہینڈ کے خلاف لکھنا چاہیئے۔ میں نے اسے مشورہ دیا کہ پہلے ہمیں مزید حقائق معلوم ہونا چاہیئیں۔ اور اس کے لئے وہ ویبر سے رابطہ قائم کرے۔ ویبر چانڈلر کی سراغ رساں ایجنسی کا سربراہ تھا۔

ویلی کے جانے کے بعد میں نے ٹیپ ریکارڈر سے وہ کیسٹ نکال لیا جس میں میری اور گورڈی کی گفتگو ٹیپ تھی اور اسے اپنی جیب میں رکھ لیا۔ پھر لنڈا کی تصویر دراز سے نکال کر اپنے بریف کیس میں رکھی۔ جین کو بتایا کہ میری طبیعت کچھ خراب ہے اس لئے میں گھر جا رہا ہوں۔ جانے سے پہلے میں نے ویلی سے پوچھا کہ کیا اس کی بیوی شرلے بھی ویلکم اسٹور سے خریداری کرتی ہے۔ اس پر ویلی جوش میں آ گیا اُس نے بتایا کہ ویلکم اسٹور والوں نے ہر چیز کی قیمت بازار کے عام نرخ سے کہیں زیادہ رکھی ہے وہ لوگوں کو لوٹ رہے ہیں ہمیں اُن کے خلاف بھی کچھ کرنا چاہیئے۔ لیکن میں اس موضوع پر زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اُسے خدا حافظ کہہ کر آفس کی عمارت سے باہر نکل آیا۔ کار میں بیٹھتے ہوئے میرا ذہن برابر یہ سوچنے میں مصروف تھا کہ کل رات تک میں بیس ہزار ڈالر کہاں سے حاصل کروں۔ کیا میرا بینک منیجر ارنی مجھے بیس ہزار اوور ڈرافٹ دیدے گا۔ ہرگز نہیں۔ مجھے لیو میرک کا خیال آیا جو لوگوں کو سود پر روپیہ دیتا تھا۔ مگر میرا

دوسرے رپورٹر میکس پہلے ہی اس کی ساٹھ فیصدی سود خوری کے خلاف ایک مضمون لکھ رہا تھا۔ اگر میں اس مضمون کو شائع ہونے سے روک دوں تو شاید یومیر مجھے بیس ہزار ڈالر قرض دیدے مگر مشکل یہ تھی کہ چانڈلر اس مضمون کو بھی دیکھ چکا تھا۔

مجھے اُمید تھی کہ لنڈا گھر پر نہیں ہوگی اور میرا اندازہ غلط نہیں نکلا۔ میں نے اپنی کار گیرج میں کھڑی کی۔ گھڑی دیکھی۔ صرف چھ بجے تھے۔ میں اپنے اسٹڈی رُوم میں آیا۔ لنڈا کی تصویر میز کی دراز میں رکھی اور کیسٹ کو ٹیپ ریکارڈر پر لگا دیا۔ پھر لنڈا کے ڈریسنگ رُوم میں گیا۔ چند منٹ کی تلاش کے بعد میں نے چینل نمبر ۵ کی وہ شیشی برآمد کرلی۔ کچھ پینے کے خیال سے کچن میں گیا۔ وہاں ہر چیز پھیلی اور بکھری ہوئی تھی۔ لنڈا اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا گناہ سمجھتی تھی۔ اب کل کسی آکر برتنوں وغیرہ کی صفائی کرنے والی تھی۔ میں ایک گلاس میں شراب لے کر اسٹڈی رُوم میں آ بیٹھا۔ میں صاف دیکھ رہا تھا کہ میری اب تک کی تمام محنت اور آئندہ کا پورا مستقبل میری خوبصورت مگر لالچی اور خود غرض بیوی کی وجہ سے خطرے میں پڑ چکا ہے۔ لنڈا کے بارے میں سوچتے سوچتے تھک گیا تو میں گورڈی کے متعلق سوچنے لگا۔ اُس نے کہا تھا کہ میری بیوی اکیلی نہیں ہے۔ بلکہ دوسرے دولت مند شوہروں کی بیویاں بھی اسٹور سے چوری کرتی ہیں اور فلم میں ان کے بارے میں بھی ثبوت موجود ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ گورڈی ہمارے دوسرے ہمسایوں کو بھی بلیک میل کر رہا ہوگا یا کرچکا ہوگا اور میرے دل میں اچانک گورڈی کے خلاف نفرت وغصہ پیدا ہوا۔ اسی غصے کی حالت میں میں نے فون کا ریسیور اٹھایا اور ہربین دیبر کا نمبر ڈائل کیا۔ جو سراغ رساں ایجنسی کا سربراہ تھا۔ یہ شخص پہلے پولیس میں لیفٹیننٹ تھا مگر اپنی ترقی کی رفتار سے غیر مطمئن ہو کر اُس نے ملازمت سے استعفےٰ دے دیا اور ڈیٹیکٹو ایجنسی کھول لی۔ جلد ہی وہ اپنے پانچ دوسرے ساتھیوں کو بھی توڑ لایا۔ مسٹر چانڈلر نے انھیں سرمایہ فراہم کیا اور اب وہ مکمل طور پر ایجنسی کا مالک تھا۔ میرے رسالے کے لئے تحقیقات کا بیشتر کام ویبر ہی اپنے آدمیوں سے کراتا تھا۔ مجھے یہ آدمی پسند نہیں تھا۔ وہ بہت سخت مزاج اور چالاک تھا لیکن اس کے معلوم کئے ہوئے حقائق جھٹلانا مشکل ہوتے تھے۔ فون پر رابطہ قائم ہونے پر میں نے اس سے کہا کہ میں ویلکم اسٹور کے منیجر گورڈی کے بارے میں مکمل چھان بین کرانا چاہتا ہوں۔ اس پر ویبر نے بتایا کہ گورڈی کے متعلق اس کے پاس ایک فائل پہلے سے موجود ہے جسے صرف اپ ٹو ڈیٹ بنانا ہوگا اور یہ کہ فائل کل دوپہر تک مجھے مل جائے گی لیکن میں نے اس سے کہا کہ میں یہ فائل ٹھیک دس بجے اپنی میز پر دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد میں نے اپنے بینک منیجر ارنی کے گھر فون کیا۔ فون اُس کی بیوی مارتھا نے ریسیو کیا۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ ارنی کو بلا دے۔ ارنی فون پر آیا تو میں نے اسے بتایا کہ لنڈا کی ماں بیمار ہے اور اس کا آپریشن ہوگا۔ کیا وہ اس کے لئے مجھے پندرہ ہزار ڈالر اوور ڈرافٹ دیدے گا۔ ارنی خاموش ہوگیا۔ کچھ دیر بعد اُس نے جواب دیا کہ میں کل صبح سوا نو بجے اس کے دفتر آؤں تو اس مسئلے پر بات کرے گا۔

میں نے ریسیور رکھا ہی تھا کہ لنڈا واپس آگئی۔ اسی وقت فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ فون لنڈا نے ریسیو کیا اور پھر مجھے بتایا کہ فرینک مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے (فرینک لیٹمار ہمارا دوست اور ہمسایہ تھا) وہ مجھے اور لنڈا کو بیس منٹ کے اندر اپنے گھر آنے کی دعوت دے رہا تھا۔ اس کی بیوی کا نام سیلی تھا۔ میں سوچنے لگا کیا اس کی بیوی بھی ویلکم اسٹور سے چوری کرتی رہی ہے۔ میں نے اپنی طبیعت کی خرابی کا عذر کر کے معذرت کرلی۔ مگر لنڈا جو ساری گفتگو سن رہی تھی کہنے لگی کہ مجھے دعوت قبول کرلینا چاہیئے کیونکہ گھر میں شام کے لئے کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ میں اس سے کچھ ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ مگر وہ کہاں سننے والی تھی۔ اُس نے ریسیور اُٹھایا تاکہ فرینک کو فون کر کے اپنے آنے کی اطلاع دیدے۔ اور ٹھیک اس وقت جبکہ وہ ریسیور اُٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگی تھی۔ میں نے جیب سے چینل نمبر ۵ کی شیشی نکالی اور اُس کے سامنے رکھ دی۔

لنڈا نے شیشی دیکھی اور آہستہ آہستہ ریسیور واپس رکھ دیا۔ اس وقت اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر میں نے پہلی مرتبہ محسوس کیا کہ وہ اتنی خوبصورت نہیں جتنی کہ میں خیال کرتا تھا۔ اس ایک لمحہ میں اس کے لئے جو بھی محبت میرے دل میں تھی وہ دفعتاً ختم ہوگئی۔ لنڈا نے پہلے انجان بننے کی کوشش کی۔ لیکن جب میں نے اُسے گورڈی سے اپنی گفتگو کا ٹیپ سُنایا اور فوٹو نکال کر اُس کے سامنے ڈال دیا تو اعتراف کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ لیکن پھر بھی اس کی ڈھٹائی دیکھیئے کہ وہ اسے اپنا کوئی قصور ماننے کے لئے تیار نہیں تھی۔ اس نے کہا کہ دوسری عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں پھر اگر اُس نے کیا تو کیا غضب ہوگیا۔ گورڈی کی زبانی پولیس اور سزایابی کی باتیں سُن کر وہ چند لمحوں کے لئے زرد ضرور ہوگئی تھی مگر پھر لاپرواہی سے شانے جھٹک کر بولی کہ میں گورڈی کو بیس ہزار ڈالر ادا کر دوں اور اس جھگڑے کو ختم کر دوں۔ اُس کی یہ بے اعتنائی سرد مہری اور خود غرضی دیکھ کر میرے دل میں غصے کا طوفان پھٹ پڑا۔ میں نے اُس کے منہ پر بھرپور ہاتھ سے ایسا زوردار تھپڑ رسید کیا کہ اگر میں اس کا ہاتھ پکڑے نہ ہوتا تو وہ ضرور زمین پر گر پڑتی۔

تھپڑ کھا کر لنڈا کے منہ سے گالیوں کا سیلاب اُمڈ پڑا۔ اُس نے کہا کہ وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے اور یہ کہ مجھے طلاق دیدے گی۔ میں نے اُس پر ہاتھ اُٹھا کر اچھا نہیں کیا۔ مجھے اس حرکت کے لئے پچھتانا پڑے گا۔ میں خاموش بیٹھا اُسے دیکھتا رہا۔ اچھی طرح گالیاں بکنے اور بُرا بھلا کہنے کے بعد وہ اچانک رونے لگی۔ میرے سامنے دوزانو ہو کر گڑگڑانے لگی کہ میں اسے گرفتاری اور سزایابی سے بچا لوں۔ اُس نے یہ وعدہ بھی کیا کہ اگر اس مرتبہ میں اسے اس مصیبت سے نکال لوں تو وہ آئندہ ایک اچھی بیوی بننے کی کوشش کرے گی۔ مگر میں اسے اور اُس کے وعدوں کی حقیقت جانتا تھا۔ پھر بھی اس مسئلے پر اُس سے گفتگو کرنا ضروری تھا۔ میں نے اپنے اور اُس کے لئے دو گلاسوں میں وہسکی انڈیلی۔ اسی وقت فون کی گھنٹی پھر بجنے لگی۔ یہ لوسیلا تھی۔ لوسیلا ایک ادھیڑ عمر عورت تھی جو اسی سڑک کے آخر میں ایک مکان میں رہتی تھی جس پر ہمارا بنگلہ واقع تھا۔ لنڈا سے

اس کی گہری دوستی تھی۔ وہ لنڈا سے بات کرنا چاہتی تھی مگر میں نے بہانہ بنادیا کہ لنڈا کو فلو ہوگیا ہے اور میں نے اُسے اسپرو کھلا کر آرام کرنے بھیجدیا ہے۔ لوسیلا نے ہمدردی ظاہر کی اور امداد کی پیشکش کی۔ مگر میں نے اُس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے رسیور رکھدیا۔ لنڈا کانپ رہی تھی۔ وہسکی کا ایک گلاس اُس کے لئے ناکافی ثابت ہوا تو میں نے اور بھر کے دیا۔ اسے سب سے زیادہ پریشانی گرفتاری اور جیل جانے کے خیال سے تھی وہ بار بار میری خوشامد کر رہی تھی کہ میں گورڈی کو رقم ادا کر کے اسے بچالوں اُس نے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں سوچا کہ میں اتنی بڑی رقم کہاں سے لاؤں گا۔ یہ دیکھ کر کہ اس کی باتوں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو رہا ہے وہ پھر دریدہ دہنی پر اُتر آئی۔ اُس نے الزام لگایا کہ چونکہ میرے اپنی سکریٹری جین سے ناجائز تعلقات ہیں اس لئے میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ میں نے دیکھ لیا کہ ایسی خودغرض عورت سے کوئی بات کرنا ناممکن ہے۔ میں اب تنہائی میں اس مسئلے پر بات کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اُسے بنگلے میں چھوڑا۔ اپنی کار گیرج سے نکالی اور یونہی بے مدّعا ایک طرف روانہ ہوگیا۔

کچھ دُور جاکر میں نے کار کا رُخ اپنے دفتر کی طرف کردیا۔ آفس ہی ایک ایسی جگہ تھی جہاں میں سکون سے بیٹھ کر اپنی مصیبت کا کوئی حل تلاش کرسکتا تھا اس وقت شام کے سات بجے تھے..... بلڈنگ کے چوکیدار جوائے اسمال نے مجھے دیکھ کر کہا کہ میں غالباً دفتر میں دیر تک کام کرنے آیا ہوں اور میں نے اس کی تردید نہیں کی۔ لیکن جب میں لفٹ کے ذریعہ اوپر پہنچا تو دُور ہی سے جین کے ٹائپ رائٹر کی آواز سُنائی دی۔ مجھے اُس کے دیر تک کام کرنے پر تعجب ہوا۔ اگرچہ میں جانتا تھا کہ وہ گھر جانے سے پہلے اس دن کا سارا کام کرنے کی عادی ہے۔ اُس کے اسی محنت اور خلوص کی وجہ سے میں اس کی بے حد عزت کرتا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ رسالے کی کامیابی میں جین کی انتھک محنت کو بڑا دخل تھا۔ وہ مجھے دیکھ کر متعجب ہوئی اور پوچھا کہ میں واپس کیوں چلا آیا۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے بعض معاملات پر غور کرنا تھا۔ اُسے ٹائپ کرتے ہوئے میں نے پہلی مرتبہ بہ حیثیت ایک عورت کے دیکھا اور جو کچھ دیکھا وہ مجھے بہت پسند آیا۔ وہ سچ مچ محبّت کئے جانے کے قابل تھی۔

میری صورت سے پریشانی کے تاثرات دیکھ کر اُس نے معلوم کرنا چاہا کہ کوئی خاص بات تو نہیں ہے اور میں نے اُسے بتادیا کہ لنڈا کا خیال ہے کہ میرے اور اس کے درمیان رُومانی تعلّقات ہیں۔

"اُس نے یہ بات کیوں کہی؟" جین نے بدستور اپنے نرم وشیریں لہجے میں پوچھا۔

"شاید اس لئے کہ وہ مجھے تکلیف پہنچانا چاہتی ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"میں ایک بڑی مشکل میں پھنس گیا ہوں جین۔ اور تنہائی میں اس پر غور کرنا چاہتا ہوں۔ تم باقی کام چھوڑ کر گھر چلی جاؤ۔"

"کیا تم نے کھانا کھالیا ہے؟"

"میں ان حالات میں کھانے کا تصوّر بھی نہیں کرسکتا۔"

"یہ غلط ہے۔ مجھے بھی بھوک لگی ہے۔ چلو پہلے ہم دونوں کھانا کھانے چلیں اس کے بعد تم واپس آکر جب تک چاہو سوچتے رہنا۔"

اس کی بات میں معقولیت تھی۔ چنانچہ میں اور جین۔ اس کی کار میں۔ ایک قریبی ریسٹورنٹ پہنچے جس کا نام لوئی جیر تھا۔ جین نے کھانے کا آرڈر دیا۔ ویٹر کھانا لینے چلا گیا تو اُس نے خود ہی پوچھا کہ میری پریشانی کی وجہ گورڈی تو نہیں ہے۔ میں نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"شاید وہ تمہیں بلیک میل کرنا چاہتا ہے۔"

"تم نے یہ اندازہ کیسے لگایا؟" مجھے مزید تعجب ہوا۔

"ڈبلی تحقیقات کر رہا ہے۔ میں اُس کے نوٹ ٹائپ کر رہی ہوں۔ جب گورڈی نے تم سے ملنا چاہا تو بات واضح ہوگئی۔"

"ڈبلی تحقیقات کر رہا ہے۔" میں چونکا "کیا اُسے لنڈا کے بارے میں علم ہے؟"

"نہیں۔ اگر ہوتا تو وہ پہلے تمہارے پاس آتا۔ اُس نے کچھ نام معلوم ضرور کئے ہیں۔ مگر اُن میں زیادہ تر خادمائیں ہیں۔ تمہاری ملازمہ مسی بھی ان میں شامل ہے۔"

"کیا تمہیں کچھ اور نام بھی یاد ہیں۔ خادماؤں کے علاوہ۔"

"سیلی لیتمار۔ میبل کریڈین۔ لوسیلا۔ مجھے سردست یہی نام یاد آ رہے ہیں۔"

اتنے میں کھانا آگیا۔ ڈبلی نے مجھ سے ویلکم اسٹور کے بارے میں تحقیقات کرنے کے لئے ذکر ضرور کیا تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کام شروع بھی کرچکا ہے۔ اُس کا جواز جین نے یہ پیش کیا کہ ڈبلی چونکا دینے کا عادی ہے وہ تحقیقات کے دوران کبھی کچھ نہیں بتاتا۔ مجھے اس رائے سے اتفاق تھا۔ لیکن میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ اُس نے اب تک جو نام معلوم کئے ہیں اُن میں لنڈا کا نام تو شامل نہیں تھا۔ جین کو یقین تھا کہ اُن میں لنڈا کا نام نہیں تھا۔ اتنی باتیں ہوجانے کے بعد اب میرے لئے کچھ چھپانا بیکار تھا۔ میں نے جین کو لنڈا کے بارے میں سب کچھ بتادیا۔ میں نے اُسے یہ بھی بتایا کہ میں نے ڈیبر سے گورڈی کے خلاف تحقیقات کرنے کے لئے کہا ہے۔ اگر تقدیر نے ساتھ دیا اور اُس نے کوئی بات معلوم کرلی تو میں اُس کو دھمکی دے کر گورڈی کو بلیک میلنگ کرنے سے روک سکتا ہوں۔ جین نے کہا کہ ڈیبر چاینڈلر کا آدمی ہے اس لئے مجھے اس کے بارے میں بھی محتاط رہنا چاہیئے۔

لیکن یہ بعد کی بات تھی۔ پہلے تو میں جاننا چاہتا تھا کہ ڈبلی نے وہ نام کیسے اور کس طرح حاصل کئے۔ جین نے میرے کہنے پر ڈبلی کے گھر فون کیا۔ اس کی بیوی شرلے نے بتایا کہ وہ میکس کے گھر گیا ہے اور ایک گھنٹے میں واپس آئے گا۔

مجھ سے کھانا نہیں کھایا جا رہا تھا۔ مجھے لنڈا کا خیال آیا۔ میرے تھپڑ نے اُس کی آنکھ کے چاروں طرف سیاہ داغ ڈال دیا تھا۔ پھر گھر میں کچھ کھانے کے لئے بھی نہیں تھا۔ مجھے خیال آیا کہ مجھے اُسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیئے تھا۔ میں نے گھر فون کر کے خیریت معلوم کرنا ضروری سمجھا۔ کھانے کی میز سے اُٹھ کر فون بوتھ میں داخل ہوا۔ اور اپنے گھر کا نمبر ڈائل کیا۔ فوراً ہی ایک آواز نے جواب دیا۔

"مسز مینن کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور مسٹر مینن کہیں باہر گئے ہیں تم کون ہو اور کس سے بات کرنا چاہتے ہو؟"

میں نے لوسیلا کی آواز پہچان لی۔ تو لنڈا نے اپنی دوست کو بلالیا ہے

جین کے بقول لوسیلا کا نام بھی ویلی کی فہرست میں موجود تھا۔ گویا چور نے چور کی مدد طلب کرلی ہے۔ میں نے جواب دیئے بغیر ریسیور کریڈل پر رکھ دیا اور میز پر واپس آگیا۔ چالیس منٹ بعد ہم ریسٹورنٹ سے نکلے۔ جین مجھے آفس بلڈنگ کے سامنے چھوڑ کر رخصت ہوگئی۔ میں دفتر جانے کے بجائے اپنی کار میں بیٹھ کر ویلی کے گھر روانہ ہوگیا۔ مگر اُس کا گھر بالکل تاریک پڑا ہوا تھا۔ میں نے گھنٹی بجائی۔ گھر میں سے تو کوئی جواب نہیں ملا البتّہ اس کا ایک ہمسایہ باہر نکل آیا۔ اُس نے بتایا کہ ویلی کو کچھ غنڈوں نے بہت مارا پیٹا ہے۔ اُسے نازک حالت میں ناردرن ہسپتال لے جایا گیا ہے اور اُس کی بیوی بھی ساتھ گئی ہے۔ میں نے اُسی ہمسائے کے گھر سے جین کو فون کیا۔ اُسے صورتِ حال بتائی اور فوراً ناردرن ہسپتال پہنچنے کے لئے کہا ــ ہم دونوں تقریباً ایک ساتھ ہسپتال پہنچے۔ اتفاق سے اس رات ایمرجنسی کے وارڈ میں ڈاکٹر ہنری کی ڈیوٹی تھی جو میرا دوست تھا اُس سے معلوم ہوا کہ ویلی کو بہت چوٹیں آئی ہیں۔ اُس کا جبڑہ ٹوٹ گیا ہے۔ تین پسلیوں میں فریکچر ہے اور کم سے کم تین ضربات سر میں ایسی لگائی گئی ہیں جن سے اندرونی جریان خون ہوا ہے۔ اُس کے بچنے کی اُمید تو ہے مگر بہت دن لگیں گے اور یہ بھی خطرہ ہے کہ کہیں وہ اپنی بینائی نہ کھو بیٹھے۔ پولیس فطری طور پر اُس کا بیان لینا چاہتی تھی مگر ڈاکٹر نے انھیں بتا دیا تھا کہ ابھی کم سے کم چار پانچ دن تک وہ بیان دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوگا۔

جین نے ویلی کی بیوی شرلے کو سنبھال لیا تھا وہ اُسے تسلی تشفی دے رہی تھی۔ اور میں سوچ رہا تھا کہ اگر ویلی کچھ بتانے کے قابل نہیں ہے تو پھر میرا کیا ہوگا۔ اب مجھے صرف ویبر کی ذات سے کچھ اُمید باقی رہ گئی تھی۔ میں کمرہ استقبالیہ کے باہر راہداری میں ٹہل رہا تھا کہ کسی نے مجھے میرا نام لے کر پکارا۔ میں نے گھوم کر دیکھا تو میرے سامنے سارجنٹ لیو بریز کھڑا تھا۔ میری اطلاع کے مطابق بریز بہت سخت مزاج آدمی تھا۔ جن پر شُبہ ہوتا تھا انھیں مارتا پہلے تھا سوال بعد میں پوچھتا تھا۔ لیکن میرے پاس ابھی اطلاع کا کوئی ثبوت نہیں تھا۔ ایک مرتبہ ویبر نے مجھے بتایا تھا کہ بریز اگر کسی سے دبتا ہے تو وہ چیف آف پولیس کیپٹن چلز ہے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ بہت دن پہلے جبکہ کیپٹن چلز محض کیپٹن تھا اُس نے بریز کی خوبصورت بیوی کو ایک غنڈے کے ہاتھوں بچایا تھا۔ غنڈہ نشے میں تھا۔ اُس نے چاقو بھی نکال لیا تھا اور مارنا چاہتا تھا کہ چلز نے دور ہی سے ریوالور نکال کر اسے شوٹ کر دیا۔ تب سے بریز کیپٹن چلز کا خاص آدمی بنا ہوا تھا۔

سارجنٹ بریز جاننا چاہتا تھا کہ ویلی کس کیس پر کام کر رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ گواہوں کے بیان کے مطابق ویلی جیسے ہی اپنے گھر کے سامنے کار سے اُترا دو غنڈوں نے اس پر حملہ کر کے خوب مارا پیٹا اور بریف کیس لے کر فرار ہوگئے جہاں تک مجھے معلوم تھا ویلی ہائی اسکول کی عمارت کے بارے میں تحقیقات کر رہا تھا۔ ممکن تھا کہ اُس نے کوئی ایسا ثبوت حاصل کر لیا ہو جو کنٹریکٹر ہمینڈ کے لئے تباہ کن ہو اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ ویلی کے بریف کیس میں ویلکم اسٹور کے بارے میں تحقیقاتی نوٹ ہوں۔ اس صورت میں بہت سے دولت مند شوہروں کی بیویوں کے ملوّث ہونے کا امکان تھا۔ میں ویسے بھی بریز کو اس بارے ... میں نہیں بتا سکتا تھا اس لئے میں نے یہی جواب دیا کہ وہ سٹی ہال کے نئے اسکول کے ٹھیکے کے بارے میں تفتیش کر رہا تھا جس کی رقم ہمارے خیال میں پچاس ہزار ڈالر زیادہ دی گئی ہے۔

" یہ مت سمجھنا کہ چونکہ یہ سٹی ہال کا معاملہ ہے اس لئے لوگ اسے دبانے کی کوشش نہیں کریں گے " میں نے کہا۔

" جب تم لوگ دوسروں کے معاملات میں ٹانگ اڑاؤ گے تو اس کا انجام یہ ہی ہوگا " وہ بولا۔

" کیا میں تمہارے یہ الفاظ کسی اور کے سامنے دہرا سکتا ہوں " میں نے کہا " مسٹر چانڈلر اس معاملے میں تمہاری رائے دلچسپی سے سنیں گے "

" جو چاہو کرو لیکن محتاط رہنا اگر حد سے زیادہ آگے بڑھنے کی کوشش کی تو یہ تمہارے حق میں مناسب نہ ہوگا " سارجنٹ نے کہا اور گھوم کر مخالف سمت میں چل دیا۔

اُس نے ویلی کی بیوی سے بات کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ ممکن ہے شرلے کیپٹن چلز کے بارے میں آنے والے دوسرے مضمون سے آگاہ ہو۔ اگر اپنی موجودہ ذہنی اور جذباتی حالت میں اُس نے کوئی بات زبان سے نکال دی تو یہ بُرا ہوگا۔ جین شرلے کو اپنے گھر لے گئی تھی۔ میں نے جین کو فون کیا اُس نے بتایا کہ شرلے کا خیال ہے کہ ویلی پر اس لئے حملہ کیا گیا کہ وہ ہمینڈ کے خلاف تحقیقات کر رہا تھا اسے ویلکم اسٹور کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ میں نے جین کو ہدایت کی کہ وہ اس وقت تک شرلے کے ساتھ رہے جب تک شرلے مکمل طور پر اس حادثے کے اثرات پر قابو نہ پالے۔ پولیس اس سے سوالات کرنا چاہتی ہے اور یہ بات مناسب نہیں ہوگی کہ اگر شرلے کو کوئی بات ویلکم اسٹور کے بارے میں معلوم ہے تو وہ اُسے پولیس کے سامنے بیان کرے۔ جین نے مجھے یقین دلایا کہ ایسا ہی ہوگا۔ میں نے اسے یہ اجازت بھی دے دی کہ اگر شرلے کے ساتھ ٹھہرنا ضروری ہو تو وہ کل دفتر نہ آئے۔

میں تقریباً سوا دس بجے گھر واپس پہنچا۔ گھر بالکل تاریک پڑا ہوا تھا۔ رہائشی کمرے میں پہنچا تو وہاں میز پر ایک پرچہ رکھا نظر آیا۔ اٹھا کر دیکھا لکھا تھا۔

> ڈیر اسٹیو۔ میں لنڈا کو اپنے گھر لئے جا رہی ہوں۔ اُس کی آنکھ دو تین دن میں بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔ اس دوران میں افواہوں سے بچنے کے لئے میں اُسے اپنے ساتھ رکھوں گی ایک مشورہ۔ کبھی کسی عورت کے منہ پر مت مارو۔ اگر مارنا اتنا ہی ضروری ہو تو پچھلے حصّے پر مارو۔ اس کا اثر اتنا ہی ہوگا لیکن چوٹیں ظاہر نہیں ہوں گی۔
>
> لوسیلا

دوسری صبح آٹھ بجے میں نے جین کے فون پر شرلے سے بات کی۔ وہ اب خود پر قابو پا چکی تھی۔ میں نے اسے تسلّی دی کہ ویلی جلد ہی اچھا ہو جائے گا۔ میں نے اسے یہ نہیں بتایا کہ ڈاکٹر ہنری کے خیال میں اُس کی بینائی جانے کا خطرہ ہے

میں نے اُس سے کہا کہ میں مسٹر چانڈلر سے کہہ کر ویلی کے لئے جو کچھ ممکن ہوسکے گا ضرور کروں گا۔ پھر میں نے اُس کو یہ تاکید بھی کر دی کہ اگر پولیس اس سے سوالات کرے تو وہ اس کے علاوہ کوئی بات نہ کہے کہ ویلی نئے اسکول کے ٹھیکے کے بارے میں تحقیقات کر رہا تھا۔ اس کے بعد میں نے جین سے کہا کہ میں بینک ہوتا ہوا دفتر جاؤں گا اور وہاں اس کا انتظار کروں گا۔

چانڈلر کو فون کر کے ویلی کے بارے میں بتایا تو وہ جوش میں آ گیا۔ اُس نے کہا کہ وہ ویلی کے علاج و معالجہ کے سلسلے میں ہر ممکن سہولت فراہم کرے گا۔ ویلی کی تنخواہ دگنی کر دی گئی۔ اُس نے کہا اگر اس طرح یہ بدمعاش سمجھتے ہیں کہ مجھے ڈرا دھمکا سکیں گے تو یہ اُن کی بھول ہے، تم ہاتھ دھو کر ہیمنڈ کے پیچھے پڑ جاؤ۔ سمجھے ـــــ میں سب سمجھتا تھا۔ مگر چانڈلر صفِ اول میں نہیں تھا۔ براہ راست ہدف وہ لوگ تھے جو اس کے لئے کام کر رہے تھے۔ ویلی کے بعد دوسرا نمبر میرا ہو سکتا تھا۔

ناشتہ کر کے میں لوسیلا کے گھر گیا۔ لوسیلا رسالوں کے لئے مضامین لکھا کرتی تھی اور کیلیفورنیا ٹائمز میں کتابوں پر تبصرہ کرتی تھی۔ لنڈا ابھی تک سو رہی تھی۔ اُس نے لوسیلا کو جھگڑے کی وجہ کے بارے میں بتا دیا تھا۔ باتوں کے دوران لوسیلا نے کہا کہ وہ گورڈی سے اپنا معاملہ دو ہزار ڈالر میں طے کر چکی ہے۔ گورڈی پانچ ہزار مانگ رہا تھا مگر پھر دو ہزار میں راضی ہو گیا اور اس نے لوسیلا کو فلم کا وہ ٹکڑا دے دیا جس میں اسے چوری کرتے دکھایا تھا۔

لوسیلا سے رخصت ہو کر میں بینک پہنچا۔ بینک منیجر ارنی نے بتایا کہ اُسے لنڈا کی ماں کی بیماری کے سلسلے میں افسوس ہے مگر وہ پانچ ہزار ڈالر سے زیادہ کا اوورڈرافٹ نہیں دے سکتا۔ مجھے مجبوراً کہنا پڑا کہ میں پانچ ہزار ہی قبول کر لوں گا۔

بینک سے نکل کر دفتر پہنچا اور ٹیلیفون آپریٹر جوڈی کا سلام قبول کرتے ہوئے اپنے پرائیویٹ آفس میں آیا۔ اب میری آخری اُمید ڈیبر کی ذات سے وابستہ تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس کا فون بھی آ گیا اور ایک بُری خبر لے کر۔ اُس نے بتایا کہ کوئی چور گذشتہ رات اُس کے دفتر میں گھس آیا اور دس فائلیں چرا کر لے گیا جن میں سے ایک گورڈی کی فائل بھی تھی۔ نیز اُسے یہ بھی یاد نہیں کہ اس فائل میں کیا تھا۔ آٹھ مہینے پہلے جیک واش نامی رپورٹر نے کچھ تفتیش کر کے اپنی رپورٹ تیار کی تھی اور چونکہ اس کے بعد جیک ملازمت چھوڑ کر چلا گیا اس لئے اس فائل پر مزید کوئی کام نہیں ہو سکا۔ اور اس کے لئے آفس کی جملہ پندرہ ہزار خفیہ فائلوں میں سے ہر ایک کے بارے میں یاد رکھنا ناممکن ہے۔ ڈیبر گفتگو کر رہا تھا اور مجھے اس کے لہجے میں کوئی ایسی بات محسوس ہو رہی تھی جس سے شبہ ہوتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے، میں نے اس سے جیک کا پتہ معلوم کرنا چاہا لیکن اس نے اس کے جواب میں یہی کہا کہ اُسے معلوم نہیں۔

"تم نے پولیس کو اطلاع دی؟" میں نے سوال کیا۔

"میں نے رپورٹ نہیں کی ہے۔" ڈیبر نے جواب دیا "کیونکہ پولیس سے جس طرح ہماری چپقلش چل رہی ہے اُس کے پیشِ نظر اُن سے تعاون کی اُمید نہیں تھی۔ اس کے علاوہ وہ فائلیں بھی کچھ اہم نہیں تھیں۔"

"تب پھر انھیں چرایا کیوں گیا؟" میں نے فوراً سوال کیا۔ ڈیبر کافی دیر تک خاموش رہا پھر بولا کہ اُس نے مسٹر چانڈلر سے بات کر لی ہے اور چانڈلر کی ہدایت ہے کہ اس معاملے سے پولیس کو الگ رکھو اور یہ کہہ کر اُس نے ریسیور رکھ دیا۔ چند منٹ کے بعد میں نے پھر فون کیا۔ آپریٹر نے جواب دیا دی الرٹ ڈیٹکٹو ایجنسی۔ میں نے کہا کہ میں بھی وکلا کی ایک فرم سے بات کر رہا ہوں۔ جیک ماش کے ایک رشتے دار نے اپنی تمام جائداد اُس کے نام چھوڑی ہے اس لئے ہمیں فوری طور پر اس شخص کا پتہ درکار ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص تمہاری ایجنسی میں کام کرتا ہے۔

آپریٹر نے بلا تامل کہا کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس نام کے کسی شخص نے یہاں کبھی ملازمت نہیں کی۔ میں نے ریسیور واپس رکھ دیا لیکن اب مجھے پورا یقین ہو گیا تھا کہ ڈیبر مجھ سے جھوٹ بول رہا تھا۔

میرے لئے یہ بات ایک صدمۂ عظیم سے کم نہیں تھی کہ اب ڈیبر بھی مجھ سے جھوٹ بول سکتا ہے یا کوئی بات چھپا سکتا ہے۔ سر دست میرے ذہن میں اس کی ایک ہی وجہ سمجھ میں آ رہی تھی کہ اُس کی بیوی ہلڈا بھی ویلکم اسٹور میں چوری کرتی رہی ہے اور وہ اس وجہ سے گورڈی کے خلاف کوئی کام کرنا نہیں چاہتا۔ میرا دوسرا رپورٹر میکس ہسپتال میں ویلی کو دیکھ کر آیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ جب گذشتہ رات وہ اور ویلی ہیمنڈ کے کیس پر غور کر رہے تھے تو لگتا تھا جیسے ویلی کسی اور بات کے بارے میں فکرمند ہو۔ اور شاید یہی وہ بات تھی جس کی وجہ سے اس پر حملہ کیا گیا۔ اگر یہ سچ تھا تو ہو سکتا تھا کہ وہ دوسری بات ویلکم اسٹور کے بارے میں ہو اور میکس کو گورڈی کے خلاف تحقیقات سے روکنے کے لئے ضروری تھا کہ اسے یقین دلایا جائے کہ یہ حملہ ہیمنڈ کی جانب سے ہوا ہے اور میں نے اسی رائے کا اظہار کر دیا۔ اتنا ہی نہیں میں نے اشارتاً یہ بھی کہا کہ جب تک ہم ہیمنڈ کو ہدف بنائے ہوئے ہیں اس وقت تک ہمیں کیپٹن چلزر کے بارے میں وہ دوسرا مضمون روک لینا چاہیئے۔ ہمیں پولیس کے تعاون کی ضرورت ہوگی اور اس مضمون کی اشاعت کے بعد اس کا کوئی امکان نہیں رہے گا۔

میکس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ پولیس ہم سے کیا تعاون کر سکتی ہے۔ اس پر میں نے اسے مثال کے طور پر بتایا کہ اگر ہم اپنی حفاظت کے لئے ریوالور کے لائسنس کی درخواست دیں تو کیپٹن چلزر ہمیں دفتری کارروائی میں اتنا الجھا دے گا کہ ہمیں تین چار ماہ سے پہلے لائسنس نہ ملے یا پھر انکار کر دے گا اور ویلی پر حملہ کے پیشِ نظر ہمیں اپنی حفاظت کے لئے ریوالور کی شدید ضرورت ہے۔ میکس کسی زمانے میں اچھا باکسر رہ چکا تھا۔ اُس نے کہا کہ اُسے اپنی حفاظت کے لئے ریوالور کی ضرورت نہیں ہے لیکن وہ اس معاملے کو مجھ پر چھوڑتا ہے میں جو مناسب سمجھوں کروں۔

"مجھے ابھی ہیمنڈ کے خلاف ویلی کے ادھورے کام کو مکمل کرنا ہے۔" میکس نے کہا اور چلا گیا۔

اُس کے جانے کے بعد میں چانڈلر سے ملنے گیا۔ وہ ایک گھنٹہ بعد صدر امریکہ سے ملنے واشنگٹن جا رہا تھا۔ اس لئے مجھے فوراً ہی حرفِ مطلب پر آنا پڑا۔

میں نے جو بات میکس سے کہی تھی وہی کچھ زیادہ موثر انداز میں چانڈلر سے کہی۔ میں نے اس سے پولیس کے تعاون کی بات کی۔ اپنے اور میکس کے لئے ریوالور کے لائسنس کی بات کی اور اس کا امکان بھی ظاہر کیا کہ ویلی کی طرح مجھ پر اور میکس پر بھی حملہ ہو سکتا ہے۔ اگر ہینڈ سے نبٹے بغیر ہم نے وہ مضمون چھاپ کر پولیس کو اپنا دشمن بنا لیا تو یہ مناسب نہ ہوگا ظاہر ہے ہسپتال کے بستر سے رسالے مرتب نہیں کر سکتا۔ چانڈلر نے کچھ دیر سوچا پھر یہ جاننے کے بعد کہ میرے پاس کیپٹن چلرز کے مضمون کی جگہ دوسرا ایبٹر رسالے میں دینے کے لئے موجود ہے میری بات سے اتفاق کرتے ہوئے کیپٹن چلرز کے مضمون کو روکنے کی اجازت دے دی۔ اپنی سکرٹری سے کہا کہ وہ بورگ کو میرے اور میکس کے لئے ریوالور کے لائسنس بنوانے کی ہدایت کر دے۔ چانڈلر کا ڈرائیور کار لئے منتظر تھا۔ وہ باہر چلا تو میں بھی اس کے ساتھ تھا۔ راستے میں میں نے ویبر کے آفس میں چوری کا ذکر کیا مگر چانڈلر کا ذہن غالباً صدر امریکہ سے اپنی ملاقات کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اُس نے تقریباً وہی جواب دے کر جو ویبر نے دیا تھا بات کو ٹال دیا۔

میں دفتر واپس پہنچا تو جین بھی آ چکی تھی۔ اُس نے بتایا کہ شرلے اپنے گھر چلی گئی ہے۔ ویلی بدستور بیہوش ہے مگر ڈاکٹر اس کی حالت کو تشویشناک نہیں بتاتے۔ جب سے لنڈا نے مجھ پر جین کے ساتھ تعلقات کا الزام لگایا تھا میں اُسے غور سے دیکھنے لگا تھا اور بہت سی باتیں جنھیں میں نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا اب میری نگاہوں میں اُترتی جا رہی تھیں۔ دل آپ سے آپ اس پر اعتماد کرنے لگا تھا۔ میں نے اُسے بتایا کہ آج کے دن کی ابتدا کچھ اچھی نہیں ہوئی۔ پہلے تو ارنی نے پانچ ہزار ڈالر سے زیادہ اوور ڈرافٹ دینے سے انکار کر دیا پھر ویبر نے گورڈی کی فائل چوری ہو جانے کا بہانہ کیا۔ تو سیلا سے جو بات ہوئی تھی وہ بھی بتا دی۔ اور یہ بھی کہہ دیا کہ میں نے چانڈلر سے کیپٹن چلرز کے بارے میں مضمون روکنے کی اجازت لے لی ہے اور یہ کہ میں نے اپنے اور میکس کے لئے ریوالور کے لائسنس حاصل کرنے کے لئے کہا ہے لیکن ویبر کے عدم تعاون کی وجہ سے اب میں گورڈی کو رقم دینے کے لئے مجبور ہوں اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آج رات تک میں پندرہ ہزار کہاں سے حاصل کر سکوں گا۔

جین نے کہا کہ ویبر کی سکرٹری شرمین اس کی ممنون احسان ہے اور اگر گورڈی کی فائل ویبر کے آفس میں ہے تو اُس کے ذریعہ معلوم کیا جا سکتا ہے لیکن اس درمیان میں مجھے گورڈی سے مزید مہلت مانگ لینا چاہیئے۔ مجھے یہ مشورہ مناسب معلوم ہوا۔ میں نے گورڈی کو فون کیا کہ مجھے کم سے کم دو دن کی مہلت درکار ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ آج رات حسب وعدہ میں اُس کے گھر آؤں تب بات ہوگی۔ نیز اگر میں کچھ رقم لیتا آؤں تو شاید وہ میری بات مان لے۔ جین دوسرے فون پر ہماری گفتگو سن رہی تھی۔ اُس نے کہا کہ وہ آج دوپہر شرمین کو اپنے ساتھ لنچ پر لے جائے گی اور اس سے فائل کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے کہے گی۔

دوپہر تک دفتر کے کام میں مصروف رہنے کے بعد میں بینک گیا اور تین ہزار ڈالر کا چیک کیش کرایا۔ لنچ کھا کر دفتر پہنچا۔ جین ابھی تک واپس نہیں آئی تھی۔ میں نے ہسپتال فون کر کے ویلی کی خیریت معلوم کی۔ وہ ابھی تک بیہوش تھا۔ تھوڑی دیر بعد جین بھی آ گئی۔ اُس نے بتایا کہ شرمین کے کہنے کے مطابق گذشتہ رات کوئی چور ویبر کے دفتر میں گھسا تھا۔ فائلوں کی چوری کی داستان محض من گھڑت ہے اور یہ کہ اگر گورڈی کی فائل آفس میں موجود ہوگی تو شرمین نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ویبر کے رخصت ہونے کے بعد چیک کرے گی اور پھر فوراً ہی جین کو فون کر کے اطلاع دے گی۔

سہ پہر کو بورگ ملنے آیا۔ بورگ چانڈلر کا خاص آدمی تھا اور ہر قسم کے نازک اور خطرناک کام اس کے سپرد کئے جاتے تھے۔ وہ میرے اور میکس کے لئے دو ریوالور مع لائسنس لے کر آیا تھا اور ہر ریوالور کے ساتھ ایک ایک بکس گولیوں کا بھی تھا۔ ریوالور دیتے ہوئے اُس نے مجھے ہدایت کی کہ میں انتہائی اور ضرورت کے وقت ہی اس کا استعمال کروں۔ دونوں ریوالور اعشاریہ ۳۸ بور کے تھے اور اُن کے ساتھ ہی بغلی ہولسٹر بھی تھے میں نے اپنا ریوالور بغل میں ڈال کر دیکھا۔ آتشیں اسلحہ میرے لئے نئے نہیں تھے۔ میں ویتنام کی جنگ میں شریک ہو چکا تھا۔ میں نے تجربہ کے طور پر چار پانچ مرتبہ ہولسٹر سے ریوالور نکال کر دیکھا۔ ریوالور نہایت آسانی سے نکل آتا تھا۔ میں نے ریوالور میں گولیاں بھریں اور اسے اُتار کر ہولسٹر سمیت اپنی میز کی دراز میں رکھ دیا۔

جین نے آکر بتایا کہ شرمین نے فون کیا تھا اُسے آفس میں گورڈی کی فائل کہیں بھی نہیں ملی۔ یہ بڑی عجیب بات تھی پہلے ویبر کا جھوٹ بولنا کہ آفس میں چوری ہو گئی ہے اور اب یہ اطلاع کہ گورڈی کی فائل غائب کر دی گئی۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ یا تو ویبر کی بیوی ہلڈا ابھی دبلکم اسٹور سے چوری کرتی رہی ہے یا پھر کسی بڑے ذی اثر آدمی (خاص طور سے لیٹمار جس کی بیوی سیلی اور کریڈن جس کی بیوی میبل کے نام بقول جین ویلی کی فہرست میں شامل تھے۔ اُس میں کریڈن ایسا با اثر آدمی تھا کہ وہ ویبر پر دباؤ ڈال سکتا تھا) نے اسے رشوت دے کر گورڈی کا فائل غائب کرا دیا ہے۔ ویسے مجھے ذاتی طور پر پہلی بات کا امکان زیادہ معلوم ہوتا تھا۔

شام کے سوا سات بجے تھے۔ دفتر بند کرتے وقت۔ میں نے جین کو اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی۔ مگر اُس نے گھر میں کام کی مصروفیت کا عذر کر کے معذرت کر لی۔ میں نے اصرار کیا تو اُس نے کہا کہ کیا میرے لئے زیادہ مناسب نہ ہوگا کہ میں جا کر اپنی بیوی کی خیریت معلوم کروں۔ اور یہ کہہ کر وہ واپس چلی گئی۔ جانے سے پہلے البتہ یہ ضرور کہا کہ وہ اپنے گھر پر ہی ہوگی اور یہ کہ میں گورڈی سے ملنے کے بعد اُسے صورتِ حال سے مطلع کروں۔ اُس کے جانے کے بعد میں نے بغلی ہولسٹر پہنا اُس میں ریوالور رکھا اور دفتر بند کر کے تنہا ہی کھانا کھانے چلدیا۔

آٹھ بج کر دس منٹ پر ریسٹورنٹ سے کھانا کھا کر نکلا تو ہیری مچل مل گیا اُس نے لنڈا کی ماں کی خرابیٔ طبیعت پر افسوس ظاہر کیا۔ پہلے تو میں سمجھ ہی نہیں سکا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ پھر یاد آیا کہ میں نے ارنی سے اوور ڈرافٹ لینے کے لئے لنڈا کی ماں کی بیماری کا بہانہ بنایا تھا۔ ارنی نے اپنی بیوی کو بتایا ہوگا اور

اُس کی بیوی نے یہ خبر آگے بڑھا دی ہوگی۔ بہر حال میں نے مناسب الفاظ میں جواب دیا۔ لنڈا کے بارے میں بھی کہہ دیا کہ وہ اپنی ماں کی خبرگیری کرنے گئی ہے ہیری نے میری تنہائی کے خیال سے اپنے گھر چلنے کی دعوت دی مگر میں نے مناسب الفاظ میں معذرت کر لی۔ گھر پہنچا۔ دیکھا کہ سسی آکر صفائی کر گئی ہے۔ اس روز کی ڈاک میز پر رکھی ہے۔ زیادہ خطوط لنڈا کے تھے۔ میں نے سوچا کہ خط دینے کے بہانے لوسیلا کے گھر جاکر لنڈا کی خیریت معلوم کر لوں۔

بغلی ہولسٹر پہننے کی عادت نہیں تھی اس لئے ریوالور تکلیف دے رہا تھا۔ چنانچہ میں نے ہولسٹر اور ریوالور دونوں چیزیں اتار کر صوفے پر رکھ دیں ابھی گورڈی سے ملنے میں کافی وقت تھا۔ ایسٹ لیک کا نقشہ نکال کر میں نے اُس کے گھر کا محل وقوع دیکھا۔ وہ ایسٹ ایونیو کے آخر میں واقع تھا۔ میں نے سوچا کہ پیدل ہی جانا مناسب ہوگا ورنہ کوئی اُس کے گھر کے سامنے میری کار کھڑی دیکھ کر جان سکتا تھا کہ میں اُس سے ملنے گیا تھا۔ خط لے کر میں پہلے لوسیلا کے گھر گیا۔ دروازہ خود لوسیلا نے ہی کھولا اور لنڈا کے بتایا کہ وہ رہائشی کمرے میں ہے۔

لنڈا کی آنکھ پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اُس نے اپنی دوسری آنکھ سے مجھے گھور کر دیکھا۔ میں نے اُسے خط دیئے اور بتایا کہ ارنی سے رقم حاصل کرنے کے لئے مجھے اُس کی ماں کی بیماری کا بہانا کرنا پڑا ہے نیز یہ کہ میں نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ وہ اپنی ماں کے پاس ڈیلاس گئی ہے۔ میں آج رات گورڈی سے ملنے جا رہا ہوں بڑی مشکل سے تین ہزار ڈالر کا انتظام ہوا ہے اگر وہ کچھ مہلت دینے پر آمادہ ہو گیا تو میں کہیں سے باقی رقم کا بندوبست کرنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن اُس نے مہلت نہ دی یا کہیں اور سے رقم نہ مل سکی تو میں لنڈا کی کار اُس کے زیورات غرض ہر وہ چیز فروخت کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں جو غیر ضروری ہے۔ شاید اس طرح رقم پوری ہو جائے۔ لنڈا نے غصّے میں کہا کہ میں اُس کی چیزیں فروخت کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا اور خبردار جو میں نے انھیں ہاتھ بھی لگایا۔ میں نے جواب دیا کہ گورڈی سے ملاقات کے بعد ہم اس مسئلے پر بات کریں گے اور یہ کہ اگر وہ جیل ہی جانا پسند کرتی ہے تو مجھے اس کی چیزوں کو ہاتھ لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے چلا آیا۔

گھر پہنچا تو فرینک لیٹمار کی کار سامنے کھڑی تھی۔ وہ ایک چالیس سالہ بردکر تھا اور اچھا خوش طبع آدمی تھا اُس نے بھی لنڈا کی ماں کی بیماری کے سلسلے میں افسوس ظاہر کیا اور اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ میں نے اپنی شدید مصروفیت کا عذر کیا اور آنے سے مجبوری ظاہر کی۔ وہ چلا گیا تو میں نے اپنی کار گیرج میں کھڑی کر دی۔ میں سوچ رہا تھا کہ اگر لیٹمار کی بیوی سیلی بھی اسٹور میں چوری کرتی رہی ہے تو ہو سکتا ہے کہ گورڈی نے اسے بھی بلیک میل کیا ہو اور لیٹمار یا تو رقم دے چکا ہو یا پھر دینے والا ہو۔

رسٹ واچ دیکھی تو نو بجنے میں صرف دس منٹ رہ گئے تھے۔ میں گورڈی سے ملنے چل دیا۔ ایسٹ ایونیو ایسٹ لیک کا وہ علاقہ تھا جہاں مکانات نسبتاً چھوٹے اور سستے تھے۔ ابھی میں ایسٹ ایونیو پر گھوما ہی تھا کہ میری ملاقات مارک کریڈن سے ہو گئی جو اپنے کتے کی زنجیر پکڑے سامنے سے چلا آ رہا تھا۔ کریڈن کو ایسٹ لیک کے علاقے میں ایک طرح سے بادشاہ جیسی حیثیت حاصل تھی۔ وہ تقریباً اتنا ہی دولت مند تھا جتنا کہ چانڈلر۔ وہ مجھے دیکھ کر بڑے مربّیانہ انداز میں مسکرایا۔ پوچھا کہ یہاں کیا کر رہے ہو۔ میں نے جواب دیا کہ ایک الجھن کو سلجھانے کے لئے ٹہل رہا ہوں۔ اُس نے لنڈا کی خیریت پوچھی۔ مجھے کہنا پڑا کہ اُس کی ماں بیمار ہے اور وہ اُس کی نگہداشت کے لئے ڈیلاس گئی ہے۔ ہمارے درمیان چند باتیں اور ہوئیں۔ کریڈن نے رسالے کی تعریف کی اور پھر خدا حافظ کہہ کر آگے بڑھ گیا۔ اور میں اس اتفاق (بشرطیکہ یہ کوئی اتفاق تھا) پر حیرت کر رہا تھا کہ پہلے لیٹمار سے ملاقات ہوئی اور پھر کریڈن سے اور ان دونوں کی بیویاں ویلکم اسٹور سے چوری کرتی رہی ہیں۔ کوئی تعجب نہ ہوگا اگر اس وقت کریڈن گورڈی سے مل کر آ رہا ہو اور شاید اُس نے ایک کثیر رقم دے کر فلم کا وہ حصّہ خرید لیا ہو جو اُس کی بیوی سے متعلق تھا۔

میں آگے چلا۔ گورڈی کا مکان اور ویلکم اسٹور قریب قریب واقع تھے اسٹور میں مکمّل اندھیرا تھا۔ البتّہ مکان کی نچلی منزل کے ایک کمرے سے روشنی کی جھلک نظر آ رہی تھی۔ میں نے گھنٹی بجائی۔ ایک مرتبہ۔ دو مرتبہ۔ مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ جھجکتے ہوئے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا تو وہ گھوم گیا۔ دروازہ کھل گیا۔ میرے سامنے ایک چھوٹی سی لابی تھی جس کے دوسری جانب رہائشی کمرے میں روشنی ہو رہی تھی۔ اس خیال سے کہ کہیں کوئی مجھے کھڑا ہوا نہ دیکھ لے میں نے جلدی سے اندر آکر دروازہ بھیڑ دیا۔ گورڈی کو آواز دی۔ معلوم نہیں وہ اکیلا رہتا تھا یا اُس کی بیوی بچے بھی تھے۔ آواز کا کوئی جواب نہیں ملا تو میں رہائشی کمرے کی طرف بڑھا۔

اندر قدم رکھتے ہی جیسے میرے دل کی حرکت رک گئی۔ سامنے کرسی پر گورڈی اس حال میں بیٹھا تھا کہ اُس کے دونوں ہاتھ کرسی کے بازوؤں پر رکھے تھے۔ نیم وا ہونٹوں سے پیلے دانت نظر آ رہے تھے۔ آنکھیں کھلی تھیں۔ مگر زندگی کی حرارت سے محروم۔ سینے پر ایک سُرخ داغ سے آہستہ آہستہ خون رِس رہا تھا۔ بہت سا خون اُس کی کرسی کے سامنے ایک ڈھیر کی صورت میں جمع ہو گیا تھا۔ خوف سے ساکت و جامد میں اُسے گھورے جا رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ میں اچھل پڑا۔ ظاہر ہے کہ میں اس کا جواب نہیں دے سکتا تھا کچھ دیر تک بجنے کے بعد آخر فون خاموش ہو گیا۔ میں گھبراہٹ اور خوف کے عالم میں بیرونی دروازے کی جانب واپس چلا۔ لیکن پھر رک گیا۔ میرے ذہن نے دوبارہ کام کرنا شروع کر دیا تھا۔

گورڈی کو کسی نے قتل کر دیا تھا۔ وہ کوئی مرد ہو یا کوئی عورت۔ یقیناً کوئی ایسا فرد ہوگا جسے گورڈی بلیک میل کر رہا تھا۔ اب سوال یہ تھا کہ آیا وہ فلم بدستور گھر میں موجود ہے یا قاتل اُسے لے گیا۔ اگر گھر میں ہے، اور پولیس کے ہاتھ آ گئی تو پھر نہ صرف میرا اور لنڈا کا مستقبل خطرے میں پڑ سکتا تھا بلکہ ہم دونوں کے خلاف قتل کا شبہ بھی کیا جا سکتا تھا۔ خاص طور پر میرے خلاف کیونکہ کریڈن نے مجھے اس سڑک پر دیکھ لیا تھا۔ کریڈن کا خیال آتے ہی

میں چونک گیا۔ وہ بھی تو گورڈی کا قاتل ہو سکتا ہے لیکن یہ بعد کی بات تھی اس وقت تو مجھے موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے وہ فلم تلاش کرنا چاہیئے۔ گورڈی میرا منتظر تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اُس نے فلم سے وہ ٹکڑا کاٹ کر الگ رکھ لیا ہو جس کا تعلق لنڈا سے ہے۔ اگر وہ ٹکڑا مجھے مل جائے تب میری پریشانی تو دُور ہو سکتی تھی۔ باقی عورتیں اور اُن کے شوہر جہنم میں جائیں مجھے اُن سے کیا غرض خواہ فلم پولیس کے ہاتھ آئے یا نہ آئے۔

میں واپس رہائشی کمرے کی طرف چلا ہی تھا کہ میں نے باہر ایک کار رکنے کی آواز سنی۔ گھبرا کر میں زینے کی طرف لپکا۔ پہلی منزل پر پہنچا تو کسی نے اطلاعی گھنٹی بجائی۔ پھر چند لمحوں کے بعد دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ کسی عورت نے گورڈی کا نام لے کر پکارا۔ میں نے زینے سے جھانک کر دیکھا۔ ایک ناٹے قد اور سیاہ بالوں والی عورت (میں اتنا ہی دیکھ سکا) رہائشی کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔ فوراً ہی اُس کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ میں دبے پاؤں سیڑھیاں اُترنے لگا۔ رہائشی کمرے کے سامنے سے گذرتے ہوئے میں نے فون ڈائل کرنے کی آواز سنی۔ عورت یقیناً پولیس کو فون کر رہی تھی۔ میں جلدی سے لابی طے کر کے مکان سے باہر آ گیا۔ دل تو کہہ رہا تھا کہ بلا تامّل بھاگ کھڑا ہوں مگر عقل نے روک لیا۔ میں نے رُومال نکال کر دروازے کا ہینڈل صاف کر دیا۔ پورے گھر میں میں نے صرف اسی کو ہاتھ لگایا تھا۔

سڑک پر آتے ہی میں نے بھاگنا شروع کر دیا اور سیدھا اپنے بنگلے میں آ کر رُکا۔ پھولی ہوئی سانسوں اور کانپتے ہاتھوں سے میں نے جیب سے چابی نکالی اور دروازہ کھولنا چاہا۔ غالباً میں جاتے ہوئے دروازہ مقفل کرنا بھول گیا تھا۔ بیرونی دروازہ اندر سے بند کر رہا تھا کہ میں نے پولیس سائرن کی آواز سنی فوراً ہی ایک پولیس کار تیز رفتاری کے ساتھ میرے بنگلے کے سامنے سے گذر کر ایسٹ ایونیو کی جانب چلی گئی۔

مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ فلم گورڈی کے گھر میں تھی یا نہیں۔ ظاہر ہے کہ پولیس پورے گھر کی تلاشی لے گی اور اگر فلم وہاں ہے تو اُس کے ہاتھ آ جائے گی جس کے ساتھ وہ تمام عورتیں جو اس فلم کے اندر موجود تھیں اور اُن کے شوہر مشتبہ فہرست پر آ جائیں گے۔ قتل کے وقت کریڈن مقامِ واردات پر دیکھا گیا تھا۔ اور چونکہ اُس نے مجھے دیکھا تھا اس لئے پولیس کے نزدیک ہم دونوں سب سے زیادہ مشکوک ٹھہریں گے۔ بشرطیکہ میں اس کے بارے میں خاموش رہوں اور وہ میرے بارے میں کوئی لفظ زبان سے نہ نکالے۔ چنانچہ میرا پہلا قدم اسی جانب سے اطمینان کرنا تھا۔ میں نے فوراً کریڈن کو فون کیا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تمہاری بیوی ولیکم اسٹور سے چیزیں چراتی رہی ہے اور اسی طرح میری بیوی بھی۔ گورڈی مجھے بلیک میل کر رہا تھا۔ میں آج رات اُسے رقم ادا کرنے گیا تھا۔ اس سڑک پر میں نے تمہیں اور تم نے مجھے دیکھا ہے۔ پولیس یقیناً اس بارے میں تحقیقات کرے گی۔ چنانچہ میری تجویز ہے کہ نہ میں نے تمہیں دیکھا اور نہ تم نے مجھے۔"

" بڑی عقل مندی کی بات کی تم نے۔" کریڈن نے جواب دیا۔ "چنانچہ نہ میں نے تمہیں دیکھا اور نہ تم نے مجھے۔ ہمارا بیان یہی ہوگا۔"

اور یہ کہہ کر اُس نے ریسیور رکھ دیا۔ اس طرف سے اطمینان کرنے کے بعد اب لنڈا کو آگاہ کرنے کا مسئلہ تھا۔ میرا دل تو نہیں چاہتا تھا مگر میرا جانا ضروری تھا۔ میں نے قدم اُٹھایا ہی تھا کہ صوفے پر رکھے ہوئے ریوالور پر نظر پڑی اور میں نے اُسے اُٹھا کر اپنی میز کی دراز میں رکھ دیا۔ گیرج سے کار نکالکر لوسیلا کے گھر پہنچا۔ دستک کے جواب میں چند لمحوں کے بعد لوسیلا نے دروازہ کھولا لنڈا ابھی تک رہائشی کمرے میں صوفے پر دراز تھی۔ مختصر طور پر میں نے انہیں سارے حالات بتائے۔

" اگر گورڈی نے وہ فلم یا ان تصویروں کے نگیٹو اپنے گھر رکھ چھوڑے تھے اور وہ پولیس کے ہاتھ لگ گئے تو ہم بڑی مصیبت میں پڑ جائیں گے۔" میں نے آخر میں کہا۔

لنڈا کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ "کاش میں نے تم سے شادی نہ کی ہوتی۔" اُس نے مجھ سے کہا اور اپنی سہیلی سے بولی۔ "لوسیلا میری مدد کرو۔"

" تم طلاق چاہتی ہو نا؟" لوسیلا نے پوچھا۔

" ہاں "

" پھر تو کوئی بات ہی نہیں رہ جاتی۔" لوسیلا نے میری طرف دیکھا۔ " مجھے اُمید ہے کہ تمہیں طلاق دینے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔"

اعتراض کیا۔ مجھے تو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی بہت بڑا بوجھ سر سے اُتر گیا ہو۔ میں نے آمادگی کا اظہار کر دیا۔

" پھر تو کوئی پرابلم ہی نہیں ہے۔" لوسیلا بولی۔ "ہم فوراً ڈیلاس روانہ ہو جاتے ہیں۔ اسٹیو نے پہلے ہی سب سے کہہ رکھا ہے کہ تم اپنی ماں کی بیماری کی خبر پا کر ڈیلاس چلی گئی ہو۔ لوگوں کو باتیں بنانے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔ کپڑوں وغیرہ کی فکر مت کرو۔ اسٹیو تمہاری تمام چیزیں پیک کر کے ڈیلاس بھیج دے گا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ ضروری اخراجات کے لئے بھی کچھ نہ کچھ ضرور دیدے گا۔"

میں نے اپنے بٹوے سے وہ تین ہزار ڈالر جو میں نے گورڈی کو دینے کے لئے لایا تھا نکال کر میز پر رکھ دیئے۔ مجھے توقع تھی کہ لوسیلا جو ایک جہاندیدہ اور تجربہ کار عورت ہے سب کچھ سنبھال لے گی۔ میں گھر واپس چلا آیا اور آتے ہی جین کو فون کیا۔ اُس نے اس طرح فوراً ہی جواب دیا جیسے میرے فون کرنے کا انتظار ہی کر رہی ہو۔ میں نے اُسے بتایا کہ بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں اور یہ کہ کیا میں اس سے کہیں مل سکتا ہوں۔ اُس نے بلا تامّل اپنے گھر آنے کی دعوت دی جو کہ نمبر ۱۱۹ ویسٹ سائڈ کی آخری منزل پر واقع تھا۔

چلنے لگا تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ میکس تھا اُس نے بتایا کہ ہائی اسکول کی عمارت کے متعلق تحقیقات کے سلسلے میں اُس نے اس ٹینڈر اور کنٹریکٹ کی فوٹو کاپی حاصل کر لی ہے جو ہینڈ نے دیا تھا اور مزید تین دوسرے

کنٹریکٹرز کے ٹینڈروں کی کاپیاں مل گئی ہیں اس طرح اب ہینڈ ٹو بے نقاب کرنا ممکن ہوگیا ہے۔ میں نے اس کی تعریف کی اور کہا کہ اس بارے میں کل آفس میں بات کریں گے۔

دوبارہ چلنے لگا تو ریوالور کا خیال آیا۔ احتیاط کے خیال سے میں نے اُسے ساتھ لے جانا ہی مناسب سمجھا۔ میز کی دراز سے ہولسٹر نکال کر پہنا پھر ریوالور اُس میں رکھنے لگا تھا کہ رُک گیا۔ مجھے بارود کی بو محسوس ہوئی۔ میں نے فوراً اُس کی نال سُونگھی اور بلاشبہ اُس سے فائر کیا گیا تھا۔ جلدی سے چیمبر کھولا۔ میں نے اپنے ہاتھ سے اُس میں چھ گولیاں بھری تھیں لیکن اس وقت صرف پانچ نظر آ رہی تھیں۔ سردی کی ایک کپکپا دینے والی لہر نے پورے جسم کے رونگٹے کھڑے کر دیئے۔ یقیناً کسی نے میرا ریوالور استعمال کیا تھا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ گولی کا خالی کارتوس گورڈی کے رہائشی کمرے کے فرش پر کسی جگہ پڑا ہوا ہو

میں نے جین کو پوری داستان سُنا دی۔ یہ بھی بتا دیا کہ لنڈا مجھ سے طلاق حاصل کرنا چاہتی ہے۔

"مجھے یقین ہے کہ کسی نے میرا ریوالور چرا کر اُس سے گورڈی کو قتل کیا اور ریوالور واپس رکھ گیا۔" میں آخر میں بولا "اس طرح اب تم دیکھ سکتی ہو کہ میں کتنی مصیبت میں مبتلا ہو چکا ہوں۔"

"اگر ڈیلی کی رپورٹ پر اعتماد کیا جائے تو لیٹیارا اور کریڈن دونوں ہی گورڈی کے قاتل ہو سکتے ہیں۔" جین نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔ "یہ دونوں تمہیں راستے میں ملے۔ پھر تم کہتے ہو کہ تمہارے گھر کا دروازہ بھی کُھلا رہ گیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ دونوں میں سے کوئی بھی گھر میں داخل ہو کر ریوالور اُٹھا سکتا تھا اور پھر واپس لا کر رکھ سکتا تھا۔"

"ہاں۔ مگر کیا پولیس بھی اس بات پر یقین کرے گی؟"

"تمہیں فوراً اس ریوالور سے چھٹکارا حاصل کر لینا چاہیئے اور پولیس میں رپورٹ کرنا چاہیئے کہ تمہارا ریوالور چوری ہو گیا ہے۔" جین نے کہا۔

میں نے اس مشورے سے اتفاق کیا اور کہا کہ میں ریوالور کسی کوڑے کے ڈبے میں ڈال دوں گا۔ جین نے اصرار کیا کہ میں ریوالور اسے دے دوں اور وہ اسے کہیں ضائع کر دے گی۔ میرے مقابلے میں یہ کام اُس کے لئے زیادہ آسان ہے۔ میں اُسے اس معاملے میں ملوث نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اُس کی طرف دیکھا اور اس وقت مجھے احساس ہوا کہ میں اُس کی محبت میں گرفتار ہو چکا ہوں۔ اُس کی نرم، پُرسکون اور پُراعتماد آواز نے میرے حوصلے اور استقلال کو بڑی تقویت پہنچائی تھی۔ میں نے ریوالور نکال کر اُسے دے دیا اور کہا کہ میں اُس سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

"ابھی نہیں۔" اُس نے جواب دیا۔ "ابھی تم گھر جاؤ۔ بعد میں جو چاہو کہنا ابھی مجھے تمہارے ریوالور کو کہیں ٹھکانے لگانا ہے۔"

میں اُسے بتانا چاہتا تھا کہ میں اُس سے محبت کرتا ہوں۔ مجھے زندگی کے سفر میں اس جیسی رفیقہ حیات کی ضرورت ہے لیکن وہ ٹھیک ہی کہہ رہی تھی یہ وقت ان باتوں کا نہیں تھا۔ میں جین سے رخصت ہو کر کچھ دیر تک اپنی کار میں بیٹھا سوچتا رہا کہ میرا اگلا قدم کیا ہونا چاہیئے۔ اس وقت رات میں ریوالور کی چوری کی رپورٹ کرنا مناسب نہیں تھا۔ یہ رپورٹ کل صبح کرنا چاہیئے میرا بیان یہ ہوگا کہ میں نے ریوالور اپنی کار کے خانے میں رکھ دیا تھا۔ دوسرے دن دفتر کے سامنے کار سے اُترتے ہوئے مجھے ریوالور کا خیال آیا۔ خانہ کھول کر دیکھا تو وہ غائب تھا۔ مجھے یقین تھا کہ اگر کریڈن اپنا منہ بند رکھے اور وہ فلم پولیس کے ہاتھ نہ پڑے تو خواہ ریوالور مل ہی جائے اور یہ بھی ثابت ہو جائے کہ گورڈی کو اسی سے قتل کیا گیا تھا تب بھی کوئی جیوری محض اتنی کمزور شہادت پر مجھے مجرم نہیں ٹھہرا سکتی۔

اپنے بنگلے پر پہنچ کر میں نے کار گیرج کے سامنے روکی ہی تھی کہ مجھے سڑک کے دوسری جانب ایک پولیس کار کھڑی نظر آئی۔ اُسے دیکھ کر میرا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ میں گیرج کا دروازہ کھولنے کے لئے کار سے اُترا تو ایک بھاری بھرکم جسم اور چوڑے شانوں والا آدمی پولیس کار سے نکل کر میری جانب بڑھا میں نے دیکھا وہ سارجنٹ لیو بریز تھا۔

اُس نے کہا کہ وہ مجھ سے گفتگو کرنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا کہ ضرور۔ کار گیرج میں کھڑی کر کے میں سارجنٹ کو ساتھ لئے گھر میں آیا۔ رہائشی کمرے میں اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ مجھے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"کیا تمہارے پاس اعشاریہ ۳۸ بور کا ریوالور ہے جس کا نمبر ۴۵۵۳ ہے اور لائسنس نمبر ۵۵۷، ہے؟"

"ریوالور کا نمبر اور لائسنس نمبر مجھے یاد نہیں لیکن ۳۸ بور کا ایک ریوالور میرے پاس ضرور ہے۔"

"اس وقت وہ ریوالور کہاں ہے؟" سارجنٹ بیری نے سوال کیا۔

"میری کار کے خانے میں۔"

"میں اُسے دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"کیوں؟ کیا تمہارے پاس تلاشی کا وارنٹ ہے۔"

"سردست تو نہیں ہے۔ مگر میں اُسے حاصل کر سکتا ہوں۔"

"اگر تم مجھے بتاؤ کہ معاملہ کیا ہے تب شاید میں تم سے زیادہ تعاون کر سکوں گا۔"

سارجنٹ نے اپنی جیب سے ایک خالی کارتوس نکال کر میز پر رکھ دیا اور بتایا کہ کسی نے گورڈی کو قتل کر دیا ہے اور یہ خالی کارتوس اُس کے کمرے میں پڑا ملا ہے۔ میں نے کارتوس اُٹھا کر دیکھا۔ پھر نہایت احتیاط سے رُومال سے اُسے صاف کر کے واپس میز پر رکھ دیا۔

"یہ میری طرف سے ایک تحفہ ہے۔" سارجنٹ بریز نے کہا۔ "اسے تم اپنے پاس رکھ سکتے ہو۔ گورڈی مر گیا۔ اچھا ہوا۔ اگر تم پہلے ہی یہ نہیں کر چکے ہو تو ابھی وقت ہے اپنے ریوالور سے چھٹکارا حاصل کر لو اور رپورٹ کرا دو کہ وہ چرا لیا گیا ہے اُس بدمعاش کو گولی مار کر تم نے بہت سے شریف آدمیوں کو پریشانی سے نجات دلا دی ہے۔"

"تمہیں یہ خیال کیسے ہوا کہ میں نے اسے قتل کیا ہے؟"

" یہ خالی کارتوس ۔ یہ بالکل نیا ہے اور تمہیں بھی آج ہی لائسنس ملا ہے ۔ مجھے ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق معلومات رکھنے سے بہت دلچسپی ہے۔"

سارجنٹ بریز نے بتایا کہ گورڈی کے کیس کا چارج لیفٹیننٹ گولڈ اسٹین کے پاس ہے لیکن اتفاق سے وہ گولڈ اسٹین سے پہلے موقعۂ واردات پر پہنچ گیا۔ اور اُس نے خالی کارتوس دیکھ کر اُٹھا لیا۔ سارجنٹ کے بقول گولڈ اسٹین اسے اسی طرح پسند کرتا تھا جس طرح کوئی سرطان کو پسند کر سکتا ہے ۔ میں نے سارجنٹ کو یقین دلانا چاہا کہ میں نے گورڈی کو قتل نہیں کیا۔ اس پر اُس نے جواب دیا کہ اسے یقین دلانے سے کوئی فائدہ نہیں ۔ مجھے گولڈ اسٹین کو مطمئن کرنا ہوگا ۔

مجھے ویرنے بتایا تھا کہ بریز کی بیوی بہت خوبصورت ہے اور یہ کہ بریز اُسے بہت چاہتا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ بھی ویلکم اسٹور سے چوری کرتی رہی تھی اور گورڈی اس سلسلے میں بریز کو بلیک میل کر رہا تھا۔ محض جین کی آواز سننے کے لئے میں نے اُسے فون کیا مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ میں نے بریز کا دیا ہوا خالی کارتوس آگ میں ڈال کر جلا دیا۔ ایک مرتبہ پھر جین کو فون کیا مگر پھر کوئی جواب نہیں ملا۔ میں کچھ پریشان ہونے لگا۔ نصف گھنٹہ بعد میں نے اسے تیسری بار فون کیا۔ اور اس مرتبہ اُس نے جواب دیا۔ اُس نے بتایا کہ تفصیلی گفتگو کل دفتر میں ہوگی۔ مگر یہ کہ میں پریشان نہ ہوں ۔ وہ ابھی باہر سے آئی ہے اور اس چیز کو ٹھکانے لگا دیا ہے۔ بس اتنا کہہ کر اُس نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

دوسرے دن صبح میں نے اخبار کیلی فورنیا ٹائمز کے تیسرے صفحے پر گورڈی کے قتل کے بارے میں خبر دیکھی۔ خبر میں صرف اتنا ہی درج تھا کہ ویلکم اسٹور کے منیجر گورڈی کو قتل کر دیا گیا ہے ۔ لاش اس کی دوست مس فریڈا نے دریافت کی۔ کیس کا چارج لیفٹیننٹ گولڈ اسٹین کے ہاتھ میں ہے اور اُس کے کہنے کے مطابق گورڈی کو رات کے ساڑھے آٹھ اور نو بجے کے درمیان قتل کیا گیا۔

یہ فریڈا کون تھی اور کیا وہ جانتی تھی کہ گورڈی لوگوں کو بلیک میل کر رہا ہے ۔ گھڑی دیکھی ۔ سوا آٹھ بجے تھے ۔ مجھے ریوالور کی چوری کی رپورٹ کرنے پولیس ہیڈ کوارٹر بھی جانا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ پھر ذہن میں اس بیان کو دہرایا جو مجھے دینا تھا ۔ راستے میں ایک دکان پر سگریٹ خریدنے کے لئے رُک گیا میں عموماً اسی دکان سے لیا کرتا تھا ۔

میں نے کار آفس کی عمارت کے سامنے روکی ۔ رات کا چوکیدار جو لائے اسمال ڈیوٹی پوری کر کے جا رہا تھا۔ اُس کے جاتے ہی میں نے کار ریورس کی اور پولیس ہیڈ کوارٹر چل دیا ۔ ڈیسک سارجنٹ جیک فرینکلن مجھے پہچانتا تھا ۔ مجھے دیکھا تو اُس کے چہرے پر سختی آگئی ۔ بہرحال میں نے اُسے بتایا کہ میں اپنے ریوالور کی چوری کی رپورٹ کرنے آیا ہوں اور ساتھ ہی اپنا لائسنس نکال کر اُس کے سامنے رکھ دیا۔ اُس نے سرسری انداز میں نام و پتے کے بارے میں سوالات کئے اور جیسے ہی میں نے بتایا کہ میں ایسٹ لیک میں رہتا ہوں وہ چونک گیا اور اُس نے فوراً انٹرکوم پر لیفٹیننٹ گولڈ اسٹین کو اس کی آمد کی اطلاع کی ۔ گولڈ اسٹین نے کہا کہ اسے میرے پاس بھیج دیا جائے ۔

گولڈ اسٹین بھی میرے لئے اجنبی نہیں تھا۔ میں اور لنڈا بار ہا اس سے کنٹری کلب میں مل چکے تھے ۔ وہ برج کا بہترین کھلاڑی تھا۔ اسی کے ساتھ وہ ایک ذہین چالاک موقع شناس پولیس افسر بھی تھا۔ کہا جاتا تھا کہ اگر وہ پولیس میں کام نہ کر رہا ہوتا تو پولیس چیف کیپٹن چلز کب کا ریٹائر کر دیا گیا ہوتا۔

اُس نے مجھے حیرت سے دیکھ کر پوچھا۔ کیا میں ریوالور کی چوری کی رپورٹ کرنے آیا ہوں ۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اسے بھی اپنا لائسنس دکھایا۔ ساتھ ہی وضاحت بھی کر دی کہ ویلی پر حملے کے بعد مسٹر چانڈلر نے مناسب سمجھا کہ میں اور میکس اپنی حفاظت کے لئے ریوالور ساتھ رکھیں ۔ نیز یہ کہ ریوالور اور لائسنس کل شام ہی موصول ہوا تھا۔ میں نے گھر جاتے ہوئے ریوالور کار کے خانے میں رکھ لیا۔ آج صبح دفتر پہنچنے پر میں نے اسے خانے سے نکالنا چاہا تو وہ غائب تھا۔ گولڈ اسٹین نے پیڈ اور پنسل اٹھا کر مجھ سے سوالات کرنا شروع کر دیئے جن کے جواب میں میں نے اُسے بتایا کہ میں تقریباً ساڑھے سات بجے دفتر سے روانہ ہوا۔ راستے میں ایک ریسٹورنٹ میں کھانا کھایا۔ عام طور پر گھر کھانا کھاتا ہوں لیکن گذشتہ رات میری بیوی اپنی ایک دوست لوسیلا کے گھر گئی ہوئی تھی۔ اس لئے ریسٹورنٹ میں کھانا کھا کر گھر پہنچا ۔ ریسٹورنٹ کے سامنے کار کھڑی کی تھی تو میں نے اسے مقفل نہیں کیا تھا۔ گھر پہنچ کر دیکھا کہ میری بیوی کے نام کئی خط آئے رکھے ہیں چنانچہ اُسے وہ خطوط دینے لوسیلا کے گھر گیا۔ میری بیوی لوسیلا کے ساتھ ڈیلاس جانے والی تھی کیونکہ اُس کی والدہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے نیز یہ کہ لوسیلا کے گھر کے سامنے کار کھڑی کرتے ہوئے میں نے اُسے مقفل نہیں کیا تھا۔ اس کے بعد تقریباً نو بجے گھر پہنچا۔ کار گیرج میں کھڑی کر دی اور سو گیا۔ آج صبح دفتر آتے ہوئے امپریل ہوٹل کے قریب واقع دکان سے سگریٹ لینے رکا ۔ اس موقع پر بھی میں نے کار مقفل نہیں کی تھی۔ پھر سگریٹ خرید کر آفس آیا تو پہلی مرتبہ خانے میں رکھے ہوئے ریوالور کا خیال آیا۔ اُسے نکالنے کے لئے خانہ کھولا تو وہ غائب تھا۔

" تو گویا جب سے تم نے ریوالور کو کار کے خانے میں رکھا۔ اُسے جہاں بھی چھوڑا غیر مقفل ہی چھوڑا ۔" گولڈ اسٹین نے کہا۔

" ہاں۔ اسے میری حماقت کہہ لو۔ لیکن میرا ذہن رسالے سے متعلق دوسرے معاملات میں اس قدر اُلجھا ہوا تھا کہ مجھے کار مقفل کرنے کا خیال ہی نہیں آیا ۔ ورنہ یہ بات کل کے لئے خاص تھی ۔ میں اس سے پہلے بھی ذہنی مصروفیت کے عالم میں کار بغیر مقفل کئے جاتا آتا رہا ہوں ۔"

گولڈ اسٹین نے مجھے بتایا کہ چوری شدہ ہتھیار پولیس کے لئے دردِ سر بن جاتے ہیں خاص طور سے اس وقت جب کوئی جرم سرزد ہو چکا ہو۔ اُس نے کہا کہ وہ گورڈی کے قتل کی تحقیقات کر رہا ہے ۔ اور پھر پوچھا کہ میں اُسے جانتا تھا یا نہیں۔ میں نے اس سوال کا جواب دینے کے بجائے الٹا اُس سے سوال کر دیا کہ اُس کے خیال میں گورڈی کا قتل میرے ریوالور سے ہوا ہے۔ گولڈ اسٹین نے کہا کہ یہ سوال بعد میں پیدا ہوگا پہلے تو اسے یہ یقین کرنا ہے کہ آیا میرا ریوالور سچ مچ چرایا گیا ہے یا نہیں۔ اور پھر اپنا سوال دہرایا۔

میں نے جواب دیا کہ میں گورڈی کو بالکل نہیں جانتا تھا۔ پہلی مرتبہ میں نے اسے وقت دیکھا جب وہ دو دن پہلے مجھ سے میرے دفتر میں ملنے آیا تھا۔

وہ ہمارے رسالے میں تجارتی اشتہارات کے نرخ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ نیز یہ کہ کیا میں اپنے ایک رپورٹر کو اس کے اسٹور بھیج سکتا ہوں تاکہ وہ ویلکم اسٹور کے متعلق ایک چھوٹا سا مضمون لکھ دے۔ لیکن میں نے اسے بتایا کہ ہم اس قسم کے اشتہارات قبول نہیں کرتے۔"

"مسٹر میلنس" گولڈ اسٹین نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ "میں ایک قتل کی تحقیقات کر رہا ہوں۔ چونکہ تم یہاں آگئے ہو اور چونکہ تم اعشاریہ ۳۸ بور کے ریوالور کے مالک ہو یا تھے۔ اس لئے کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ گزشتہ رات آٹھ اور نو بجے کے درمیان تم کہاں تھے؟"

میری ہتھیلیاں ہی نہیں میرا جسم بھی پسینے میں بھیگ چلا تھا مگر بڑی کوشش سے اپنے چہرے کو ہر قسم کے تاثر سے خالی رکھے ہوئے تھا۔ میں نے اُسے بتایا کہ سوا آٹھ بجے کے قریب میں لوسیلا کے گھر تھا۔ وہاں سے نو بجے کے قریب واپس آیا اور ساڑھے گیارہ بجے تک کام کرتا رہا پھر سونے لیٹ گیا۔ اس کے بعد گولڈ اسٹین نے دوسرا سوال یہ کیا کہ اپنی بیوی اور لوسیلا کے علاوہ کیا میں اس دوران کسی اور سے مثلاً اپنے کسی پڑوسی وغیرہ سے بھی ملا۔ میں نے جواب دیا کہ آٹھ بجے کے قریب جب میں دفتر سے روانہ ہوا تھا تو ہیری مچل سے اتفاقاً ملاقات ہوگئی تھی اور اس کے بعد جب میں اپنی بیوی سے مل کر واپس آ رہا تھا تو گھر کے سامنے ڈینیک لیٹمار مل گیا۔ "مس یا کسی اور سے بھی ملنا ہوا تھا؟" گولڈ اسٹین نے پوچھا۔

اور یہ سوال پریشان کن بن سکتا تھا۔ اگر کریڈن اُس سے کہہ چکا ہے یا بعد میں کہہ دے کہ میری اس کی ملاقات ہوئی تھی تو میرے لئے مصیبت کھڑی ہو سکتی تھی۔ مگر مجھے یہ خطرہ مول لینا ہی تھا۔ چنانچہ وہی جواب دیا جو میرے اور کریڈن کے درمیان طے ہو چکا تھا۔ گولڈ اسٹین نے لکھتے لکھتے اپنی پنسل رکھی تو میں سمجھا کہ سوالات ختم ہوئے۔ جانے کے لئے اٹھنے لگا تو اس نے روک لیا۔

"بظاہر گورڈی ایک معمولی سا آدمی تھا" وہ بولا "کیا تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ کوئی اُسے کیوں قتل کرنا چاہے گا؟"

"میں اس سلسلے میں کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔"

"تم اس سے مل چکے ہو۔ تمہارے خیال میں وہ کیسا آدمی تھا؟"

"جیسا کہ تم نے ابھی کہا ایک معمولی سا آدمی جس میں کوئی خاص بات نہ ہو۔"

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ویلکم اسٹور کی منیجری کے علاوہ اس نے مشغلے کے طور پر فوٹوگرافی کو اپنایا ہوا تھا" گولڈ اسٹین نے کہا۔ "اُس کے پاس نہ صرف کیمرہ بلکہ ایک ڈارک روم مع اپنی ضروریات کے موجود تھا لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اس کے کیمرے یا ڈارک روم میں کوئی ایک بھی فوٹو نہیں تھا۔"

"ممکن ہے اس نے حال ہی میں یہ شوق شروع کیا ہو" میں نے سرسری لہجے میں کہا "ابھی صرف چیزیں ہی خریدی ہوں انہیں استعمال کرنا شروع نہ کیا ہو۔"

"یہ بات بھی نہیں ہے۔ ڈارک رُوم میں جو چیزیں موجود تھیں اُن سے ظاہر ہوتا تھا کہ اُس نے ضرور کچھ فوٹو تیار کئے تھے۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس کا قاتل تمام فوٹو لے گیا ہے۔ اگر یہ درست ہے تو اس سے مقصد قتل بھی واضح ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ گورڈی لوگوں کو بلیک میل کر رہا تھا۔"

گولڈ اسٹین تو شاید ابھی کچھ دیر اور میرے ضبط کا امتحان لیتا رہتا لیکن میں نے آفس میں کام کی زیادتی کا عذر کر کے بمشکل اس سے جان چھڑائی ہیڈ کوارٹر سے باہر نکلا اور اپنی کار میں آ بیٹھا۔ میں اپنی اور گولڈ اسٹین کی گفتگو پر غور کر رہا تھا کہ دفعتاً مجھے یاد آیا کہ میں نے اس سے کہا ہے کہ گورڈی میرے پاس اشتہاروں کے نرخ معلوم کرنے آیا تھا جبکہ اُس کی بلیک میلنگ کی تمام باتیں اس ٹیپ کیسٹ میں محفوظ تھیں جو میرے گھر رکھا ہوا تھا۔ اگر پولیس فوراً تلاشی کا وارنٹ لے کر میرے گھر چڑھ دوڑے تو وہ کیسٹ اتنا ہی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا جتنا وہ فلم جو غالباً قاتل اپنے ساتھ لے گیا (ورنہ وہ پولیس کو ضرور مل جاتا)۔ میں سیدھا گھر بھاگا۔ لیکن میری کوشش بعد از وقت ثابت ہوئی۔ کوئی میرے کمرے کی کھڑکی کا شیشہ توڑ کر گھر میں گھسا تھا اور نہ صرف کیسٹ بلکہ وہ فوٹو بھی لے اُڑا تھا جن میں لنڈا کو سینٹ کی شیشی بیگ میں رکھتے دکھایا گیا تھا۔

میں ابھی اس نئی صورتِ حال کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ فون جین کا تھا اور وہ جاننا چاہتی تھی کہ میں دفتر کب تک پہنچ رہا ہوں۔ اسے یہ جواب دے کر کہ میں فوراً ہی آ رہا ہوں میں نے ریسیور رکھ دیا۔

آفس میں واقعی بہت کام جمع ہو گیا تھا۔ میکس بیتابی سے میرا انتظار کر رہا تھا۔ ہم دوپہر تک ہیمنڈ کے بارے میں زیر تحریر مضمون پر گفتگو کرتے رہے۔ میکس کی موجودگی میں مجھے جین سے بات کرنے کا موقع بھی نہیں ملا۔ اس سے فارغ ہوا تو دوسرے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ لنچ میں نے دفتر ہی میں کھایا اور کھانے کے دوران ہسپتال فون کر کے ویلی کی خیریت معلوم کی۔ ڈاکٹر ہنری نے بتایا کہ اُس کی حالت بدستور تشویشناک ہے۔ سر کی چوٹیں اس کی توقع سے زیادہ خطرناک ثابت ہو رہی ہیں۔ اُس نے ماہر سرجن ڈاکٹر کارسن کو بلایا ہے اور وہ ایکسرے وغیرہ دیکھ کر فیصلہ کرے گا کہ آپریشن کیا جائے یا نہیں۔

یہ میرے لئے ایک اور پریشان کن خبر تھی۔ میں توقع کر رہا تھا کہ شاید ویلی مجھے کچھ مفید اطلاعات دے سکے۔ خاص طور سے یہ بات کہ اسے وہ تین نام کس طرح معلوم ہوئے تھے لیکن موجودہ صورتِ حال میں یہ بھی نہیں کہا جا سکتا تھا کہ ویلی کب تک صحت یاب ہو سکے گا۔ اسی وقت جین آگئی۔ اُس نے بتایا کہ اُس نے ریوالور شہر کے دوسرے علاقے میں ایک کوڑے کے ڈھیر میں چھپا دیا ہے۔ میں نے اُس کا شکریہ ادا کیا اور اس سے پوچھا کہ وہ آج شام میرے ساتھ کھانا کھا سکتی ہے۔ مجھے اُس سے بہت سی باتیں کرنا ہیں۔ مگر اُس کے جواب دینے سے پہلے فون بول اُٹھا۔ یہ بورگ تھا لیکن اس سے بات کرنے سے پہلے میں نے جین سے اپنے سوال کا جواب مانگا اور آخر وہ آمادہ ہو گئی۔

بورگ اس بات پر بہت خفا تھا کہ میں نے اپنی لاپروائی سے ریوالور چوری کرا دیا اور اب پولیس اسے پریشان کر رہی ہے۔ اُس نے کہا کہ میں لائسنس

اس کے پاس بھجوا دوں۔ وہ معاملے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرے گا۔ ریسیور رکھنے کے بعد مجھے یاد آیا کہ ابھی میں نے میکس کو اس کا ریوالور اور لائسنس بھی نہیں دیا ہے۔ میں نے اُٹھ کر دیکھا۔ ریوالور بدستور الماری میں محفوظ تھا۔ اس کے بعد میں دوبارہ دفتری کاموں میں مصروف ہوگیا۔ تقریباً چھ بجے انٹرکوم پر جین نے اطلاع دی کہ مسٹر چانڈلر مجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ریسیور اُٹھایا۔

چانڈلر واشنگٹن سے واپس آچکا تھا اور اپنے سفر کے نتائج سے بہت خوش معلوم ہوتا تھا۔ اُس نے مجھے شام کو اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی کہا کہ میں لنڈا کو بھی لیتا آؤں تاکہ لنڈا اُس کی بیوی لوئیس کو مصروف رکھے اور کوئی ہماری گفتگو میں مخل نہ ہوسکے۔ مجھے جین کے ساتھ اپنے پروگرام کا خیال آیا لیکن ظاہر تھا کہ میں چانڈلر کی دعوت کو مسترد نہیں کرسکتا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ لنڈا اپنی ماں کے پاس ڈیلاس گئی ہے۔ اس پر چانڈلر نے کہا کہ پھر میں جین کو ساتھ لیتا آؤں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا اور چانڈلر نے ریسیور رکھ کر سلسلہ منقطع کر دیا۔

میں نے جین کو چانڈلر کی دعوت کے بارے میں بتایا۔ جین بولی کہ اس کے لئے اسے تیاری کی ضرورت ہوگی اور وہ ابھی گھر جارہی ہے اور یہ کہ میں سات بجے اُسے گھر سے لے لوں۔ ہمینڈ کے متعلق مضمون پریس میں جاچکا تھا۔ میں نے انھیں فون کیا کہ وہ ایک گھنٹے کے اندر اس کی ایک کاپی مجھے بھجوا دیں۔ اس مصروفیت میں ڈاکٹر ہنری کے فون کی بات بھول ہی گیا تھا۔ میں نے اُسے فون کیا۔ اس نے فون نہ کرنے کی معذرت کی۔ بتایا کہ ویلی کا آپریشن ہوچکا ہے اور اب وہ خطرے سے باہر ہے۔ نیز یہ کہ بورگ اُس کے پاس آیا تھا کہ مسٹر چانڈلر چاہتے ہیں کہ ویلی جیسے ہی سفر کرنے کے قابل ہو اُسے میامی کے کسی کلینک میں بھیج دیا جائے۔ میں نے ڈاکٹر سے پوچھا کہ کیا ایک دو دن میں مجھے ویلی سے بات کرنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ ڈاکٹر نے اثبات میں جواب دیا مگر یہ بھی کہا کہ پہلا نمبر پولیس کا ہے کیونکہ لیفٹیننٹ گولڈ اسٹین برابر اس پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ اسے ویلی سے سوالات کرنے کی اجازت دی جائے۔ میں نے کہا کہ اس صورت میں میں اسے جمعہ کے دن فون کروں گا۔

میں نہیں چاہتا تھا کہ ویلی پولیس کو گورڈی کے بارے میں کچھ بتائے۔ توقع تھی کہ پولیس سے پہلے شرلے کو ملاقات کا موقع دیا جائے گا۔ اس کے ذریعہ ویلی کو خبردار کیا جاسکتا ہے۔ میں نے ویلی کے گھر فون کیا مگر شاید شرلے ہسپتال میں تھی کہ گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ چانڈلر سے ملاقات کا وقت قریب آرہا تھا۔ میں نے آفس بند کیا۔ راستے میں پریس سے ہمینڈ کے مضمون کی ایک کاپی لی۔ پھر جین کے گھر گیا۔ معلوم ہوا کہ وہ جاچکی ہے۔

ٹھیک سات بج کر پانچ منٹ پر میں چانڈلر کے گھر پہنچ گیا۔ جین کی کار سامنے ہی کھڑی تھی۔ بٹلر مجھے چانڈلر کے پاس لے گیا جو لاؤنج میں بیٹھا تھا۔ جین سادہ لباس میں ہونے کے باوجود بہت خوبصورت نظر آرہی تھی اور چانڈلر کی بیوی لوئیس سے باتیں کررہی تھی۔ کھانے کے دوران چانڈلر نے اپنے واشنگٹن کے سفر کی روداد سنائی۔ وہ ختم ہوئی تو لوئیس نے مجھ سے گورڈی کے قتل کے بارے میں سوال کیا کہ یہ شخص کون تھا اور کیوں قتل کیا گیا۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے اس کے علاوہ اور کچھ معلوم نہیں کہ وہ ویلکم اسٹور کا منیجر تھا اور یہ کہ پولیس بھی ابھی اس بارے میں کچھ نہیں جانتی کہ اُسے کس نے اور کیوں قتل کیا ہے۔ لوئیس اور بھی کچھ سوالات کرنا چاہتی تھی کہ چانڈلر نے مداخلت کی۔ اُس نے کہا کہ اسے مجھ سے ضروری باتیں کرنا ہیں اس لئے دونوں خواتین اپنی محفل کہیں اور جمائیں۔

چانڈلر مجھے اپنے اسٹڈی روم میں لے گیا۔ میں نے اسے ہمینڈ کے مضمون کی کاپی دکھائی وہ اسے پڑھ کر بہت خوش ہوا۔ اس نے مجھے صدر امریکہ سے اپنی گفتگو کے بارے میں بتایا اور یہ کہ اس گفتگو میں کیا کیا باتیں زیربحث آئیں۔ وہ اس سلسلے میں ایک مضمون لکھوانا چاہتا تھا۔ ہم کچھ دیر تک اس مضمون کی ترتیب وغیرہ کے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ چانڈلر نے ویلی کے بارے میں کہا کہ وہ جیسے ہی صحت یاب ہوگا وہ اسے پام بیچ کے ساحلی صحت افزا مقام پر بھیج دے گا درمیان میں لنڈا کا بھی ذکر آیا۔ میں نے سوچا کہ اُس کی علیحدگی کے بارے میں بتا دوں لیکن سرِدست خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔

چانڈلر سے رخصت ہوکر میں نے راستے میں امپیریل ہوٹل کے ایک فون بوتھ سے جین کے گھر فون کیا اور آنے کی خواہش ظاہر کی۔ جین نے معذرت چاہی کہ وہ اب سونے کے لئے لیٹ چکی ہے۔ میں نے کل رات کھانے کی دعوت دی اس پر بھی اُس نے یہ کہتے ہوئے معذرت کی کہ وہ پہلے ہی کہیں کھانے پر مدعو ہے میں نے کہا کہ مجھے اس سے بہت سی ضروری باتیں کرنا ہیں کیا وہ اپنا کل کا پروگرام ختم نہیں کرسکتی اور جواب میں جین نے کسی قدر سرد لہجے میں صاف انکار کردیا۔ اس سے مجھے کچھ تشویش ہوئی۔

”میں تمہارے بارے میں کچھ نہیں جانتا جین“ میں نے کہا ”کیا تمہاری زندگی میں کوئی اور تو نہیں ہے“

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد جین نے اثبات میں جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ میں اس سے کوئی تفصیلی سوال کرسکتا اُس نے سلسلہ منقطع کردیا۔ اور اس وقت پہلی بار مجھے احساس ہوا کہ میں اسے کس شدت سے چاہنے لگا ہوں لیکن اب کیا ہوسکتا تھا مجھے پہلے ہی اندازہ کرلینا چاہیئے تھا کہ اس جیسی خوبصورت لڑکی کی زندگی میں ضرور کوئی نہ کوئی ہوگا۔ مایوسی وافسردگی کا گہرا احساس لئے میں گھر واپس پہنچا۔ کار گیرج میں رکھ کر صدر دروازہ کھول ہی رہا تھا کہ کسی نے میرا نام لے کر آواز دی۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو سارجنٹ بریز کھڑا تھا۔

اس کی صورت دیکھ کر مجھے حیرت ہوگئی۔ وہ کسی طرح سے سخت مزاج سارجنٹ نہیں معلوم ہوتا تھا جس کی شہرت میں نے سنی تھی۔ اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے ابھرنے لگے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ ٹوٹ کر بکھر گیا ہے۔

”خدا کے لئے مجھ سے جھوٹ نہ بولنا“ اُس نے کہا ”سچ بتاؤ تمہیں فلم اور تصویریں ملی یا نہیں؟“

"نہیں" میں نے جواب دیا۔ "اگر تم بھی اس مصیبت میں گرفتار ہو جس میں میں ہوں تو بہتر ہوگا کہ ہم اپنے اپنے تاش کے پتے سامنے رکھ دیں۔"

بریز آمادہ ہوگیا۔ میں نے اسے لنڈا کے ایک سینٹ کی شیشی چرانے۔ کیمرے میں اس کا فلم آنے۔ گورڈی کے مجھ سے ملنے اور بیس ہزار ڈالر طلب کرنے کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ میں نے کہا کہ میں یہ رقم دینے کا ارادہ کر چکا تھا۔ لیکن فوری طور پر میرے لئے اتنی رقم کا انتظام کرنا ناممکن تھا۔ اس لئے میں تین ہزار ڈالر لے کر گورڈی سے ملنے گیا کہ اسے کچھ مہلت دینے پر آمادہ کروں۔ وہ مجھے مردہ ملا۔ میں اس کے گھر کی تلاشی لینے ہی والا تھا کہ وہ عورت آگئی اور اس نے پولیس کو فون کر دیا۔ نیز یہ کہ اگرچہ میں نے اسے قتل نہیں کیا لیکن مجھے یقین ہے کہ جس ریوالور سے اسے گولی ماری گئی وہ میرا ہی تھا..... جو اسی دن مجھے ملا تھا۔ وہ میں نے اپنے گھر میں صوفے پر ڈال دیا تھا کسی نے میرے گھر سے ریوالور چرا کر گورڈی کو قتل کیا اور پھر ریوالور واپس رکھ گیا۔ بہرحال میں نے اس ریوالور کو ٹھکانے لگا دیا ہے۔

جواب میں بریز نے بھی اس سے ملتی جلتی کہانی سنائی۔ اس کی بیوی نے چوری کی تھی۔ گورڈی نے اس سے تین ہزار ڈالر کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کے پاس اتنی رقم نہیں تھی اس لئے یہ انتظام طے ہوا کہ وہ اسے فلم کی ایک تصویر ہر ہفتہ واپس کرے اور بریز اسے تیس ڈالر فی ہفتہ ادا کرتا چلا جائے۔ اس نے کہا کہ اگر لیفٹیننٹ گولڈ اسٹین کے ہاتھ وہ فلم آگئی تب اس کی ملازمت کا خدا ہی حافظ ہے۔ گولڈ اسٹین بہت ہی ذہین اور چالاک افسر ہے۔ اسے شبہ ہوگیا ہے کہ گورڈی کے قتل کا تعلق بلیک میلنگ سے ہے چنانچہ اب وہ اسٹور آنے والے ہر گاہک کے بارے میں تحقیقات کر رہا ہے۔

میں نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ فلم اور تصویریں یا تو قاتل لے گیا اور اس نے اب تک ضائع کر دی ہوں گی۔ یا پھر گورڈی نے انھیں کسی بینک کے لاکر میں رکھ دیا ہوگا۔ اس صورت میں گولڈ اسٹین جلد یا بدیر وہاں تک پہنچ جائے گا۔ ایک تیسری صورت یہ بھی ممکن ہے کہ گورڈی نے دونوں چیزیں اپنے کسی قابل اعتماد دوست کے پاس رکھوا دی ہوں اور اب چاہے تو وہ دوست ہمیں بلیک میل کر سکتا ہے۔

"میں نے ان سب باتوں پر غور کر لیا ہے۔" بریز بولا "یہی وجہ تھی کہ میں دعا کر رہا تھا کہ فلم تم لے گئے ہو۔"

"وہ عورت کون ہے؟" میں نے پوچھا۔

بریز نے جواب دیا کہ اس کا نام فریڈا ہے۔ وہ گورڈی کی داشتہ تھی بے حد شراب پیتی ہے۔ زیادہ تر باروں میں گھومتی ہے۔ میں نے بریز کو ویبر کے بارے میں بھی بتایا کہ اس نے کس طرح مجھ سے گورڈی کی فائل چوری ہونے کا بہانہ کیا۔ اس پر بریز نے بتایا کہ ویبر بہت ہی بدمعاش قسم کا آدمی ہے۔ اسے کرپشن کے الزام میں پولیس کی ملازمت سے برطرف کرنے کی تیاری ہو رہی تھی کہ اس نے استعفیٰ دے دیا۔ اور یہ کہ اگر مسٹر چانڈلر نے اسے پناہ نہ دی ہوتی تو آج وہ سڑکوں پر ماچس فروخت کر رہا ہوتا۔ پھر میں نے بریز کو لیتھار اور کریڈن کے متعلق بتایا کہ ان کی بیویاں بھی چوری کی مرتکب ہوئی تھیں وہ دونوں مجھے اس رات ملے تھے اور یہ کہ ان میں سے کوئی بھی میرے گھر میں گھس کر ریوالور لے سکتا تھا۔ بریز نے وعدہ کیا کہ وہ فریڈا، لیتھار اور کریڈن کے بارے میں بھی خیال رکھے گا اور کوئی بات معلوم ہوگی تو مجھے بتائے گا۔ اس نے مجھ سے وعدہ لیا کہ میں اپنی اور اس کی ملاقات کے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتاؤں اور پھر یہ کہہ کر رخصت ہوگیا کہ وہ حسب ضرورت فون پر بات کرے گا اور ملاقات کی ضرورت ہوئی تو ملاقات بھی کرے گا مگر اس طرح کہ کوئی اسے مجھ سے ملتے نہ دیکھ لے۔

دوسرے دن ملازمہ مسی آئی تو میں نے اسے لنڈا کے بارے میں بتایا کہ وہ اپنی ماں کے پاس ڈیلاس گئی ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ لنڈا کے کپڑے وغیرہ ایک دو سوٹ کیسوں میں بند کردے اور اسے ڈیلاس میں اس کی ماں کے پتے پر روانہ کر دے۔ اس کے بعد میں دفتر گیا جین حسب معمول پرسکون اور مستعد نظر آ رہی تھی۔ ہم اپنے دفتری کاموں میں مصروف ہوگئے۔ دوپہر کو ذرا فرصت ملی تو اس نے گذشتہ رات کے سلسلے میں معذرت کی اور پوچھا کہ اگر میں اسے کچھ بتانا چاہتا ہوں تو وہ بڑی خوشی سے سننے کے لئے تیار ہے اور یہ کہ ہر ممکن حد تک وہ میری مدد بھی کرے گی لیکن میں نے کہا کہ وہ جو کچھ اب تک کر چکی ہے خاص طور سے ریوالور کے سلسلے میں وہ ہی بہت کافی ہے۔ میں اسے اس سلسلے مزید الجھانا نہیں چاہتا۔ آخر میں میں نے یہ بھی کہہ دیا کہ وہ خواہ کسی سے محبت کرتی ہو، میری خواہش ہے کہ اس کی آئندہ زندگی کامیاب اور پرمسرت گزرے۔ وہ کچھ شرما گئی میرا شکریہ ادا کیا اور پھر لنچ کے لئے چلی گئی۔ بعد میں مجھے یاد آیا کہ میں نے ابھی شرلے کو فون نہیں کیا کہ وہ جب ویلی سے ملنے جائے تو اسے خبردار کر دے کہ وہ پولیس کو بیان دیتے ہوئے ویلکم اسٹور کے بارے میں کوئی بات نہ کہے۔ چنانچہ میں نے اسے فون کیا۔ اس نے وعدہ کیا کہ ملاقات ہوتے ہی وہ ویلی کو میرا پیغام پہنچا دے گی۔ شرلے کو فون کر کے ریسیور رکھ ہی رہا تھا کہ مجھے فریڈا کا خیال آگیا۔ سوچا ممکن ہے اس کا پتہ ٹیلیفون ڈائریکٹری میں درج ہو۔ ڈائریکٹری دیکھی۔ پتہ موجود تھا۔ نمبر ۱۱۸۹ الیسٹ اسٹریٹ۔ یہ کوئی اچھا علاقہ نہیں تھا۔ اس کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ میکس آگیا اور میں پھر دفتر کے کام میں مصروف ہوگیا۔

میں لنچ کے لئے اپنے کلب پہنچا تو وہاں ہیری مچل سے ملاقات ہوگئی پہلے تو اس نے اس افواہ کی تصدیق چاہی کہ میں اور لنڈا علیحدگی اختیار کر رہے ہیں جب میں نے اثبات میں جواب دیا تو پہلے افسوس کا اظہار کیا پھر بولا کہ اس صورت میں اگر میں اپنے بنگلے کو فروخت کرنا چاہوں تو اس کے ڈیڈی جو بہت مالدار ہیں ایسٹ سائڈ میں کوئی بنگلہ خریدنے کے لئے بہت بے چین ہیں میرے لئے یہ معاملہ اچانک ضرور تھا مگر ظاہر تھا کہ اب میں اس مکان میں نہیں رہ سکتا تھا۔ ہیری نے بنگلا اور اس کے تمام فرنیچر سمیت مجھے ایک لاکھ ڈالر کی پیشکش کی اور تھوڑی بحث کے بعد ایک لاکھ تیس ہزار ڈالر میں معاملہ طے ہوگیا۔ میں نے کہہ دیا کہ وہ جب بھی رقم ادا کرے گا میں بنگلہ خالی کر دوں گا۔ اس نے اسی وقت چیک بک نکال کر چیک لکھا اور میرے ہاتھ میں دے دیا۔ میں نے

وعدہ کیا کہ میں ہفتہ کے آخر تک بنگلے سے چلا جاؤں گا۔

دفتر میں میں نے جین کو بنگلہ کی فروخت کے بارے میں بتایا تو وہ بھی خوش ہوئی۔ پھر پوچھنے لگی کہ بنگلہ چھوڑ کر میں کہاں جاؤں گا۔ بنگلہ بیچنے اور ایک لاکھ تیس ہزار ڈالر ملنے کی خوشی میں یہ بات تو میرے ذہن میں آئی ہی نہیں تھی۔ لیکن جین نے خود ہی اس کا حل بھی پیش کر دیا۔ بولی کہ وہ شہر میں میرے لئے کوئی چھوٹا سا فلیٹ تلاش کرے گی اتنا ہی نہیں بلکہ میرا سامان پیک کر کے وہاں خود ہی پہنچانے کا انتظام بھی کرے گی۔

دوسرے دن دفتر پہنچا تو جین نے بتایا کہ اُس نے الیسٹرن ایونیو کی ایک عمارت میں فلیٹ کا انتظام کر لیا ہے اور یہ کہ اگر میں لنچ ٹائم میں اسے جا کر دیکھ لوں تو وہ جلد از جلد میرا سامان بھی وہاں پہنچا دے گی۔ مجھے اس پر حیرت بھی ہوئی کہ اس نے اتنی جلدی فلیٹ کا انتظام کیسے کر لیا۔ بہرحال میں نے لنچ کے وقفے میں جا کر فلیٹ دیکھا۔ فلیٹ اچھے علاقے میں واقع تھا اور بذات خود بھی اچھا تھا۔ عمارت کا لفٹ مین ایک ہنس مکھ نیگرو تھا جس کا نام سام تھا۔ اس نے مجھے فلیٹ دکھایا۔ جو مجھے پسند بھی آگیا۔ دفتر واپس آکر میں نے ایک مرتبہ پھر جین کا شکریہ ادا کیا اور اُس سے کہا کہ وہ پراپرٹی ایجنٹ سے بات کر کے معاملہ طے کر لے۔ تقریباً پانچ بجے میں نے ہسپتال فون کیا۔ خوش قسمتی سے ڈاکٹر ہنری سے بات ہو گئی۔ اس نے بتایا کہ ویلی کی بیوی شرلے اور لیفٹیننٹ گولڈ اسٹین ویلی سے ملاقات کر چکے ہیں اور آج کے لئے یہی دو ملاقاتی کافی ہیں۔ مگر میں نے اس سے کہا کہ معاملہ بہت اہم ہے۔ بڑی مشکل سے ڈاکٹر نے دس منٹ ملاقات کی اجازت دی۔

میں چھ بجے ہسپتال پہنچا۔ ڈاکٹر ہنری نے بتایا کہ ویسے تو ویلی کی حالت بہتر ہے۔ اُس کی آنکھیں بھی ٹھیک ٹھاک ہیں لیکن شبہ ہے کہ اس کی یادداشت نہ متاثر ہوئی ہو۔ کیونکہ گولڈ اسٹین ملاقات سے بہت ہی غیر مطمئن نظر آ رہا تھا۔ میں ویلی کے کمرے میں داخل ہوا۔ اُس کے سر اور ایک آنکھ پر پٹیاں بندھی تھیں ہم نے ایک دوسرے کو ہیلو کہا۔ میں نے جین کی طرف سے بھیجے ہوئے پھول اُسے دیئے دو چار ادھر اُدھر کی باتوں کے بعد میں حرفِ مطلب پر آ گیا۔ میں نے کہا کہ مجھے جین کے ذریعہ پتہ چلا ہے کہ تم ویلکم اسٹور کے بارے میں تحقیقات کر رہے تھے اور اس تحقیقات کے نتیجے میں لوسیلا، میبل اور سیلی وغیرہ کے نام معلوم کئے تھے یہ نام تمہیں کس نے بتائے تھے۔ ویلی کے چہرے پر کوئی تاثر پیدا نہیں ہوا۔

"میں سمجھا نہیں۔" وہ بولا۔

"تم ویلکم اسٹور کے بارے میں تحقیقات کر رہے تھے۔"

"نہیں۔" ویلی نے جواب دیا اور مجھے اپنا دل بیٹھتا محسوس ہوا۔

"ذرا اچھی طرح غور کرو۔ سوائے تمہارے یہ نام جین کو کون بتا سکتا تھا۔"

"مجھے معلوم نہیں کہ تم کس قسم کی باتیں کر رہے ہو۔" ویلی کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔

میں نے اس سے کئی بار پوچھا مگر اس کا جواب یہی رہا۔ پھر میں نے پوچھا کہ اُس کے بریف کیس سے کون سے کاغذات چرائے گئے تھے۔ اُس نے جواب دیا کہ اُن کا تعلق ہیمنڈ کے کیس سے تھا۔ میں نے ہر چند اس سے سوالات کئے کہ وہ کون شخص تھا جس سے اسے لوسیلا، سیلی اور میبل کے نام معلوم ہوئے تھے۔ مگر ویلی یہی کہتا رہا کہ وہ میری باتیں سمجھنے سے قاصر ہے اور یہ کہ وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ ملاقات کا وقت ختم ہو چکا تھا مجھے مجبوراً جانا پڑا۔ ویلی میری آخری اُمید تھا۔ اب سوال یہ تھا کہ آیا وہ اس بُری طرح خوف زدہ ہے کہ مجھ سے جھوٹ بول رہا ہے یا واقعی اُس کی یادداشت متاثر ہوئی ہے۔ میں نے جین کو اس بارے میں فون کر کے بتایا اور اُس سے پوچھا کہ وہ ویلی کی رپورٹوں کی کوئی نقل ریکارڈ میں رکھتی ہے۔ جین نے نفی میں جواب دیا۔ اُس نے بتایا کہ اُس نے ویلی کی نوٹ بک سے رپورٹ کی دو کاپیاں ٹائپ کی تھیں اور دونوں ویلی کو دیدی تھیں۔

میں نے سوچا ممکن ہے ویلی کی نوٹ بک شرلے کے پاس ہو۔ چنانچہ میں سیدھا ویلی کے گھر پہنچا۔ مگر شرلے نے بتایا کہ ویلی کی تمام نوٹ بکیں ویبر لے گیا ہے۔ اُس کا کہنا تھا کہ مسٹر چانڈلر ان نوٹ بکوں کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

دوسرے دن صبح دفتر میں ضروری خطوط کے جوابات جین کو لکھوانے کے بعد میں سیدھا ویبر کے آفس گیا اور اس سے ویلی کی نوٹ بکیں دینے کا مطالبہ کیا۔ اور سوال کیا کہ آخر وہ انھیں لایا ہی کیوں تھا۔ ویبر نے جواب دیا کہ گولڈ اسٹین ویلی سے سوالات کر رہا تھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ ویلی کو ہیمنڈ کے بارے میں کس نے معلومات فراہم کی ہیں۔ ویلی اپنے ذرائع معلومات کسی کو نہیں بتاتا لیکن اپنی نوٹ بک میں تحریر کر لیتا ہے چنانچہ اس سے پہلے کہ گولڈ اسٹین ویلی کے گھر پہنچ کر اُس کی نوٹ بکیں قبضہ میں کر لے وہ انھیں لے آیا۔ جواب بظاہر معقول تھا لیکن میں نے اعتراض کیا کہ اگر گولڈ اسٹین ویلی کے گھر گیا۔ نوٹ بکوں کے بارے میں پوچھا اور شرلے نے بتا دیا کہ وہ تمہارے پاس ہیں اور یہ سُن کر گولڈ اسٹین تمہارے پاس آیا تو کیا کرو گے۔ ویبر نے کہا کہ شرلے ہوشیار لڑکی ہے وہ گولڈ اسٹین کو یہ بات نہیں بتائے گی۔ نوٹ بکوں کے بارے میں اس نے کہا کہ وہ میں لے سکتا ہوں اور اپنی سکریٹری کو فون پر یہ ہدایت کروں کہ وہ ویلی کی تمام نوٹ بکیں ایک تھیلے میں پیک کر دے۔

"مجھے گورڈی کی فائل بھی چاہیئے۔" میں اسے گھورتے ہوئے بولا۔ "مجھے علم ہے کہ تمہارے دفتر میں کوئی چوری وغیرہ نہیں ہوئی۔ اس لئے گورڈی کی فائل لازماً تمہارے پاس ہونا چاہیئے۔"

"میں کہہ چکا ہوں کہ وہ چوری ہو گئی ہے۔"

"اس صورت میں مجھے مسٹر چانڈلر سے بات کرنا پڑے گی۔ وقت آگیا ہے کہ انھیں پتہ چلے کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔"

"ذرا سوچ سمجھ کر بات منہ سے نکالو۔" ویبر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "تمہاری موٹی عقل میں یہ بات نہیں آتی کہ میں تمہیں بچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اگر تم نے مسٹر چانڈلر سے بات کی تو اس کا نتیجہ۔ میری طرف سے نہیں بلکہ ان ہی کی جانب سے بہت افسوسناک ہو گا۔"

میں آفس سے نکلا تو اس کی سکریٹری نے ویلی کی نوٹ بکوں کا تھیلا مجھے دے دیا۔ مجھے ویبر کے یہ الفاظ بار بار یاد آ رہے تھے کہ "میں تمہیں بچانے کی کوشش

کر رہا ہوں۔" اس بات کا ایک ہی مطلب تھا کہ ویبر لنڈا کی چوری سے واقف تھا۔
اپنے دفتر میں پہنچ کر میں نے ویلی کی نوٹ بکیں دیکھیں۔ ہر ایک پر نمبر پڑا ہوا تھا۔ نمبروں کے حساب سے چودہ نوٹ بکیں ہونا چاہیئے تھیں لیکن وہ کُل تیرہ تھیں۔ تیرہ نمبر کی نوٹ بک غائب تھی۔ اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ تیرہ نمبر کی ہی نوٹ بک وہ تھی جس میں ولیکم اسٹور کے بارے میں تحریر تھا اور گورڈی کی فائل کی طرح وہ بھی غائب ہوگئی۔ میں نے باقی نوٹ بکوں کو پڑھنے کی زحمت نہیں کی۔ ویبر کی دھمکی کے بعد میں مسٹر چانڈلر سے شکایت نہیں کر سکتا۔ مجبوراً میں نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک مرتبہ پھر ویلی سے ملوں۔ اُسے بتاؤں کہ لنڈا نے مجھے کس پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے تب شاید وہ اپنی زبان کھولنے پر آمادہ ہو جائے۔
ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور مجھے اپنے فرائض کی جانب متوجہ ہونا پڑا۔ میں لنچ تک مصروف رہا۔ لنچ کے بعد جین نے آ کر بتایا کہ میری تمام چیزیں ایسٹرن ایونیو کے فلیٹ میں پہنچا دی گئی ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اُس نے دودھ کافی اور دوسرا سربند ڈبوں والا کھانا بھی خرید کر رکھ دیا ہے۔ مجھے ایک مرتبہ پھر اُس کے حُسنِ انتظام نے اس کوفت میں مبتلا کر دیا کہ اس جیسی سلیقہ شعار عورت بدقسمتی سے میری بیوی نہیں بن سکتی۔ میں نے اُسے رات کے کھانے کی دعوت دی مگر اُس نے انکار کر دیا۔
"تم چاہو تو اپنے دوست کو بھی لا سکتی ہو۔" میں نے کہا۔ "میں اُس سے ملنا چاہتا ہوں۔"
"دیکھو اسٹیو۔" جین نے گہری سنجیدگی سے جواب دیا۔ "تم میری نجی زندگی کے بارے میں تجسّس میں نہ پڑو۔ یہ بات میرے فرائض میں داخل ہے کہ میں دفتر میں اور ممکن ہو تو گھر پر بھی تمہارے آرام کا خیال رکھوں۔ اور ہمیں اس بات کو بس یہیں تک محدود رکھنا چاہیئے۔"
اُس نے ایک پھیکی مسکراہٹ سے میری طرف دیکھا اور اپنے آفس میں واپس چلی گئی۔ یہ گویا میری سسکتی ہوئی اُمیدوں کے لئے آخری تازیانہ تھا۔ جین کو پانا میری قسمت میں نہیں تھا۔ میں چھ بجے تک کام میں مصروف رہا پھر جین سے یہ کہہ کر کہ وہ آفس بند کر دے، سیدھا ہسپتال پہنچا۔ ریسپشن کلرک سے پوچھا کہ آیا اس وقت ویلی سے ملاقات ہو سکتی ہے؟"
"تم دیر سے پہنچے۔" کلرک نے جواب دیا۔ "وہ ابھی کوئی نصف گھنٹہ پہلے اپنی بیوی کے ساتھ ایک ایمبولنس میں رخصت ہو گیا۔"
میں حیرت سے کلرک کو دیکھتا رہ گیا۔ وہ کہاں گیا ہے۔ اس کا کلرک کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ یہ معلوم کر کے کہ ابھی ڈاکٹر ہنری ہسپتال میں موجود ہیں میں اُس کے پاس گیا۔ اُس نے بتایا کہ اگرچہ میں اس کے خلاف تھا لیکن بورگ مسٹر چانڈلر کے احکامات کے تحت اُسے اور اس کی بیوی کو بذریعہ ہوائی جہاز میامی لے گیا۔ جہاں اسے کسی اچھے ہسپتال میں داخل کرا دیا جائے گا۔
میں مایوسی کے عالم میں اپنی کار میں آ بیٹھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ یہ کہیں کسی طرح کی کوئی سازش تو نہیں ہے؟ پہلے گورڈی کی فائل۔ پھر فلم اور تصویریں۔ پھر میری اور گورڈی کی گفتگو کا وہ کیسٹ جو میں نے آفس میں ریکارڈ کیا تھا۔ اس کے بعد ویلی کی نوٹ بک اور اب خود ویلی غائب ہو گیا۔ میرے لئے اُمید کا ہر راستہ مسدود معلوم ہو رہا تھا۔ اب میرے لئے سوائے انتظار اور یہ دعا کرنے کے کوئی چارہ نہ تھا کہ خدا سب خیریت رکھے۔
میں گھر کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں امپریل ہوٹل میں کچھ کھانے کے لئے رک گیا۔ میں ابھی کھانا کھا کر قیمت ادا کر رہا تھا کہ ایک ویٹر میرے پاس آیا۔ اُس نے کہا کہ اگر میرا نام مینن ہے تو میرے لئے بوتھ نمبر پانچ میں ایک فون کال ہے۔ میں کچھ حیران سا بوتھ نمبر پانچ میں داخل ہوا۔ یہ سارجنٹ بریزہ تھا۔ اُس نے بتایا کہ اس نے ہوٹل کے باہر میری کار دیکھی تھی۔
"میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔" وہ بولا۔ "کیا مون ہاف بار آ سکتے ہو۔ یہ اسٹریٹ نمبر ۱۵ پر ایک ڈرگ اسٹور کے قریب واقع ہے۔ بار میں داخل ہو کر جیک کو پوچھنا وہ تمہیں مجھ تک پہنچا دے گا۔"
میں نے اپنی کار ہوٹل کے پارکنگ پلاٹ پر ہی چھوڑی اور ایک ٹیکسی کر کے مطلوبہ مقام پر جا پہنچا۔ بار نصف سے زیادہ خالی تھا۔ بار کاؤنٹر کے پیچھے ایک موٹا سا آدمی کھڑا تھا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ اس کا نام جیک ہے۔ اُس نے اثبات میں جواب دیا اور ایک دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ دروازے کے پیچھے ایک چھوٹا سا زینہ تھا جس کے بعد ایک اور دروازہ تھا۔ میں نے دروازہ کھولا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں سارجنٹ بریزہ اکیلا بیٹھا ہوا بیئر پی رہا تھا۔ اُس نے بتایا کہ فریڈا پولیس کو کچھ بتانے کے لئے تیار نہیں ہے غالباً وہ اتنی خوفزدہ ہے کہ زبان کھولتے ہوئے ڈرتی ہے لیکن اگر تم گفتگو کرو تو شاید بتا دے۔ وہ عام طور پر اسٹریٹ نمبر ۲۲ پر واقع ایک بار میں جس کا نام بلو روم ہے شام سے رات گئے تک ملتی ہے۔ وہ گورڈی کی داشتہ تھی اور عین ممکن ہے کہ گورڈی نے اسے محرمِ راز بھی بنا لیا ہو۔ اگر ہم گولڈ اسٹین سے پہلے فلم اور تصویریں پانے میں کامیاب نہ ہوئے تو بڑی مصیبت میں پھنس جائیں گے
میں نے فریڈا کا حلیہ پوچھا اور پھر وعدہ کیا کہ میں اس سے بات کرنے کی کوشش کروں گا۔ میں نے بریزہ کو اپنے نئے فلیٹ کا پتہ اور فون نمبر نوٹ کرا دیا۔ اور کل اسی وقت اسی جگہ دوبارہ ملنے کا وعدہ کر کے اس سے رخصت ہو گیا۔
بلو روم بار اسٹریٹ نمبر ۲۲ کی ایک عمارت کے تہہ خانے میں واقع تھی یہ جگہ فریڈا کے فلیٹ سے بہت قریب تھی اس لئے کوئی تعجب نہیں تھا کہ شام اور رات کا زیادہ تر وقت فریڈا یہیں گذارتی تھی۔ بار میں زیادہ تر ہپی اور غنڈے قسم کے نوجوان آ جا رہے تھے۔ میں اس وقت اپنے آفس سوٹ میں تھا۔ اس لباس میں اندر جانا مصیبت کو دعوت دینا تھا جس زمانے میں میں فوج میں تھا تو میں نے کشتی، جوڈو اور کراٹے کے اسباق سیکھے تھے اور مجھے اُمید تھی کہ ضرورت کے وقت میں اپنی حفاظت کر سکتا ہوں۔ میں ہچکچاتے ہوئے اندر داخل ہوا اور فوراً ہی دو ہپیوں سے مقابلہ ہو گیا۔ وہ شرارت پر آمادہ معلوم ہوتے تھے۔ میں جلدی سے باہر نکل آیا۔ مگر وہ اتنی آسانی سے پیچھا چھوڑنے والے نہیں تھے۔ مجبوراً مجھے اُن سے دو دو ہاتھ کرنا پڑے۔ اُن سے نبٹ کر آگے بڑھا تو تین ہپی اور مل گئے۔ انھوں نے غالباً ان دونوں سے میری لڑائی دیکھ لی تھی کہ آتے ہی مجھ سے لپٹ گئے۔

میں نے اُن میں سے دو کو مار گرایا۔ تیسرا خوفزدہ ہوکر بھاگ نکلا۔ اب میرا اس علاقے میں ٹھہرنا مزید پریشانی مول لینا تھا۔ اس دھینگا مشتی میں میرے کپڑوں کا بھی ستیاناس ہوگیا تھا۔ جیکٹ کی ایک آستین بھی پھٹ گئی تھی۔ میں نے سوچا کہ فریڈا کے فلیٹ پر چل کر انتظار کرنا چاہیئے اگر وہ مل جاتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر معمولی کپڑے پہن کر ایک مرتبہ پھر قسمت آزمائی کروں گا۔

جیسا کہ میں نے بتایا کہ ایسٹ اسٹریٹ یہاں سے قریب ہی تھی۔ میں تاریکی کی آڑ لیتا ہوا اس عمارت تک پہنچا جس میں فریڈا کا فلیٹ تھا۔ نیچے لابی میں لگے ہوئے لیٹر بکس سے معلوم ہوا کہ وہ چوتھی منزل پر رہتی ہے۔ میں وہاں پہنچا۔ دو تین مرتبہ گھنٹی بجائی مگر کوئی جواب نہیں ملا (میں نے اپنی جیکٹ اتار کر ہاتھ میں لے لی تھی) اگر فریڈا بلو روم بار میں تھی تو صبح تین چار بجے سے پہلے اُس کی واپسی متوقع نہیں تھی اور میں اتنی دیر تک انتظار نہیں کرسکتا تھا۔ میں نے سوچا کہ فون کرکے ٹیکسی بلاؤں اور واپس لوٹ جاؤں۔ لیکن فون کہاں سے کروں۔ شاید فریڈا کا دروازہ اتفاق سے کھلا رہ گیا ہو۔ اگر ایسا ہو تو میں اس کا فون استعمال کرسکتا تھا۔ میں نے ہینڈل گھمایا اور وہ سچ مچ گھوم گیا۔ میرا دل اچانک دھڑکنے لگا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ گورڈی والا منظر یہاں پر دہرایا جائے میں اندر جاؤں اور مجھے فریڈا کی لاش سے سابقہ پڑ جائے۔

اسی لمحہ میں نے کسی کے کراہنے کی آواز سنی۔ میں اندر داخل ہوگیا کمرے میں سگار کی بو پھیلی ہوئی تھی۔ ادھر میں نے قدم رکھا اور ادھر کوئی بھاری بھاری قدموں سے سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے جاتا ہوا معلوم ہوا۔ کراہنے کی آواز اندرونی کمرے سے آرہی تھی۔ میں تاریکی میں ٹٹولتا ہوا آگے بڑھا۔ اندر کمرے میں داخل ہوا اور بجلی کا سوئچ دباکر روشنی کردی۔ ایک دم روشنی سے میری آنکھیں چندھیا گئیں لیکن میری نظروں کے سامنے جو منظر تھا اُسے دیکھ کر اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی۔

ایک عورت بالکل عریاں حالت میں پلنگ پر اس طرح پڑی تھی کہ اُس کے دونوں ہاتھ اور پیر پلنگ کے پایوں سے باندھ دیئے گئے تھے۔ اُس کے منہ میں کپڑا ٹھنسا ہوا تھا۔ اُس کی دائیں ران پر جلنے کا گول داغ تھا۔ ایسا داغ جو غالباً جلتے ہوئے سگار سے لگایا گیا تھا۔ بریزر نے جو حلیہ مجھے بتایا تھا اُس سے مجھے عورت کو پہچاننے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ یہ بلاشبہ فریڈا تھی۔ میں نے پہلے اُس کے منہ سے کپڑا نکالا۔ پھر اُس کی کلائیوں کی رسّی کاٹی۔ پیروں کی کاٹنے جا رہا تھا کہ وہ بولی۔

”پہلے مجھے تھوڑی سی شراب دو۔ کچن میں رکھی ہے۔“

دو گلاس شراب پینے کے بعد وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ پھر اُس نے سگریٹ مانگا۔ میں نے ایک سگریٹ نکال کر سلگایا اور اُس کے کانپتے ہوئے ہونٹوں میں دے دیا۔ اُس نے پلنگ کی چادر گھسیٹ کر اپنے اوپر ڈال لی اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ کئی منٹ کے بعد جاکر اُس کی حالت کچھ سنبھلی اور وہ اُٹھنے کے قابل ہوئی۔ پلنگ کے قریب سگار کا ایک بُجھا ہوا ٹوٹا پڑا تھا میں نے اُسے اُٹھا کر دیکھا اس مرتبہ پھر میری تیز ناک کو کچھ ایسا محسوس ہوا جیسے اُس کی بُو جانی پہچانی ہے

فریڈا اتنی دیر میں نہاکر ایک گاؤن پہن چکی تھی۔ وہ کچن سے ایک گلاس شراب اور لے آئی اور پلنگ پر بیٹھ گئی۔

”تمہارا شکریہ۔“ اُس نے کہا ”اس بات کو اپنی حد تک رکھنا۔ میں اب ٹھیک ہوں۔ اس لئے تم جاسکتے ہو۔“

”لیکن لیفٹیننٹ گولڈ اسٹین کو اس کی اطلاع کرنا ضروری ہے۔“ میں بولا وہ اس طرح چونکی کہ گلاس کی شراب چھلک گئی۔ اُس نے مجھے گھور کر دیکھا۔

”کیا تم بھی ان شیطانوں میں سے ہو؟“ اس نے پوچھا۔

”تو کیا یہاں ایک سے زیادہ شیطان آچکے ہیں۔؟“

”تم کون ہو؟“

”گورڈی مجھے بلیک میل کر رہا تھا۔“

”اوہ تو کیا تم بھی مجھے جلانے آئے ہو۔“ شراب کا گلاس اس کے ہاتھ سے گر گیا اور وہ دونوں ہاتھوں میں منہ چھپا کر سسکیاں لینے لگی

میں خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب وہ خاموش ہوئی اور شراب کا مزید ایک گلاس پی چکی تو میں نے اسے بتایا کہ مجھے اس فلم کی ضرورت ہے جس کے ایک حصّے میں میری بیوی کو چوری کرتے دکھایا گیا ہے۔ اور یہ کہ میرا خیال ہے کہ وہ اس معاملے میں میری مدد کرسکتی ہے۔ وہ بہت چیخی چلّائی۔ گالیاں بکیں۔ گورڈی کو بُرا بھلا کہا۔ میں خاموشی سے بیٹھا سُنتا رہا۔ پھر اُس نے بتایا کہ مجھ سے پہلے ایک آدمی اور آیا تھا وہ بھی فلم حاصل کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ اُسے جانتی ہے کہ وہ کون تھا۔ مگر فریڈا نے بتایا کہ وہ اُسے نہیں جانتی لیکن اُسے یقین ہے کہ وہ کوئی پولیس والا تھا۔ پھر اُس نے جو حلیہ بیان کیا اُسے سُن کر میرے ذہن میں ایک دم سے ویبر کا خیال آیا۔ یقیناً وہ ہی آیا ہوگا۔ اب مجھے یہ بھی پتہ چل گیا کہ سگار کی بُو مجھے کیوں جانی پہچانی لگ رہی تھی۔ فریڈا نے بتایا کہ اگرچہ اس شخص نے اسے اذیت پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی۔ مگر اُس نے اُسے یہ نہیں بتایا کہ فلم کہاں ہے اور جھوٹا بہانہ بنادیا کہ اُس نے وہ فلم اپنی بہن کے پاس نیویارک بھیج دی ہے۔ اب جب تک وہ اس کی تصدیق کرکے واپس آئے گا وہ یہاں سے جاچکی ہوگی۔

میں نے فریڈا کو پیشکش کی کہ اگر وہ مجھے بتادے تو میں اُسے پندرہ سو ڈالر دوں گا جو یہاں سے جانے میں اُس کے کام آسکتے ہیں۔ اس گفتگو کے درمیان فریڈا مسلسل شراب پیئے جارہی تھی۔ وہ پندرہ سو کی رقم سُن کر فوراً آمادہ ہوگئی۔ لیکن پہلے رقم لینے پر اصرار کرنے لگی۔ میں نے اسے سمجھایا کہ رقم کل صبح سے پہلے بینک سے نہیں نکالی جاسکتی اور اگر فلم اُس کے پاس رہے گی تو اُس کی زندگی خطرے میں رہے گی۔ گورڈی اسی فلم کی وجہ سے قتل کیا گیا ہے اور جو شخص ایک قتل کرسکتا ہے وہ دوسرا بھی کرسکتا ہے۔ فریڈا یہ سُن کر اس قدر ڈر گئی کہ میری خوشامد کرنے لگی کہ میں اسے اپنے ساتھ لے چلوں اور وہ ایمانداری سے وعدہ کرتی ہے کہ فلم مجھے دے دے گی۔ میں نے ریسیور اُٹھا کر ایک ٹیکسی کے لئے فون کیا اور فریڈا میرے مجبور کرنے پر لباس پہننے لگی۔

ٹیکسی نے ہمیں امپیریل ہوٹل کے باہر اُتار دیا۔ وہ بھی میری کار میں

آ بیٹھی۔ میں نے کار کے ڈیش بورڈ میں لگی ہوئی گھڑی دیکھی۔ سوا گیارہ بجے تھے میں اپنی کار میں گورڈی کے گھر جانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔ ہو سکتا تھا کہ گولڈ اسٹین نے وہاں سادہ لباس میں جاسوس نگرانی پر لگا دیئے ہوں۔ میں نے ابھی بنگلے کا قبضہ نہیں دیا تھا۔ اس لئے سیدھا اپنے بنگلے پہنچا۔ کار گیرج میں کھڑی کی۔ فریڈا کو اندر لے گیا۔ شراب پیش کی اور باتیں کرنے لگا۔ فریڈا نے بتایا کہ گورڈی کہتا تھا کہ اس نے اپنے کیمروں کے ذریعہ ایک بہت بڑی مچھلی کا شکار کیا ہے اتنی بڑی کہ اس کی قیمت دس لاکھ ڈالر تک مل سکتی ہے۔ اُس نے وعدہ کیا تھا کہ جیسے ہی یہ رقم ملی وہ ملازمت چھوڑ کر اُس سے شادی کر لے گا۔

میں سوچ رہا تھا کہ پورے ایسٹ لیک میں صرف کریڈن ہی ایک ایسا شخص تھا جو دس لاکھ ڈالر کی رقم ادا کر سکتا تھا اور اس بنا پر باقی دوسرے لوگوں سے زیادہ شبہ کی زد میں آتا تھا۔ فریڈا نے بتایا کہ گورڈی نے فلم اپنے پاس رکھ لی اور تصویریں اسے دے دیں۔ اُس نے تصویروں کو ایک پارسل کی صورت میں پیک کر کے میز کی دراز میں رکھ دیا اور اُس کے بارے میں بالکل بھول گئی کیونکہ وہ ابھی تک گورڈی کی باتوں پر یقین نہیں کر رہی تھی اور یہی سمجھتی تھی کہ وہ نشے میں بے پَر کی اُڑا تا ہے لیکن جس رات گورڈی قتل ہوا تب اسے ان تصویروں کا خیال آیا اُس نے گھر واپس آکر دراز دیکھی تو تصویریں غائب تھیں۔

میں نے اس سے پوچھا کہ گورڈی نے وہ فلم کہاں رکھی تھی۔ فریڈا نے پہلے تو مجھے قسم کھلا کر وعدہ لیا کہ میں اسے رقم ضرور دے دوں گا پھر بتایا کہ وہ اُس کی میز کی سب سے نچلی دراز میں رکھی ہے۔ نچلی دراز اُس نے بڑھئی سے خاص طور سے بنوائی تھی۔ اُس کی تہہ دہری ہے اور فلم اس دہری تہہ کے درمیان رکھی ہے میں نے لباس تبدیل کیا۔ سیاہ سوٹ پہنا۔ ایک طاقتور ٹارچ اور ایک اسکرو ڈرائیور ساتھ لیا۔ کمرے میں واپس آیا تو فریڈا شراب کے نشے میں مدہوش سو رہی تھی۔ میں نے اسے سوتا چھوڑا اور پیدل گورڈی کے مکان کی طرف روانہ ہو گیا۔

گورڈی کے گھر کے قریب پہنچ کر میں نے ایک درخت کی آڑ سے ماحول کا جائزہ لیا۔ کم سے کم مجھے کوئی پولیس والا نظر نہیں آ رہا تھا۔ جگہ بالکل سنسان پڑی تھی۔ پندرہ منٹ انتظار کر کے اچھی طرح اطمینان کرنے کے بعد میں درخت کی آڑ سے نکلا۔ مکان کے عقبی دروازے کی طرف چلا۔ دروازے میں معمولی قسم کا تالا پڑا تھا جسے اسکرو ڈرائیور کی مدد سے کھولنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ ٹارچ جلائی تو پتہ چلا کہ میں ایک چھوٹے سے کچن میں کھڑا ہوں۔ کچھ دیر آہٹ لینے کے بعد میں آگے بڑھا۔ کچن سے باہر آیا۔ یہ وہ راہداری تھی جو سیدھی بیرونی دروازے کی طرف چلی گئی تھی۔ مجھے یاد آگیا کہ رہائشی کمرہ میرے بائیں جانب واقع ہے۔ دبے پاؤں راہداری میں چلتے ہوئے رہائشی کمرے میں آیا۔ میز کی آخری دراز نکالی۔ اُس کی دہری تہہ کا خفیہ بٹن آسانی سے مل گیا۔ میں نے بٹن دبایا اور دراز کی تہہ میں ایک خانہ سا کھل گیا۔ میرے سامنے سولہ ایم ایم کی فلم کا ایک رول پڑا ہوا تھا۔ مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ میں نے جلدی سے رول اُٹھایا۔ تہہ کا خانہ بند کیا۔ جو جو چیزیں باہر نکالی تھیں انھیں واپس دراز میں رکھا اور رول اٹھا کر تیزی سے راہداری میں آیا۔ عقبی دروازے کی طرف لپکا۔ لیکن ابھی دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ اپنے پیچھے آہٹ کا احساس ہوا پلٹ کر دیکھنا چاہتا تھا کہ ایک پہاڑ سا میرے سر پر آ گرا۔ سر میں دھماکہ سا ہوا۔ آنکھوں کے سامنے ستارے ناچ گئے۔ میں ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل فرش پر گر پڑا۔ کوئی میرے قریب سے گذرا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں میرے کانوں میں آئیں۔ کچھ دیر تک میں بے حس وحرکت اسی انداز میں بیٹھا رہا۔ سر جیسے درد کے مارے پھٹا جا رہا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ درد کم ہوا۔ میں دیوار کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا۔ سر کے پیچھے ہاتھ لے جا کر دیکھا۔ ایک بڑا سا گومڑا پڑ گیا تھا۔ غنیمت تھا کہ سر پھٹا نہیں۔ ضرب زیادہ زور سے نہیں ماری گئی تھی مگر پھر بھی اتنی زور کی تھی کہ مارنے والا اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ فرش پر ٹٹول کر دیکھنے سے مجھے میری ٹارچ تو مل گئی مگر فلم کا ڈبہ غائب تھا۔ انتہائی مایوسی کے ساتھ لڑکھڑاتے قدموں سے باہر سڑک پر آ گیا۔

ایسٹ ایونیو کے کنارے تک پہنچا ہی تھا کہ ایک مرتبہ پھر کریڈن اور اس کے کتے سے سامنا ہو گیا۔ وہ بقول اپنے آدھی رات کے وقت کتے کو ٹہلانے کے لئے نکلا تھا کیونکہ کتے کو رات کو ٹہلنے کی عادت پڑ گئی تھی اور میں سوچ رہا تھا کہ کیا اسی شخص نے تو گورڈی کو قتل نہیں کیا؟ اور ابھی مجھ پر حملہ کرنے والا یہی تو نہیں تھا۔ بظاہر کریڈن کو بھی فلم کی فکر تھی۔ وہ میرے ساتھ چلتے ہوئے میرے گھر تک اسی کے بارے میں باتیں کرتا رہا اور مجھ پر زور دیتا رہا کہ میں پولیس سے پہلے اس فلم کو تلاش کرنے کی پوری کوشش کروں۔

اس سے پیچھا چھڑا کر میں گھر میں داخل ہوا۔ فریڈا ابھی تک سو رہی تھی۔ میں کچن میں گیا۔ فریج سے برف نکال کر ایک تولیہ میں لپیٹا اور اپنے سر کی چوٹ پر رکھ دیا۔ درد میں کچھ اور کمی ہو گئی۔ گھڑی دیکھی تو ایک بج کر دس منٹ ہوئے تھے۔ میری نقل وحرکت نے فریڈا کو جگا دیا۔ اُس نے فلم کے بارے میں پوچھا۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سر کے گومڑے پر رکھا اور پھر بتایا کہ میں نے فلم حاصل کر لی تھی مگر کسی نے مجھ پر حملہ کر کے چھین لیا۔ فریڈا کو یقین نہیں آیا۔ وہ سمجھی کہ میں اُسے پندرہ سو ڈالر دینے سے بچنا چاہتا ہے۔ وہ مجھ پر بُری طرح چیخنے لگی۔ خطرہ تھا کہ اُس کی آواز دوسرے لوگ نہ سُن لیں۔ میں نے اُس کا گلا دبا کر اسے خاموش کر دیا۔ سمجھایا کہ اگر کسی پڑوسی نے اُس کے چیخنے کی آواز سُن کر پولیس کو فون کر دیا تو وہ مصیبت میں پڑ جائے گی۔ یہ بات اُس کی سمجھ میں آگئی۔ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا واقعی کسی نے فلم چھین لیا یا میں رقم بچانے کے لئے جھوٹ بول رہا ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ آخر میں اپنے سر پر خود کس طرح چوٹ مار سکتا تھا۔

"خیر کوئی بات نہیں۔" وہ بولی "جو شخص فلم لے گیا ہے وہ گھاٹے میں رہا کیونکہ اس سے زیادہ اہم اور قیمتی فلم ابھی محفوظ ہے۔"

"کیا مطلب؟" میں نے چونک کر پوچھا۔

"گورڈی کے پاس ۲ فلمیں تھیں۔" فریڈا نے بتایا۔ "جو فلم تم سے چھینی گئی ہے وہ کوئی خاص نہیں تھی۔ لیکن دوسری فلم دس لاکھ ڈالر سے زیادہ قیمت رکھتی ہے۔ اگر تم میرے ساتھ مل کر کام کرو تو ہم یہ رقم حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک چوتھائی حصّہ تمہارا ہوگا باقی رقم میری ہوگی۔ بولو کیا کہتے ہو؟"

میں نے ابھی کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ دروازے کی اطلاعی گھنٹی بجنے لگی۔

میں نے فریڈا کو اپنے بیڈ روم میں چھپا دیا اور اسے خاموش رہنے کی تاکید کی۔ دروازہ کھول کر دیکھا تو دو کانسٹبل کھڑے ہوئے تھے۔ یقیناً کسی پڑوسی نے آواز سُن کر پولیس کو فون کر دیا تھا۔ اُن میں سے ایک کانسٹبل کو میں نے پہچان لیا تھا اس کا نام فلپس تھا۔ اُس نے مجھے بتایا کہ کسی نے پولیس کو فون کیا ہے کہ میرے بنگلے سے عورت کے چیخنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ میں نے اس سے بہانہ بنایا کہ میں ریڈیو سُن رہا تھا۔ ریڈیو پر ایک خوفناک ڈرامہ آ رہا تھا جو چیخیں کسی نے سُنی ہیں وہ ریڈیو کی تھیں۔ میں نے اُسے اپنا ریڈیو بھی دکھایا اُس کے انداز سے معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ ریڈیو کھول کر خود تصدیق کرنا چاہتا ہے لیکن اس کا مطلب ہوتا کہ وہ مجھے جھوٹا سمجھ رہا ہے اور وہ جانتا تھا کہ میں دی والس آف دی پیوپلز کا ایڈیٹر ہوں۔ اس کے باوجود یہ بات طے تھی کہ وہ میرا بیان ضرور چیک کرنے کی کوشش کرے گا اور معلوم کرے گا کہ آیا اس وقت ریڈیو پر کوئی خوفناک ڈرامہ آ رہا تھا یا نہیں۔ مگر میں مجبور تھا فوری طور پر جو بہانہ میری سمجھ میں آیا وہ میں نے بیان کر دیا۔ بعد میں کیا ہوتا ہے یہ بعد کی بات تھی۔

بہرحال وہ واپس چلا گیا۔ اُن کے جانے کے بعد فریڈا بیڈ روم سے باہر آ گئی۔ میں دوسری فلم کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اگر اس میں کسی بڑے آدمی (مثلاً کریڈن) کی بیوی کو چوری کرتے دکھایا گیا تھا تو یقیناً وہی فلم گورڈی کے قتل کی وجہ بنی ہو گی۔ اگر وہ فلم مجھے مل جائے تو اس سے گورڈی کے قاتل کو سامنے لایا جا سکتا ہے۔ میں نے فریڈا سے دوسری فلم کے بارے میں کئی سوالات کئے۔ اس سے پوچھا کہ وہ فلم کہاں ہے مگر فریڈا اس وقت اس سلسلے میں کوئی گفتگو نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس وقت پونے دو بج چکے تھے۔ میرا سر بھی تکلیف دینے لگا تھا۔ میں نے فریڈا کو اپنے بیڈ روم میں چھوڑا اور خود آرام کرنے کے لئے دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ نیند لانے کے لئے خواب آور دوا کی ایک گولی کھائی مگر یہ میری غلطی تھی۔

معلوم نہیں میں کتنی دیر تک سوتا رہا۔ مسلسل گھنٹی بجنے سے میری آنکھ کھل گئی۔ اپنی رسٹ واچ پر نظر ڈالی صبح کے ساڑھے نو بجے تھے۔ فون جین کا تھا پہلے اُس نے میری خیریت پوچھی (کیونکہ اس وقت تک مجھے دفتر میں ہونا چاہئے تھا) پھر بتایا کہ مسٹر چانڈلر مجھے پوچھ رہے تھے۔ میں نے جلد ہی پہنچنے کا وعدہ کر کے ریسیور رکھ دیا۔ اچانک مجھے فریڈا کا خیال آیا۔ میں نے بیڈ روم میں جھانک کر دیکھا۔ بستر خالی تھا۔ کچن میں کافی کی ایک پیالی رکھی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ فریڈا مجھ سے پہلے اُٹھ کر اور کافی پی کر کہیں چلی گئی۔ وہ کس طرح گئی ہو گی دن کے وقت وہ میرے بنگلے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھے جانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتی تھی۔ اس سوال کا جواب مجھے اس وقت ملا جب میں تیار ہو کر کار نکالنے گیرج میں پہنچا۔ لنڈا کی چھوٹی کار غائب تھی۔ گویا فریڈا اُس کی کار میں گئی تھی۔ میں نے گھر میں واپس آ کر اُسے فون کیا۔ اُس نے بتایا کہ وہ جانے کے لئے سامان پیک کر رہی ہے اور یہ کہ میں آج رات نو بجے اس سے اسٹریٹ نمبر ۱۱ پر ملوں ساتھ ہی پندرہ سو ڈالر لیتا آؤں تو وہ مجھ سے سودا کر لے گی۔ اور یہ کہ اُس نے لنڈا کی کار اسٹریٹ نمبر ۲۲ پر چھوڑ دی ہے جس کی چابی کار میں بچھی ہوئی چٹائی کے نیچے رکھی ہے۔

میں باہر نکل کر دروازہ مقفل کر رہا تھا کہ ایک پولیس کار آ کر رکی اور لیفٹیننٹ گولڈ اسٹین اُتر کر میری طرف آیا۔ اُس نے کہا کہ وہ مجھ سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے پہلے ہی دیر ہو گئی ہے اور یہ کہ مسٹر چانڈلر میرا انتظار کر رہے ہیں اس پر وہ بولا کہ وہ میرے ساتھ کار میں بیٹھ جائے گا اور ہم راستے میں باتیں کر سکتے ہیں۔ وہ میری کار میں آ بیٹھا۔ میں روانہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ پولیس کار ہمارے پیچھے چلی آ رہی ہے۔

"میرے پاس یقین کرنے کے وجوہات موجود ہیں" اُس نے بتایا "کہ ایسٹ لیک کے لوگ ولیکم اسٹور میں چھوٹی چھوٹی چیزیں چُرا رہے تھے۔ اس پر انتظامیہ نے وہاں کیمروں کا انتظام کیا۔ دوسری طرف گورڈی کو فوٹوگرافی کا شوق تھا لیکن نہ اسٹور سے کوئی فلم ملی نہ اُس کے گھر سے۔ اس سے بلیک میلنگ کا شبہ ہوتا ہے۔ میں اس سلسلے میں تمام لوگوں سے بات کر رہا ہوں کیا تم یا تمہاری بیوی ولیکم اسٹور سے خریداری کرتے تھے"

"ہاں میری بیوی وہاں سے چیزیں خریدتی تھی"

"اس صورت میں میں اُس سے کچھ سوالات کرنا چاہوں گا"

"وہ آج کل یہاں نہیں ہے۔ ڈیلاس میں اپنی ماں کے گھر گئی ہے۔ مجھے پتے زبانی یاد نہیں رہتے۔ میں نے اُس کی ماں کا پتہ کہیں لکھ رکھا ہے تمہیں بعد میں فون کر کے بتا دوں گا"

"میں نے سُنا ہے کہ تم اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کر رہے ہو؟"

"درست ہے لیکن یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔ میں اس بارے میں کوئی گفتگو نہیں کرنا چاہتا"

"مجھے سارجنٹ فلپس سے معلوم ہوا تھا کہ کل رات اسے تمہارے بنگلے سے کسی عورت کے چیخنے کی شکایت ملی تھی"

"میں نے اسے بتا دیا تھا کہ وہ ریڈیو کی آواز تھی"

"ممکن ہے وہ ریڈیو کی آواز نہ ہو"

"اس بھرے میں مت رہنا لیفٹیننٹ" میں نے ترشی سے جواب دیا۔ "جب تک مسٹر چانڈلر میرے پاس ہیں مجھ سے متعلق کسی بھی بات پر یقین کرنے سے پہلے اچھی طرح غور کر لینا"

میں نے کار مسٹر چانڈلر کی عمارت کے پارکنگ پلاٹ پر چھوڑی اور اُتر کر بلڈنگ کی طرف چل دیا۔ گولڈ اسٹین ناک کھجاتے ہوئے مجھے جاتے دیکھتا رہا۔ لیکن کچھ کہنے یا مجھے روکنے کی ہمت نہیں کر سکا۔

چانڈلر کے آفس میں داخل ہوا تو میں نے محسوس کیا کہ اُس کا موڈ بہت خراب ہو رہا ہے۔ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ جو کچھ اُس نے لنڈا اور میرے بارے میں سُنا ہے کیا وہ درست ہے۔ میرا موڈ بھی اُس وقت کچھ اچھا نہیں تھا۔

"ہاں" میں نے جواب دیا۔ "میں نے اور لنڈا نے طلاق لینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے اور اس طرح کی باتیں آئے دن ہوتی رہتی ہیں۔"

"میں نے تمہیں خبردار کردیا تھا کہ اس میگزین کی ادارت سنبھالتے ہوئے تمہیں اسکینڈل میں ملوث نہیں ہونا چاہیئے۔"

میرے سر میں ابھی تک درد ہو رہا تھا۔ یہ بات سُن کر مجھے غصّہ آگیا۔ میں نے سوچا کہ میرے پاس ایک لاکھ تیس ہزار ڈالر موجود ہیں۔ کیوں نا میں میگزین پر لعنت بھیجوں۔ لاس اینجلز چلا جاؤں اور دوبارہ اخبارات کے کالم لکھنا شروع کردوں چنانچہ میں نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم نے مجھے خبردار کردیا تھا۔ اس لئے میں تمہارے میگزین کی ادارت سے مستعفی ہوتا ہوں۔"

"کیا تم سنجیدگی سے کہہ رہے ہو؟" چانڈلر نے مجھے غور سے دیکھا۔

"کیوں نہیں۔ اگر میں تمہاری باز پُرس سے بچے بغیر اپنی بیوی کو طلاق بھی نہیں دے سکتا تو پھر میرے لئے اس کے سوا اور کیا چارہ ہے۔"

چانڈلر کی تمام تیزی غائب ہوگئی۔ اُس نے ایک سگار سلگایا اور پھر نرم لہجے میں بولا۔

"اگر تم چلے گئے تو میگزین بھی ختم ہوجائے گا۔ تم اسے بہت اچھی طرح سنبھالے ہوئے ہو۔"

اس کے بعد ہمارے درمیان ہمینڈ کے بارے میں چند باتیں ہوئیں پھر چانڈلر نے کہا کہ وہ ویلی کو میامی بھیجنا چاہتا ہے۔ مجھے یہ سُن کر حیرت ہوئی اور میں نے اسے بتایا کہ ویلی تو پہلے ہی میامی روانہ ہوچکا ہے۔ چانڈلر کے تاثرات سے ظاہر تھا کہ یہ خبر اُس کے لئے بھی نئی ہے لیکن اس نے اسے بورگ کی مستعدی اور پھرتی سے تعبیر کیا۔ اُس کی تعریف کرنے لگا۔ میں چلنے لگا تو اس نے کہا کہ میں اپنا کام کئے جاؤں۔ وہ حسبِ سابق میری پشت پناہی کے لئے موجود ہے۔ اُسے لنڈا کے سلسلے میں افسوس ہے لیکن جو ہونا تھا ہوچکا اب ان باتوں کو فراموش کردینا چاہیئے۔"

میں چانڈلر سے رخصت ہوکر اپنے دفتر پہنچا۔ دوپہر تک کام میں مصروف رہا۔ جین نے بتایا کہ وہ لنچ کھانے باہر جارہی ہے۔ میں نے اپنا لنچ آفس ہی میں منگوالیا۔ لنچ کے درمیان جبکہ میں آفس میں اکیلا تھا میں نے ڈیلاس میں لنڈا کی ماں کے گھر فون کیا۔ اور لنڈا سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ لنڈا فون پر آئی تو میں نے اُسے گولڈاسٹین کے بارے میں بتایا اور کہا کہ اگر وہ اپنی خیریت چاہتی ہے تو فوراً لوسیلا کو ساتھ لے کر میکسیکو کی سیاحت کے لئے روانہ ہوجائے اور اس کے بعد لنڈا کو جواب کا موقع دیئے بغیر ریسیور رکھ دیا۔ مجھے یقین ہے کہ لوسیلا بہت جہاندیدہ عورت ہے وہ یہ سُن کر لنڈا کو ڈیلاس میں نہیں رہنے دے گی اور لنڈا کی ماں اتنی دولت مند ہے کہ وہ میکسیکو کی سیاحت کے لئے رقم فراہم کرسکے۔

میں لنچ کھا رہا تھا کہ میکس آگیا۔ اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد اُس نے بھی لنڈا کے بارے میں پوچھا۔ ظاہر ہے کہ اُسے بھی بتانا پڑا۔ ساتھ ہی میں نے اُس سے کہا کہ اب میں وہ بنگلہ بھی چھوڑ رہا ہوں۔ میں نے ایک فلیٹ لے لیا ہے اور اس کا پتہ اور فون نمبر اسے نوٹ کرادیا۔

"کیا اس فلیٹ کا انتظام تمہارے لئے بورگ نے کیا تھا؟" میکس نے پوچھا۔

"نہیں تو جین نے کیا تھا۔"

"یہ بلڈنگ بورگ کی ملکیت ہے۔" میکس نے بتایا۔ "وہ بہت ہوشیار آدمی ہے اپنی دولت سے زیادہ تر مکانات خریدتا رہتا ہے۔"

میکس تو چلا گیا لیکن میں حیرت سے سوچتا رہ گیا۔ بورگ ایک مرتبہ پھر میرے راستے میں آگیا۔ اور اس کے ساتھ ہی مجھے پھر وہی احساس ہوا جو اب تک بارہا ہوتا رہا تھا کہ کوئی میرے پیچھے لگا ہوا ہے۔ جین لنچ سے واپس آئی تو میں فریڈا کو رقم دینے کے لئے بینک سے چیک کیش کرانے گیا۔ واپس آکر پھر دفتر کے کام میں مصروف ہوگیا۔ چھ بجے جب ذرا سر اٹھانے کی مہلت ملی تو مجھے یاد آیا کہ مجھے لنڈا کے پتہ کے بارے میں گولڈاسٹین کو فون کرنا ہے۔ میں نے پولیس ہیڈ کوارٹر فون کیا۔ گولڈاسٹین کہیں گیا ہوا تھا اس لئے میں نے اس آدمی کو جو فون پر بات کر رہا تھا۔ لنڈا کا پتہ نوٹ کرادیا اور تاکید کردی کہ وہ گولڈاسٹین کو بتادے۔ مجھے یقین تھا کہ جب تک گولڈاسٹین یا اس کا کوئی آدمی ڈیلاس پہنچے گا لنڈا میکسیکو جاچکی ہوگی۔

میں اپنے دفتر سے اُٹھ کر جین کے کمرے میں گیا۔ اُس سے تصدیق چاہی کہ جس فلیٹ میں اُس نے میری رہائش کا انتظام کیا ہے کیا وہ واقعی بورگ کی ملکیت ہے۔ جین نے سادگی سے اس بات کی تائید کی اور کہا کہ چونکہ مسٹر چانڈلر اس بات کو پسند نہیں کرتے اس لئے اس نے اس سلسلے میں رازداری برتی تھی۔ میں نے اُسے غور سے دیکھا مگر اُس کے پُرسکون تاثرات سے اُس کے اندرونی جذبات و خیالات کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکا۔ اُسے ابھی کچھ دیر اور کام کرنا تھا اس لئے میں اسے خداحافظ کہہ کر بنگلہ روانہ ہوگیا۔

بنگلہ پہنچ کر جو ضروری چیزیں باقی رہ گئی تھیں ایک سوٹ کیس میں رکھیں اور سوٹ کیس اپنی کار کی ڈکی میں رکھ دیا۔ مجھے یاد آیا کہ فریڈا نے لنڈا کی کار اسٹریٹ نمبر ۲۲ پر چھوڑ دی ہے میں ایک ٹیکسی میں وہاں گیا۔ ٹیکسی چھوڑ کر لنڈا کی کار پکڑ لی۔ اُسے ایک کاریں خریدنے والے کے پاس لے گیا اور کافی بحث و تکرار کے بعد اُسے چوتھائی قیمت پر فروخت کردیا۔ اس وقت آٹھ بج کر دس منٹ ہوئے تھے۔ میں ایک بار میں بیٹھا اسکاچ پی رہا تھا کہ اچانک یاد آیا (نہ معلوم کیا بات تھی۔ شاید میں بھولنے کا عادی ہوتا جا رہا تھا یا کیا کہ تمام باتیں اچانک ہی یاد آرہی تھیں) کہ مجھے نو بجے ہاف مون بار میں سارجنٹ بریز سے ملنا ہے لیکن نو بجے ہی مجھے فریڈا سے ملنا تھا چنانچہ میں نے فون ڈائرکٹری میں ہاف مون بار کا نمبر دیکھ کر فون کیا اور حبیک سے کہہ دیا کہ وہ سارجنٹ بریز کو میرا پیغام پہنچادے کہ میں دس بجے سے پہلے نہیں آسکتا۔ اس کام سے فارغ ہوکر میں پیدل ہی اسٹریٹ نمبر ۲۲ کی جانب چل دیا۔ اس اسٹریٹ پر ایک ہی بار تھی۔ رنگس مجھے توقع تھی کہ فریڈا وہیں آئے گی۔ میں بار میں جاکر بیٹھ گیا۔ سوا نو بجے جب میں فکرمند ہونے لگا تھا تو فریڈا آگئی۔ وہ شراب کے نشے میں معلوم ہوتی تھی مگر اس کے باوجود اُس نے ڈبل ڈرنک کا آرڈر دیا۔ جب ویٹر گلاس رکھ کر چلا گیا تو فریڈا نے وہسکی کے گھونٹ

کہتے ہوئے بتایا کہ اُس نے معاملے پر ہر پہلو سے غور کیا ہے اور اپنے اندر اس کی ہمت نہیں پاتی کہ لوگوں کو بلیک میل کر سکے۔ اس حرکت نے گورڈی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا اور اُسے بھی کسی نفع کی اُمید نہیں۔ جان ہے تو جہان ہے بھلا ایسے دس لاکھ ڈالر سے کیا فائدہ کہ آدمی یا تو گولی کا شکار ہو جائے یا جیل میں پڑا سڑتا رہے۔ چنانچہ اُس نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ پندرہ سو ڈالر لے کر فلم مجھے دے دے گی۔

میں نے اِدھر اُدھر دیکھا کوئی ہماری طرف متوجہ نہیں تھا۔ میں نے چپکے سے پندرہ سو ڈالر کے نوٹ جیب سے نکال کر اُس کے ہاتھ میں دے دیئے۔ فریڈا نے نوٹ اپنے پرس میں رکھے اور اپنا ہینڈ بیگ کھول کر اس میں سے سولہ ایم ایم کی ایک فلم کا رول نکال کر مجھے دے دیا۔

"یہ لو" وہ بولی "یہ فلم نہیں مصیبتوں اور پریشانیوں کی پٹاری ہے۔ خیال رکھنا کہ تم خود کہیں اس کی وجہ سے کسی مصیبت میں نہ پھنس جاؤ۔ مجھے تو اس سے چھٹکارا پاکر خوشی ہو رہی ہے اور اگر اس کی بنیاد پر وہ شخص جس نے گورڈی کو قتل کیا ہے اپنے کئے کی سزا پا سکے تو میں سمجھوں گی کہ میں نے غلط فیصلہ نہیں کیا تھا۔"

"تم جا کہاں رہی ہو؟" میں نے فلم کا ڈبہ اپنی جیب میں رکھتے ہوئے پوچھا۔

"دنیا بہت وسیع ہے کسی نہ کسی گوشے میں جگہ مل ہی جائے گی۔ اچھا خدا حافظ۔"

اُس نے اپنے گلاس کی باقی شراب ختم کی اور اُٹھ کر تیزی سے بار سے باہر نکل گئی۔ اس کے بعد میں نے اسے پھر کبھی نہیں دیکھا۔

فریڈا کے جانے کے بعد میں سیدھا اپنے بینک پہنچا۔ یہ فلم پہلے ہی ایک زندگی کی بھینٹ لے چکی تھی۔ میں کوئی خطرہ مول لینے کے لئے تیار نہیں تھا بینک میں سیف ڈپازٹ بکس اور لاکر کا شعبہ دن و رات کھلا رہتا تھا۔ میں نے ایک لاکر کرائے پر لیا اور فلم کا ڈبہ حفاظت سے اُس کے اندر بند کر دیا۔ میرا ارادہ تھا کہ کل کسی وقت میں ایک پروجیکٹر کرائے پر حاصل کر کے دیکھوں گا کہ اس فلم میں کیا ہے۔ اس کام سے فرصت پاکر میں ہاف مون بار پہنچا تو دس بجکر کچھ منٹ ہوئے تھے۔ سارجنٹ بریز اسی سابقہ کمرے میں بیٹھا بیئر پی رہا تھا۔ مجھے کسی نہ کسی کو اپنے اعتماد میں لینا تھا اس کے لئے بریز سے زیادہ موزوں شخص کوئی نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ میں نے اسے فریڈا کے بارے میں ساری باتیں بتا دیں اور یہ بھی کہ وہ دوسرا فلم اب میرے پاس موجود ہے۔ اور یہ کہ میں کل پروجیکٹر لا کر اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ بریز نے بھی اُسے دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے کل لنچ کے وقفے میں فلم اور پروجیکٹر لے کر یہاں آجاؤں گا۔ مگر بریز نے کہا کہ وہ سہ پہر کے چار بجے تک ڈیوٹی پر رہے گا۔ اس پر میں نے کہا کہ وہ رات کو میرے نئے فلیٹ پر آجائے۔ بریز نے جواب دیا کہ گولڈ اسٹین میری فکر میں ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ سادہ لباس میں آدمی میرے تعاقب میں لگا دے۔ اگر اسے اور مجھے ساتھ دیکھ لیا گیا تو یہ بہت بُرا ہو گا۔

"تو پھر کیا کریں؟" میں نے پوچھا۔

"میں پہلے یہ معلوم کروں گا کہ تمہاری نگرانی کی جا رہی ہے یا نہیں۔"

بریز نے جواب دیا "تم مجھے اپنا فون نمبر دے دو۔ اگر تمہاری نگرانی نہیں کرائی جا رہی ہو گی تو میں رات کے بارہ بجے تمہیں فون کروں گا اور صرف راجر کہہ کر ریسیور رکھ دوں گا اور اگر تمہاری نگرانی کی جا رہی ہو گی تو میں فون نہیں کروں گا پہلی صورت میں ہم اسی جگہ کل نصف رات کے بعد ملیں گے تم فلم اور پروجیکٹر لیتے آنا۔"

اس کے بعد ہم نے اب تک کے حالات پر غور کیا۔ گورڈی کے قتل کے شبہ کی زد میں چار افراد آتے تھے۔ کریڈن۔ لیٹمار۔ میں اور سارجنٹ بریز۔ چونکہ میرے ریوالور سے قتل ہوا ہے اس لئے میں باقی سب سے زیادہ مشکوک ٹھہرتا ہوں۔ لیکن اگر دوسری فلم کے بارے میں فریڈا کا بیان درست ہے تو پھر کریڈن زیادہ مشکوک ہو جاتا ہے۔ لیکن سوال یہ تھا کہ کریڈن کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ میرے پاس ریوالور ہے اس پر بریز نے بتایا کہ ایک ایکٹنگ مجسٹریٹ اسلحہ کے لائسنس کی منظوری دیتا ہے اور کریڈن آجکل ایکٹنگ مجسٹریٹ ہے۔ میں نے کہا کہ لائسنس پر اُس کے دستخط تو نہیں ہیں بریز نے کہا کہ اس کا کام صرف منظوری دینا ہوتا ہے لائسنس چیف آف پولیس کے دستخطوں سے جاری ہوتے ہیں۔ گویا اس طرح یہ ممکن تھا کہ کریڈن کو اس بات کا علم ہو کہ مجھے ایک ریوالور کا لائسنس دیا گیا ہے اور کریڈن سے دونوں مواقع پر میری مڈبھیڑ ہو چکی تھی۔ یہ چیز تو صریحاً اس کے مجرم ہونے کا پختہ یقین دلا رہی تھی۔

ہاف مون بار سے نکل کر میں نے ایک ٹیکسی پکڑی اور ڈرائیور کو اپنی نئی رہائش گاہ کا پتہ دیا۔ میں نے بار بار پیچھے مڑ کر یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ کوئی کار میرا تعاقب تو نہیں کر رہی ہے مگر سڑک پر ٹریفک اتنا زیادہ تھا کہ یہ فیصلہ مشکل تھا کہ کوئی تعاقب کر رہا ہے یا نہیں۔ لیکن اس وقت بھی یہی احساس ہو رہا تھا جیسے کوئی چھپ کر مجھے دیکھ رہا ہے۔ بلڈنگ کے سامنے اُتر کر میں نے کرایہ ادا کیا اور لفٹ کے ذریعے اپنے فلیٹ تک پہنچا۔ ہاتھ منہ دھو کر اپنے رہائشی کمرے میں آیا اور صوفے پر بیٹھ کر سوچنے لگا۔ جو فلم فریڈا نے مجھے دیا ہے اگر اس میں کریڈن کی بیوی میبل کو چوری کرتے دکھایا گیا ہے تب میں کیا کروں گا۔ کیا اسے گولڈ اسٹین کے حوالے کر دوں۔ نہیں۔ یہ مناسب نہیں ہو گا کیونکہ جوابی طور پر کریڈن لنڈا کی چوری کا راز فاش کر دے گا۔ ابھی تو چانڈلر میری پشت پناہی کر رہا ہے لیکن اگر لنڈا کی چوری کے بارے میں اسے معلوم ہو گیا تو مجھے فوراً نکال باہر کرے گا۔ بہتر ہو گا کہ میں فلم کو بطور ضمانت اپنے ہی پاس رکھوں۔ کسی شخص کے پاس وہ کیسٹ موجود ہے جس میں گورڈی کی اور میری گفتگو ریکارڈ ہے۔ اور شاید اس کے پاس وہ فلم بھی ہو جس میں لنڈا کو چوری کرتے دکھایا گیا۔ اب اگر یہ کیسٹ اور فلم کریڈن کے پاس ہو اور گولڈ اسٹین اپنی تحقیقات کرتے کرتے کریڈن تک پہنچ گیا تو کریڈن اپنی گردن بچانے کے لئے وہ کیسٹ اور فلم گولڈ اسٹین کے حوالے کر دے گا جس سے قتل کا شبہ میری طرف منتقل ہو جائے گا۔

میں نے گھڑی دیکھی۔ گیارہ بجکر بیس منٹ ہوئے تھے۔ چلتے وقت بریز نے کہا تھا کہ میری نگرانی کرائی جا رہی ہو گی تو وہ مجھے رات کے گیارہ بجے تک فون کرے گا۔ مجھے بہرحال اُس کے فون کا انتظار کرنا تھا۔ میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ کسی نے فلیٹ کی اطلاعی گھنٹی بجائی۔ دروازہ کھول کر دیکھا تو لیفٹیننٹ گولڈ اسٹین

ایک کانسٹیبل کے ساتھ کھڑا تھا۔ وہ اندر آگیا۔ میں نے چونکہ ابھی تک بنگلہ نہیں چھوڑا تھا اس لئے اس سے پوچھا کہ اسے کیسے معلوم ہوا کہ اس وقت میں یہاں فلیٹ میں ملوں گا۔ اس پر اُس نے جواب دیا کہ پولیس کے اپنے مخصوص ذرائع ہوتے ہیں جن سے ایسی باتیں معلوم ہوتی رہتی ہیں۔

"میں نے تمہاری بیوی کو ڈیلاس میں فون کیا تھا" وہ بولا۔ "پتہ چلا کہ وہ سیاحت کے لئے میکسیکو گئی ہوئی ہے۔"

"میں اُس سے طلاق لینے کی تیاری کر رہا ہوں۔ اس لئے مجھے اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہی ہے۔ کیا تم صرف اسی لئے مجھ سے ملنے آئے ہو؟"

"نہیں۔ دراصل تمہارے ریوالور کی چوری والی بات میرے ذہن میں کھٹک رہی ہے۔" گولڈ اسٹین نے کہا۔ "جب وہ ریوالور بورگ کے حوالے کیا گیا تھا تو اُس کے ساتھ پچاس گولیوں کا ایک ڈبہ بھی تھا۔ کیا وہ ابھی تک تمہارے پاس ہے؟"

"ہاں۔"

"لیکن تمہیں اسے واپس کرنا چاہیئے تھا۔"

"بنگلے سے فلیٹ میں منتقلی کے سلسلے میں یہ بات میرے ذہن سے نکل گئی۔ اگر تم مجھے بتا دو کہ مجھے اسے کیسے واپس کرنا ہے تو میں کل ہی اسے پہنچا دوں گا۔"

"اسے تم مجھے بھی دے سکتے ہو۔"

میں نے تھوڑی تلاش کے بعد ڈبہ نکال کر اسے دے دیا۔ اُس نے کھول کر دیکھا۔ پوچھا کہ اس میں چھ گولیاں کم ہیں۔

"ظاہر ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ ریوالور چوری ہو چکا ہے۔ وہ بھرا ہوا تھا۔ اس لئے گولیاں بھی اسی کے ساتھ چلی گئیں۔"

"کیا تم فریڈا سے واقف ہو؟" گولڈ اسٹین نے اچانک سوال کیا۔ سوال اتنا اچانک اور غیر متوقع تھا کہ میں ایک لمحہ کے لئے ساکت رہ گیا۔ وہ بڑے غور سے میرے ردعمل کو دیکھ رہا تھا۔ اس ہچکچاہٹ کے مظاہرے کے بعد میں واقفیت سے انکار بھی نہیں کر سکتا تھا۔ مجھے اعتراف کرنا پڑا۔ اس کا دوسرا سوال تھا کہ میں نے آخری مرتبہ فریڈا کو کب دیکھا تھا۔ لیکن اس وقت تک میں اپنے آپ پر قابو پا چکا تھا۔

"تمہارے اس سوال کا جواب دینا میرے لئے ضروری تو نہیں ہے۔" میں نے کہا۔

"اُسے آج شام گولی ماری گئی ہے مسٹر ہینس۔" گولڈ اسٹین نے کہا۔ "اور اُس کے پاس جو خالی کارتوس پڑا پایا گیا۔ وہ ان گولیوں سے مشابہ ہے جو تمہیں دی گئی تھیں اور میرے پاس یہ یقین کرنے کی معقول وجوہ موجود ہیں کہ وہ اسی ریوالور سے قتل کی گئی ہے جس سے گورڈی کو شوٹ کیا گیا تھا۔ چنانچہ میں ایک مرتبہ پھر اپنا سوال دہراؤں گا کہ تم نے اسے آخری مرتبہ کب دیکھا تھا؟"

کمرے میں گہرا سکوت چھا گیا۔ مجھے محسوس ہوا جیسے میرا چہرہ سفید پڑ گیا ہو۔ گولڈ اسٹین مجھے اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے کوئی بلی چوہے کو دیکھ رہی ہوتی ہے لیکن میں نے جلد ہی خود پر قابو پا لیا۔ میرا ذہن تیزی سے سوچنے میں مصروف تھا

"میں نے اُسے تقریباً دو گھنٹے پہلے دیکھا تھا۔" میں نے جواب دیا۔ "لیکن میں اس ملاقات کی وضاحت کر سکتا ہوں۔ گورڈی کے قتل کے بعد سے ہی تمہاری طرح میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ آخر کسی نے اُسے کیوں قتل کیا۔ میں ایک ایسے رسالے کا مدیر ہوں جس کے لئے اس قسم کی خبریں خصوصی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ پھر تم نے اپنی ملاقات میں بلیک میلنگ کا اشارہ کیا۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ مجھے اس نقطۂ نگاہ سے حالات کی تفتیش کرنا چاہیئے۔ اور اس سلسلے میں تحقیق کا جو واحد ذریعہ مجھے محسوس ہوا وہ یہی عورت فریڈا تھی۔ میں نے سوچا کہ شاید وہ مجھے اس سے کچھ زیادہ بتا سکے جتنا اُس نے پولیس کو بتایا ہے۔ چنانچہ میں نے اسے فون کیا۔ وہ بے حد خوف زدہ تھی اور فوراً شہر چھوڑ جانے کی تیاری کر رہی تھی لیکن اس کے لئے اُسے رقم کی ضرورت تھی۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ اگر میں اسے پندرہ سو ڈالر دوں تو اُس کے پاس ایسی معلومات ہیں جو میرے لئے دلچسپی کا باعث ثابت ہو سکتی ہیں۔ میں نے وعدہ کر لیا اور پندرہ سو ڈالر لے کر اس سے اسٹریٹ نمبر ۲۲ پر واقع اینکس بار میں ملا۔ اُس نے بتایا کہ گورڈی کے پاس ایک ایسی فلم تھی جس میں ایسٹ اینڈ کے علاقے میں رہنے والی متعدد معزز خواتین کو اسٹور سے مختلف چیزیں چراتے دکھایا گیا تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ اگر وہ مجھے یہ بتا دے کہ وہ فلم کہاں رکھی ہے تو کیا میں اسے پندرہ سو ڈالر دے دوں گا۔ میرا دن رات ایسے لوگوں سے سابقہ رہتا ہے جو مختلف قسم کی معلومات فروخت کرنا چاہتے ہیں میرا اندازہ تھا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔ چنانچہ میں نے اسے رقم دے دی اور اُس نے مجھے بتایا کہ وہ فلم گورڈی کے مکان میں اس کے رہائشی کمرے کی ایک میز کی آخری دراز میں رکھی ہے۔ دراز میں ایک خفیہ خانہ ہے جس کے اندر فلم موجود ہے ہماری ملاقات ساڑھے سات بجے کے قریب ہوئی تھی اور اس کے تقریباً بیس منٹ بعد وہ رقم لے کر رخصت ہو گئی۔ میرا ارادہ تھا کہ میں کل صبح تمہیں فون کر کے کہوں کہ تم گورڈی کی میز چیک کر کے دیکھو مجھے یقین تھا کہ تمہیں وہ فلم مل جائے گی۔"

گولڈ اسٹین بڑی توجہ سے میری باتیں سُن رہا تھا اور اس کا ساتھی تیزی کے ساتھ اپنی نوٹ بک میں تحریر کرنے میں مصروف تھا۔ میرے خاموش ہونے پر گولڈ اسٹین نے سوال کیا کہ فریڈا کے جانے کے بعد میں نے کیا کیا۔ میں نے اسے بتایا کہ اس کے بعد میں ہاف مون بار گیا تھا۔ فریڈا کے بارے میں یہ کہا گیا تھا کہ وہ زیادہ تر باروں میں گھومتی ہے۔ میرا خیال تھا کہ اگر وہ وہاں بھی جاتی ہو تو شاید اس کے بارے میں کچھ مزید معلومات حاصل ہو سکیں لیکن وہاں کا بار مین یا تو واقعی اسے نہیں جانتا تھا یا پھر اُس کے بارے میں کچھ کہنے کے لئے آمادہ نہیں تھا میرے جواب نے گولڈ اسٹین کو مزید کچھ دیر کے لئے خاموش کر دیا۔ آخر اُس نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا کہ اگر ایسی بات تھی تو میں نے اُس کے آتے ہی اُسے فلم کے بارے میں کیوں نہیں بتایا۔ میں نے کہا کہ اُس نے آتے ہی یکے بعد دیگرے اپنے سوالات شروع کر دیئے اور مجھے کوئی دوسری بات کرنے کا موقع نہیں دیا۔

گولڈ اسٹین نے بتایا کہ جب فریڈا کی لاش پائی گئی تو اُس کے پاس نہ کوئی پرس تھا نہ ہینڈ بیگ اور نہ ہی وہ رقم جو میں نے اسے دی تھی۔ یہ کہہ کر وہ چند سیکنڈ خاموش رہا اور قدرے نرم لہجے میں بولا کہ میں اس سے کوئی بات

چھپانے کی کوشش نہ کروں اگر گورڈی مجھے بلیک میل کر رہا تھا تو اس کا اعتراف کروں۔

"تم اس فلم کے ملنے تک انتظار کرو۔" میں نے جواب دیا۔ "اگر وہ مجھے بلیک میل کر رہا تھا تو اس معاملے میں میں اکیلا ہی نہیں تھا۔"

گولڈ اسٹین نے سر ہلایا اور یہ کہہ کر کہ وہ جلد ہی دوبارہ مجھ سے ملے گا رخصت ہو گیا۔

گولڈ اسٹین نے کہا تھا کہ جس ریوالور سے گورڈی کو قتل کیا گیا تھا اسی سے فریڈا کو گولی ماری گئی ہے لیکن جین نے مجھے بتایا تھا کہ اس نے ریوالور ایک کوڑے کے ڈرم میں پھینک دیا ہے۔ میں اور وہ دونوں مطمئن تھے کہ ہم ریوالور سے نجات حاصل کر چکے ہیں۔ لیکن اب ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ مجھے کچھ عرصے سے برابر یہ احساس ہو رہا تھا جیسے کوئی میری نگرانی کر رہا ہو۔ فرض کیا جائے کہ وہ شخص میرا تعاقب کرتے ہوئے جین کے فلیٹ تک گیا اور پھر جب وہ ریوالور کو ٹھکانے لگانے کے لئے نکلی تو اس کے پیچھے لگ گیا۔ اس نے دیکھ لیا کہ جین نے ریوالور کہاں چھپایا ہے اور جین کے جانے کے بعد کوڑے کے ڈرم سے ریوالور نکال لیا۔ صرف اسی صورت میں وہ اس ریوالور سے فریڈا کو قتل کر سکتا تھا۔ اور یہ شخص وہ دوسری فلم حاصل کرنے کے لئے اس قدر بیتاب تھا کہ جب اس نے فریڈا کو ہینڈ بیگ لئے جاتے دیکھا تو یہ سمجھ کر کہ شاید وہ بیگ میں فلم لئے جا رہی ہے اسے شوٹ کر دیا۔ غالباً یہی وہ شخص تھا جس نے میرے بنگلہ سے کیسٹ چرایا اور پھر گورڈی کے مکان میں میرے سر پر ضرب مار کر وہ پہلی فلم چھین کر لے گیا۔ میرا ذہن ایک مرتبہ پھر کریڈن کی طرف منتقل ہو گیا میرے نزدیک وہ مطلوبہ قاتل کے معیار پر پورا اترتا تھا۔ میں نے کچھ سوچ کر اس کے بنگلہ فون کیا۔ لیکن اس کی بیوی میبل نے بتایا کہ وہ کسی ڈنر میں شریک ہونے شہر گیا ہوا ہے اور ابھی تک واپس نہیں آیا ہے۔ اگرچہ یہ کوئی خاص ثبوت نہیں تھا۔ لیکن اس سے اتنا ضرور ظاہر ہوتا تھا کہ جس وقت فریڈا کو قتل کیا گیا اس وقت کریڈن شہر میں موجود تھا۔

رات نصف سے زیادہ ہو چکی تھی اور ابھی تک بریز نے فون نہیں کیا تھا اس کا مطلب تھا کہ گولڈ اسٹین نے ایک یا دو سادہ لباس جاسوس میری نگرانی پر لگا دیئے تھے۔ مجھے یقین ہو چلا تھا کہ اس پورے معمے کا حل دوسری فلم میں پوشیدہ ہے لیکن اگر میری نگرانی کی جا رہی تھی تو میں کس طرح اس فلم کو دیکھ سکتا تھا۔ جہاں تک فلم لانے کا تعلق تھا تو میں بغیر کوئی شبہ پیدا کئے اپنے بینک جا سکتا تھا۔ اگر ساتھ میں ایک بریف کیس بھی لے جاؤں تو اس میں فلم بھی لا سکتا تھا۔ لیکن پروجیکٹر — مجھے ڈمور کا خیال آیا۔ ڈمور ایک فوٹو اسٹوڈیو کا مالک تھا۔ اس کے پاس پروجیکٹر بھی تھا اور پروجیکشن روم بھی جہاں فلم چلا کر دیکھی جا سکتی تھی۔ ڈمور میرے رسالے کے لئے بھی کام کرتا تھا لہٰذا اس کے اسٹوڈیو جانا بھی نگرانی کرنے والوں کی نظر میں مشکوک نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر میں اس سے کہوں تو مجھے یقین تھا کہ وہ مجھے دس پندرہ منٹ کے لئے اپنا پروجیکشن روم استعمال کرنے کی اجازت دے سکتا تھا۔ اس طرح میں بینک سے فلم لے کر اور بعد میں کسی وقت اس کے اسٹوڈیو جا کر فلم دیکھ سکتا تھا۔ میں نے بہت سوچا لیکن اس سے بہتر کوئی طریقہ معلوم نہیں ہوا۔ لیکن گورڈی اور فریڈا کے قتل کے بعد میں قاتل کی جانب سے بھی بے فکر نہیں رہ سکتا تھا چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ میں وہ ریوالور اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ جو بورگ نے میکس کے لئے لا کر دیا تھا۔ اور ابھی تک میرے دفتر میں رکھا ہوا تھا۔

دوسری صبح میں دفتر کے لئے روانہ ہوا تو مجھے اس بات کا شدت سے احساس تھا کہ میری نگرانی کی جا رہی ہے اگرچہ میں نے کئی مرتبہ عقبی شیشے میں دیکھا مگر ٹریفک اس قدر زیادہ تھا کہ میں کسی کار کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکا کہ وہ میرے تعاقب میں لگی ہوئی ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ صبح کی ڈاک سے فرصت پا کر میں جین کو دوسرے معاملات سے نبٹنے کے لئے چھوڑ کر بینک جاؤں گا اور اگر حالات سازگار رہے تو لنچ سے پہلے مجھے پتہ چل جائے گا کہ اس دوسری فلم میں کون ہے، مگر ایسا نہیں ہوا۔ آفس میں قدم رکھتے ہی جوڈی نے بتایا کہ جین نے فون کیا تھا۔ اس کی طبیعت کچھ خراب ہے اور وہ آج دفتر نہیں آ رہی ہے اس کا مطلب تھا کہ اب میں دفتر سے نہیں جا سکتا تھا۔ اگر چانڈلر نے فون کیا اور اسے معلوم ہوا کہ میں اور جین دونوں غیر حاضر ہیں تو جواب طلبی ہو سکتی تھی اور یہ اچھا ہی ہوا کیونکہ گیارہ بجے کے قریب واقعی اس نے ایک دوسرے معاملے کے سلسلے میں فون کیا۔ لنچ میں نے دفتر ہی میں کھایا۔ اور جوڈی لنچ کے لئے جانے لگی تو اس سے کہہ دیا کہ وہ فون کی ڈائریکٹ لائن سے میرے فون کا رابطہ قائم کرتی جائے۔ اس کے جانے کے دس ہی منٹ بعد بریز کا فون آیا اور اس نے مزید تصدیق کر دی کہ میری واقعی نگرانی ہو رہی ہے اور یہ کہ دو جاسوس سائے کی طرح میرے ساتھ لگے ہیں۔ میں نے اس کار اور ان آدمیوں کا حلیہ وغیرہ پوچھا اس نے بتایا کہ موستانگ کار ہے جس کا نمبر XP 55001 ہے اور دو جاسوسوں میں سے ایک کا نام ٹیلر ہے دوسرے کا نام اوہیرا۔ ٹیلر طویل قامت ہے اور اوہیرا پستہ قد ہے مگر حلیہ بتانے کے باوجود میں انھیں نہیں پہچان سکوں گا کیونکہ وہ اپنے کام میں بہت مشاق اور تجربہ کار ہیں۔

بریز سے بات ختم کر کے میں نے اپنے آفس کی کھڑکی سے نیچے جھانکا بڑی مشکل سے ٹیلر کو تو پہچان لیا لیکن اس کا ساتھی اوہیرا کہیں نظر نہیں آیا۔ دوپہر کے بعد تقریباً سوا دو بجے میں نے جین کو فون کیا۔ اس نے کہا کہ اب وہ نسبتاً بہتر ہے اور امید ہے کہ کل دفتر آ سکے گی۔ میں نے اس سے ملنے کی خواہش ظاہر کی مگر اس نے انکار کر دیا۔ میں نے اسے ریوالور کے بارے میں بتایا کہ ضرور کسی نے اسے ریوالور چھپاتے دیکھ لیا ہوگا۔ لیکن جین نے کہا کہ فون پر اس قسم کی باتیں کرنا مناسب نہیں ہیں اور ریسیور رکھ دیا۔

میں ساڑھے چھ بجے تک بری طرح دفتری کاموں میں مصروف رہا۔ ساڑھے چھ بجے جوڈی بھی گھر چلی گئی۔ میں سات بجے کے قریب فرصت پا سکا۔ فارغ ہوتے ہی میں نے ڈمور کو فون کیا۔ اس کی بیوی نے کوئی پارٹی دے رکھی تھی وہ وہاں جا رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ مجھے آج رات اس کے پروجیکٹر اور پروجیکشن روم کی ضرورت ہوگی۔ اس کے ٹھہرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں خود پروجیکٹر چلا لوں گا۔ البتہ وہ اسٹوڈیو کی چابی کہیں چھوڑ جائے۔ رسالے

کی جانب سے اسے کافی کام ملتا تھا اس لئے وہ انکار کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ اس نے کہا کہ وہ چابی دروازے کے اوپر کارنس پر رکھ جائے گا مگر یہ کہ میں احتیاطاً کام لوں اور اپنے کام سے فارغ ہو کر اسٹوڈیو بند کرنا نہ بھولوں۔

اب میرے سامنے یہ سوال تھا کہ میں ان دو جاسوسوں سے کس طرح پیچھا چھڑاؤں۔ بہرحال میں دفتر بند کر کے باہر نکلا۔ لابی میں مجھے وہ پھر نظر آگیا۔ (دفتر سے چلتے ہوئے میں نے میکس کے ریوالور میں گولیاں بھر کر ساتھ لے لیا) میں اپنی کار میں بیٹھا اور امپیریل ہوٹل کی جانب چل دیا۔ جلد ہی عقبی شیشے میں میں نے موستانگ کار کو بھی دیکھ لیا۔ وہ دو کاریں چھوڑ کر پیچھے لگی چلی آ رہی تھی۔ امپیریل ہوٹل کے ریسٹورنٹ کا ہیڈ ویٹر مجھ سے اچھی طرح واقف تھا میں ایک گوشے میں جا کر بیٹھ گیا۔ اور مارٹینی کا آرڈر دیا۔ اس درمیان میں میگر اور وہ پھر باری باری اندر آئے مگر میری طرف توجہ دیئے بغیر لاؤنج میں چلے گئے۔ میں نے ہیڈ ویٹر سے کہا کہ میں ایک اہم کیس پر کام کر رہا ہوں مگر دو اخباری نمائندے کسی سراغ کی امید میں میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ کیا کوئی عقبی راستہ ایسا ہے کہ میں ان کے علم میں آئے بغیر نکل جاؤں اور اس کے ساتھ ہی اسے ٹپ میں دس ڈالر کا نوٹ بھی دیدیا۔ وہ بڑی خوشی سے مدد کے لئے آمادہ ہو گیا اس نے بتایا کہ میں کچن سے گذر کر ملازموں کے لئے وقف دروازے سے باہر جا سکتا ہوں وہ دروازہ گرینی اسٹریٹ پر کھلتا ہے میں نے اس سے کہا کہ وہ لاؤنج میں جھانک کر دیکھے وہاں ایک طویل اور ایک پست قامت آدمی دکھائی دیں گے اگر وہ مصروف ہوں تو اپنی گردن کھجانے لگے۔ ہیڈ ویٹر نے ایسا ہی کیا۔ جیسے ہی اس نے اشارہ کیا میں اپنی جگہ سے اٹھا تیزی سے کچن میں سے گذرتے ہوئے عقبی دروازے سے سڑک پر آگیا قسمت بھی ساتھ تھی۔ فوراً ہی ایک خالی ٹیکسی مل گئی میں نے ڈرائیور سے کہا کہ وہ مجھے پلازہ سنیما لے چلے میرا بینک وہاں سے بہت قریب تھا میں نے جاسوسوں سے پیچھا چھڑا لیا تھا۔ اب بینک سے فلم نکالنے کا مرحلہ سامنے تھا۔

بینک پہنچا تو رات کے چوکیدار نے جو مجھے جانتا تھا بتایا کہ کچھ دیر پہلے میرے لئے ایک فون کال آئی تھی۔ اس نے پیغام ایک کاغذ پر نوٹ کیا تھا مجھے حیرت ہوئی کہ بینک میں فون کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔ چوکیدار نے جو کاغذ مجھے دیا اس پر لکھا تھا "فوراً ویسٹرن ۹۸ ۵۵۷ پر فون کرو۔ بہت ضروری ہے۔"

میں نے بینک کے پبلک فون سے کاغذ پر دیتے ہوئے نمبر پر فون کیا۔ سارجنٹ بریزر کی آواز ابھری جب میں نے اسے بتایا کہ میں مینسن بات کر رہا ہوں تو وہ بولا۔ "آج شام ٹیلر نے گولڈ اسٹین کو رپورٹ دی ہے کہ دو آدمی بھی تمہارا پیچھا کر رہے ہیں۔ وہ بہت ہوشیار ہیں۔ مگر ٹیلر نے انہیں دیکھ لیا کیا تم کچھ اندازہ لگا سکتے ہو کہ وہ تمہارا تعاقب کیوں کر رہے ہیں"

یہ اطلاع میرے لئے ایک دھماکہ سے کم نہیں تھی۔ کئی لمحے تک میں کچھ سوچنے یا جواب دینے کے قابل نہیں ہو سکا۔

"ہیلو مینسن" بریزر نے آواز دی۔

"مجھے کچھ اندازہ نہیں" آخر میں نے جواب دیا۔

"گویا اب چار پیشہ ور جاسوس تمہارے پیچھے لگے ہیں" بریزر نے کہا "تم سچ مچ کسی بڑی مصیبت میں پھنس گئے ہو۔"

میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے اس سے پوچھا کہ کیا وہ مجھے ان کے حلیے بتا سکتا ہے۔ بریزر انہیں جانتا تھا کیونکہ ڈیسکر کے پاس ملازمت کرنے سے پہلے وہ پولیس میں رہ چکے تھے۔ اس نے بتایا کہ ایک کا نام میگر ہے اور دوسرے کا نام فریمین۔ پھر دونوں کا حلیہ بتایا۔ اور میں سوچ رہا تھا کہ میں نے پولیس کے جاسوسوں سے تو پیچھا چھڑا لیا تھا۔ لیکن کہیں یہ دونوں میرے تعاقب میں بینک تک تو نہیں آ گئے تھے لیکن میرے پاس اس سوال کا جواب جاننے کے لئے کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ یہ وقت خطرات مول لینے کا نہیں تھا۔ یقیناً فلم لے کر بینک سے باہر نکلنا مصلحت اور دور اندیشی کے خلاف تھا میرا ذہن تیزی سے سوچ رہا تھا۔ آخر ایک ترکیب سمجھ میں آگئی۔ میں بوتھ سے نکل کر اپنے لاکر تک گیا فلم کا ڈبہ نکالا چوکیدار کا نام چارلی تھا۔ اس سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ رات کے دو بجے ڈیوٹی سے فارغ ہو گا۔ میں نے اس سے ایک موٹے کاغذ والا بڑا لفافہ مانگا۔ اس میں فلم رکھ کر اچھی طرح پیک کیا اس پر میکس کا پتہ لکھا اور چارلی سے کہا کہ اپنی ڈیوٹی سے چھٹی پا کر وہ یہ پارسل تحریر کردہ پتہ پر پہنچا دے اس خدمت کے صلہ میں اسے پچاس ڈالر دیئے جائیں گے۔ چارلی بلا تامل آمادہ ہو گیا میں نے اسے یہ بھی سمجھا دیا کہ پارسل ہاتھ میں لے کر نہ نکلے (کیونکہ اس میں رسالہ سے متعلق بہت اہم چیز بند ہے) اور اسے اپنے جیکٹ کے اندر چھپا لے۔ پھر میں نے فلم کے ڈبے میں سیسے کے بنے ہوئے دو پیپر ویٹ رکھ کر اسے بریف کیس میں بند کر دیا۔

اس کے بعد میں نے میکس کو فون کیا۔ وہ اس وقت یقیناً سو رہا ہو گا کہ دو تین مرتبہ گھنٹی بج چکی تب اس نے جواب دیا۔ میں نے اسے بتایا کہ میں ایک بہت اہم چیز جس کی وجہ سے دو قتل ہو چکے ہیں۔ اس کے پاس بھجوا رہا ہوں وہ چیز اس کے پاس ڈھائی بجے تک پہنچ جائے گی۔ وہ اسے کھول کر دیکھے اور گھر میں اس طرح چھپائے کہ کوئی اسے تلاش نہ کر سکے۔ اس کی حفاظت کے لئے گھر میں موجود رہے۔ میں کل صبح اسے دفتر سے فون کروں گا اور اس وقت بتاؤں گا کہ اسے اس سلسلے میں آئندہ کیا کرنا ہے میکس کو بہت حیرت ہوئی اس نے پوچھنا بھی چاہا کہ پارسل میں ایسی کیا شے ہے مگر میں نے کہا کہ اس کا جواب اسے وقت آنے پر خود ہی معلوم ہو جائے گا۔

آخر میں بریف کیس بغل میں دبا کر بینک سے نکل کر روڈ پر آگیا۔ مجھے احساس ہوا کہ کچھ پوشیدہ نظریں مجھ پر جمی ہوئی ہیں۔ میں نے ٹیکسی کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھا لیکن اس مرتبہ قسمت سازگار نہیں تھی۔ سڑک بالکل سنسان پڑی ہوئی تھی۔ میں تیزی سے سڑک پر چلنے لگا۔ بار بار گھوم کر پیچھے بھی دیکھتا جا رہا تھا۔ اور تب اچانک وہ کچھ پیش آگیا جس کا خطرہ تھا۔ وہ اتنی پھرتی سے حملہ آور ہوئے کہ میں انہیں دیکھ بھی نہیں سکا۔ کسی نے بریف کیس ایک جھٹکے سے میری بغل سے نکال لیا۔ ساتھ ہی ایک زبردست ہاتھ میری گردن پر پڑا میں گر پڑا۔ اور ابھی ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل سڑک پر سنبھلنے کی کوشش کر رہا تھا کہ کہیں قریب ہی سے ایک کار اسٹارٹ ہوئی اور لمحہ بہ لمحہ دور ہوتی چلی گئی۔

ٹیکسی میں اپیریل ہوٹل جاتے ہوئے میں سوچ رہا تھا کہ جیسے ہی وہبر کے آدمیوں کو معلوم ہوگا کہ وہ فلم کے بجائے صرف اس کا خالی ڈبہ ہی حاصل کر سکے ہیں۔ وہ پھر پلٹیں گے۔ میں ان سے مقابلہ کرنے کی تاب نہیں رکھتا تھا۔ چنانچہ مجھے پولیس کے تحفظ کی ضرورت تھی اور یہ ضرورت بغیر کوئی درخواست کئے پوری ہو سکتی تھی۔ ٹیلر اور اوہیرا اگر بدستور میری نگرانی کرتے رہے تو ان کی موجودگی میں وہبر کے آدمی مجھ پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے چنانچہ میں نے طے کر لیا کہ اب ٹیلر اور اوہیرا سے بچنے کے لئے کوشش نہیں کرنا ہے۔

اپیریل ہوٹل پر میں نے ٹیکسی کا کرایہ ادا کیا اور اپنی کار میں آبیٹھا۔ موستانگ کار بھی کھڑی ہوئی تھی ٹیلر کو بھی دیکھ لیا لیکن اوہیرا نظر نہیں آیا۔ میں اپنے فلیٹ کی جانب چلا تو موستانگ کار تعاقب میں تھی میں نے اطمینان کا سانس لیا۔

فلیٹ کے اندر داخل ہو کر پہلے تو میں نے یہ اطمینان کیا کہ کوئی ناخواندہ مہمان تو موجود نہیں ہے مگر سب خیریت تھی اس کا مطلب تھا کہ وہبر کے آدمیوں کو اتنی جلدی اپنی ناکامی کا علم نہیں ہو سکا۔ کہ وہ مجھ سے پہلے میرے استقبال کے لئے آموجود ہوتے۔ بہرحال اچھی طرح اطمینان کرنے کے بعد میں نے دروازہ بند کیا اور وہسکی کا گلاس بھر کے کرسی پر آبیٹھا۔ میں حیران تھا کہ آخر وہبر کو اس معاملہ سے کیا دلچسپی ہے اور اس کے آدمی کب سے میرے تعاقب میں ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس دوسری فلم میں کریڈن کی بیوی موجود ہو اور اس نے فلم حاصل کرنے کے لئے وہبر کی خدمات مستعار لی ہوں۔ مجھے فلم کا خیال آیا کہ وہ میکس تک بہ حفاظت پہنچ گیا یا نہیں۔ سوا تین بجے اسے فون کیا۔ اس نے جواب دیا کہ پارسل اسے مل چکا ہے۔ اس رات بھی بہت کم نیند میرے حصے میں آئی۔

دوسرے دن صبح میں دفتر پہنچا۔ موستانگ بدستور میرے تعاقب میں تھی۔ جوڈی نے بتایا کہ جین نے فون کیا تھا وہ لنچ کے بعد دفتر آئے گی۔ ڈاک سے فرصت پا کر میں نے ڈمنور کو فون کیا۔ اسے بتایا کہ میں گذشتہ رات شدید مصروفیت کی وجہ سے نہیں آ سکا۔ اس لئے اب وہ پروجیکٹر کو میرے دفتر بھیج دے مگر اس طرح کہ کسی کو اس پر پروجیکٹر کا شبہ نہ ہو۔ پھر میکس کو فون کیا کہ وہ کل رات والا پارسل اپنے جیکٹ میں چھپا کر دفتر لے آئے۔

تھوڑی دیر بعد پروجیکٹر ایک پارسل کی صورت میں آ گیا میں نے اسے الماری میں چھپا دیا۔ میکس فلم کا پیکٹ بھی لے آیا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ اس میں ایسی کونسی اہم شے ہے لیکن میں نے صاف کہہ دیا کہ ابھی میں اس سلسلے میں کوئی بات بتانے کے لئے تیار نہیں ہوں اس کے جانے کے بعد میں نے گھڑی دیکھی۔ بارہ بجنے کے قریب تھے۔ ایک بجے لنچ کا وقفہ ہوتا تھا۔ آفس میں صرف جوڈی تھی اس کے لنچ کے لئے جانے کے بعد میں دفتر میں اکیلا ہوں گا۔ اور وہ بہترین موقع فلم دیکھنے کا ہوگا۔ لیکن جیسے ہی جوڈی گئی چانڈلر کا فون آ گیا۔ وہ مجھے لنچ کے لئے بلا رہا تھا جس کے دوران اسے کچھ ضروری گفتگو کرنا تھی۔ میں نے عذر پیش کیا کہ جین بیمار ہے۔ جوڈی لنچ کے لئے گئی ہے۔ میں دفتر میں بالکل اکیلا ہوں۔ چانڈلر نے کہا دفتر بند کر کے چلے آؤ اور رابطہ منقطع ہو گیا۔

لیکن میں فلم دیکھنے کے اس سنہری موقع کو ضائع کرنا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے پروجیکٹر نکال کر میز پر اس طرح رکھا کہ اس کی روشنی سامنے کی صاف دیوار پر پڑے۔ اور فلم چڑھا دیا۔ میرے سامنے ویلکم اسٹور کا منظر تھا۔ تصویر بہت صاف آئی تھی۔ میں الماریوں میں رکھی ہوئی چیزوں کے لیبل بھی پڑھ سکتا تھا۔ اسٹور کی گھڑی نو بجکر تین منٹ دکھا رہی تھی اس کا مطلب تھا اسٹور اسی وقت کھلا تھا چند لمحہ بعد اسٹور کے ایک گوشے سے ایک عورت پہیوں والی سامان گاڑی کو دھکیلتی ہوئی کیمرے کے سامنے آئی۔ قریب آ کر جب اس نے اپنا منہ کیمرے کی طرف کیا تو جیسے میرا دل اچھل کر حلق میں آ رہا۔ یہ عورت جین تھی۔ وہ چہرے پر متوقع تاثرات لئے ایک جانب دیکھ رہی تھی۔ یہ تاثرات میرے لئے نئے نہیں تھے۔ ان سے صاف ظاہر تھا جیسے اسے اپنے کسی چاہنے والے کا انتظار ہے۔

اور تب ایک آدمی نمودار ہوا۔ طویل قامت۔ مضبوط جسم۔ سیاہ سوٹ اور ہیٹ پہنے ہوئے۔ اس کی پشت کیمرے کی جانب تھی لیکن اس کا انداز اس کی جسامت جانی پہچانی معلوم ہو رہی تھی۔ اس نے بازو پھیلائے اور جین اس کی کشادہ آغوش میں سما گئی۔ انھوں نے ایک دوسرے کو اس طرح پیار کیا جیسے وہ مدتوں کے بچھڑے ہوئے محب و محبوب ایک دوسرے کو پیار کرتے ہیں۔ یہ منظر بہت ہی مختصر تھا لیکن پھر بھی اتنا زوداثر تھا کہ کسی تیز دھار چاقو کی طرح میرے دل میں اُترتا چلا گیا۔ دفعتاً مرد نے جین کو چھوڑ دیا اور یوں لگا جیسے وہ کسی اور فرد کی آمد سے جین کو خبردار کر رہا ہے۔ اسی وقت اس نے اپنا رخ کیمرے کی طرف کیا۔ میں نے نہایت واضح طور پر اس کا چہرہ دیکھا وہ ہنری چانڈلر تھا۔

اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔ میں نے پروجیکٹر بند کر کے کانپتے ہاتھوں سے ریسیور اُٹھایا۔ چانڈلر کی سکریٹری بات کر رہی تھی۔

"مسٹر مینسن مسٹر چانڈلر تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔" اس نے کہا۔

"اس سے کہدو کہ میں مصروف ہوں۔"

"وہ اسے پسند نہیں کریں گے۔"

"مجھے افسوس ہے۔" میں نے جواب دیا اور ریسیور رکھ دیا۔

میں نے فلم اس کے کیسٹ پر لپیٹا اسے پروجیکٹر سے الگ کیا۔ پھر ایک خود فراموشی جیسی کیفیت میں پروجیکٹر اپنی الماری میں بند کیا فلم کا کیسٹ اپنی جیب میں رکھ لیا۔ فون کی گھنٹی ایک مرتبہ پھر بجنے لگی۔ اس مرتبہ چانڈلر خود بول رہا تھا اور بہت غصہ میں معلوم ہوتا تھا۔

"آخر تم وہاں کیا کر رہے ہو؟" اس نے درشت لہجے میں پوچھا۔

"میں انتظار کر رہا ہوں۔"

مجھے محسوس ہوا کہ میرے دل میں اس کے لئے شدید نفرت پیدا ہو چکی ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ جین اس سے محبت کرتی ہے اس کے ساتھ بیٹھ کر ایک میز پر کھانے کا تصوّر بھی ناقابلِ برداشت معلوم ہو رہا تھا۔

"یہاں ایک موکل موجود ہے اور میں اسے چھوڑ کر نہیں آ سکتا۔" میں

نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ "کون ہے وہ" چانڈلر نے پوچھا۔

"مسٹر کولس ٹن۔ ہرٹ مینز فرم کے پبلسٹی انچارج"، میں نے کہا۔ ہرٹ مینز کی فرم سے ہمیں سب سے زیادہ اشتہار ملتے تھے۔ چانڈلر خاموش ہو گیا۔

"تو تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا" آخر وہ بولا۔ "خیر میں تمہارے پاس سینیٹر مسکی کے بارے میں ضروری کاغذات بھجوا رہا ہوں۔ تم انھیں دیکھ لو میں سہ پہر تک مصروف ہوں۔ تم رات کا کھانا میرے ساتھ کھاؤ۔ اس وقت ہم اس پر گفتگو کر لیں گے۔ ٹھیک ہے۔"

"میں اسے پڑھنے کے بعد تمہیں فون کر دوں گا" میں نے جواب دیا۔

"آج میری مصروفیات بھی بہت زیادہ ہیں اور مجھے امید نہیں ہے کہ میں ان سے رات تک بھی فرصت پا سکوں گا۔" اتنا کہہ کر بغیر یہ پرواہ کئے کہ چانڈلر کا ردِ عمل کیا ہو گا میں نے ریسیور رکھ دیا۔

میں خالی خالی نظروں سے اس سفید دیوار کو گھور رہا تھا جس پر تھوڑی دیر پہلے جین اور چانڈلر ایک دوسرے کو پیار کر رہے تھے وہ دونوں ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہیں۔ یہ ان کے ہر ہر تاثر سے ظاہر تھی جس وقت گورڈی نے یہ منظر دیکھا ہو گا تو کس طرح جوشِ حسرت سے ہاتھ ملے ہوں گے ہنری چانڈلر شہر کا سب سے با اثر دولت مند آدمی۔ وہ شخص جو معاشرے کی برائیوں کے خلاف جہاد میں مصروف ہے جس نے شہر کا سب سے بڑا چرچ اپنی ذاتی جیب سے تعمیر کرایا۔ وہ آدمی جو ایک ایسا اصلاحی رسالہ نکال رہا ہے جو سماج دشمن عناصر کو بڑی بیباکی سے بے نقاب کر رہا ہے جو دوسروں پر پتھر پھینکنے اور ان کے اعمال کا محاسبہ کرنے سے باز نہیں آتا۔ جس کے صدر امریکہ سے اتنے قریبی تعلقات ہیں کہ وہ ایک دوسرے کو نام کے پہلے جز سے پکارتے ہیں۔ ایک عام جنرل اسٹور میں (کسی اور جگہ بھی نہیں) خود شادی شدہ ہوتے ہوئے ایک ایسی لڑکی کو پیار کر رہا ہے جو اس کی سکریٹری رہ چکی ہے۔ کوئی تعجب نہیں کہ گورڈی نے فریڈا کو اس فلم کی قیمت دس لاکھ ڈالر بتائی تھی۔ یہ فلم تھی ہی ایسی کہ اگر منظرِ عام پر آ جائے تو چانڈلر کو تباہ و برباد کر کے رکھ دے ہمیشہ کے لئے۔

اور پھر مجھے چانڈلر کے وہ الفاظ یاد آئے جو اس نے رسالہ کی ادارت سپرد کرنے سے پہلے کہے تھے۔

"تم جرائم پیشہ اور بد دیانت افراد کو ہدف بنانے جا رہے ہو۔ تمہاری مثال اس سنہری مچھلی جیسی ہو گی جو شیشے کے برتن میں تیرتی رہتی ہے۔ محتاط رہنا۔ کسی کو اپنے اوپر انگلی اٹھانے کا موقع نہ دینا۔ سنہری مچھلی کے لئے شیشے کے برتن میں چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ میری مثال لے لو میں کوکر سوسائٹی کا ممبر ہوں اور مجھے اس پر فخر ہے۔ میں خدا پر یقین رکھتا ہوں میری نجی زندگی پر کوئی حرف گیری نہیں کر سکتا یہی کیفیت تمہاری ہونا چاہیئے۔

فریبی، دھوکے باز۔ تم نے مصلح قوم ہونے کا دعویٰ کیا۔ تم نے لوگوں کی نظروں میں خود کو ولیوں اور پیغمبروں کی طرح پاکباز اور فرشتوں کی طرح گناہوں سے معصوم بنا کر پیش کیا۔ تم بزعمِ خود گناہوں اور بد دیانتی کے خلاف جہاد کر رہے ہو لیکن حقیقت میں تم ان لوگوں سے بھی ذلیل ہو جنھیں تم اپنے رسالے میں ہدفِ ملامت بناتے رہے ہو۔

میں غصّے سے کانپ رہا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ اس مصلحِ قوم کی اصل صورت عوام کے سامنے عریاں کر دوں۔ میں فلم کے منظر کی ایک تصویر رسالے کے سرِ ورق پر شائع کر سکتا تھا۔ اور پھر مجھے کسی وضاحتی مضمون کی بھی ضرورت نہیں تھی۔ وہ تصویر خود منہ سے بول رہی تھی۔

میں نے جوڈی کے جانے کے بعد دفتر اندر سے مقفّل کر دیا تھا۔ جوڈی آئی تو مجھے دفتر کھولنا پڑا۔ اس نے مجھ سے کھانے کے لئے پوچھا لیکن اس وقت میرے لئے کھانے کا تصوّر بھی محال تھا۔ میں دوبارہ اپنے کمرے میں آ بیٹھا اور خیالات میں کھو گیا۔

چانڈلر اپنی بیوی سے طلاق کی درخواست نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی بیوی لوئیس اس قسم کی عورت تھی کہ جو پوزیشن اسے حاصل تھی اسے برقرار رکھنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا سکتی تھی۔ چنانچہ چانڈلر کو طلاق دینے کے لئے اس کی وجہ کا اظہار کرنا پڑتا اور یہ اظہار اس کی شخصیت کے تار و پود کو بکھیر کر رکھ دیتا اس بنا پر وہ جین سے چوری چھپے کی ملاقاتیں کرنے پر مجبور تھا۔ اور پھر اس کی قدر و منزلت کو بحال رکھنے کے لئے دو افراد کو اپنی زندگی سے ہاتھ دھونا پڑے ان کا قاتل، کون تھا؟ یقیناً چانڈلر نہیں تھا اس جیسے دولت مند کے لئے یہ کوئی پرابلم نہیں تھا کہ وہ اپنے راستے کے پتھر کو دور کرنے کے لئے کسی پیشہ ور قاتل کی خدمات حاصل کر لے۔ بورگ اس کے لئے ہر قسم کا کام انجام دیتا ہے۔ وہ بہ آسانی کسی پیشہ ور قاتل کا بندوبست کر سکتا تھا۔

لیکن گورڈی اور فریڈا میرے ریوالور سے قتل کئے گئے تھے۔ ایک پیشہ ور قاتل اپنا ریوالور استعمال کرتا اس لئے یہ بات ناقابلِ قیاس تھی کہ ان دونوں کو قتل کرنے کے لئے کسی پیشہ ور قاتل کی خدمات حاصل کی گئی تھیں۔ پھر قاتل کون تھا؟... لیکن مجھے اس کی پرواہ کیوں ہو کہ ایک بلیک میلر اور ایک فاحشہ عورت قتل کئے جا چکے ہیں۔ لیکن مجھے اس کی پرواہ یقیناً تھی کہ جین چانڈلر کی داشتہ ہے۔ میں اس صدمہ کو ابھی تک محسوس کر رہا تھا۔ ایسی صورت میں جین کا سامنا نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اسے فون کیا کہ اس وقت اس کے دفتر میں آنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ وہ مزید آرام کرے اور کل صبح دفتر آئے۔

اسے فون کر کے میں نے اپنا خاص لیٹر ہیڈ اٹھایا اور اس پر مندرجہ ذیل خط لکھا۔

ہنری چانڈلر

میں اب مزید تمہارے لئے کام نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اس تحریر کے ذریعہ آج سے استعفٰی دے رہا ہوں دفتر میں اتنا مواد موجود ہے جو آئندہ شمارے کے لئے کافی ہو تمہارا دوسرا

اسٹاف پرچے کو وقت پر بازار میں لا سکتا ہے جیسا کہ تم نے ایک مرتبہ مجھ سے کہا تھا کہ شیشے کے برتن میں تیرتی ہوئی سنہری مچھلی کے لئے چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ میں صرف اس میں اتنا ہی اضافہ کرتا ہوں کہ آدمی دوسروں کو نصیحت کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ لیا کرے تو زیادہ بہتر ہے۔

اسٹیو مینسن

میں نے خط لفافہ میں بند کیا اس کے کونے پر "پرائیوٹ اور پرسنل" کے الفاظ تحریر کئے اور جوڈی سے کہا۔ کہ وہ یہ لفافہ فوراً مسٹر چانڈلر کو بھجوا دے۔ ساتھ ہی اسے یہ تاکید بھی کر دی کہ اب دفتر بند ہونے تک نہ میں کسی سے ملاقات کروں گا اور نہ کوئی فون ریسیو کروں گا۔ مجھے بالکل پریشان نہ کیا جائے خواہ مسٹر چانڈلر خود ہی کیوں نہ فون کریں۔ اپنا کمرہ اندر سے مقفل کر کے میں نے اگلے دو گھنٹے تمام کاغذات کو ترتیب سے رکھنے اور اپنی ذاتی چیزیں الگ کرنے میں صرف کئے۔ میرے اپنے مستقبل کا سوال قطعی پریشان کن نہیں تھا میں لنڈا سے نجات حاصل کر چکا تھا۔ بینک میں ایک بڑی رقم میرے نام جمع تھی۔ میں لاس اینجلز واپس جا کر دوبارہ ایک آزاد کالم نگار کی حیثیت سے مختلف اخبارات اور رسالوں میں لکھ سکتا تھا۔

آخر کار چھ بجے کے قریب میں نے جملہ کاموں سے فرصت پائی آئندہ رسالے کے لئے پورا میٹر موجود تھا۔ چانڈلر کے اخبار کیلیفورنیا ٹائمز کا کوئی بھی ہوشیار آدمی کام کو وہاں سے شروع کر سکتا تھا جہاں سے میں نے اسے چھوڑا تھا۔ لیکن میں جانتا تھا (اور میری خواہش بھی تھی۔) کہ "دی وائس آف بیپلز" عنقریب بند ہو جائے گا۔

میں اپنا پھولا ہوا بریف کیس لے کر باہر نکلا۔ جوڈی بیحد فکرمند نظر آ رہی تھی۔ اس نے بتایا کہ چانڈلر کئی مرتبہ فون کر چکا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ میرے جانے کے بعد آفس بند کر دے۔ ٹھیک اسی وقت چانڈلر کا فون پھر آیا۔

"کہہ دو کہ میں ابھی تک باہر ہوں"۔ میں نے کہا اور آفس سے نکل گیا۔

اپنے فلیٹ کی طرف جاتے ہوئے میں پلان بنا رہا تھا۔ نصف شب کو ایک طیارہ لاس اینجلز جاتا ہے میں اپنا سامان پیک کر کے اس طیارے سے روانہ ہو سکتا ہوں۔ ایک مرتبہ وہاں پہنچنے کے بعد مجھے یقین تھا کہ مجھے دوبارہ سیٹ ہونے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ میں نے عقبی شیشے میں دیکھا موستانگ کار بدستور تعاقب کر رہی تھی لیکن اب مجھے اس کی کبھی پرواہ نہیں تھی میں نے دلچسپی سے سوچا کہ پولیس کے جاسوس مجھے لاس اینجلز روانہ ہوتے دیکھ کر کیا کریں گے ظاہر ہے کہ وہ مجھے روک نہیں سکتے تھے۔ انھیں کچھ علم نہیں ہو سکتا تھا کہ میں رسالہ ہی کے کسی کام سے لاس اینجلز نہیں جا رہا ہوں

میں فلیٹ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ رہائشی کمرے کی بتیاں جل رہی ہیں اور دروازہ نصف کے قریب کھلا ہوا ہے۔ میرے پاس میکس کا ریوالور ابھی تک موجود تھا۔ میں نے اسے ہولسٹر سے نکال لیا۔ ریوالور ہاتھ میں لے کر میں رہائشی کمرے کی جانب بڑھا۔ مجھے توقع تھی کہ شاید میرا مقابلہ ویبسٹر کسی آدمی سے ہوگا لیکن میرے سامنے جین کھڑی تھی جو اس وقت اپنے سابقہ حسن کا محض ایک سایہ بلکہ ایک بھوت نظر آ رہی تھی۔ اور اسے دیکھتے ہوئے میرے ذہن میں ایک خیال آیا۔ وہ ہی خیال جب میں نے سینٹ چینل ۵ کی شیشی لنڈا کے سامنے رکھتے ہوئے اس کی طرف دیکھا تھا کیا یہ ہی ہے وہ عورت میں جس سے محبت کرتا تھا۔ اس کے ستے ہوئے زرد چہرے پر کچھ ایسی کرختگی سرد مہری چھائی ہوئی تھی جس نے اسے میرے لئے قطعی اجنبی بنا دیا تھا اور شاید ایک خطرناک اجنبی۔

اس کی جانب سے نظریں ہٹاتے ہوئے میں نے کمرے کی حالت دیکھی۔ ہر طرف چیزیں بکھری ہوئی تھیں۔ ہر وہ جگہ ہر وہ چیز جس میں کچھ چھپائے جانے کا امکان تھا انتہائی عجلت میں دیکھی بلکہ اُدھیڑی گئی تھی۔ کرسیوں کے کشن تک پھاڑ دیئے گئے تھے۔ میں نے اپنا ریوالور صوفے پر رکھ دیا۔ بیڈ روم میں جھانک کر دیکھا۔ وہاں بھی یہ ہی منظر درپیش تھا۔

"وہ کہاں ہے؟" اس نے کسی ناگن کی طرح پھنکارتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

اور میری آنکھوں کے سامنے سے ایک پردہ سا ہٹ گیا۔ سردی کی ایک لہر پورے جسم میں اُترتی چلی گئی۔

"کیا تم اس وقت بھی اسی طرح نظر آ رہی تھیں جب تم نے گوڈی کو شوٹ کیا تھا"۔ میں نے کہا "کیا تم نے اس شرابی عورت فریڈا سے بھی اسی لب و لہجہ میں سوال کیا تھا کہ وہ کہاں ہے"۔

جین نے اپنا ہاتھ اوپر اُٹھایا۔ اس میں ریوالور دبا ہوا تھا۔ میرا اپنا ریوالور۔ اس نے جھوٹ بولا تھا کہ وہ ریوالور کو کوڑے کے ایک ڈرم میں پھینک آئی ہے۔ وہ اسی کے پاس تھا اور اسی سے اس نے دوسرا قتل بھی کیا تھا۔

"جواب دو ورنہ میں تمہیں ختم کر دوں گی"۔ جین نے کہا۔

اس کی طرف دیکھتے ہوئے مجھے احساس ہوا جیسے وہ اپنا ذہنی توازن کھو چکی ہے۔ لیکن میں اس سے بالکل خوفزدہ نہیں تھا مجھے صرف یہ افسوس ہوا تھا کہ میں نے اسے پانے سے پہلے گم کر دیا ہے۔ میں نے جیب سے فلم کا کیسٹ نکالا اور اس کی جانب بڑھا دیا۔

"یہ لو جین" میں بولا "لیکن تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتا دیا کہ تمہیں اس کی ضرورت تھی"۔

جین نے کیسٹ کی طرف دیکھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو

"فریڈا نے پندرہ سو ڈالر لے کر اسے میرے ہاتھ فروخت کر دیا تھا" میں نے بتایا۔

ریوالور اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر پڑا۔ اس نے جھپٹ کر کیسٹ میرے ہاتھ سے لے کر اپنے چہرے سے لگا لیا اور تب وہ گھٹنوں کے بل فرش پر گر کر سسکیاں لینے لگی۔ میں نے گرا ہوا ریوالور اٹھا کر اسے

بھی صوفے پر میکس کے ریوالور کے ساتھ رکھ دیا ۔ یہ صورتِ حال میرے لئے انتہائی تکلیف دہ ثابت ہو رہی تھی ۔ میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا کئی منٹ اسی خاموشی میں گزر گئے ۔ پھر میں اٹھا اور اسے برانڈی کا ایک گلاس لاکر دیا اور اصرار کر کے پلایا ۔

”کیا سچ مچ یہ وہ ہی فلم ہے“ جین نے پوچھا ۔

” ہاں اس میں تم اور چانڈلر دونوں موجود ہو “ میں نے جواب دیا ۔

”میں شہر چھوڑ کر جا رہا ہوں ۔ تمہیں تمہاری مطلوبہ شے مل گئی ۔ اب جاؤ اور مجھے جانے کی تیاری کرنے دو ۔“

”میں اس سے محبت کرتی ہوں ،“ جین فرش ہی پر ایک پھٹے ہوئے کشن پر بیٹھتے ہوئے بولی ” وہ ایک مکمل انسان ہے میں اس کے لئے سب کچھ کر سکتی ہوں میں نے اس کے لئے سب کچھ کیا ہے ۔ تم سمجھ ہی نہیں سکتے کہ سچی محبت کیا ہوتی ہے ۔ بہت کم لوگ اس کا ادراک کر سکتے ہیں ۔ سچی محبت نام ہے قربانی اور ایثار کا ۔ اپنے محبوب کے فائدے کے لئے ہر کام کرنے پر آمادہ رہنے کا ۔ میں اسے پہلی نظر میں ہی چاہنے لگی تھی ۔ اگرچہ اسے مجھ سے محبت کرنے میں زیادہ وقت لگا ہم جانتے تھے کہ ہمیں ہر قیمت پر اپنی محبت کو راز رکھنا ہے ۔ اگر میں اس کی سکریٹری رہتی تو دفتر میں اتنی بہت سی متجسس نظروں سے اپنی محبت کو چھپانا مشکل ہو جاتا ۔ چنانچہ اس نے مجھے تمہارے پاس کام کرنے کے لئے بھیج دیا ۔ لیکن ہم چھپ چھپ کر کبھی چھوٹی بارز میں کبھی دکانوں اور اسٹورز میں چند لمحوں کے لئے ایک دوسرے سے مل لیا کرتے تھے ۔ اسی طرح اس روز ولیم اسٹور میں بھی ملنے گئے تھے ۔ ہمارا خیال تھا کہ ہم اتنی جلدی اسٹور کھلتے ہی آ گئے ہیں کہ کوئی ہمیں دیکھ نہ سکے گا لیکن ہمیں ان کیمروں کے بارے میں معلوم نہیں تھا ۔“

یہ سب کچھ سننا میرے لئے انتہائی تکلیف دہ تھا ۔ میں نے اس سے کہا کہ اسے فلم مل چکی ہے اس لئے اب وہ چلی جائے مگر جین اپنی پوری داستان سنانے پر مصر تھی ۔ شاید اس طرح وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتی تھی ۔

گورڈی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ہنری کے پاس جاتا ۔ وہ میرے پاس آیا اور مجھے نہ صرف اس فلم کے بارے میں بتایا بلکہ دوسری چند عورتوں کے نام بھی بتائے ۔ یہ وہ ہی نام تھے جو میں نے تمہیں بتائے تھے اور یہ کہا تھا کہ یہ نام مجھے ویلی کی رپورٹ سے معلوم ہوئے مگر یہ جھوٹ تھا ۔ ویلی کو ولیم اسٹور کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا ۔ میں اس طرح تمہارا اعتماد حاصل کرنا چاہتی تھی کیونکہ مجھے گورڈی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات درکار تھیں اور یہ میں تمہارا اعتماد حاصل کئے بغیر نہیں جان سکتی تھی ۔ اس کے باوجود مجھے احساس تھا کہ مجھے کسی اور کی مدد کی بھی ضرورت ہے ۔ چنانچہ میں ویبسٹر کے پاس گئی ۔ بصر وہ ہی میری اور ہنری کی محبت سے واقف تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ہنری کی سرپرستی کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا اس نے میری مدد کا وعدہ کر لیا ۔ اسے پتہ تھا کہ فریڈا گورڈی کی داشتہ ہے اور وہ اس کے گھر گیا اور وہاں اس نے وہ تصویریں تلاش کر کے ضائع کر دیں اسی طرح اس نے گورڈی کا فائل بھی ضائع کر دیا ۔ اس فائل میں گورڈی کا پچھلا ریکارڈ تھا ۔ وہ دس سال تک بلیک میلنگ کے جرم میں جیل کاٹ چکا تھا ۔ مجھے اندیشہ تھا کہ اگر تمہیں یہ بات معلوم ہو گئی تو تم گورڈی کو دھمکا کر اس سے مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرو گے اور شاید اس طرح تمہیں میرے اور ہنری کے بارے میں بھی پتہ چل جائے ۔ جب تصویریں ضائع کر دی گئیں تو مجھے فلم کی فکر ہوئی ۔ مجھے ایک ریوالور کی ضرورت تھی جس سے گورڈی کو ڈرا کر فلم حاصل کر سکوں ۔ مجھے معلوم تھا کہ تمہیں بورگ نے ریوالور لاکر دیا ہے ۔ میں تمہارا تعاقب کرتی ہوئی تمہارے بنگلہ تک گئی اور جب تم باہر گئے تو بھولے سے دروازہ غیر مقفل چھوڑ گئے اس طرح میں نے ریوالور چرا لیا ۔ ریوالور لے کر میں گورڈی کے پاس پہنچی ۔ مگر وہ ڈرنے کے بجائے میرا مذاق اڑانے لگا کہ میں اسے قتل کرنے کی ہمت نہیں کر سکتی چنانچہ میں نے اسے شوٹ کر دیا ۔ یہ ایک احمقانہ حرکت تھی ۔ کیونکہ اس کے قتل کے بعد بھی مجھے فلم نہیں مل سکی ۔ مجھے احساس تھا کہ شاید پولیس یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو جائے کہ میں نے گورڈی کو قتل کیا ہے جس کا مطلب تھا کہ میرے ساتھ ہنری بھی ملوث ہوتا ۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ میں تمہیں اس کی موت کا ذمّہ دار ٹھہرانے کی کوشش کروں ۔ میرے لئے تمہاری کوئی حیثیت نہ پہلے تھی نہ اب ہے ۔ اگرچہ میں محسوس کرتی تھی کہ تم مجھ سے محبت کرنے لگے ہو ۔ یہ میرے لئے مذاق سے زیادہ نہیں تھا ۔ اگر اپنا اور ہنری کا موازنہ کرو تو یہ بات آسانی سے سمجھ سکو گے کہ ایسا کیوں تھا ۔ بظاہر میرے لئے تمہیں گورڈی کے قتل کا ذمّہ دار ٹھہرانا آسان تھا ۔ میرے پاس تمہارا ریوالور تھا ۔ ویبسٹر کے آدمی مستقل تمہاری نگرانی کر رہے تھے ۔ انھیں وہ کیسٹ بھی مل گیا تھا جس میں تمہاری اور گورڈی کی گفتگو ریکارڈ تھی اور جو جرم کا شبہ تمہاری جانب منتقل کرنے کے لئے کافی تھا اور پھر جب تم نے وہ فلم حاصل کر لی تو وہ لوگ تم سے فلم بھی چھین کر لے گئے لیکن تم تصوّر نہیں کر سکتے کہ جب مجھے یہ پتہ چلا کہ ایک دوسری فلم بھی ہے تو خوف و دہشت سے میرا کیا حال ہوا ۔ وہ پولیس لیفٹیننٹ بھی خطرناک ثابت ہو رہا تھا چنانچہ میں نے تمہیں قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا ۔ میرے پاس بورگ کے تمام فلیٹوں کی چابیاں تھیں ۔ میں ایک رات کیسٹ ، فلم اور تمہارا ریوالور لے کر تمہارے فلیٹ آئی ۔ میرا پلان تھا کہ میں تمہیں شوٹ کر کے یہ سب چیزیں تمہارے کمرے میں چھوڑ جاؤں گی کیونکہ مجھے یقین تھا کہ جب پولیس کو یہ تمام چیزیں تمہارے کمرے سے ملیں گی تو وہ اسی نتیجہ پر پہنچے گی کہ تم نے گورڈی کو قتل کیا تھا ۔ اور بعد میں جرم کا بوجھ برداشت نہ کرتے ہوئے خودکشی کر لی ۔ میں اس رات تمہارے سرہانے ریوالور تانے ہوئے نہ جانے کتنی دیر تک کھڑی رہی لیکن تمہیں مارنے کی ہمت نہ کر سکی ۔ مجبوراً میں نے وہ کیسٹ اور فلم ضائع کر دیئے ۔ ویبسٹر نے مجھے بتایا کہ تم نے فریڈا سے ملاقات کی تھی میں اس کے گھر گئی اور اس وقت پہنچی جب وہ تم سے دوبارہ مل کر واپس آ رہی تھی ۔ یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس کے بیگ میں دوسری فلم رکھی ہے میں نے اسے بھی شوٹ کر دیا ۔ مگر مجھے فلم نہیں ملی ۔ چنانچہ میں یہاں آئی ۔ یہ میری آخری امید تھی میں نے ہر جگہ تلاش کیا مگر فلم تو تمہارے پاس تھی ۔ جسے آخر کار تم نے مجھے دیدیا ۔“ اس نے بے اختیار رونا شروع کر دیا ۔

اس تمام قصّہ میں تقدیر کی سب سے بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ ......

.... ہنری کو ان میں سے کسی بھی بات کی خبر نہیں تھی اور نہ کبھی ہوگی وہ کبھی یہ نہ جان سکے گا کہ میں نے اس کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ وہ آج بھی اپنے شاندار فلیٹ میں اس چڑیل کے ساتھ رہا ہے جو اپنے آپ کو اس کی بیوی سمجھتی ہے۔ ہنری خیال کرتا ہے کہ میں ان چوری چھپے کی ملاقاتوں سے خوش ہوں اور شاید مطمئن بھی۔"

میں اس سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا۔ ممکن تھا کہ اس کا خیال درست ہو اور میں محبت کے معنی نہ جانتا ہوں لیکن اگر اس کا مطلب دو افراد کی موت ہو سکتا تھا، خواہ وہ کتنے ہی ذلیل کیوں نہ ہوں۔ تو میں ایسی محبت کے بارے میں جاننا بھی نہیں چاہتا تھا میں نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

"گڈ بائی جین" میں نے کہا۔

وہ آگے بڑھی۔ رکی۔ میری طرف دیکھا۔

"کیا تم میرا ایک کام کر سکو گے؟" اس نے پوچھا۔

"اگر کرنے کا ہوا تب"

"تم اسے ضائع کر دو" اس نے فلم کیسٹ میری طرف بڑھا دیا۔

"یہ تمہارا کام ہے جین"

"پلیز۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ کام تمہارے ہاتھوں انجام پائے۔"

"اچھی بات ہے" میں نے اس سے کیسٹ لے کر جیب میں رکھ لیا۔ وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھی۔ کوریڈور میں پہنچ کر میری جانب گھومی۔

"شکریہ اسٹیو۔ اور گڈ بائی"

میں نے اسے غور سے دیکھا کتنی عجیب بات ہے میں نے سوچا کہ میں کبھی یہ سمجھتا تھا کہ یہ عورت میرے لئے دنیا کی واحد عورت ہے جو مجھے خوش رکھ سکتی ہے۔ لیکن اس وقت یہی مجھے کتنی اجنبی اجنبی محسوس ہو رہی ہے۔ میں نے دروازہ بند کر دیا۔ بے ترتیب کمرے میں چند چکر لگانے کے بعد میں نے بورگ کو فون کیا۔ اسے بتایا کہ میرے فلیٹ میں کچھ چور گھس آئے تھے۔ چونکہ میں فوراً لاس اینجلز روانہ ہو رہا ہوں۔ اس لئے کیا وہ اس معاملہ سے نپٹ لے گا۔

"کیا تم نے پولیس کو رپورٹ کی؟" اس نے پوچھا۔

"میرے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہے یہ کام تم کر لینا" میں نے کہا

"لیکن اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو پولیس کو دخل اندازی کا موقع دیئے بغیر یہ کام خود ہی سرانجام دے لیتا" اور یہ کہہ کر میں نے ریسیور رکھ دیا۔

میں نے دو سوٹ کیس پیک کئے۔ پھر وہ ریوالور جس سے گورڈی اور فریڈ کو قتل کیا جا چکا تھا۔ عمارت کے تہہ خانے میں ڈرینج کے مین ہول کا ڈھکنا اٹھا کر اس میں پھینک دیا فلم کا کیسٹ بلڈنگ کو گرم رکھنے والے مرکزی تنور میں ڈال کر جلا دیا پھر اپنے فلیٹ واپس آیا دونوں سوٹ کیس اٹھا کر لفٹ سے نیچے اترا۔ اپنی کار میں بیٹھا۔ لاس اینجلز جانے والے طیارے کی پرواز میں دو گھنٹے باقی تھے۔ میں بہت آہستہ رفتار سے ایئرپورٹ کی جانب چل دیا۔ پولیس کی موسٹانگ کار بدستور تعاقب میں چلی آ رہی تھی۔ ایئرپورٹ پہنچ کر میں نے اپنے سوٹ کیس اسباب کے کاؤنٹر پر جمع کرائے اور بار میں چلا گیا۔ کچھ کھانے کو قطعی دل نہیں چاہ رہا تھا میں ایک گوشے میں بیٹھ گیا اور وسکی پیتے ہوئے جین کے بارے میں سوچنے لگا۔

آخر کار میرے طیارے کی پرواز کا اعلان کیا گیا۔ میں طیارے میں جا بیٹھا۔ لاس اینجلز تک کی پرواز کے دوران میرے تصور میں بار بار وہ منظر ابھرتا رہا جس میں جین اور چانڈلر کو وائیکم اسٹور کے ایک گوشے میں پیار کرتے دکھایا گیا تھا اور مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ میں ایک طویل مدت تک اس کی یاد کو اپنے ذہن سے نہیں نکال سکوں گا۔

لاس اینجلز پہنچنے کے بعد میں نے اپنے سوٹ کیس لئے اور انہیں اٹھا کر ایئرپورٹ کی لابی میں کھڑا کسی خالی ٹیکسی کو تلاش کرنے لگا۔ اچانک ایک آواز آئی۔

"مسٹر مینسن" میں نے پلٹ کر دیکھا۔ ایک طویل قامت آدمی کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"میرا نام راجرز ہے اور میرا تعلق اخبار "ہالی وڈ رپورٹر" سے ہے مجھے معلوم ہوا کہ تم بھی اس جہاز میں آئے ہو تو چند سوالات کرنے آ گیا۔ مسٹر مینسن کیا یہ بات درست ہے کہ تم نے دی والش آف پبلیز کی ادارت سے استعفیٰ دیدیا ہے؟"

"درست ہے" میں نے جواب دیا۔

"کیا اس کی وجہ تمہارے اور مسٹر چانڈلر کے درمیان کوئی نظریاتی اختلاف ہے"

"نہیں۔ بلکہ میں نے اپنے طور پر محسوس کیا کہ ایڈیٹر کا عہدہ میرے لئے مناسب نہیں ہے" میں آگے بڑھتے ہوئے بولا۔

"تمہاری سکریٹری کے سلسلے میں مجھے افسوس ہے" راجرز نے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"میری سکریٹری؟"

"ہاں مس جین — وہ تمہاری سکریٹری تھی نا"

"ہاں تو پھر کیا ہوا"

"ابھی خبر آئی ہے کہ وہ ٹرک کے نیچے آ کر کچلی گئی"

مجھے اپنے دل میں کوئی ردِ عمل محسوس نہیں ہوا۔ شاید اس کا یہی انجام ہونا چاہئے تھا۔

"اچھا" میں اس کے سوا کچھ نہیں کہہ سکا۔

"جب یہ خبر مسٹر چانڈلر کو سنائی گئی تو انہوں نے اسے اپنے میگزین کے لئے ایک شدید نقصان قرار دیا۔ تم اس پر کوئی تبصرہ کرنا پسند کرو گے؟"

"ہم سب کو کبھی نہ کبھی موت سے ہمکنار ہونا ہے۔ خواہ وہ سنہری مچھلی ہی کیوں نہ ہو" میں نے جواب دیا۔ اور اسے حیرت سے اپنی طرف گھورتا چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔





زن مرید

STARK HOUSE CRIME CLASSICS

Just the Way It Is

• • •

Blonde's Requiem



James Hadley Chase

Introduction by Gregory Shepard

STARK HOUSE



ہاجرہ بانو

دورِ حاضر کے کامیاب مصنف جیمس ہیڈلے چیز کے ایک تازہ ترین ناول کی تلخیص۔ چیز کے دیگر ناولوں کے برخلاف اس ناول کا موضوع جرم و سزا کے بجائے معاشی اور معاشرتی ناہمواری اور اسے دور کرنے کے لیے کچھ لوگوں کی جان لیوا کشمکش ہے۔ دیگر ناولوں کی طرح اس ناول کا انجام بھی آپ کی توقعات کے بالکل خلاف ہے۔

جیسے ہی وہ دفتر میں داخل ہوا اور شیشے کی دیوار سے میری نظر اس پر پڑی، میں یہ سمجھا کہ کوئی فلم اسٹار اندر آیا ہے۔ میری نوجوان اور خوبصورت سیکریٹری مس فرائیڈے اپنے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ بکھیرتی ہوئی اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ایسے بہت ہی کم لوگ ہوں گے جنہیں فرائیڈے کا پرکشش شباب اپنی طرف متوجہ نہ کرتا ہو لیکن نو وارد نے فرائیڈے پر کوئی توجہ نہیں دی اور اس کے قریب سے گزرتا ہوا سیدھا میرے کمرے میں آگیا۔

"یہاں کے انچارج تم ہو؟" اس نے مجھ سے پوچھا۔

"بے شک" میں نے کہا۔ "میرا نام کلے برٹن ہے۔ مجھے تمہاری خدمت کر کے خوشی ہوگی۔"

وہ میز کے سامنے والی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ "تمہاری ایجنسی حال ہی میں کھلی ہے؟"

"ہاں۔ آج چھٹا دن ہے۔"

"مجھے ورنن ڈائر کہتے ہیں۔" اس نے اس طرح کہا جیسے اس بات پر تعجب کر رہا ہو کہ میں اس کے نام سے ناواقف کیوں ہوں۔ "یہاں کے سبھی لوگ مجھے جانتے ہیں۔ میرے خیال میں پیراڈائز سٹی آئے ہوئے تمہیں کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا؟"

"ہاں مسٹر ڈائر! میں بوسٹن سے آیا ہوں۔"

"بہتر ہوتا کہ تمہاری ایجنسی کسی مقامی آدمی کو اس دفتر میں مقرر کرتی۔"

میں نے اس کے طنزیہ انداز کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔ "میرے لائق کوئی خدمت؟"

اگر کوئی خدمت تھی تب بھی ڈائر کو بتانے کی عجلت نہیں تھی۔ "تمہارے دفتر میں صرف دو افراد ہیں۔ تم اور ایک بیوقوف سی لڑکی؟" اس نے کہا "حالانکہ امریکن ایکسپریس والوں کا عملہ پندرہ افراد پر مشتمل ہے۔"

"ہمارا دفتر سب سے قیمتی ہوٹل میں ہے جبکہ ......"

"مجھے ہوٹلوں سے کوئی دلچسپی نہیں۔" وہ میری بات کاٹ کر بولا۔ "صرف ٹریول ایجنسی کی اعلیٰ ترین خدمات کی ضرورت ہے۔"

"تب تو مسٹر ڈائر! تم انتہائی مناسب اور موزوں جگہ آئے ہو۔ ہم لوگ کاغذی کارروائی نہیں کرتے بلکہ اپنے معزز کرم فرماؤں کو ہر قسم کی اطلاعات بہم پہنچاتے ہیں۔ میامی میں ہمارا ہیڈ آفس ہے جو پلک جھپکتے میں ٹکٹوں، ٹریولرز چیک اور دوسری اہم چیزوں کا انتظام کر دیتا ہے۔ مثلاً تم نیویارک جانا چاہو تو ہم تمہیں مختلف پروازوں سے مطلع کر دیں گے اور تمہارے کہنے پر ٹکٹ کا انتظام یا تو یہاں کر دیں گے یا میامی کے ہوائی اڈے پر۔ اس کے بعد بھی ہم اس وقت تک اطمینان کی سانس نہیں لیں گے جب تک تم اپنی منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ جاؤ گے۔"

اس نے اطمینان سے ایک پیر پھیلا کر اس پر دوسرا پیر رکھ لیا۔ "تم نے مسٹر ہنری وائیڈل کا نام تو سنا ہی ہوگا؟"

"ہنری وائیڈل؟" میں نے کہا۔ "نہیں مسٹر ڈائر! مجھے افسوس ہے۔ میری روانگی کے وقت تک ان کی شہرت بوسٹن تک نہیں پہنچی تھی اور جب سے میں یہاں آیا ہوں، کسی شخص نے میرے سامنے ان کا نام نہیں لیا۔"

اس نے گھور کر میری طرف دیکھا۔ "فلوریڈا میں ہنری وائیڈل سے زیادہ اہم اور پُراسرار شخص کوئی اور نہیں ہے۔"

"گویا ان کا رتبہ کینیڈی، نکسن اور فورڈ سے بھی زیادہ ہے؟" میں نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ "افسوس کہ میں اتنی عظیم ہستی سے ابھی تک ناواقف ہوں۔"

"مجھے مسٹر ہنری وائیڈل کا پرسنل سیکریٹری ہونے کا شرف حاصل ہے۔" اس نے کہا۔ "مسٹر وائیڈل اپنا سفری اکاؤنٹ امریکن ایکسپریس سے تمہاری ایجنسی میں منتقل کرانا چاہتے ہیں۔ کیا میں یہ امید کر سکتا ہوں کہ تمہاری ایجنسی امریکن ایکسپریس سے کمتر ثابت نہیں ہوگی؟"

"ہماری ہر ممکن کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی کو ہماری طرف سے شکایت کا موقع نہ ملے۔"

اس نے میرے چہرے کا جائزہ لیا۔ "اگر ایسا ہے تو امتحان کے لئے تیار ہو جاؤ اور وائیڈل انٹرپرائزز کے نام سے ایک چیکنگ اکاؤنٹ کھول لو۔ مسٹر وائیڈل کا سارا کاروبار میرے ذریعے انجام دیا جائے گا۔"

"کریڈٹ کی رقم کیا ہوگی؟" میں نے پوچھا۔

"میں نے کل ہی امریکن ایکسپریس میں اکاؤنٹ بند کیا ہے۔" اس نے کہا۔ "کلوزنگ کے وقت سارا قرضہ بے باق کر دینے کے باوجود ہمارے اکاؤنٹ میں ایک لاکھ تیس ہزار ڈالر باقی تھے۔"

میری نظریں اس کے چہرے پر گڑ کر رہ گئیں۔ شاید میرے کانوں نے درست بات نہیں سُنی تھی۔ میری متحیر حالت دیکھ کر اسے ایک گونہ اطمینان ہوا۔

"کیا میں یہ سمجھوں کہ اکاؤنٹ میں کم از کم دو لاکھ ڈالر سالانہ جمع کرائے جائیں گے؟" میں نے بمشکل تمام اپنے اوپر قابو پاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔" وہ مسکرایا۔ "اکاؤنٹ میں دو لاکھ سے کچھ زیادہ ہی رقم جمع کی جائے گی اور سفر کے اخراجات کے لئے جو رقم تم سے اُدھار لی جائے گی، وہ دو لاکھ ڈالر کے اندر ہو گی۔ اُدھار لی ہوئی رقم پر تمہیں سُود بھی دیا جائے گا اور ہر چھ مہینے کے بعد جب تمہارا اسٹیٹمنٹ ہمیں موصول ہو گا سارے اُدھار کی ادائیگی کر دی جائے گی۔"

حقیقت یہ ہے کہ اتنے بڑے اور اتنے منافع بخش اکاؤنٹ کا میرے ذہن میں تصور تک نہیں تھا۔ "ٹھیک ہے!" میں نے کہا۔ "تمہارا اکاؤنٹ کھُل جائے گا لیکن اس سلسلے میں کچھ ضروری معلومات......"

اُس نے ایک بار پھر درمیان ہی سے میری بات کاٹ دی۔ "ضرور۔" اُس نے اپنی جیب سے چند کاغذات نکال کر میرے ہاتھ میں تھما دیئے۔ "سبھی اہم معلومات ان کاغذات میں محفوظ ہیں۔ مسٹر وائیڈل کی رہائش گاہ کا پتہ، ان کے مشیروں وکلا کے نام و پتے، بینکرز اور بروکرز کے حوالہ جات اور امریکن ایکسپریس کے حساب کی بیباقی کی رسید۔ تمہیں ہر چیز ان کاغذات میں مل جائے گی۔ مطمئن ہو جاؤ تو اگلے ہفتے کی ٹوکیو، جانس برگ اور ہانگ کانگ کی پروازوں کا شیڈول تیار کرنا شروع کر دو۔ ہر پرواز میں دو افراد ہوں گے، وی۔ آئی۔ پی ان افراد کے لئے تمہی کو ہر جگہ پانچ ستاروں والے ہوٹل اور ایک پرائیویٹ کار کا چھ دن کے لئے انتظام کرنا پڑے گا۔ تمہارا تخمینہ موصول ہوتے ہی تمہیں مزید اہم تفصیلات سے آگاہ کر دیا جائے گا۔ خدا حافظ!"

وہ مجھ سے ہاتھ ملائے بغیر اور میری سیکریٹری مس فرائیڈے کو دیکھے بغیر بڑی بے نیازی کے ساتھ میرے آفس سے باہر نکل گیا۔

"کون تھا یہ بدتمیز؟" فرائیڈے نے شاید زندگی میں پہلا شخص دیکھا تھا جو اس کے حُسن سے متاثر نہیں ہو سکا تھا۔

"اس کا نام ورنن ڈائر ہے اور اب یہ شخص اکثر یہاں آتا جاتا رہے گا۔" پھر بہت ہی مختصر الفاظ میں، میں نے اسے ڈائر کی آمد کا مقصد بتایا۔

فرائیڈے کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ "دو لاکھ ڈالر؟"

"ہاں۔ کہتا تو وہ یہی ہے۔" میں نے ایک کاغذ پر ڈائر کے بتائے ہوئے شہر نوٹ کرتے ہوئے کہا۔ "ان سب مقامات کی پروازوں کے بارے میں مکمل شیڈول تیار کر ڈالو۔"

اس کام سے فارغ ہو کر میں نے امریکن ایکسپریس کے نمبر ڈائل کئے۔

"ہیلو جولئے!" میں نے اس کی آواز سُنتے ہی کہا۔ "میرے ساتھ جانسن کے ریستوران میں ایک سینڈوچ کھانے کے لئے چل سکتے ہو؟"

"ایک سینڈوچ میں تو میری داڑھ بھی گرم نہیں ہو گی!"

"ٹھیک ہے سوُر۔ ریستوران میں پہنچ جاؤ۔ میں تمہارے لئے پورے ایک درجن سینڈوچ منگا دوں گا!"

ریسیور رکھ کر میں نے ڈائر کے دیئے ہوئے کاغذات پر نظر دوڑائی۔ اس کے باس ہنری وائیڈل کی رہائش گاہ پیراڈائز لارگو میں تھی۔ وہاں صرف بہت بڑے امیر ہی رہتے تھے۔ پیراڈائز سٹی، میامی اور نیویارک کے بینکوں میں اس کے کھاتے کھُلے ہوئے تھے۔ اس کے احباب، وکلاء اور مشیروں میں بیشتر افراد ایسے تھے جنہیں بین الاقوامی شہرت حاصل تھی۔



"میں رہوڈا کے پاس جا رہا ہوں۔" میں نے فرائیڈے سے کہا۔ "اس کے بعد جولیئے کے ساتھ لنچ کھانے کے لئے جانسن کے ریسٹوران میں چلا جاؤں گا۔"

رہوڈا اور میری شادی کو اب دو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا تھا۔ میری اور اس کی ملاقات ہوسٹن میں ہوئی تھی۔ اُس وقت ٹریولنگ ایجنسی میں میری حیثیت کلرک سے زیادہ نہیں تھی جبکہ رہوڈا ایک ہوٹل میں ویٹریس کے فرائض انجام دیتی تھی۔ ملاقات کے تھوڑے ہی دنوں بعد ہم دونوں ایک دوسرے سے بے تکلف ہو گئے۔ اس کے پاس ایک کمرے والا چھوٹا سا اپارٹمنٹ تھا۔ میں اس کے ساتھ ہی رہنے لگا۔ وہ نوجوان، پُرکشش اور متناسب اعضاء والی حسین لڑکی تھی اور سب سے پہلے اسی نے شادی کی پیشکش کی تھی۔ "جب ہمیں ایک ہی ساتھ اُٹھنا بیٹھنا اور سونا ہے تو کیوں نہ ہم شادی کر لیں۔" میں نے سوچا کہ ممکن ہے رہوڈا سے شادی کرنے کے بعد میں ویلیری کو بھول جاؤں۔ میری یہ توقع بالکل احمقانہ تھی لیکن میں اس لڑکی کو فراموش کر دینا چاہتا تھا جس نے چار سال قبل مجھے اپنی محبت کا فریب دیا تھا۔ چنانچہ میں نے رہوڈا کی بات مان لی۔ شادی کے بعد مجھے اچانک معلوم ہوا کہ اپنے حسن، کشش اور متناسب اعضاء کے باوجود رہوڈا بڑی سرد لڑکی تھی۔ اس کے خالی وقت کا زیادہ حصہ کہانیاں اور ناول پڑھنے میں گزرتا تھا۔

جب مجھے پیراڈائز سٹی میں ٹریولنگ ایجنسی کے انچارج کی حیثیت سے بھیجا گیا تو رہوڈا نے میری اجازت لئے بغیر ہوٹل کی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔ وہ تو اچھا یہ ہوا کہ فوراً ہی اسے پیراڈائز سٹی کی ایک دکان پر سیلز گرل کی ملازمت مل گئی ورنہ آج کے زمانے میں میرے لئے اس کا خرچ برداشت کرنا بہت مشکل ہو جاتا۔

"رہوڈا!" میں نے دکان کے دروازے پر پہنچ کر اُسے مخاطب کیا۔ "آج میں تمہارے ساتھ لنچ نہیں کر سکوں گا۔"

دکان میں کوئی گاہک نہیں تھا اور وہ حسبِ عادت ایک میگزین کے مطالعے میں کھوئی ہوئی تھی۔ ایک لمحے کے لئے اس نے اپنی نظریں اوپر اُٹھائیں۔ "اوکے۔ اب تم سے شام کو ملاقات ہو گی۔"

کچھ دیر بعد جانسن کے ریسٹوران میں جولیئے کے ساتھ بیٹھا ہوا میں اس سے پوچھ رہا تھا۔ "کبھی تم نے مسٹر ہنری وائیڈل کا نام سنا ہے؟"

"ہاں ہاں۔ میں اُس سے خوب اچھی طرح واقف ہوں۔ ہماری ایجنسی میں اس کا خاصا بڑا اکاؤنٹ تھا لیکن جب اس کے سیکریٹری نے یہ بتایا کہ وہ اپنا اکاؤنٹ ہمارے ہاں سے ختم کر رہا ہے تو میں خوشی سے اُچھل پڑا۔"

میں نے غور سے اُس کی طرف دیکھا۔ "مذاق مت کرو، جولیئے۔"

"میں حقیقت بتا رہا ہوں۔ یہ بات بڑی احمقانہ سی معلوم ہوتی ہے کہ دو لاکھ ڈالر سے زیادہ کا اکاؤنٹ ختم کر کے خوش ہوا جائے لیکن تم اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ اٹھارہ مہینے تک اس اکاؤنٹ کے باعث مجھے کتنی مصیبتوں اور پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑا۔ شاید ہی کوئی دن ایسا گزرا ہو جب مجھے وائیڈل کا کام نہ کرنا پڑا ہو۔ کبھی کبھی تو بیس بیس گھنٹے اسی کے کام میں لگ جاتے تھے۔"

"تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وائیڈل کے اکاؤنٹ سے تمہاری ایجنسی کو کوئی فائدہ نہیں ہوا؟"

"نہیں۔" اس نے تردید کی۔ "لیکن ہمیں جتنی دردسری ہوئی اس کے مقابلے میں منافع کی کوئی حیثیت نہیں۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ وائیڈل کا سیکریٹری ڈائر روزانہ کسی نہ کسی کاروبار کے سلسلے میں شہر کے بڑے سے بڑے ہوٹل میں مجھے ڈنر کے لئے بلاتا تھا اور بعد میں اکل و شرب کا سارا بل مجھے ادا کرنا پڑتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ اٹھارہ مہینوں میں میں نے صرف ڈائر کے کھانے پینے پر چار ہزار ڈالر سے زیادہ خرچ کر دیئے۔"

"مسٹر وائیڈل کے بارے میں کیا کہتے ہو؟"

"میری اُس کی کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ البتہ یہ ضرور جانتا ہوں کہ وہ پیراڈائز لارگو جیسے امیر ترین علاقے میں رہتا ہے۔ اس کے پاس اپنی موٹر بوٹ، رولس رائس، ایک خوبصورت بیوی اور بےشمار، بیشمار دولت ہے۔"

"اس کی آمدنی کا ذریعہ کیا ہے؟"

"دنیا کی کئی حکومتوں کو ان کا مطلوبہ سامان سپلائی کرتا ہے۔ اس کے دو سو ملازمین سفر میں مصروف رہتے ہیں اور ان کے سفر کا سارا انتظام ہماری ایجنسی کو کرنا پڑتا تھا۔ آج ہی کے اخبار میں یہ خبر چھپی ہے کہ لیبیا انگلینڈ سے بجلی کا سامان خرید رہا ہے اور میں یہ شرط لگانے کے لئے تیار ہوں کہ لاکھوں ڈالر کے منافع کا یہ سودا وائیڈل کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔"

میں نے آہستہ سے کہا۔ "اب ڈائر ہمارے ہاں اکاؤنٹ کھولنا چاہتا ہے۔ اُس نے مجھ سے چند پروازوں کا شیڈول بھی مانگا ہے۔"

"میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ ہمارے ہاں سے فارغ ہو کر اب وہ تمہارے پاس پہنچا ہو گا اور میں تمہیں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ اُس نے تم سے ٹوکیو، جانس برگ اور ہانگ کانگ کی پروازوں کے بارے میں کہا ہو گا۔ ٹریول ایجنسیوں کو وہ اسی طرح آزمایا کرتا ہے لیکن جب حقیقت میں اسے بزنس کی بات کرنا ہوتی ہے تو وہ لنچ یا ڈنر کے بغیر کچھ نہیں کہتا۔ اگر تم یہ سمجھو کہ ڈائر سے کوئی چیز بالکل مفت مل جائے گی تو یہ تمہاری بہت بڑی بھول ہو گی۔"

"وہ رقم جو ٹریول ایجنسی خرچ کرتی ہے محفوظ رہتی ہے؟"

"یقیناً۔ وائیڈل زرِ ضمانت کے طور پر دو لاکھ ڈالر پہلے ہی جمع کرا دیتا ہے اور اس سے قبل کہ نصف رقم خرچ ہو، وہ بروقت ادائیگی کر دیتا ہے۔" پھر گفتگو کا موضوع بدلتے ہوئے اس نے کہا۔ "کلفے! بہت دنوں سے تمہارے ساتھ گولف کھیلنے کا موقع نہیں ملا۔"

"اگر تمہیں مجھ سے ہارنے کا ایسا ہی شوق ہے تو اتوار کو کلب پہنچ جاؤ۔" میں نے ہنس کر جواب دیا۔

دفتر واپس پہنچ کر سب سے پہلے میں نے اپنے ہیڈ آفس کو، جو

میامی میں تھا، فون کیا اور منیجر کو وائیڈل کے اکاؤنٹ کے بارے میں بتایا۔

"یہ وہ اکاؤنٹ ہے کلے!" منیجر نے کہا۔ "جس پر کئی ماہ سے میری نظریں لگی ہوئی تھیں۔ لیکن میں سمجھتا تھا کہ وائیڈل امریکن ایکسپریس کو ہرگز نہیں چھوڑے گا۔"

"امریکن ایکسپریس کا انچارج میرا دوست ہے اور وہ وائیڈل کا اکاؤنٹ ختم ہونے پر بہت خوش نظر آتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بیٹھے بٹھائے ہم لوگ سر درد کا شکار ہو جائیں۔"

"دو لاکھ ڈالر کی خاطر درجنوں سر درد برداشت کئے جا سکتے ہیں۔" اس نے کہا۔ "وائیڈل کا اکاؤنٹ مل گیا تو میں تمہاری مدد کے لئے اسٹاف میں اضافہ کر دوں گا۔"

"مگر مجھے وائیڈل کا سیکریٹری کوئی اچھا آدمی نہیں لگا۔"

"اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وائیڈل کی رقم بھی اچھی نہیں ہوگی۔"

ہیڈ آفس کی اجازت ملنے پر میں نے اپنی سیکریٹری فرائیڈے سے ڈائر کے نام اس مضمون کا خط لکھوایا کہ مسٹر وائیڈل کا اکاؤنٹ کھولنے کے بارے میں ابھی سنجیدگی سے غور کیا جا رہا ہے۔ جونہی ہم لوگ کسی نتیجے پر پہنچے، اسے آگاہ کر دیا جائے گا۔ دراصل میں ڈائر پر یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ وائیڈل کا اکاؤنٹ ہمارے لئے کوئی بہت بڑی اہمیت نہیں رکھتا۔

ان سب کاموں سے فارغ ہو کر، شام کے وقت، میں رہوڈا کو لینے کے لئے اس کی دکان پر پہنچا۔ وہ ایک گاہک کو سودا دے رہی تھی، اس لئے میں برآمدے میں رُک کر اس کا انتظار کرنے لگا۔

"خدا کی پناہ!" رہوڈا نے کام سے نمٹ کر میرے پاس آ کر کہا۔ "تم کتنے خوش قسمت ہو کہ دن بھر کرسی پر بیٹھے ہوئے کام کرتے رہتے ہو۔ ایک میں ہوں کہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی نہیں بیٹھ سکتی۔"

کار اسٹارٹ کرتے ہوئے میں نے ... یونہی رہوڈا سے پوچھ لیا۔ "تم نے ہنری وائیڈل کا نام سُنا ہے؟"

"کل اس کی بیوی ہماری دکان میں آئی تھی۔" اُس نے بتایا۔

"کیسی ہے؟"

"کیا مطلب؟" رہوڈا نے گھور کر میری طرف دیکھا۔ "تم اس میں کیوں دلچسپی لے رہے ہو؟"

"اس کا شوہر دو لاکھ ڈالر کا اکاؤنٹ ہمارے ہاں کھول رہا ہے۔"

"دو لاکھ!" رہوڈا کے مُنہ سے چیخ سی نکل پڑی۔

"مسز وائیڈل نے تمہارے ہاں سے جو سامان خریدا، کیا اس کی قیمت فوراً ادا کر دی تھی؟"

"کئی ہزار ڈالر کا سامان تھا ڈارلنگ!" رہوڈا نے بتایا۔ "مگر اس نے ایک سینٹ بھی نہیں دیا۔ ہماری دکان پر اس کا اکاؤنٹ کھلا ہوا ہے۔ جب اکاؤنٹ میں جمع شدہ رقم ختم ہونے لگتی ہے تو اس کا شوہر دوبارہ اتنی ہی رقم جمع کرا دیتا ہے۔ یہ بات مجھے دکان کے کیشیئر نے بتائی تھی۔"

"کس قسم کی عورت تھی؟"

رہوڈا نے اپنے علاوہ کبھی کسی عورت کو خوبصورت نہیں سمجھا، اس کے نزدیک سبھی عورتوں میں کوئی نہ کوئی عیب ضرور ہوتا تھا مگر نجانے کیوں، پہلی بار اس کے مُنہ سے مسز وائیڈل کے بارے میں تعریفی جُملے نکل پڑے۔ "اسے ایک حسین و دیدہ زیب خاتون کہا جا سکتا ہے۔" پھر فوراً ہی اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ "لیکن وہ ایک ایسی عورت معلوم ہوتی ہے جو کسی کی وفادار نہیں ہو سکتی۔"

چھ سال قبل جب بوسٹن کی ٹریول ایجنسی میں میرا تقرر ہوا تو دفتر میں سب سے پہلے میری نظر اسی پر پڑی اور ایسی پڑی کہ میں دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر ہو گیا۔ سیاہ بالوں، نیلی آنکھوں اور پھولے پھولے گالوں والی ویلیری حُسن کا ایک سڈول مجسمہ تھی۔ میں روزانہ صبح نو بجے سے شام کے پانچ بجے تک اس کے ساتھ کام کیا کرتا تھا۔ پھر ایک روز ہمت کر کے میں نے اسے ڈنر کی دعوت بھی دے ڈالی۔ تین ماہ کے مختصر ترین عرصے میں اس کی محبت میرے جسم کی رگ رگ میں خون کی طرح گردش کرنے لگی تھی۔

"ویلیری!" کھانے کے دوران میں نے اس سے کہا۔ "شاید اب تک تمہیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ اور ہمیشہ کے لئے تمہیں اپنا بنا لینا چاہتا ہوں۔"

اُس نے اپنا سر میرے کندھے پر رکھ دیا۔ "میں بھی تمہیں چاہتی ہوں، کلے! مگر چند مجبوریاں ایسی ہیں کہ میں فی الحال شادی نہیں کر سکتی۔ کیا تم تھوڑے دن تک صبر سے کام نہیں لے سکتے؟"

میں نے تو کبھی سوچا تک نہیں تھا کہ اتنی آسانی سے اس کی محبت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ پوری رات میں نے اسی کے تصوّر میں گزار دی۔ وہ چاہتی تھی کہ میں کچھ دن صبر سے کام لوں، حالانکہ اسے حاصل کرنے کے لئے میں تمام زندگی انتظار کر سکتا تھا۔

اظہارِ محبت کے تھوڑے ہی دنوں بعد ہم دونوں ایک دوسرے سے بےحد قریب ہو گئے۔ ہماری باقاعدہ شادی تو نہیں ہوئی البتہ کئی راتیں ہم نے میاں بیوی کی حیثیت سے گزاریں۔ میں نے اسے ہیرے کی ایک انگوٹھی بھی تحفے کے طور پر دی۔ وہ انگوٹھی میں نے اب تک کی اپنی ساری جمع پُونجی خرچ کرنے کے بعد حاصل کی تھی۔

اسی عرصے میں ٹریولنگ ایجنسی کی جانب سے ایک سال کے لئے مجھے لندن بھیجنے کے احکامات جاری ہو گئے۔ میرے سامنے دو ہی صورتیں تھیں۔ ملازمت سے استعفیٰ دے کر بوسٹن ہی میں رہ جاؤں یا ایجنسی کے احکامات پر عمل کر کے ویلیری کی ناقابلِ برداشت جُدائی کا سامنا کروں۔ ویلیری نے مشورہ دیا کہ ایک سال کی مدّت طویل نہیں ہوتی، مجھے لندن چلا جانا چاہئے۔

"میرا انتظار کرنا ویلیری!" میں نے کہا۔ "اور مجھے اپنی خیریت سے

مطلع کرتی رہنا۔"

لیکن ایسا نہیں ہوا۔ لندن پہنچ کر میں اسے روزانہ خط لکھتا رہا۔ اس نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اسے اچھے خطوط لکھنا نہیں آتے۔ مجھے اس کے بہت ہی کم خطوط موصول ہوئے۔ تقریباً چھ ماہ بعد اچانک ایک رجسٹرڈ پارسل آیا۔ پارسل سے میری دی ہوئی ہیرے کی انگوٹھی اور ایک مختصر سا رقعہ برآمد ہوا۔

ڈیئر کلفے!

میں ہمیشہ کے لئے بوسٹن چھوڑ رہی ہوں۔ تمہیں تکلیف پہنچا کر مجھے بہت دُکھ ہو رہا ہے۔ میں شادی کرنے پر مجبور ہو گئی ہوں۔ تم بھی کسی سے شادی کر لینا۔ جو کچھ ہوا، اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ مجھے معاف کر دینا اور ہمیشہ کے لئے بھلا دینا۔ میں بھی تمہیں بھولنے کی کوشش کروں گی۔

تمہاری ویلیری۔

کئی دنوں تک میری حالت بڑی غیر رہی۔ ویلیری بے وفا نہیں تھی۔ اُس نے خود بھی لکھا تھا کہ وہ شادی کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ آخر وہ کون سی مجبوری تھی جس نے دو محبت بھرے دلوں کو ایک دوسرے سے جُدا کر دیا؟

بوسٹن واپس پہنچ کر یہی سوال میں نے اپنی ایجنسی کے منیجر سے کیا۔

"مجھے ویلیری کی مجبوری کا کوئی علم نہیں۔" منیجر نے بتایا۔ "اُس نے ملازمت چھوڑتے ہوئے صرف یہ بات بتائی کہ چند ذاتی وجوہات کی بنا پر وہ استعفیٰ دے رہی ہے۔"

چار سال گزر گئے۔ میرے دل کا درد جُوں کا تُوں باقی رہا۔ پھر میری ملاقات رہوڈا سے ہوئی۔ میں دل سے چاہتا تھا کہ ویلیری کو بھول جاؤں لیکن رہوڈا سے شادی کرنے کے بعد بھی ویلیری کو بھلانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

اگلے روز دفتر میں ہیڈ آفس سے فون آیا۔ "مسٹر وائیڈل کے بارے میں تفصیلات معلوم کی جا چکی ہیں۔ اس کے بینکرز اور بروکرز نہ صرف اس سے مطمئن ہیں بلکہ اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ تمہیں یہ سُن کر حیرت ہوگی کہ مسٹر وائیڈل کے پاس کوئی چیز ذاتی نہیں ہے۔ اس کا مکان اور مکان کا سارا فرنیچر کرایہ کا ہے۔ اس کی چھ کاریں بشمول موٹر بوٹ کرایہ پر لی گئی ہیں۔ اس کے پاس چھ ٹی۔ وی سیٹ اور پانچ الیکٹرک کے ٹائپ رائٹر بھی ہیں اور انہیں بھی کرایہ پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس کی بیوی کے بیشتر زیورات بھی کرائے کے ہیں۔ البتہ قابلِ تعریف بات یہ ہے کہ اُس نے ہر جگہ پیشگی زرِ ضمانت جمع کرا رکھا ہے اور آج تک کسی کو رقم کی ادائیگی کے سلسلے میں اس سے کوئی شکایت نہیں ہوئی۔"

تقریباً ساڑھے دس بجے ورتن ڈائر کا فون موصول ہوا۔ "تمہارا ارسال کردہ شیڈول مجھے مل گیا ہے اور امریکن ایکسپریس کے مقابلے میں تمہارا تخمینہ دس فیصدی زیادہ ہے۔"

"اُن لوگوں نے اٹھارہ ماہ قبل تمہیں تخمینہ پیش کیا تھا۔ اس عرصے میں ہر چیز کی قیمت بڑھ چکی ہے۔ میں نے جو تخمینہ بھجوایا ہے، وہ موجودہ قیمتوں کے مطابق ہے۔"

میرے جواب سے وہ کچھ مطمئن ہوا۔ "اکاؤنٹ کھولنے کے بارے میں تم نے کوئی فیصلہ کیا یا نہیں؟"

"تمہیں یہ سُن کر خوشی ہوگی کہ ہم لوگ تمہارا اکاؤنٹ کھولنے پر راضی ہو گئے ہیں۔"

"اگر یہ بات ہے تو ایک بجے کاک ڈیور ریستوران میں میرے ساتھ کھانا کھاؤ۔ کھانے کے دوران، ہم لوگ ضروری شرائط و ضوابط پر بھی گفتگو کر لیں گے۔"

کاک ڈیور ریستوران شہر کے اُن مہنگے ریستورانوں میں سے تھا جس میں کوئی شخص اگر ایک سانس بھی لیتا تو کم سے کم اسے ڈیڑھ ڈالر ادا کرنا پڑتے تھے۔

"دعوت کا بہت بہت شکریہ مسٹر ڈائر!" میں نے کہا۔ "لیکن میں اتنا مصروف ہوں کہ ایک لمحے کے لئے بھی آفس کو نہیں چھوڑ سکتا۔"

"کیا مطلب؟" اُس نے پوچھا۔ "کیا تم دوپہر کو کھانا نہیں کھاتے؟"

"یہیں دفتر میں منگوا لیتا ہوں۔ مصروفیت کے باعث باہر نہیں جاتا۔"

"عجیب آدمی ہو۔ امریکن ایکسپریس والے ہمیشہ میری دعوت قبول کر لیا کرتے تھے۔ ویسے بھی، اخلاقی اعتبار سے تمہیں میری بات ماننا چاہیئے۔"

"مسئلہ اخلاق کا نہیں، وقت کا ہے۔" میں نے کہا۔ "رہی تمہارے ساتھ کھانے والی بات تو تم میرے پاس چلے آؤ اور آج کا کھانا میرے ساتھ کھا لو۔"

دوسری جانب چند لمحوں تک خاموشی چھائی رہی۔ "تین بجے تک پہنچ رہا ہوں۔" اُس نے اس طرح کہا جیسے حلق میں پھنسا ہوا نوالہ پیٹ میں اتار رہا ہو۔

ڈائر تین بجے کے بجائے چار بجے سہ پہر کو پہنچا۔ اس وقت میرے پاس ایک سیاح بیٹھا ہوا تھا۔ ڈائر دفتر کے باہر ٹہل کر میرے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ وہ بار بار اپنی گھڑی اور میری طرف نظر ڈالتا لیکن میں نے کوئی توجہ نہیں دی۔ بالآخر جب میرے پاس بیٹھا ہوا سیاح چلا گیا تو میں نے ڈائر کو اندر آنے کا اشارہ کیا۔

"مجھے افسوس ہے کہ تمہیں انتظار کی زحمت اٹھانا پڑی۔" میں نے کہا۔ "مگر تم نے تین بجے آنے کو کہا تھا۔"

وہ بھیڑیئے کی طرح غراتا ہوا بیٹھ گیا۔ "اکاؤنٹ کھولنے سے قبل میں تم سے چند شرائط طے کرنا چاہتا ہوں۔"

"مجھے افسوس ہے، ہم کسی کی شرائط پر اکاؤنٹ نہیں کھولتے، بلکہ اکاؤنٹ کھلوانے والے کو ہماری شرائط ماننا پڑتی ہیں۔"

میرا جواب اتنا بھرپور تھا کہ ڈائر کو سنبھلنے میں ایک منٹ صرف ہو گیا۔

"اتنا بڑا اکاؤنٹ کھولنے پر میرا حصہ کیا ہوگا؟"

"حقیقت سے تمہاری مراد اگر کسی قسم کی رشوت ہے تو مجھے افسوس ہے، تمہیں ایک سینٹ بھی نہیں مل سکے گا۔" میں نے ترش لہجے میں کہا۔ "اس شہر میں کئی ٹریولنگ ایجنسیز ایسی ہیں جو اچھی خاصی رشوت دے سکتی ہیں، ہم لوگ خدمت کرنا جانتے ہیں، رشوت دینا نہیں جانتے۔"

ڈائر کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ "تمہارا مطلب ہے، مجھے کچھ نہیں مل سکے گا؟"

"ہاں مسٹر ڈائر! انہیں خدمت کے علاوہ کچھ اور نہیں مل سکے گا۔"

اس کی آنکھوں سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے مجھ سے انتہائی نفرت ہو گئی ہے مگر اچانک اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک بڑا سا لفافہ نکالا اور میرے سامنے پھینک دیا۔

"پورے دو لاکھ ڈالر ہیں، انہیں گن کر ہمارا اکاؤنٹ کھول لو۔" اس نے کہا۔ "رقم کے ساتھ ضروری ہدایات بھی ہیں۔ آج ہی سے ہمارے کام میں لگ جاؤ۔ ہمیں ہر حال میں تمہاری معیاری خدمات کی ضرورت ہے۔"

میرے اشارے پر مس فرائیڈے نے لفافے سے نکال کر نوٹ گنے اور اکاؤنٹ کھولنے کی رسید پر میرے دستخط کرا کر، رسید اس کے حوالے کر دی۔ رسید لیتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور ایک چوٹ کھائے ہوئے سانپ کی طرح پھنکارتا ہوا باہر نکل گیا۔

صبح دس بجے میں نے دفتر سے ڈائر کو فون کیا۔ "ٹوکیو کی پروازوں کا شیڈول تیار کیا جا چکا ہے، اسے ڈاک سے تمہارے پاس بھجوا دوں یا تم کسی شخص کو بھیج کر منگوا لو۔"

"تم خود ہی لے آؤ۔" اس نے کہا۔ "مجھے کاروبار کے سلسلے میں مزید ہدایات دینی ہیں۔ میں اپنے قیمتی وقت کو تمہارے آفس میں آ کر ضائع نہیں کر سکتا۔"

مجھے پہلے ہی اس بات کی توقع تھی کہ وہ مجھ سے بدلہ ضرور لے گا۔

ڈائر کے پاس جانے سے قبل میں نے ہیڈ آفس کو فون کیا۔ "مسٹر وائیڈل کا اکاؤنٹ کھولا جا چکا ہے۔ ایجنسی کا کام روز افزوں ترقی پر ہے۔ جتنی جلدی ممکن ہو سکے، میری مدد کے لئے کسی اور شخص کو بھیجو۔"

"تمہیں اپنا ساتھی ادلسن یاد ہے؟"

"وہی جو فلوریڈا چلا گیا تھا؟"

"ہاں۔ وہ فلوریڈا سے واپس آ گیا ہے اور ہم اسے تمہارے پاس بھیج رہے ہیں۔"

مجھے اپنے جسم میں خوشی کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ میں نے ادلسن کو ویلیری کے جانے کے بعد سے ابھی تک نہیں دیکھا تھا۔ اس کے نام کے ساتھ ہی ساتھ ویلیری کی یاد تازہ ہو گئی۔

میں نے فرائیڈے کو ہدایت کی کہ وہ ایک اور ڈیسک کا فوری طور پر انتظام کر لے۔ پھر فون کر کے رہوڈا کو بتایا کہ میں آج بھی اس کے ساتھ لنچ نہیں کر سکوں گا۔

وائیڈل کا گھر محل سے کم نہیں تھا۔ ایک ملازم نے مجھے ملاقاتیوں کے ایک بڑے سے کمرے میں لے جا کر بٹھا دیا۔ وہاں پہلے ہی آٹھ افراد ڈائر سے ملنے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد میرا نمبر آیا۔

"بیٹھ جاؤ کلے!" ڈائر نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے مجھ سے کہا۔

میں نے پروازوں کا شیڈول اس کے سامنے رکھ دیا۔ وہ کاغذات کا بغور جائزہ لینے لگا۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ میری کوئی غلطی تلاش کرنا چاہتا ہے۔

"پیسیفک ہوٹل؟" اس نے معاً کاغذ سے نظریں اٹھا کر کہا۔

"بہترین ہوٹل ہے، چار ستاروں والا۔" میں نے بتایا۔ "اس میں باغ بھی ہے اور نہانے کا تالاب بھی۔ اور امپیریل کے مقابلے میں یہ ہوٹل پُرسکون بھی ہے۔"

"ہمارے آدمیوں کے پاس باغ میں گھومنے اور تالاب میں نہانے کا وقت نہیں ہو گا۔ اور جب وہ ہوٹل میں واپس آئیں گے، اس وقت قدرتی طور پر سکون ہو گا۔ ان کے لئے پانچ ستاروں والے امپیریل میں انتظام کرو۔"

"تمہاری مرضی۔" میں نے کہا۔ "آئندہ مجھے پہلے سے بتا دینا کہ تمہارے آدمیوں کو کس قسم کے ہوٹلوں کی ضرورت ہو گی؟"

"صرف پانچ ستاروں والے اعلیٰ درجے کے ہوٹلوں کی۔" اس نے کہا۔ "تین بجے تک واؤچر میرے پاس لے آؤ۔"

"مجھے افسوس ہے۔ تین بجے میں نے ایک سیاح کے ساتھ لنچ کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔"

"چار بجے آ جانا۔"

"چار بجے بھی نہیں آ سکتا۔ مجھے ایک شخص سے ملنا ہے۔"

"اتنا بڑا اکاؤنٹ کھولنے کے بعد، مجھے تم سے بہترین خدمت کی توقع ہے۔ تم ہر حال میں چار بجے میرے پاس پہنچ جاؤ۔"

"میں اب بھی معذرت خواہ ہوں مسٹر ڈائر! اگر واؤچر اتنے اہم ہیں تو تم اپنے لنچ کے بعد ہمارے آفس کیوں نہیں آ جاتے؟"

ہم دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں پھر سب سے پہلے اس نے اپنی نگاہیں دوسری جانب موڑ لیں۔ "ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔" اس نے غصے سے کہا۔ "جہاں اتنی دیر ہو چکی ہے، تھوڑی سی دیر اور سہی۔" پھر اس نے ایک اور کاغذ میرے ہاتھ میں تھما دیا۔ "ان پروازوں کا انتظام بھی تمہی کو کرنا ہے لیکن ہوٹل کے واؤچر میرے مشورے کے بغیر تیار مت کرنا۔"

"او کے۔" میں جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھہرو۔" وہ بولا۔ "میں تمہیں یہ بتانا تو بھول ہی گیا کہ اگلے منگل سے پانچ روز کے لئے ہمیں مسلسل چوبیس گھنٹوں تک تمہاری خدمات کی ضرورت ہو گی۔"

"چوبیس گھنٹوں تک؟"

"ہاں، میں نے یہی کہا ہے۔ مسٹر وائیڈل سان سلویڈور جا رہے

ہیں۔ مسز وائیڈل ان ہی کے ساتھ جائیں گی۔ مسٹر وائیڈل بزنس کے سلسلے میں مصروف رہیں گے۔ "وہ تمہارا کام یہ ہوگا کہ مسز وائیڈل کو شہر کی سیر کراؤ۔ ہر چیز وی۔آئی۔پی ہونا چاہیئے۔ ایرکنڈیشنڈ کاریں ہوں، پانچ ستاروں والا ہوٹل ہو۔ ٹکٹ بھی فرسٹ کلاس کے ہوں گے۔ باقی تمام ہدایات اس لفافے میں درج ہیں۔" اس نے ایک اور لفافہ میرے ہاتھ میں تھما دیا۔

جہاں تک عورتوں کو شہر کی سیر کرانے کا تعلق ہے، یہ بات میرے بس کی نہیں تھی۔ "سان سلویڈور میں ہماری ایجنسی کی شاخ ہے۔ وہ لوگ بخوشی مسز وائیڈل کو شہر کی سیر کرا دیں گے اور تم لوگ بھی میری آمد و رفت کے غیر ضروری اخراجات سے بچ جاؤ گے۔"

"لیکن میں مسٹر وائیڈل کو بتا چکا ہوں کہ تم بخوشی ان کی بیگم کی خدمت کرنے پر راضی ہو گئے ہو۔"

میں نے صورت حال پر غور کیا۔ مسئلہ صرف ڈائرکٹر کی پوزیشن کا نہیں، ہماری ایجنسی کی خدمات کا بھی تھا۔ میں کسی بھی قیمت پر سونے کی چڑیا کو ہاتھ سے چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔

"اگر میں پانچ روز تک باہر رہا تو تمہاری مزید ہدایات پر کس طرح عمل کرا سکوں گا؟"

"جب تک تم واپس نہیں آجاؤ گے، تمہاری ایجنسی کو کوئی ہدایت نہیں کی جائے گی۔"

دفتر آیا تو اولسن موجود تھا اور فرائیڈے کے ساتھ مختلف مسافروں سے نمٹ رہا تھا۔ اسے ڈسٹرب کرنا مناسب نہ سمجھ کر، میں اس کی جانب خیر مقدم کے انداز میں ہاتھ ہلاتا ہوا اپنی ٹیبل پر پہنچ گیا۔

میامی کے ہیڈ آفس کو مسٹر اور مسز وائیڈل کے ساتھ میرے سان سلویڈور جانے پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ "اگر تمہاری غیر موجودگی میں ڈائرکٹر ہمیں تنگ نہ کرے۔" ہیڈ آفس سے کہا گیا۔ "تو ہمارے خیال میں تمہیں ضرور جانا چاہیئے۔ اس عرصے میں تمہاری تفریح بھی ہو جائے گی اور مسٹر وائیڈل کا قرب بھی حاصل ہو جائے گا۔ اس سے کسی عام آدمی کا ملنا آسان نہیں ہے۔"

پانچ بج کر چالیس منٹ پر میری اور اولسن کی باقاعدہ ملاقات ہوئی۔

"تم سے دوبارہ مل کر خوشی ہو رہی ہے، کلے!" اس نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ "کتنے عرصے بعد ہم لوگ ملے ہیں؟ شاید چھ سال بعد؟"

"تقریباً اتنا ہی عرصہ ہو چکا ہے۔" میں نے کہا۔ "یہ بتاؤ تمہارے قیام و طعام کا کیا ہوگا؟"

اولسن نے فرائیڈے کی جانب دیکھا جو میز صاف کر رہی تھی۔ "اس لڑکی نے میرے لئے ایک اپارٹمنٹ کا انتظام کر دیا ہے۔"

"ابھی تم اپنے اپارٹمنٹ میں نہیں جاؤ گے۔ میرے گھر چل کر کھانا کھاؤ گے۔ میں تمہیں اپنی بیوی رہوڈا سے بھی ملوانا چاہتا ہوں۔"

رہوڈا مہمانوں کو دیکھتے ہی زندہ ہو جاتی تھی۔ یہی اولسن کے ساتھ بھی ہوا۔ اولسن نے نہ صرف اس کے حسن اور لباس کی تعریف کی بلکہ مجھے بھی ایسی اچھی بیوی ملنے پر مبارکباد دی۔

"ویلیری کو تو بھول ہی گئے ہو گے؟" اولسن نے تعریفی نظروں سے رہوڈا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میں گلاسوں میں شربت انڈیل رہا تھا۔ اولسن کی بات پر ایسا گھبرایا کہ تھوڑا سا شربت میرے لباس پر بھی چھلک گیا۔

رہوڈا نے بڑے اطمینان سے میوے کی پلیٹ اولسن کی جانب بڑھاتے ہوئے پوچھا۔ "ویلیری کون ہے؟"

اولسن نے قہقہہ لگایا۔ "تمہارے شوہر نے تمہیں کچھ نہیں بتایا؟"

"نہیں۔ یہ مجھے کچھ نہیں بتاتے۔ کوئی خاص بات ہے؟"

"تم سمجھتی ہو کہ میں انہیں کچھ نہیں بتاتا۔" میں نے کہا۔ "حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ تم خود میری کوئی بات نہیں سنتیں۔ بہرحال ویلیری کے بارے میں خاص بات صرف اتنی ہے کہ وہ بوسٹن کے دفتر میں میرے ساتھ کام کیا کرتی تھی۔"

اولسن بولا۔ "بہت ہی خوبصورت، فرض شناس اور محنتی لڑکی تھی۔"

میں نے کنکھیوں سے اُسے دیکھا کہ رہوڈا کو ویلیری کی تعریف پسند نہیں آئی ہے۔ اس نے اپنی نظریں میرے چہرے پر جمادیں۔ "میں شرط لگا سکتی ہوں کہ تم اس سے محبت کرتے تھے۔"

کوئی شک نہیں، میں ویلیری سے محبت کرتا تھا بلکہ اب بھی اس کی محبت میں گرفتار تھا مگر رہوڈا کے سامنے اعتراف کرتے ہوئے مجھے جھجک سی محسوس ہو رہی تھی۔

"آج تک میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ کلے نے مجھ سے شادی کیوں کی ہے۔" رہوڈا نے اولسن سے کہا۔ "یہ ہمیشہ مجھ سے کہتے رہتے ہیں کہ مجھے کوئی کام نہیں آتا۔ صبح سے شام تک پریشان کر کے رکھ دیتے ہیں۔ افسوس، انھوں نے ویلیری سے شادی نہیں کی جو بہت ہی خوبصورت اور محنتی لڑکی ہے۔"

اس کی آواز کی تلخی نے اولسن کو پریشان کر دیا۔ "نہیں مسز کلے! میں نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ تم خوبصورت اور محنتی نہیں ہو۔"

تھوڑی دیر کے لئے وہاں خاموشی چھا گئی۔ اولسن موضوع بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے مجھ سے مخاطب ہوا۔ "سفر پر کب جا رہے ہو؟"

"کیسا سفر؟" رہوڈا نے چونک کر پوچھا۔

میں نے مختصر الفاظ میں سان سلویڈور کے سفر کے سلسلے میں بتایا۔ شادی کے بعد پہلی مرتبہ ہم دونوں کچھ دنوں کے لئے جُدا ہو رہے تھے۔

"میرے دُکان پر آنے جانے کا کیا بندوبست ہوگا؟"

"یہاں سے بس جاتی ہے اور یہاں تک آتی بھی ہے۔"

"میں بدبودار دھواں چھوڑتی ہوئی بسوں میں نہیں بیٹھ سکتی۔"

"مسز کلے!" اولسن نے مصالحت کے طور پر کہا۔ "میں تمہیں اپنی کار پر دکان اور گھر تک پہنچایا کروں گا۔"

"شکریہ اولسن!" پھر وہ میری طرف گھومی۔ "تم مسز وائیڈل کو سیر و تفریح کراؤ گے۔ وہ ایسی عورت ہے جو تمہیں اپنے بستر تک کھینچ کر لے جائے گی۔"

میں نے اس بات کی ہر ممکن کوشش کی کہ غصہ نہ آنے پائے۔ "ان فضول اور واہیات باتوں کو ذہن سے نکال دو ہنی!" میں نے کہا "ایجنسی کی طرف سے مجھے ایک کام سونپا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اسے کتنی خوش اسلوبی اور دیانتداری سے انجام دینا چاہیئے۔"

کوئی جواب دینے کے بجائے وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور زمین پر پیر پٹختی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ ہم دونوں نے اس کا کمرہ بند ہونے کی آواز سنی۔

"یہ عورتیں بھی خوب ہوتی ہیں۔" میں نے جھینپ مٹانے کے لئے کہا

ادلسن نے موضوع بدل دیا "مجھے تو وائیڈل کوئی بڑا ہی پُراسرار شخص نظر آتا ہے۔"

"ہوگا۔" میں نے کہا "ابھی تک میری اس کی ملاقات نہیں ہوئی۔"

"پانچ سال قبل میں نے اُسے دیکھا تھا۔ بہت معمولی سا شخص تھا۔ اکانومی کلاس میں سفر کرتا تھا۔ قد و قامت کے اعتبار سے اُسے بونا کہا جاسکتا ہے۔ گنجے سر اور چھوٹی سی داڑھی نے اسے مزید مضحکہ خیز بنا دیا ہے۔ اب سنا ہے کہ وہ لاکھوں میں کھیلتا ہے اور اس کے سینکڑوں ملازم ہیں۔"

"تم نے دُرست ہی سُنا ہے۔" میں نے آہستہ سے کہا۔

٭ ٭ ٭

اگلے چار دن مجھے سفر کی تیاری میں لگ گئے۔ اس عرصے میں اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے رہوڈا، ویلیری کا نام لے لے کر مجھ پر طنز کے تیر برساتی رہی۔ سفر پر روانہ ہونے سے ایک روز قبل ادلسن نے میری اور رہوڈا کی دعوت کی۔

"ایک بات بتاؤ کلے۔" رہوڈا نے مجھ سے اس وقت کہا جب میں ادلسن کے پاس بیٹھا ہُوا کافی پی رہا تھا "ویلیری تمہاری محبوبہ تھی؟"

میرے ہاتھ سے پیالی چھوٹتے چھوٹتے بچی۔ "نہیں!" میں نے بگڑ کر کہا "دیکھو رہوڈا یہ بات اچھی طرح سے سمجھ لو کہ تم بار بار اس کا نام میرے سامنے نہیں لوگی۔ تمہارے نزدیک یہ کوئی مزاحیہ بات ہوسکتی ہے مگر میرے نزدیک یہ ہنسی کی بات نہیں ہے۔"

اس نے کافی کا ایک گھونٹ لیا۔ "ہاں تمہارے نزدیک تو یہ بہت ہی سنجیدہ بات ہے۔ غالباً تم ابھی تک اس کی محبت میں تڑپتے ہو۔"

"بس کرو رہوڈا۔ میں یہ احمقانہ باتیں پسند نہیں کرتا۔"

"پسند کرو یا نہ کرو، مگر تم اپنی اور ویلیری کی محبت سے انکار نہیں کرسکتے۔"

"مجھے ضرورت بھی نہیں ہے کہ تمہارے ہر مفروضے کا انکار کرتا پھروں۔"

"چلو کوئی بات نہیں۔ پانچ دن اس بدمعاش مسٹر وائیڈل کے ساتھ گزارو گے تو ویلیری کو بھول جاؤ گے۔"

مجھے اتنا غصہ آیا کہ کافی کی پیالی میز پر رکھ کر جانے کے لئے کھڑا ہوگیا۔

رہوڈا نے جلدی سے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ "کافی تو ختم کرلو۔"

رات کو ڈبل بیڈ پر اس نے میرے گلے میں اپنی باہیں ڈال کر کہا "میں مذاق کررہی تھی کلے! مجھے معاف کردو۔"

"تمہارے دانت صاف نہیں ہیں۔" میں نے کہا "جلدی سے غسل خانہ میں جاکر اپنے دانت صاف کراؤ ورنہ مجھے ساری رات نیند نہیں آئے گی۔"

"لعنت ہے تم پر!" اس نے غصے سے کہا اور دوسری جانب کروٹ بدل لی۔

٭ ٭ ٭

سان سلوڈور کے ہوائی اڈے پر ایک سیاہ فام انڈین رابرٹو نے میرا استقبال کیا، "گزشتہ رات سینور وائیڈل اور سینورا آچکے ہیں۔ مجھے تمہاری خدمت پر مقرر کیا گیا ہے۔ میں تمہیں ہوٹل لے جانے کے لئے آیا ہوں۔"

تقریباً نصف گھنٹے میں ہم لوگ ہوٹل پہنچ گئے۔ رابرٹو نے سارا سامان میرے کمرے میں پہنچایا۔

"مسٹر وائیڈل کہاں ہیں؟" میں نے کہا "مجھے اپنی آمد کی رپورٹ دینا ہے۔"

"سینور اور سینورا اپنے دوستوں کے ساتھ لنچ کے لئے الکو گئے ہیں اور سات بجے سے پہلے واپس نہیں آئیں گے۔"

میں نے اپنی رسٹ واچ پر نظر ڈالی۔ ابھی صرف ڈیڑھ بجا تھا۔ "اوکے رابرٹو! میرا لنچ یہیں بھجوادو اور پانچ بجے یہاں پہنچ جاؤ۔"

"پھر تو مجھے گھر جانے کا موقعہ بھی مل جائے گا۔ میرا گھر غریبوں والا گھر ہے۔ لیکن مجھے سکون وہیں ملتا ہے۔ بچوں سے کبھی کبھار ہی ملاقات ہوتی ہے۔"

پانچ بجے میں اپنے کمرے سے باہر نکلا تو رابرٹو شہر کے اہم اور قابلِ دید مقامات کا نقشہ لئے ہوئے میرا منتظر تھا۔

"کوئی جگہ رہ تو نہیں گئی؟" میں نے نقشے پر نظر ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں سینور۔" اس نے کہا "یہاں کی دوپہر اور سہ پہر بہت گرم ہوتی ہے، اس لئے میری رائے یہ ہے کہ تم صبح کو گھومنے چلنا۔"

"گھومنے پھرنے کا سارا دارومدار مسٹر وائیڈل پر ہے۔"

"یہ بات سینورا کو بتا دینا۔ اگر وہ دھوپ اور گرمی میں گھومنے چل گئی تو بیمار ہوجائے گی۔"

"بتا دوں گا۔" میں نے کہا "کل صبح ساڑھے آٹھ بجے تم یہیں رہنا تاکہ تمہاری مدد سے پروگرام بنایا جاسکے۔"

اس کے جانے کے بعد میں نے ہوٹل کے تالاب میں غسل کیا۔ اگلے روز مجھے مسٹر وائیڈل کے ساتھ ازکولا کے آتش فشاں کو دیکھنے جانا تھا، اور دوپہر سے پہلے پہلے شہر میں واپس آجانا تھا۔ نہا دھو کر میں ہوٹل کے بار میں چلا گیا۔ پھر اس وقت جب کہ میں اسکاچ کا دوسرا گلاس پی رہا تھا ہنری وائیڈل بار میں داخل ہُوا۔ ادلسن کے کہنے کے مطابق وائیڈل کا قد چار فیٹ دس انچ سے زیادہ نہیں تھا۔ گنجے سر اور چھوٹی سی داڑھی کے علاوہ اس کی توند بھی باہر نکلی ہوئی تھی آنکھیں بڑی بڑی تھیں اور ان میں سُرخ ڈورے تیر رہے تھے۔

جونہی وہ میرے پاس آیا، میں اُٹھ کر کھڑا ہوگیا۔

"تم کلے برٹن ہو؟" اس نے پُوچھا، پھر اپنے سوال کا جواب سنے بغیر بولا "بیٹھ جاؤ۔ شاید تم اسکاچ پی رہے ہو؟ میں نے آج تک کوئی شراب نہیں پی۔ شراب اور سگریٹ تجارتی ذہن کے لئے زہر سے کم نہیں ہوتے۔ تم...

اپنا کمرہ پسند آیا؟ مجھے معلوم ہُوا ہے کہ تم ایک معتبر اور دیانتدار شخص ہو۔ مجھے معتبر اور دیانتدار اشخاص بہت پسند ہیں۔ ٹائر نے میری بیوی کو سیر و تفریح کرانے کے لئے تمہیں بھیجا ہے۔ وہ میرے ساتھ ہی تم سے ملنے آ رہی تھی لیکن میں نے سوچا کہ پہلے خود مل کر اپنا اطمینان کر لوں۔ اب میں بالکل مطمئن ہوں۔"

بارمین نے شربت کا ایک گلاس وائیڈل کے پاس لا کر رکھ دیا۔

"کمرہ نمبر سات۔" وائیڈل نے شربت کی چسکی لے کر کہا "میری بیوی کمرہ نمبر سات میں تمہاری منتظر ہے لیکن ذرا سنبھل کر جانا۔ وہ بڑی بااصول عورت ہے۔"

وائیڈل کے کہنے پر میں بار سے نکل کر سات نمبر کے کمرے پر پہنچا، اور دروازے پر دستک دی۔

"اندر چلے آؤ۔" اندر سے مسز وائیڈل کی مدھم سی آواز سنائی دی۔

میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہُوا۔ سامنے کھڑکی کے پاس سیاہ بالوں، پھولے پھولے گالوں اور نرم و نازک جسم والی جو عورت کھڑی تھی، اگرچہ اس سے ملے ہوئے مجھے چھ سال گزر چکے تھے لیکن میں نے ایک ہی نظر میں اسے پہچان لیا۔ اندر ہی اندر میرا دل خوشی سے چیخ اٹھا۔ وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت اور پرکشش معلوم ہو رہی تھی۔

"ویلیری!" میں نے بے پناہ مسرت کے باعث کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا "میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا ہوں؟"

وہ تیزی سے میری طرف لپکی۔ اس نے دونوں بازو میری گردن میں حمائل کر کے مجھے پوری قوت سے اپنے ساتھ چمٹا لیا۔

"بالآخر میں نے تمہیں پا ہی لیا، ڈارلنگ کلے۔" اس نے میرے گال پر اپنا گال رکھتے ہوئے کہا۔

٭ ٭ ٭

اُبھرتے چاند کی روشنی ہمارے بستر پر پڑ رہی۔ ویلیری آنکھیں نیم باز کئے اور سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے لیٹی تھی۔ میں اس کے پاس ہی دراز تھا اور یہی سمجھ رہا تھا کہ پچھلے سالوں کی طرح اب بھی خواب دیکھ رہا ہوں حالانکہ پہلے ہی بوسے کے ساتھ ہم لوگ احتیاط اور عقل دونوں کو خیرباد کہہ چکے تھے۔

اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ "کلے ڈارلنگ کیا ہو گیا تھا ہم دونوں کو؟ مجھے تم سے دور رہنا چاہیئے تھا۔"

میں اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ "میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس طرح اچانک میری تمہاری ملاقات ہو جائے گی۔"

"ساری پلاننگ میری ہے۔" اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ "جب میں نے سنا کہ تم پیراڈائز سٹی میں منتقل ہو گئے ہو، میں تم سے ملے بغیر نہ رہ سکی۔ مجھے بہت سی باتیں کرنا ہیں لیکن ابھی نہیں۔ باتیں کرنے کے لئے پانچ دن پڑے ہیں۔"

"مگر میں ابھی باتیں کرنا چاہتا ہوں۔" میں یہ معلوم کرنے کے لئے بے چین تھا کہ پچھلے چھ سال میں اس پر کیا گزری ہے۔

"کپڑے پہن لو۔" اس نے بڑے خوشامدانہ انداز میں کہا "تمہیں نہیں معلوم کہ وہ کتنا ظالم شخص ہے۔ اگر اُسے یہ شُبہ بھی ہو گیا کہ ہمارے تعلقات کس قسم کے ہیں تو وہ تمہیں تباہ و برباد کر دے گا۔ میں جو کچھ کہہ رہی ہوں کلے اس پر اعتبار کرو۔"

میں نے کپڑے پہنتے ہوئے بھی اس کی طرف سے نظریں نہیں ہٹائیں۔

"بڑی ہوشیاری سے باہر نکلنا۔" وہ سمجھاتی رہی "پہلے یہ یقین کر لینا کہ کوئی شخص باہر تو نہیں ہے۔"

کپڑے بدل کر میں اس کا بوسہ لینے کے لئے آگے بڑھا تو اس نے مجھے پیچھے کی جانب دھکا دے دیا۔ "جاؤ۔ خدارا یہاں سے چلے جاؤ۔ میری تمہاری ملاقات کل ہو گی۔ وہ بہت ہی ظالم اور منتقم مزاج شخص ہے۔"

"کل، کس وقت؟"

"جب وہ چلا جائے گا۔ لابی میں میرا انتظار کرنا۔"

"اوہ ویلیری! میں کتنا خوش قسمت ہوں۔"

"چلے جاؤ کلے! کہیں وہ کمبخت یہاں آ نہ جائے۔"

میں دروازے کی جانب بڑھا۔ آہستہ سے اسے کھول کر باہر جھانکا ایک مرد اور ایک عورت لفٹ کی طرف جا رہے تھے۔ میں جلدی سے واپس پلٹ آیا۔

"کیا ہے؟" اس نے خوف سے لرزتی ہوئی آواز میں پُوچھا۔

میں نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور ایک بار پھر باہر جھانکا۔ مرد و عورت کا جوڑا لفٹ میں داخل ہو چکا تھا۔ پیچھے دیکھے بغیر میں خاموشی سے باہر نکل گیا۔ باہر نکل کر زینے کی طرف بڑھا اور سیڑھیوں سے اترتا ہُوا نیچے چلا گیا۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر سب سے پہلے میں باتھ روم میں گیا اور آئینے میں اپنے چہرے پر نظر ڈالی۔ میرے پورے چہرے پر جگہ جگہ لپ اسٹک کے دھبے تھے۔ چہرہ قدرے زرد تھا لیکن احساسِ جرم کے باوجود میں پہلے سے زیادہ نوجوان ہو گیا تھا۔

میں نے چہرے پر صابن مل کر ٹھنڈے پانی سے دھویا اور اسے تولیہ سے خشک کرتے ہوئے بالکنی پر چلا گیا۔ ویلیری کے الفاظ ابھی تک میرے ذہن میں گونج رہے تھے، "تمہیں نہیں معلوم کلے، وہ کتنا ظالم شخص ہے۔ اگر اُسے ہمارے تعلقات کا علم ہو گیا تو وہ تمہیں تباہ و برباد کر ڈالے گا۔"

پھر نہ جانے کیوں، میرے ذہن میں رہوڈا کی تصویر اُبھر آئی۔ اگر کبھی اُسے ہمارے تعلقات کا علم ہو گیا تو وہ بھی وائیڈل سے کم ظالم ثابت نہ ہو گی۔ وہ یہ بات ہرگز برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کا شوہر اِدھر اُدھر رنگ رلیاں منائے۔

میرے ضمیر نے مجھے جھنجوڑنا شروع کیا۔ کل کیا ہو گا؟ کیا میں وائیڈل سے معذرت چاہ لوں؟ اس سے کہہ دوں کہ میں بیمار ہو گیا ہوں یا کوئی اور ایسا بہانہ بنا دوں جس کی وجہ سے مجھے اگلے پانچ دن ویلیری کے ساتھ نہ گزارنا پڑیں؟

لیکن یہ کس طرح ممکن تھا؟ جس ویلیری کے لئے میں آج تک تڑپتا رہا تھا، اب وہ مجھے مل گئی تھی تو میں اسے کیونکر نظرانداز کر سکتا تھا۔ ویلیری کی خاطر میں بڑے سے بڑا خطرہ مول لے سکتا تھا۔ اپنی ساری زندگی کو داؤں پر لگا سکتا تھا۔

ویلیری کا حسین چہرہ ایک مرتبہ پھر میری نظروں میں گھومنے لگا۔ آخر اتنی پیاری لڑکی نے وائیڈل سے شادی کیوں کی؟ آخر وہ لوگ کس طرح ملے؟ اپنے آخری خط

میں ویلیری نے لکھا تھا کہ وہ بالکل مجبور ہو گئی تھی۔ مگر کیوں؟ اس کی مجبوری کا سبب کیا تھا؟ اولسن کے کہنے کے مطابق پانچ سال قبل وائیڈل کی حیثیت کچھ زیادہ قابل قدر نہیں تھی۔ اس لئے یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ویلیری نے دولت کے لالچ میں وائیڈل سے شادی کی ہوگی۔ وہ کونسی وجہ تھی کہ ویلیری نے مجھ پر ایک ایسے شخص کو ترجیح دی جسے کسی سرکس کا مسخرہ کہا جا سکتا ہے؟

انہی خیالات کو ذہن میں لئے ہوئے میں اپنے بستر پر چلا گیا۔ صبح ساڑھے سات بجے جب ویٹر کافی لے کر آیا۔ اس وقت میری آنکھ کھلی۔

ساڑھے آٹھ بجے میں باہر نکلا۔ رابرٹو میرا منتظر تھا۔

"مسٹر وائیڈل کہاں ہیں؟"

"وہ آٹھ بجے ہوٹل سے جا چکے ہیں اور مجھ سے کہہ گئے ہیں کہ میں تمہیں اور سینورا کو سیر کرانے کیلئے لے جاؤں۔"

"کار لائے ہو؟"

"بہت بڑی کار لایا ہوں سینور۔"

"میں معلوم کرتا ہوں کہ مسز وائیڈل تیار ہیں یا نہیں؟"

پھر میں نے ہوٹل کی لابی سے ویلیری کو فون کیا۔ "گڈ مارننگ مسز وائیڈل! کار منتظر ہے۔ تیار ہو جاؤ تو نیچے چلی آنا۔"

"شکریہ مسٹر کلے! بس چند منٹ میں آ رہی ہوں۔"

دس منٹ بعد ویلیری نیچے آئی۔ اس نے نیلے اور سفید پھولوں کی قمیض اور بڑے پائنچوں والی سفید پینٹ پہن رکھی تھی اور اس کے بال پیچھے کی جانب سفید رومال سے بندھے ہوئے تھے۔

"گڈ مارننگ مسٹر کلے!" اس نے بڑی لاتعلقی کے انداز میں کہا۔ "آج ہم لوگ کہاں چلیں گے؟"

"ایک منٹ ٹھہرو۔ میں تمہیں شیڈول دیکھ کر بتاتا ہوں۔" میں نے کہا اور نسبتاً خاموش جگہ کی جانب چل دیا۔ ویلیری میرے پیچھے پیچھے آئی۔ جب ہم دونوں ہوٹل کے کلرک اور رابرٹو سے اتنی دور چلے گئے کہ ہماری آواز ان کے کانوں تک نہیں پہنچ سکتی تھی تو میں نے دھیمے لہجے میں کہا۔ "ویلیری! بڑی پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ دراصل غلطی میری اپنی ہے۔ مجھے قطعی علم نہیں تھا کہ میری ملاقات تم سے ہوگی۔ ایجنسی والوں نے گائیڈ کے طور پر میری مدد کے لئے شوفر کا انتظام کر دیا ہے۔ اسے ہٹانا بھی مناسب نہیں ہے۔"

اس کی آنکھوں سے اداسی جھلکنے لگی۔ "اب کیا ہوگا؟"

"وہ دوپہر اور سہ پہر کو کام کرنا نہیں چاہتا۔ اس لئے تم روزانہ مجھ سے میرے کمرے میں ملنے کے لئے آسکتی ہو۔"

"او کے۔" اس کی آنکھوں کی چمک واپس آگئی۔

"میں اگلی سیٹ پر شوفر کے پاس بیٹھوں گا۔ تم کوئی الٹی سیدھی حرکت مت کر بیٹھنا۔ وہ احمق شخص نہیں ہے۔"

راستے میں رابرٹو نے ہمیں کئی اہم مقامات دکھائے لیکن میں نے یا ویلیری نے ان کی جانب کوئی توجہ نہیں دی۔ ہم دونوں ہی دوپہر کے متعلق سوچ رہے تھے۔ آتش فشاں تک کا سفر طویل تھا۔ کئی جگہ سڑک اتنی ٹوٹی پھوٹی ہوئی تھی کہ کار کو رینگنا پڑ رہا تھا۔

رابرٹو کو بہت جلدی اس بات کا اندازہ ہو گیا کہ ہم لوگ آتش فشاں میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔ "کیا بات ہے سینورا؟" اس نے ویلیری سے پوچھا۔ "تمہیں یہ جگہ پسند نہیں آئی؟"

"جگہ تو اچھی ہے۔ لیکن گرمی بہت ہے۔" ویلیری نے کہا۔ "اب ہوٹل واپس چلے چلو۔"

رابرٹو کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں مسرت سے چمک اٹھیں۔ "دوپہر کو تو بہت ہی زیادہ گرمی ہو جاتی ہے۔ اس کے سامنے یہ گرمی کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن اگر تم کہو تو میں تمہیں دوپہر کو بھی سیر کرانے کے لئے لے جا سکتا ہوں۔"

"نہیں نہیں۔ تمہارا بہت بہت شکریہ۔ آج کے لئے اتنی تفریح کافی ہے۔ باقی سیر کل ہوگی۔"

ایک بجے کے قریب ہم لوگ ہوٹل میں پہنچ گئے۔

رابرٹو کو رخصت کرنے کے بعد میں ویلیری کے ساتھ لابی تک گیا۔ اسی اثنا میں میں نے اس کے ہاتھ میں اپنے کمرے کی کنجی تھما دی۔ "تھرڈ فلور۔ کمرہ ۲۴۴"

وہ معنی خیز انداز میں مسکراتی ہوئی لفٹ کی جانب بڑھ گئی۔

تقریباً دس منٹ تک میں ہوٹل میں ادھر ادھر گھومتا رہا۔ پھر لفٹ سے تھرڈ فلور پر چلا گیا۔

ویلیری بڑے والہانہ انداز میں میرے بستر پر دراز تھی۔ میں نے جلدی سے دروازہ بند کر کے قفل لگا دیا۔

ٹ

ہوٹل کے ایئر کنڈیشنڈ روم میں ویلیری نے میرے سینے پر اپنا سر رکھ کر ان پچھلے چھ برسوں کی جو اس نے وائیڈل کے ساتھ گزارے تھے کہانی سنائی۔

"میری اور وائیڈل کی پہلی ملاقات اس وقت ہوئی جب وہ بوسٹن کی ٹریولنگ ایجنسی میں لندن کی پرواز پر جانے کے لئے آیا۔ اتفاق سے اولسن لنچ کھانے گیا ہوا تھا اور سارا کام مجھے کرنا پڑ رہا تھا۔ اچانک میں نے محسوس کیا کہ وائیڈل کی نظریں سوئیوں کی طرح میرے جسم میں پیوست ہو رہی ہیں۔ میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ میں نے یہی محسوس کیا تھا۔ پھر ایسا معلوم ہونے لگا جیسے وہ مجھ پر چھا گیا ہو۔ مجھ پر نظریں گاڑے ہوئے اس نے ٹکٹ کی قیمت ادا کی اور مسکرا کر کہا۔ 'تمہارے دماغ کا ایک حصہ میں اپنے ساتھ لئے جا رہا ہوں۔' وہ چلا گیا مگر میں اسے خوابوں میں دیکھنے لگی۔ جاگتے میں ایسا معلوم ہوتا جیسے وہ میرے ساتھ ساتھ چل رہا ہے سب سے زیادہ تکلیف دہ بات اس زمانے کی یہ ہے کہ میں نے تمہیں فراموش کر دیا۔ تمہارے پیار بھرے خط آتے تو میں انہیں پڑھے بغیر پھاڑ کر پھینک دیتی۔ میں جانتی ہوں کہ اس بات سے تمہیں رنج ہوگا۔ لیکن میری بیچارگی کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ ایک بدروح نے مکمل طور پر مجھے اپنے قابو میں کر لیا تھا۔" ویلیری نے اپنی آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھیں میرے چہرے پر جما دیں۔ "تمہیں بدروحوں پر اعتقاد ہے، کلے؟"

"مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ بدروحیں ہوتی ہیں۔" میں نے کہا۔ "لیکن تم اپنی داستان سناتی رہو۔ پھر کیا ہوا؟"

"لندن سے واپس آنے کے بعد وائیڈل نے کہیں نہ کہیں مجھ سے روزانہ ملا

شروع کر دیا۔ ہر مرتبہ وہ یہی کہتا تھا کہ اس نے میرے دماغ کا ایک حصہ لے لیا ہے۔ دو مہینے تک مسلسل میں اپنے آپ سے لڑتی رہی اور وہ میرے دماغ پر قبضہ کرتا رہا۔ بالآخر میرا پورا دماغ اس کے قبضہ میں چلا گیا۔ اور میں نے اپنی شکست تسلیم کر لی۔"

"کیا اس نے تمہیں شادی کرنے پر مجبور کر دیا تھا؟"

"نہیں۔ اس نے مجبور نہیں کیا۔ میرے دماغ پر قبضہ کر لیا۔ میں سمجھ گئی کہ اگر میں نے اپنے آپ کو اس کے حوالے نہیں کیا تو مجھے کبھی سکون اور آرام نہیں مل سکے گا۔ میں اتنی تھک چکی تھی اور اتنی خوفزدہ ہو گئی تھی کہ میں نے خود ہی مجبور ہو کر اس سے شادی کر لینا مناسب سمجھا۔"

"تم نے مجھے اپنے حالات کی اطلاع کیوں نہیں دی؟ میں فوراً ہی واپس آ کر تمہاری مدد کرتا اور تمہیں وائیڈل کے چنگل سے بچا لیتا۔"

"کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو میرے کام آتا۔ جب کسی بد روح اور نیک روح --- کی جنگ ہوتی ہے تو یا تو نیک روح اپنے آپ کو بچا لیتی ہے یا شکست کھا جاتی ہے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ نیک روح نے بد روح کو شکست دی ہو۔ میری روح اپنے آپ کو بچا نہیں سکی اور شکست کھا گئی۔ اس کے علاوہ میں تم سے اسی طرح محبت کرتی تھی۔ جس طرح آج کرتی ہوں۔ اگر میں تمہیں اپنے حال سے آگاہ کرتی تو تم یقیناً درمیان میں کود پڑتے اور نتیجہ یہ ہوتا کہ ظالم وائیڈل ہمیشہ کے لئے تمہیں اپنے راستے سے ہٹا دیتا۔ میں نے سوچا کہ میرے مقدر میں بربادی ہے تو تمہاری زندگی کیوں برباد کیا جائے۔ چنانچہ میں نے روتے ہوئے دل کے ساتھ تمہیں آخری خط لکھا اور تمہاری انگوٹھی تمہیں واپس کر دی۔"

میری نظریں ویلیری کے چہرے پر جم کر رہ گئیں۔ کیا اس ترقی یافتہ زمانے میں بھی کوئی شخص ایسا ہے جو نیک و بد روحوں کی جنگ پر اعتقاد رکھتا ہو۔

"شاید تمہیں میری بات پر یقین نہیں آ رہا ہے؟" اس نے کہا۔ "وہ بڑا کمین شخص ہے۔ پکا شیطان ہے۔"

ویلیری کے خوف اور آنکھوں کے وحشانہ پن نے مجھے چوکنا کر دیا تاہم اسے سمجھانے کے لئے میں نے کہا۔ "پچھلی صدی کے ساتھ ساتھ سارے شیطان بھی چلے گئے۔ مجھے نہ شیطانوں پر کوئی اعتقاد ہے اور نہ شیطانی روحوں پر لیکن جس طرح سے وائیڈل نے تمہیں اپنے قابو میں کیا ہے۔ اسے ہپناٹزم کہا جا سکتا ہے۔"

"یونہی سمجھ لو۔" وہ بولی۔ اس کے لہجے میں ابھی تک وحشت تھی۔ "ایک بار میں نے اس سے پوچھا کہ اس نے مجھ سے شادی کیوں کی ہے؟ مجھے اس کے الفاظ اچھی طرح یاد نہیں ہیں۔ تاہم اس نے جواب دیا، اس کا مفہوم یہ تھا کہ میں بہت جلد دولتمند بننے والا ہوں۔ دولت دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے اور میں اس طاقت کو حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس سلسلے میں تم میری مدد کرو گی۔ میں نے تمہیں دیکھتے ہی سمجھ لیا تھا کہ تم سے شادی کرنے کے بعد میری قسمت بدل جائے گی۔" ویلیری بھیگی آنکھوں سے چھت کو تکنے لگی۔ "چار سال کے عرصہ میں اس کی قسمت کا پانسہ پلٹ چکا ہے۔ آج اس کے پاس لامحدود دولت اور لامحدود قوت ہے۔ اور اس کی شیطانی صفت ایک لمحے کے لئے بھی اسے مطمئن نہیں ہونے دیتی۔ وہ اس وقت تک دولت و قوت کے ذخائر اکٹھے کرتا رہے گا جب تک اسے موت نہیں آ جائے گی۔ شادی کے پہلے ہی سال اس نے دس لاکھ ڈالر سے زیادہ رقم حاصل کر لی تھی۔ مگر اسے کوئی خوشی نہیں ہوئی۔ کہنے لگا: یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ محض آغاز ہے۔" اب ہم رات دن سفر میں رہتے ہیں۔ وہ دونوں ہاتھوں سے دولت اڑاتا ہے لیکن ایک ڈالر خرچ کرتا ہے تو سو ڈالر کھینچ لیتا ہے۔ مجھے اس کی حرکات سخت ناپسند ہیں۔ پھر بھی میں کچھ نہیں کر سکتی۔ اس کی روح فاتح ہے جب کہ میری روح شکست خوردہ ہو چکی ہے۔"

اگر وہ مجھ سے یہ کہتی کہ اسے وائیڈل سے محبت ہو گئی تھی جس کی بنا پر اس نے شادی کر لی اور اب ان کی محبت میں تلخیاں گھل گئی تھیں، جن کی وجہ سے وہ وائیڈل سے بیزار ہو گئی تھی تو میں اس کے ایک ایک لفظ پر اعتبار کر لیتا۔ لیکن روحوں والی بات میرے حلق سے نیچے نہیں اتر رہی تھی۔

"میں اس کی بیوی نہیں، اس کے سینے پر سجا ہوا ایک تمغہ ہوں۔ اسے اپنا شوہر کہتے ہوئے مجھے جتنی شرم آتی ہے، اسے اتنا ہی فخر اس وقت حاصل ہوتا ہے جب وہ مجھے اعلیٰ عہدیداروں سے ملواتا ہے۔ پچھلے مہینے جب میں نے اخباروں میں یہ خبر پڑھی کہ تمہاری ٹریولنگ ایجنسی پیرا ڈائز سٹی میں برانچ کھول رہی ہے اور تمہیں برانچ منیجر مقرر کیا گیا ہے تو اچانک مجھے اپنی اور تمہاری محبت یاد آ گئی۔ ممکن ہے کہ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی رہی ہو کہ وائیڈل مجھ سے زیادہ دولت میں دلچسپی لینے لگا ہے۔ اور اس کی توجہات کا مرکز اب میری ذات نہیں ہے۔ بہر حال خبر پڑھ کر میں ڈاکٹر کے پاس گئی۔ وہ مجھ سے خائف رہتا ہے کہ کہیں میں اس کی شکایت وائیڈل سے نہ کر دوں۔ میں نے اس سے کہا کہ میں اپنی پرانی ایجنسی کی خدمت کرنا چاہتی ہوں اس نے بخوشی میری بات مان لی۔ اور امریکن ایکسپریس میں اکاؤنٹ بند کر کے تمہارے ہاں اکاؤنٹ کھول لیا۔ پھر مجھے یہ معلوم ہوا کہ وائیڈل بزنس کے سلسلے میں یہاں آ رہا تو میں نے کہا کہ میں بھی گھومنے چلوں گی۔ وائیڈل اپنا کام انجام دے گا اور میں کسی گائیڈ کی مدد سے شہر کی سیر کروں گی۔ میں نے ڈاکٹر سے یہ بھی کہہ دیا وہ تمہیں میرا گائیڈ بننے پر مجبور کر دے۔" اس نے کروٹ بدل کر اپنی باہیں میرے گلے میں ڈال دیں۔ "تم سے شادی نہ کر کے میں نے تمہیں جو تکلیف پہنچائی ہے ڈارلنگ اسے معاف کر دینا اور یہ سمجھنے کی کوشش کرنا کہ میں بالکل مجبور ہو گئی تھی۔"

میں نے پیار سے اس کے گالوں کو تھپ تھپایا۔ "اگرچہ میں آج تک تمہیں بھولنے میں کامیاب نہیں ہو سکا ہوں۔ تمہیں علم ہے، میں نے بھی شادی کر لی ہے۔"

"ڈاکٹر نے بتایا تھا۔" اس نے ہلکی سی آہ بھری۔ "تمہاری بیوی تم سے محبت کرتی ہے نا؟ اس نے تمہیں خوشیاں دی ہیں یا نہیں؟"

"سبھی بیویاں اپنے شوہر دل سے محبت کرتی ہیں اور انہیں خوشیاں دیتی ہیں۔"

"دیکھو ڈارلنگ! میں نے پوری ایمانداری سے تمہیں اپنی کہانی سنا دی۔ اب تم بھی ایمانداری سے یہ بتا دو کہ وہ تمہیں خوش رکھتی ہے؟"

"بس گزر بسر ہو رہی ہے۔ دراصل ہم دونوں میں کوئی قدر مشترک نہیں ہے۔ تم اس سے ٹرینڈی کی دکان پر مل چکی ہو۔ وہ وہاں سیلز گرل کی حیثیت سے کام کرتی ہے۔"

"ریموڈا؟" ویلیری نے کہا۔ "کیا وہ تمہاری بیوی ہے؟"

"ہاں"

"لیکن وہ تو بڑی خوبصورت اور بڑی ہنس مکھ ہے۔ تمہاری شادی کو کتنا عرصہ ہوا ڈیئر؟"

"دو سال۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اتنی بڑی غلطی کبھی نہیں کی۔"

"تمہیں اس سے محبت نہیں ہے؟"

"میں تم سے محبت کرتا ہوں۔"

اس نے اپنا گال میرے گال پر رکھ دیا۔ "تم نہیں جانتے کہ تمہارے منہ سے یہ سن کر مجھے کتنی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکوں گی۔"

"گزشتہ شب میں بھی یہی غور کرتا رہا ہوں۔ اب میں دوبارہ تمہیں کھونے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ تم ہی بتاؤ، ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ کیا وائیڈل تمہیں طلاق دینے پر راضی ہو جائے گا؟"

"نہیں۔ مجھ میں اتنی جرأت نہیں کہ اس سے طلاق کے بارے میں ایک لفظ بھی کہہ سکوں۔" اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے ٹپک پڑے۔ "اگر اسے یہ معلوم ہو گیا کہ میں تمہاری خاطر اسے چھوڑنا چاہتی ہوں تو خدا جانے وہ کیا آفت ڈھائے۔"

"اس کے علاوہ کوئی چارہ کار بھی تو نہیں ہے، ڈیلیریا۔" میں نے کہا۔ "تم اسے بتا دو کہ مجھ سے محبت کرتی ہو اور میں روز ٹا سے کہہ دوں کہ مجھے تم سے محبت ہے تاکہ وہ دونوں۔ ہم دونوں کو طلاق دے دیں۔"

"میں تم سے کہہ چکی ہوں مکلے۔ وہ بڑا کمینہ ہے۔ پکا شیطان ہے۔ اس کے چیلے دنیا بھر میں پھیلے ہوتے ہیں۔ وہ صرف انہیں ہدایات دیتا ہے اور چیلے اس کی ہدایات پر فوری عمل کرتے ہیں ایک بار ایک شخص نے مجھے آنکھ ماری تھی۔ اب وہ شخص بیساکھیوں کے سہارے چلتا ہے۔ ایک بیوقوف اور لالچی لڑکی نے وائیڈل کو دھمکی دی کہ وہ اس پر بدچلنی کا الزام عائد کرے گی۔ اس کا خیال تھا کہ وائیڈل اسے کچھ رقم دے دلا کر خاموش کر دے گا۔ لیکن ہوا یہ کہ وائیڈل کے ایک چیلے نے اس لڑکی کے چہرے پر تیزاب کی پوری بوتل خالی کر دی۔ اب وہ نہ صرف اندھی ہے بلکہ دنیا کی سب سے بھیانک شکل والی مخلوق بن چکی ہے۔ بتاؤ، اگر میں نے اس سے طلاق کے لئے کہا تو کیا اس بات کا امکان نہیں ہے کہ وہ ہمیں کوئی زبردست نقصان پہنچا دے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ہم دونوں کا قصہ ہی پاک کرا دے۔"

"پھر کیا کیا جائے؟"

"ایک طریقہ ہے۔" ڈیلیریا نے کہا۔ "میں دو روز سے مسلسل اسی کے بارے میں سوچ بچار کر رہی ہوں۔ اگر اس پر عمل کیا جائے تو نہ تم مجھ سے جدا ہو سکو گے اور نہ مجھے تمہارے فراق کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ ایک ایسا حل ہے کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ رہتے رہو گے اور میں وائیڈل کی بیوی بنی رہوں گی۔"

میں نے بے چین ہو کر کہا۔ "آخر وہ حل کیا ہے؟"

"میں وائیڈل کو مجبور کر دوں گی کہ وہ تمہیں اپنے ہاں ملازم رکھ لے تاکہ تم اس کے سفروں کا انتظام کر سکو۔ تمہاری حیثیت اور مرتبہ ڈائریکٹر جیسا ہو گا اور گھر ہی کے اندر تمہارے لئے آفس کا انتظام کر دیا جائے گا۔ جب کبھی وہ باہر جائے گا۔ ہم دونوں بغیر خوف و خطر کے مل سکیں گے۔"

میں نے مشتبہ انداز میں اپنا سر ہلایا۔ "کیا یہ ضروری ہے کہ وہ تمہاری بات مان لے؟"

"دو وجوہ کی بنا پر وہ ہنسی خوشی راضی ہو جائے گا۔ پہلی صورت تو یہ ہے کہ وہ ان اخراجات سے بچ جائے گا جو اسے فیس کی صورت میں ٹریولنگ ایجنسی کو دینا پڑتے ہیں اور دوسری وجہ ہے کہ میں مصروف ہو جاؤں گی۔ وہ مجھ سے برابر کہتا رہتا ہے کہ مجھے کوئی نہ کوئی کام کرنا چاہئے۔" اس نے بڑے پیار سے میرا بازو پکڑ لیا۔ اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔ "میں ایک بار پھر تمہارے ساتھ کام کرنے لگوں گی۔ یہ درست ہے کہ ہمیں بہت چوکنا اور ہوشیار رہنا پڑے گا لیکن یہ کیا کم ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کی نظروں کے سامنے رہیں گے اور پھر ایسے مواقع بھی اکثر آئیں گے جب وائیڈل کئی کئی روز کے لئے سفر پر جائے گا۔"

مجھے ابھی تک ڈیلیریا کے منصوبے پر شبہ تھا مگر ساتھ ہی ساتھ مجھے اس کی کامیابی کا امکان بھی نظر آ رہا تھا۔ "ڈائر کا کیا ہو گا؟"

"اس کے پاس ضرورت سے زیادہ کام ہے۔ حقیقت میں وہ بہت خوش ہو گا کہ اسے سفر والے کام سے چھٹکارا حاصل ہو گیا ہے۔ یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔"

"کاش، اس پر عملدرآمد بھی کیا جا سکے۔" میں نے آہستہ سے کہا۔

"عملدرآمد ہو گا اور ضرور ہو گا۔" ڈیلیریا نے بڑے جوش سے کہا۔ "اس وقت تمہیں کتنی تنخواہ مل رہی ہے؟"

میں نے اسے اپنی تنخواہ بتائی۔

"وائیڈل تمہیں اس سے دوگنی تنخواہ دے گا اور پھر بھی ایجنسی پر خرچ ہونے والی رقم کا بڑا حصہ بچ جائے گا۔ تم صرف دفتر کے اوقات میں کام کرو گے اور ہمیشہ وقت پر گھر پہنچ جایا کرو گے۔" اس نے اپنے ہونٹوں سے میرے رخسار کو صاف کیا۔ "روزٹا یا وائیڈل کو ہماری محبت کا کوئی علم نہیں ہو سکے گا۔"

اور بالکل بیوقوفوں کی طرح، میں ڈیلیریا کی باتوں پر ایمان لے آیا۔

اگلے چار دن تک ہم نے خوب تفریح کی۔ صبح سویرے ہم گھومنے چلے جاتے اور دوپہر سے شام تک ڈیلیریا میرے کمرے میں رہتی۔ میں نے ڈیلیریا کی بات مان لی تھی اور اس کے ہاں ملازمت کرنے پر تیار ہو گیا تھا۔

چوتھے دن سہ پہر کو جب ہم دونوں ایک دوسرے کے قریب لیٹے ہوتے تھے، ایک ایسی بات ہوئی جس نے مجھے بہت زیادہ حیرت زدہ کر دیا سان سلویڈور کا شہر اگرچہ کچھ زیادہ خوبصورت نہیں تھا تاہم میرے نزدیک اس کی حیثیت ایک ایسی مقدس زیارت گاہ تھی جہاں ہم نے اپنی زندگی کے بیش قیمت دن گزارے تھے میں یہ سوچ سوچ کر گھبرا رہا تھا کہ کل مجھے ڈیلیریا کو چھوڑ کر روزٹا کے پاس جانا پڑے گا۔ پھر اچانک ڈیلیریا نے اپنی لمبی لمبی انگلیوں سے میرے بازو کو بڑے وحشیانہ انداز میں پکڑ لیا۔ اس کے ناخون میرے گوشت میں اتنی سختی کے ساتھ بازو کے گوشت میں اترے کہ میرے منہ سے بیساختہ چیخ نکل گئی۔

"یہ کیا کر رہی ہو، ڈیلیری؟" میں نے پوری قوت سے اپنا بازو آزاد کراتے ہوئے کہا۔

اس کی آنکھوں سے خوف ٹپک رہا تھا۔ پورا جسم زرد ہو چکا تھا۔ ہونٹ کانپ رہے تھے۔ اور وہ خود اس طرح لرز رہی تھی جیسے جاڑا چڑھ گیا ہو۔

"وہ ظالم آگیا ہے۔" اس نے گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ "واپس آگیا ہے۔ مجھے ہمیشہ اس کی واپسی کا پتہ چل جاتا ہے۔ جب وہ آتا ہے تو یہاں۔۔۔" اس نے دل پہ ہاتھ رکھ لیا۔ "یہاں شدید قسم کا درد ہونے لگتا ہے۔"

"ابھی کیسے آسکتا ہے۔ ابھی تو چار بھی نہیں بجے ہیں۔ رابرٹ نے کہا تھا کہ وہ آٹھ بجے سے پہلے واپس نہیں آسکتا۔"

"میں کہتی ہوں کہ وہ آچکا ہے۔" ڈیلیری دونوں ہاتھوں سے سینہ پکڑ کر دوہری ہوگئی۔ "میرے دل میں درد ہو رہا ہے۔"

"بیوقوف مت بنو۔" میں نے اسے دلاسہ دیا۔ "اس کے واپس آنے میں ابھی بہت دیر ہے۔"

"آخر تم میری بات کیوں نہیں مانتے۔ نیچے جاؤ اور جاکر اسے راستے ہی میں روک لو تاکہ میں اپنے کمرے میں چلی جاؤں۔"

میں بادل ناخواستہ کمرے سے باہر نکلا۔ میں سمجھ رہا تھا کہ ڈیلیری کا خوف بالکل بے بنیاد ہے۔ رابرٹ نے بتایا تھا کہ وائیڈل سانتا روزا کی ایک نئی فلور مل میں ماڈرن مشینری کا آرڈر لینے گیا ہے۔ "بہت ہی طویل اور تھکا دینے والا سفر ہے۔ اگر اس نے جلد سے جلد واپس ہونے کی کوشش کی، تب بھی آٹھ بج جائیں گے۔"

میں لفٹ کے ذریعہ نیچے اترا اور پھر یہ دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا کہ وائیڈل استقبالیہ کے ڈیسک پر کھڑا ہوا اپنی ڈاک وصول کر رہا تھا۔

مجھے دیکھ کر اس نے اشارے سے اپنے پاس بلایا۔ "تمہاری سیر و تفریح کیسی رہی؟" اس نے کہا۔ "میرے خیال میں تم لوگوں کو زیادہ لطف نہیں آیا ہوگا۔ میں نے اس سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ یہاں بہت زیادہ گرمی پڑتی ہے۔ لیکن وہ اتنی ضدی ہے کہ اس نے میری ایک بات بھی نہیں مانی۔ اب وہ کمرے میں پڑی ہوئی ستا رہی ہوگی اور اس وقت کو کوس رہی ہوگی، جب اس نے یہاں آنے کا پروگرام بنایا تھا۔"

وہ ڈاک کے لفافوں کو چاک کرنے لگا۔ میں نے کوشش کی کہ اس کی ہاں میں ہاں ملاؤں لیکن میری زبان نے میرا ساتھ نہیں دیا۔ بڑی مشکل سے میرے منہ سے صرف ایک جملہ ادا ہوا۔ "کل ہماری واپسی ہے۔"

اس نے اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے مجھے دیکھا اور فوراً دوبارہ لفافے دیکھنے لگا۔ "ہاں کل صبح پونے آٹھ بجے ہمیں چلنا ہے۔ ہر چیز کا انتظام تمہی کو کرنا ہوگا۔ خیال رہے کہ کوئی ایسا شخص جس نے ہماری ذرا سی بھی خدمت کی ہو ٹپ سے محروم نہ رہ جائے۔ سامان کا خیال بھی رکھنا۔" پھر اس نے جیب سے نوٹوں کی گڈی نکال کر میرے ہاتھ میں تھما دی۔ "اپنی خدمات کے صلے میں میری جانب سے دو ہزار ڈالر کا ہدیہ قبول کرو۔ فون پر میری بیوی نے بتایا تھا کہ تم نے اس کا بہت خیال رکھا ہے۔"

"شکریہ مسٹر وائیڈل!"

وہ مسکراتا ہوا لفٹ کی طرف چلا گیا۔ مجھے یقین تھا کہ اس عرصہ میں ڈیلیری باآسانی اپنے کمرے تک پہنچ گئی ہوگی۔ مجھے اس کی کوئی فکر نہیں تھی بلکہ جو بات مجھے پریشان کر رہی تھی، وہ یہ تھی کہ ڈیلیری کو وائیڈل کی آمد کا علم کس طرح ہوا؟ کیا وہ آسیب زدہ تھی؟ اس کے دل میں ایکا ایکی درد ہونے لگا تھا اور اس نے کہا تھا کہ جب وہ واپس آتا ہے تو ہمیشہ اسی طرح مجھے شدید تکلیف ہوتی ہے۔ میں نے قصے کہانیوں میں نیک و بد روحوں کے بارے میں پڑھا تھا۔ لیکن مصنفین کے تخیلات سے زیادہ انہیں کوئی اہمیت نہیں دی تھی۔ زمانہ طالب علمی میں جب میں نے بائبل کا مطالعہ کیا تھا، اس وقت میں نے یہ بھی پڑھا تھا کہ شیطان انسانوں کا دشمن ہے۔ اور اس کی ہر ممکن کوشش یہ ہوتی ہے کہ بنی نوع انسان کو تباہ و برباد کیا جائے۔ ڈیلیری کا کہنا تھا کہ وائیڈل بذات خود شیطان ہے۔

اس قسم کی باتیں سوچتا ہوا میں ہوٹل سے باہر چلا گیا۔ گرمی کی شدت میں ابھی تک کوئی کمی نہیں ہوئی تھی۔ ادھر ادھر کسی مقصد کے بغیر گھومتے ہوئے معاً مجھے خیال آیا کہ رہوڈا کے لئے کوئی تحفہ لیتے چلوں۔ ایک دکان پر مجھے سانپ کی کھال والی خوبصورت سی بیلٹ نظر آئی جسے میں نے یہ سوچ کر خرید لیا کہ رہوڈا اسے پاکر بہت خوش ہوگی۔

٭ ٭ ٭

جہاز آنے میں کچھ دیر تھی۔ مسٹر اور مسز وائیڈل وی آئی پی لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں یہ معلوم کرنے کے لئے کہ انہیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے۔ ان کے پاس چلا گیا۔ ڈیلیری مجھے آتا دیکھ کر وہاں سے اٹھ گئی۔

"میری بیوی کی رائے ہے کہ میں تمہیں اپنے ہاں ملازم رکھ لوں۔" وائیڈل نے مجھے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔ "میں سمجھتا ہوں کہ اس کی رائے میں بڑا وزن ہے۔ اس طرح میں اچھی رقم بچالوں گا۔ میرا اصول یہ ہے کہ کم سینٹ بچاؤ، ڈالر خود بخود تمہاری جھولی میں آگریں گے۔ میں تمہیں تمہاری ایجنسی کے مقابلے میں دوگنی تنخواہ کی پیشکش کرتا ہوں ——— اور ایک ہفتے کا وقت دیتا ہوں۔ اس عرصہ میں تم باآسانی اپنی ایجنسی سے استعفیٰ دے سکتے ہو۔ میری بیوی کہتی ہے کہ اگر تم نے ہمارے ہاں ملازمت کرلی تو وہ تمہارا ہاتھ بٹانے لگے گی۔ میرے نزدیک یہ بڑا قیمتی خیال ہے کیوں کہ اگر ہاتھ پاؤں نہ ہلائے جائیں تو جسم پر چربی چڑھ جاتی ہے اور انسان گوناگوں بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو میرے وکیل سے مل کر معاہدے کے کاغذات پر دستخط کر دینا اور کسی قسم کا شبہ ہو تو میری بیوی سے مل کر دور کر لینا۔"

جہاز آگیا اور تھوڑی ہی دیر بعد ہم لوگ پیراڈائز سٹی کی جانب پرواز کرنے لگے۔ اگلے چند روز میرے لئے بہت اہم تھے۔ مجھے اس بات کا خاص خیال رکھنا تھا کہ رہوڈا کو ڈیلیری کا پتہ نہ چلنے پاتے، وہ صرف یہی سمجھتی رہے کہ میں نے محض اچھی تنخواہ کی وجہ سے ایجنسی کی ملازمت چھوڑی ہے۔

گھر پہنچا تو میری توقع کے مطابق پورے گھر میں کوڑا کرکٹ بکھرا ہوا تھا۔ رہوڈا جب بھی ناراض ہوتی تھی، گھر کی صفائی کرنا چھوڑ دیتی تھی۔ اب گھر کی حالت دیکھ کر یہ اندازہ لگانا کچھ بھی مشکل نہیں تھا کہ وہ ابھی تک مجھ سے ناراض ہے۔

گھر پہنچنے کے تقریباً نصف گھنٹے بعد رہوڈا بھی آ گئی۔ ”ہیلو۔“ اس نے مجھے دیکھ کر کہا۔ ”تمہارا سفر کیسا رہا؟“

میں نے کوئی جواب دینے کے بجائے سانپ کی کھال والی بیلٹ نکال کر اس کے حوالے کر دی۔ ”تمہارے لیے لے کر آیا ہوں۔“

اس نے الٹ پلٹ کر بیلٹ کو دیکھا اور فوراً ہی اس میں غلطی ڈھونڈھ نکالی۔ ”یہ بیلٹ میرے سائز کی نہیں ہے۔“ اس نے کہا۔ ”اور مجھے اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔“

میں نے کہا۔ ”مجھے شدید بھوک لگ رہی ہے۔ کھانے کے لیے کچھ ہو تو لے آؤ۔“

”گھر میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر مجھے پہلے سے علم ہوتا تو کوئی نہ کوئی انتظام کر لیتی۔ چلو، تمہیں کافی ہاؤس سے کچھ کھلا دوں۔“

کافی ہاؤس میں پہنچ کر اس نے میرے لیے سینڈوچز لانے کا آرڈر دیا۔ پھر مجھ سے مخاطب ہو کر بولی۔ ”اس بدمعاش مسز وائینڈل کے ساتھ تمہارا وقت کیسا گذرا؟ تم تو اسے دیکھتے ہی ہوش و حواس کھو بیٹھے ہو گے؟“

”تمہیں یہ سن کر بڑی ناامیدی ہوگی کہ نہ میں نے ہوش و حواس کھوئے اور نہ وہ مجھے دیکھ کر مجھ پر فریفتہ ہوئی۔“

”پھر بھی تمہیں یہ بات تو تسلیم کر ہی لینا چاہیے کہ وہ بدمعاش بدصورت نہیں ہے۔“

”ہاں۔ یہ بات تسلیم کرتا ہوں۔“

”اور کیا تم یہ بھی تسلیم کرتے ہو کہ اس بدمعاش نے تمہیں اپنے بستر پر آنے کی دعوت نہیں دی؟“

”دیکھو ہنی!“ میں نے کہا۔ ”میں تمہیں ایک خوشخبری سنانا چاہتا ہوں مگر تم فضول باتیں کر کے مجھے کچھ بولنے ہی نہیں دیتیں۔ تم نے مجھے اتنا غیر ذمہ دار کیوں سمجھ لیا ہے؟“

خوشخبری کے لفظ پر وہ خاموش ہو گئی اور سوالیہ انداز میں میرا چہرہ تکنے لگی۔

”پہلے مجھے یہ یقین دلاؤ کہ اب تم مسز وائینڈل کے بارے میں احمقانہ گفتگو نہیں کرو گی؟“

”مجھے کیا پڑی ہے کہ بدمعاش عورتوں کی باتیں کروں۔“ اس نے کہا۔ ”خوشخبری سناؤ۔“

”خوشخبری یہ ہے کہ مسٹر وائینڈل نے مجھے میری موجودہ تنخواہ سے دگنی تنخواہ پر اپنے ہاں ملازمت کی پیشکش کی ہے اور میں نے اسے قبول کر لیا ہے۔“

اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ ”تم ٹریولنگ ایجنسی کو چھوڑ دو گے؟“

”اتنی بڑی تنخواہ پر ٹریولنگ ایجنسی ہی نہیں، جنت بھی چھوڑی جا سکتی ہے۔“ میں نے کہا۔ ”زندگی میں اتنے سنہرے مواقع بہت ہی کم حاصل ہوتے ہیں۔“

”تمہاری پنشن کا کیا ہوگا؟ تم برسوں سے ایجنسی میں ملازم ہو۔ میرے خیال میں پرانی ملازمت چھوڑنا مناسب نہیں۔ فرض کرو، وائینڈل کا اچانک انتقال ہو جائے تو تم کیا کرو گے؟ کہاں جاؤ گے؟“

ویلیری کی محبت میں، میں نے اتنی اہم بات کی طرف کوئی دھیان ہی نہیں دیا تھا۔ میں رہوڈا کو یہ بھی نہیں بتا سکتا تھا کہ وائینڈل کی پیشکش قبول کرنے کا اصل سبب کیا ہے؟

”تم مطمئن رہو۔ ابھی اس کی موت کا وقت قریب نہیں آیا ہے اور اس نے مجھے معقول پنشن دینے کا بھی وعدہ کیا ہے۔“

”میرا کیا ہوگا؟“ اس نے پوچھا۔ ”میں دکان پر کیسے آ جا سکوں گی؟“

”وہ مجھے دگنی تنخواہ دے رہا ہے۔ نصف تنخواہ بچا کر میں تمہیں قسطوں پر کار خرید دوں گا۔“

اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ ”سچ؟“

”ہاں۔ یہ ایک مرد کا وعدہ ہے۔“

”لیکن کلیے، میں کوئی پرانی کار نہیں لوں گی۔ تمہیں نئی آسٹن کوپر یا ٹویوٹا لے کر دینا ہوگی۔“

”جیسی کار چاہو، پسند کر لینا۔“

کار کے وعدے پر وہ اتنی خوش ہوئی کہ اس نے مزید کوئی اعتراض نہیں کیا۔ تاہم رات کو ٹی وی پر ایک فلم دیکھنے کے بعد جب ہم دونوں سونے کے لیے بستر پر پہنچے تو اس نے پوچھا۔ ”اس بدمعاش کے ساتھ تم خوب تفریح کرو گے۔“

”کس کے ساتھ؟“

”بدمعاش مسز وائینڈل کے ساتھ۔“

”تمہارا خیال غلط ہے۔“ میں نے سمجھایا۔ ”جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے مسٹر اور مسز وائینڈل کا زیادہ وقت سفر میں گذرتا ہے۔ شہر میں وہ لوگ بہت کم قیام کرتے ہیں۔“

”اوہ!“ اس نے کہا اور بستر پر لیٹتے ہوئے لائٹ آف کر دی۔ ”تم نہیں جانتے کلیے، تمہارے بغیر میرا یہ ہفتہ کئی صدیوں پر محیط ہو گیا تھا۔“

☆ ☆ ☆

میں نے دوسرے دن اپنے ہیڈ آفس کو وائینڈل کی پیشکش کے بارے میں مطلع کیا۔ ”ہمیں تمہیں چھوڑتے ہوئے افسوس ہوگا۔ وائینڈل آج یہاں ہے، کل کہیں اور جا سکتا ہے۔ پھر بھی اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ اس کے پاس جا کر ترقی کر سکتے ہو تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ ہمارے دروازے تمہارے لیے ہر وقت کھلے رہیں گے۔ اگر کسی وقت یہ محسوس کرو کہ وائینڈل کا کام تمہارے بس کا نہیں ہے، خاموشی سے ہمارے ہاں واپس آ جانا۔“

ہیڈ آفس کا جواب میری توقعات سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر تھا۔

تیسرے دن میں نے وائینڈل کے وکیل کے پاس جا کر معاہدے پر دستخط کر دیے۔ معاہدہ تین سال کا تھا اور یہ طے کیا گیا تھا کہ میری تنخواہ میں ہر سال معقول اضافہ کیا جائے گا اور ہر چھ مہینے بعد مجھے بونس ملا کرے گا۔

اس کے علاوہ ایک شرط یہ بھی تھی کہ مقررہ مدّت سے قبل اگر میں نے ملازمت چھوڑنے یا وائیڈل نے مجھے ملازمت سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی تو تین مہینے پہلے نوٹس دینا ضروری ہوگا۔

چوتھے روز رہوڈا کو نئی آسٹن کو پرل گئی۔ کار حاصل کرکے وہ اتنی خوش تھی کہ اگر میں اس کے کسی عزیز کو قتل بھی کر آتا تو وہ ہنسی خوشی مجھے معاف کردیتی۔

تیزی سے گزرتا ہوا وقت رینگتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اور میں ویلیری سے ملنے کے لیے بڑی بے چینی کے ساتھ تڑپ رہا تھا۔

سنیچر کی صبح کو ڈاڈر مجھ سے ملاقات کرنے آیا۔ "گھر ہی میں تمھارے آفس کے لیے کمرہ ٹھیک کرادیا گیا ہے۔ پیر کے روز سے تمھیں سفر کے سلسلے انتظامات سنبھال لینا ہیں۔ کام اتنا زیادہ ہے کہ تم شہد کی مکھی کی طرح مصروف ہوجاؤ گے۔ تمھیں سر اٹھانے کی فرصت تک نہیں مل سکے گی۔ اپنے ساتھ اعصاب کو سکون پہنچانے والی بہت سی گولیاں بھی لیتے آنا۔" پھر مسکراتا ہوا وہ میری میز کے کونے پر بیٹھ گیا۔ "سمجھ میں نہیں آتا تم ایجنسی کا کام کیوں چھوڑ رہے ہو؟ یہاں تم خود اپنے باس ہو جبکہ اس ٹھنگنے کے ہاں ہر شخص تمھارا باس ہوگا۔"

وہ اپنا منہ میرے کانوں کے پاس لے آیا اور بڑے رازدارانہ لہجے میں کہنے لگا۔ "ٹھنگنے کی بیوی سے ہوشیار رہنا۔ وہ جتنی خوبصورت ہے اتنی ہی خطرناک بھی ہے۔ میں نے اس جیسی عورت آج تک نہیں دیکھی۔ پل میں ماشہ پل میں رتی۔ ایک ہی دن میں وہ تمھیں خوش و خرم بھی نظر آئے گی۔ موڈی بھی اور غضب ناک بھی کبھی کبھی تو وہ چھوٹے بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگتی ہے اور ایک خاص بات بتاؤں۔ کسی سے ذکر مت کرنا۔ ٹھنگنے نے نیوزی لینڈ کے سفیر کی دعوت کی تھی۔ میں اور ٹھنگنے کی بیوی معزز مہمانوں کی فہرست تیار کررہے تھے۔ اتفاق سے میں ایک مہمان کا نام بھول گیا۔ ٹھنگنے کی بیوی کو بھی اس کا نام یاد نہیں آیا۔ پھر عین اس وقت جبکہ دعوت ناموں کے لفافوں پر مہمانوں کے نام و پتے تحریر کیے جارہے تھے مجھے اس مہمان کا نام یاد آگیا۔ میں نے خوشی سے اپنا ہاتھ اس کے چہرے کے سامنے لہراتے ہوئے مہمان کا نام اسے بتایا مگر نام سننے کے بجائے وہ بالکل بے حس و حرکت بیٹھی کی بیٹھی رہ گئی اور اس کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ میں نے ایک نائٹ کلب میں مسمریزم کا کرتب دیکھا تھا۔ مجھے شبہ ہوا کہ کہیں ہاتھ ہلانے سے اس پر مسمریزم کا اثر تو نہیں ہوگیا ہے۔ تب میں نے نائٹ کلب کے کرتب کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس کے چہرے کے سامنے دو مرتبہ اپنا ہاتھ ہلایا اور اگلے ہی لمحے وہ ہوش میں آگئی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ہوش میں آنے کے بعد اسے اپنی حالت کے بارے میں ایک بات کا بھی علم نہیں تھا۔" اس نے سونے کا سگریٹ کیس نکال کر میری طرف بڑھایا۔ "لو سگریٹ پیو۔"

"شکریہ!" میں نے ایک سگریٹ لیتے ہوئے کہا۔ میری حتی الامکان کوشش یہی تھی کہ اسے میرے چہرے کے تاثرات سے کسی قسم کا شبہ نہ ہونے پائے۔

"بعد میں یہ مت کہنا کہ میں نے تمھیں پہلے سے ہوشیار نہیں کردیا تھا۔" وہ بولا۔ "ٹھنگنے کی بیوی کے سامنے اس وقت تک ہاتھ نہ ہلانا جب تک تم اسے اپنا غلام نہ بنانا چاہو لیکن ٹھنگنے کی موجودگی میں اسے غلام بنانے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ ہاتھ پیر سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔"

"معاف کرنا ڈاڈر۔" میں نے کہا۔ "آج مجھے یہاں کا چارج دینا ہے۔"

"تب تو یہاں بیٹھ کر گپیں اڑانا بے سود ہے۔" وہ میز کے نیچے کود گیا۔ "ہاں! ایک بات اور ہے۔ ٹھنگنا ہفتے میں سات دن کام کرتا ہے۔ آئندہ چھٹی کا تصور بھی مت کرنا میں بھی چھٹی سے محروم ہوں۔"

میرے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ ان باتوں کے بارے میں جو ڈاڈر نے ویلیری کے متعلق بتائی تھیں غور کرتا۔ ڈاڈر کے جاتے ہی چارج لینے کے لیے اولسن آگیا۔ میں ایک بجے چارج دے کر فارغ ہوا تو مناسب سمجھا کہ اولسن اور فرائیڈے کو اپنے اور رہوڈا کے ساتھ الوداعی لنچ پر مدعو کروں۔

لنچ کے بعد رہوڈا اپنی دکان اور اولسن اور فرائیڈے ایجنسی چلے گئے۔ تھوڑی دیر پہلے میں جتنا عدیم الفرصت تھا اب اتنی ہی میرے پاس فرصت تھی۔ وقت تھا کہ کاٹے نہیں کٹ رہا تھا۔ آخر میں میں نے فیصلہ کیا کہ تھوڑی دیر کے لیے گولف کلب میں ہو آؤں۔

کلب میں امریکن ایکسپریس کے جوائے نے ہنستے ہوئے میرا استقبال کیا۔ "آخر تم مجھ سے ہارنے کے لیے آ ہی گئے۔"

میرے ذہن پر اتنا بوجھ تھا کہ گولف کا ایک راؤنڈ بھی ڈھنگ سے نہ کھیل سکا۔ جوائے نے میری حالت دیکھتے ہوئے کھیل بند کردیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر کلب کے بار میں لے گیا۔

"کیا بات ہے؟" اس نے پوچھا۔ "بڑے پریشان نظر آرہے ہو؟ معلوم ہوتا ہے کہ وائیڈل کا اکاؤنٹ کھولتے ہی تم پر پریشانیاں ٹوٹ پڑی ہیں۔ ڈائرٹنگ کر رہا ہوگا۔"

"یہ بات نہیں ہے۔" میں نے کہا۔ "آج ٹریولنگ ایجنسی میں میرا آخری دن تھا۔ میں نے وہاں سے استعفیٰ دے کر وائیڈل کے ہاں ملازمت کرلی ہے۔"

میں نے محسوس کیا کہ اس اطلاع سے اسے دکھ پہنچا ہے۔ "مجھے تم سے اس حماقت کی توقع نہیں تھی۔ میرا یہ کام تو نہیں ہے کہ خواہ مخواہ دوسروں کے معاملات میں ٹانگ اڑاتا پھروں، پھر بھی یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر کبھی مجھے کسی دوسری جگہ ملازمت کرنی پڑی تو وائیڈل دنیا کا سب سے آخری انسان ہوگا جس کے پاس ہر طرف سے ناامید ہونے کے بعد میں جاؤں گا۔"

"ہوسکتا ہے وائیڈل کوئی اچھا شخص نہ ہو۔" میں نے کہا۔ "لیکن تنخواہ اچھی ہے اور میں بھی یکسانیت سے اکتا گیا ہوں۔"

"مگر تم زیادہ دنوں تک وائیڈل کے ساتھ نہیں رہ سکو گے۔ اپنے اردگرد اس نے دولت کا جو انبار جمع کیا ہے اس سے تعفن کے بھبکے پھوٹتے رہتے ہیں۔ یقین کرو اس کا اکاؤنٹ ختم ہونے کے بعد مجھے چین کی نیند سونا نصیب ہوا ہے۔ کبھی کبھی تو مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ وائیڈل ایسے طوفان بلاخیز

کا شکار ہونے والا ہے جو اسے تہہ وبالا کر کے رکھ دے گا۔"

"یہ محض تمہارا احساس ہے یا اس کی مدافعت میں کوئی خاص سبب بھی ہے؟"

"کوئی خاص سبب نہیں لیکن لوگ اس قسم کی چہ میگوئیاں کرتے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ جب تک آگ نہ لگے، دھواں نہیں پھیلتا۔" اس نے چاروں طرف اس طرح نظر دوڑائی جیسے یہ معلوم کرنا چاہ رہا ہو کہ کہیں کوئی شخص اس کی باتیں تو نہیں سن رہا ہے۔" مجھے پتہ چلا ہے کہ جن بینکوں میں اس کا اکاؤنٹ ہے، انھوں نے چھ مہینے کے لیے قرض دینے کے بجائے صرف ایک مہینے کے وعدے پر قرض دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بات چھپی نہ رہ سکے گی اور لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ تمام افراد، کارخانے اور دکاندار جو چھ چھ ماہ کے لیے اسے قرض دیتے ہیں، اپنا ہاتھ کھینچ لیں گے۔ وائیڈل سمجھتا ہے کہ جلد یا بدیر ٹریولنگ ایجنسی بھی اس کا اکاؤنٹ ختم کر دے گی۔ ایسی صورت میں اس کے لیے یہی مناسب تھا کہ وہ تم جیسے ذہین اور تجربہ کار شخص کو اپنے سفر کے انتظامات کے لیے ملازم رکھ لے۔ کچھ اور نہ ہو، تب بھی وہ ایجنسی کمیشن کی ادائیگی سے تو بچ ہی جائے گی۔"

مجھے یہ قطعی علم نہیں تھا کہ وائیڈل سے بینکوں نے کیا طے کیا ہے۔ یہ تو محض ویلیری کی تجویز تھی۔ چونکہ وائیڈل جانتا تھا کہ ٹریولنگ ایجنسی چھ ماہ کی مراعات ختم کر دے گی اس لیے اس نے کسی چون وچرا کے بغیر ویلیری کی تجویز مان لی۔

"میں بہرصورت محفوظ ہوں۔" میں نے کہا۔" ہیڈ آفس نے کہا ہے کہ ایجنسی کے دروازے ہمیشہ میرے لیے کھلے رہیں گے۔"

"میری دعا ہے کہ تمھیں پریشانیوں سے دوچار نہ ہونا پڑے۔" وہ بولا۔ "اب مجھے اجازت دو ورنہ بیوی میری کھال ادھیڑ دے گی۔"

کلب سے واپس ہوتے ہوئے میرے قدم خود بخود پبلک لائبریری کے پاس رک گئے۔

"مجھے ہپناٹزم پر ایک ٹھوس کتاب کی ضرورت ہے۔" میں نے اندر جاکر لائبریرین سے کہا۔

لائبریرین انسائیکلوپیڈیا کی جلد اٹھا لائی۔" ٹھوس معلومات کے لیے اس سے اچھی کوئی دوسری کتاب نہیں ہے۔"

انسائیکلوپیڈیا سے مجھے واقعی بڑی دلچسپ اور اہم باتیں معلوم ہوئیں۔ کتاب کی تشریح کے مطابق مردوں کے مقابلے میں عورتوں کو بہت جلدی اور بہت آسانی سے ہپناٹائز کیا جا سکتا تھا۔ ہپناٹائز کی ہوئی عورتوں سے ہر قسم کے کام کرائے جا سکتے تھے اور اگر ان سے یہ کہہ دیا جائے کہ وہ ہدایت بھول جائیں تو ہوش میں آنے کے بعد انھیں کچھ بھی یاد نہیں رہتا تھا۔ اس ضمن میں سب سے اہم بات یہ تھی کہ اگر کوئی ناتجربہ کار شخص کسی عورت کو ہپناٹائز کرے تو یہ تجربہ عورت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا تھا جبکہ مرد کے لیے اتنا نقصان دہ نہیں تھا۔

میں نے اس تشریح کو بار بار پڑھا۔ ویلیری یقیناً وائیڈل کی معمول بنی ہوئی تھی اور وہ اسے اپنے اشاروں پر نچا رہا تھا۔ مجھے یہ توقع تو نہیں تھی کہ میں ویلیری جیسی معصوم لڑکی کو بھیڑیے کی صفت والے وائیڈل کے چنگل سے آزاد کرانے میں کامیاب ہو جاؤں گا پھر بھی میں نے دل ہی دل میں یہ طے کر لیا کہ مجھ سے جس حد تک ممکن ہو سکے گا، ویلیری کی مدد کروں گا اور برابر اس فکر میں لگا رہوں گا کہ ویلیری کو وائیڈل کی قید سے کس طرح رہائی دلائی جا سکتی ہے۔ میں نے ویلیری سے محبت کی تھی۔ آج بھی وہ میرے دل میں بسی ہوئی تھی اور میں اس کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دینے کیلیے تیار تھا۔

لائبریری سے فارغ ہو کر گھر پہنچا تو شام ہو چکی تھی اور رہوڈا گھر پر موجود تھی۔

"اسی بدمعاش عورت سے مل کر آرہے ہو؟" اس نے مجھے دیکھتے ہی پوچھا۔

"دیکھو رہوڈا!" میں نے بڑے پیار سے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔" آئندہ سے مسز وائیڈل کو بدمعاش عورت مت کہنا۔"

"بدمعاش کو بدمعاش ہی کہا جاتا ہے۔ تمھیں کیا اعتراض ہے؟"

میں بات بڑھانا نہیں چاہتا تھا۔" کسی شریف عورت کو گالیاں دے کر اگر تمھاری انا کو تسکین پہنچتی ہے تو بے شک اسے بدمعاش کہتی رہو۔"

"اسے علم ہے کہ میں تمھاری بیوی ہوں؟"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا اور بالکونی پر بچھی ہوئی کرسیوں کی جانب بڑھا۔

"وہ میری گاہک ہے۔ دکان پر آتی رہتی ہے۔" رہوڈا نے کہا۔" تم نے اسے میرے بارے میں کچھ بتایا یا نہیں؟"

"نہیں۔"

"اگر اسے معلوم ہو جاتا کہ میں تمھاری بیوی ہوں تو شاید وہ تمھیں پھانسنے سے باز آجاتی۔"

"کبھی اس سے ملاقات ہوئی تو میں اسے بتا دوں گا کہ تم میری بیوی ہو۔"

"کبھی ملاقات ہوئی؟ تم روزانہ اس سے ملو گے، روزانہ اسے دیکھو گے۔ کبھی ملاقات ہونے سے تمھارا کیا مطلب ہے؟"

"غالباً میں تمھیں بتا چکا ہوں کہ گویا وہ سفر ہی پر رہتی ہے۔"

رہوڈا ہنس پڑی۔" تمھارے حق میں یہ بات بڑی مایوس کن ہے۔"

* * *

ڈرائنگ روم میں ٹیلیفون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ ہم لوگوں کو سوئے ہوئے بمشکل چند ہی منٹ ہوئے تھے۔ ٹی وی پر فلم دیکھنے کے بعد رات گئے ہم بستر پر گئے تھے۔ ابھی صبح ہونے میں دیر تھی۔ میں نے آنکھیں ملتا اور گالیاں دیتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر لیمپ آن کیا اور بستر سے نیچے اتر گیا۔

"جہنم میں ڈالو فون کو۔" رہوڈا نے کروٹ بدل کر کہا۔" رانگ نمبر ہوگا۔ گھنٹی بجنے دو۔"

ٹریولنگ ایجنسی میں برسوں تک کام کرنے کے باعث میں ٹیلیفون کا غلام بن کر رہ گیا تھا۔ سب کچھ نظر انداز کر سکتا تھا لیکن کسی حال میں بھی فون

کی گھنٹی نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔

ڈرائنگ روم میں جاکر میں نے ریسیور اٹھایا تو دوسری جانب سے آواز آئی "ہیلو۔ یہ تم ہو کلے ہے؟"

میں نے وائیٹل کی چرچرے جیسی آواز پہچان لی "ہاں۔ کیا میں مسٹر وائیٹل سے مخاطب ہوں ہے؟"

"دیکھو کلے! کل صبح۔۔۔ میرا مطلب ہے آج صبح ساڑھے نو بجے مجھے انتہائی ضروری کام سے سان سلویڈور پہنچنا ہے۔ میرے لیے پرواز کا انتظام کرو اور مجھے اطلاع دو" اس نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

کئی لمحوں تک میں ٹیلیفون کے ریسیور کو اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے اسے گھورتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ میں نے اسے کریڈل پر رکھ دیا۔ ریسیور رکھ کر رسٹ واچ پر نظر ڈالی، رات کے سوا تین بجے تھے۔

پچھلے دنوں جب میں نے سان سلویڈور کے سفر کا انتظام کیا تھا اس وقت وہاں جانے والی ساری پروازوں کا جائزہ لیا تھا چنانچہ مجھے اچھی طرح یاد تھا کہ ایک پرواز بھی ایسی نہیں ہے جو وائیٹل کو ساڑھے نو بجے تک وہاں پہنچا سکے۔ میں نے سوچا کہ وائیٹل کو فون کر کے یہ بات بتا دوں مگر فوراً ہی مجھے یاد آگیا کہ بارہ بجے رات سے پیر کا دن شروع ہو چکا ہے اور میں باقاعدہ اس کا ملازم بن گیا ہوں۔

وائیٹل نے کہا تھا کہ وہ ساڑھے نو بجے تک سان سلویڈور پہنچ جانا چاہتا ہے اور میں جانتا تھا کہ اگرچہ ایسی کوئی پرواز نہیں ہے پھر بھی اسے وقت پر روانہ کیا جا سکتا ہے۔

میں نے فوراً ہی فلوریڈا کی ایئر ٹیکسی سروس کو فون کیا۔ انھوں نے بتایا کہ عام پروازوں کے مقابلے میں چار گنا کرایہ لگے گا اور ایئر ٹیکسی ٹھیک پونے سات بجے وائیٹل کو لے کر روانہ ہو جائے گی۔

"او کے" میں نے کہا "ایئر ٹیکسی تیار رکھو۔ پندرہ منٹ کے اندر اندر میں تمھیں دوبارہ فون کر کے مطلع کر دوں گا۔"

ایئر ٹیکسی کا انتظام کر کے میں نے وائیٹل کو فون کیا۔ اس جیسے آدمی کے لیے جو کروڑوں میں کھیلتا تھا، ایئر ٹیکسی کا کرایہ مرغی کے شوربے سے زیادہ قیمتی نہیں تھا۔

"کلے!" اس نے تعریف کے طور پر مجھ سے کہا "میری توقعات سے زیادہ تم میں صلاحیتیں موجود ہیں۔ میں یہی دیکھنا چاہتا تھا کہ تم اپنے فرائض کی بجاآوری کس حد تک کر سکتے ہو۔ ایئر ٹیکسی سروس کو اطلاع دے دو کہ میں ساڑھے چھ بجے تک ہوائی اڈے پر پہنچ جاؤں گا۔"

* * *

مجھے امید تھی کہ نئے دفتر میں ویلیری میرے استقبال کے لیے موجود ہوگی سہ پہر تک نہ مجھے اس کی صورت دکھائی دی اور نہ خیر خبر معلوم ہوئی۔ تقریباً تین بجے جب میں رنگون، ٹوکیو اور ہانگ کانگ کی پروازوں کے شیڈول تیار کر کے تھکن سے بے حال ہو چکا تھا، آفس کا دروازہ کھلا اور ویلیری اندر داخل ہوئی۔

اسے دیکھتے ہی میری ساری تھکن ہوا ہو گئی۔ دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

"مجھے افسوس ہے ڈارلنگ، آج صبح تم سے ملاقات نہ کر سکی۔ دراصل مجھے کچھ ضروری چیزوں کی خریداری کرنا تھی۔"

میں نے آگے بڑھ کر اسے آغوش میں لینے کے لیے اپنے ہاتھ پھیلائے۔

"نہیں نہیں ڈارلنگ۔ یہاں نہیں۔" وہ جلدی سے پیچھے ہٹ گئی "یہاں کوئی بھی شخص آ سکتا ہے۔"

مجھے اپنے جذبات پر قابو پانے میں دو تین منٹ لگ گئے "تم نے میرا ہاتھ بٹانے کے لیے کہا تھا اس لیے میں نے ٹائپ کا کام تمھارے لیے چھوڑ دیا ہے۔ اگر یہ کام آج نہیں ہوا تو کل کی پروازوں سے جانے والے چھ افراد مقررہ وقت پر منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکیں گے۔"

وہ مسکراتی ہوئی ٹائپ رائٹر کے پاس بیٹھ گئی۔ میں نے ٹائپ کے کاغذات اس کی میز پر رکھ دیے اور خود ریزرویشن کے سلسلے میں ہوائی کمپنیوں کو فون کرنے لگا۔ میں باتیں تو فون پر کر رہا تھا لیکن میرے کان ٹائپ رائٹر کی آواز پر لگے ہوئے تھے۔ کسی زمانے میں ویلیری کا شمار تیز ترین ٹائپسٹوں میں ہوتا تھا۔ اب اس کے ٹائپ رائٹر سے جس قسم کی آواز آ رہی تھی اس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ نئے سرے سے ٹائپ کرنا سیکھ رہی ہے۔

فون پر گفتگو ختم کر کے میں اس کی ٹیبل پر گیا۔ اس نے صرف ڈھائی سطریں ٹائپ کی تھیں اور ہر سطر میں کئی کئی غلطیاں تھیں۔

"ٹائپ کر رہی ہو یا مذاق؟" میں نے پوچھا۔

"پچھلے چھ سال سے میں نے ٹائپ رائٹر چھوا تک نہیں ہے۔" وہ بولی "تم مجھ سے پہلے جیسی توقع مت رکھو۔"

"تم میری میز پر آجاؤ اور پروازیں چیک کرو۔ میں تمھاری میز پر بیٹھ کر ٹائپ کا کام کر لوں گا۔"

اس نے اتنی معصومیت اور اتنے دکھ بھرے انداز میں میری طرف دیکھا کہ مجھے بے اختیار اس پر پیار آگیا۔ میں اس کی آنکھوں کو چومنے کے لیے جھکا ہی تھا کہ ایک بدہیئت سا شخص اندر داخل ہوا اور اس کی سانپ جیسی تیز آنکھیں میرے چہرے پر جم گئیں۔

کمرے میں ایک عجیب سی پُراسرار خاموشی چھا گئی۔ پھر اس خاموشی کو نووارد ہی نے توڑا "کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے؟"

"نہیں۔" ویلیری نے اس طرح جواب دیا جیسے کہیں دور سے بول رہی ہو۔

نووارد کے جانے کے بعد میں نے ویلیری کی طرف دیکھا اس کا چہرہ برف کے گالے کی طرح سفید پڑ گیا تھا۔

"یہ کون شخص تھا؟" میں نے پوچھا۔

"میرے ظالم شوہر کا ایک معتمد۔" وہ کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی۔ "اس کا نام گیلوگیساٹی ہے اور یہ وہی شخص ہے جس نے ایک لڑکی کے

چہرے پر تیزاب ڈال کر اسے اندھا کر دیا تھا۔ اگر میرا ظالم شوہر اسے ذرا سا بھی اشارہ کر دے تو گیلو گیسائی فوراً ہی ہم دونوں کو ختم کر دے گا۔"

مجھے اپنے حلق میں کوئی چیز سی اٹکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ جس وقت ویلیری نے وائیڈل کے چیلوں کے بارے میں بتایا تھا، میں نے اس کی بات پر اعتبار نہیں کیا تھا لیکن اب گیلو گیسائی کو دیکھ کر مجھے اس پر ایمان لانا پڑ گیا تھا۔

"پرسوں شام کی پرواز سے میرا ظالم شوہر لیبیا جا رہا ہے۔ ہمیں اس کی پرواز اور قیام کے سارے انتظامات کرنے ہیں۔" ویلیری نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "اس کی غیر موجودگی میں ہمیں پورا ایک ہفتہ مل جائے گا۔"

گیلو گیسائی نے مجھے اتنا خوف زدہ کر دیا تھا کہ یہ خبر بھی مجھے خوش نہ کر سکی۔

"میں پرواز اور قیام کا انتظام کر دوں گا۔" میں نے فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

کچھ افراد کی پروازوں والے کاغذات ٹائپ ہونا ضروری تھے اور ویلیری مسلسل غلطیاں بھی کر رہی تھی اور وقت بھی ضائع کرنے پر تلی ہوئی تھی۔ گیلو گیسائی کا خوف بڑی حد تک دور ہو چکا تھا۔

کچھ دیر قبل میں نے جو بات مذاق میں ویلیری سے کہی تھی، کام کی اہمیت کے پیش نظر مجبور ہو کر مجھے اسی کو عملی جامہ پہنانا پڑا۔ میں اس جگہ ٹائپ کرنے بیٹھ گیا اور اسے اپنی میز پر بٹھا دیا تاکہ کوئی اہم فون آئے تو وہ مجھے مطلع کر دے۔

میں ٹائپ کر رہا تھا کہ میرے فون کی گھنٹی بجی۔ ویلیری نے ریسیور اٹھا کر کہا۔ "ہیلو... ہاں ہاں وہ یہیں موجود ہے... تم کون ہو... اچھا اچھا... ہولڈ کرو۔" پھر وہ مجھ سے مخاطب ہو کر بولی۔ "تمھاری بیوی کا فون آیا ہے۔"

ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ پھر میں نے اپنی جگہ سے اٹھ کر ریسیور لے لیا۔ "ہیلو رہوڑا!" میں نے کہا۔ "کیا بات ہے؟"

"کوئی خاص بات نہیں۔ صرف یہ معلوم کرنا تھا کہ تم ابھی تک گھر کیوں نہیں آئے؟"

"مجھے افسوس ہے ہنی! یہاں کئی روز کا کام پڑا ہوا ہے جو میں نمٹا رہا ہوں۔ شاید میں دس بجے رات تک یہیں رہوں گا۔"

"دس بجے رات تک؟" رہوڑا نے کہا۔ "میری بلا سے۔ تم چاہو تو پوری رات وہیں گزار سکتے ہو۔"

میں نے ریسیور رکھ کر ویلیری سے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ ہم دونوں نو بجے سے پہلے پہلے کام سے فارغ ہو جائیں گے۔"

"اپنے ساتھ مجھے مت شامل کرو۔" وہ بولی۔ "اب میں جا رہی ہوں اگر میں زیادہ دیر تک تمھارے پاس بیٹھی تو گیلو گیسائی کو شبہ ہو سکتا ہے۔ کچھ دیر پہلے اس نے تمھیں جس حالت میں دیکھا تھا، وہ کوئی قابل تعریف بات نہیں تھی۔ میں نہیں چاہتی کہ اسے مزید کسی قسم کا شک ہو اور میں ایک بار پھر تمھیں کھو بیٹھوں۔"

ویلیری چلی گئی۔ شیڈول بنانے، فون وصول کرنے اور ٹائپ کرنے کے سارے کام مجھے انجام دینا پڑے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب میں گھر پہنچا، اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے اور رہوڑا ٹی وی کے پاس بیٹھی ہوئی آخری پروگرام دیکھ رہی تھی۔

"اتنی جلدی کیوں چلے آئے؟" رہوڑا نے ٹی وی سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔ "بڑی دلچسپ فلم دکھائی جا رہی ہے۔ مجھے ڈسٹرب مت کرنا۔"

میں خاموشی سے کچن میں چلا گیا۔ کھانے کا دور دور تک پتہ نشان نہیں تھا۔

"کھانے کے لیے کچھ ہے؟" میں نے وہیں سے پکار کر پوچھا۔

"نہیں۔ میرا خیال تھا کہ تم کھانا کھا کر آؤ گے۔"

میں باہر آ کر اس کے پاس بیٹھ گیا۔ بھوک کے باعث میرے پیٹ میں مروڑ ہو رہی تھی۔

"بدمعاش عورت تمھارا فون وصول کرتی ہے۔" رہوڑا نے ٹی وی کی اسکرین سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

مجھے رہوڑا سے اسی تلخ سوال کی امید تھی۔ "مسز وائیڈل دفتر میں اتفاقیہ طور پر چلی آئی تھیں۔ میں ٹائپ کر رہا تھا۔ فون کی گھنٹی بجی تو انھوں نے ریسیور اٹھا لیا۔" میں نے بہت ہی دھیمے انداز میں اسے سمجھایا۔

"مسز وائیڈل اتفاقیہ طور پر آ گئی تھیں؟" رہوڑا نے ٹی وی کو منہ چڑایا۔ "تم نے تو مجھ سے کہا تھا کہ وہ بدمعاش باہر گئی ہوئی ہے۔"

"بازاری عورتوں جیسی باتیں مت کرو رہوڑا۔ میں نے تم سے یہ کہا تھا کہ مسز وائیڈل عام طور پر سفر میں رہتی ہے، یہ نہیں کہا تھا کہ وہ آج کل بھی باہر گئی ہوئی ہے۔ دفتر میں وہ محض یہ دریافت کرنے آئی تھی کہ مجھے اپنا نیا آفس پسند ہے یا نہیں؟"

"مجھے بازاری عورت کہو گے تو اچھا نہیں ہو گا۔" اس نے ٹی وی کو مخاطب کرنا چھوڑ کر براہ راست میری طرف گھوم کر کہا۔ "کوئی بازاری عورت ہے تو وہ ہی بدمعاش مسز وائیڈل ہے اور اگر وہ بازاری عورت نہیں ہے، تب بھی بازاری عورت ہی معلوم ہوتی ہے۔"

"میں تھک گیا ہوں رہوڑا۔" میں نے کھڑے ہو کر کہا۔ "مجھے آرام کرنے دو۔"

"یقیناً تھک گئے ہو گے۔" اس نے میرا راستہ روک لیا۔ "آدھی آدھی رات تک بازاری عورت کے ساتھ رہو گے تو لازمی طور پر تھکو گے۔"

میں اب تک بڑے صبر و ضبط کے ساتھ اس کے طنز کو برداشت کر رہا تھا لیکن اس کے آخری جملے نے مجھے بالکل بے قابو کر دیا۔ میں نے اس کے چہرے پر اتنی طاقت سے تھپڑ رسید کیا کہ وہ لڑکھڑاتی ہوئی ٹی وی کے پاس چلی گئی۔ اگر ٹی وی کا سہارا لے کر وہ فوراً ہی بیٹھ نہ جاتی تو شاید اس کا توازن برقرار نہ رہتا اور وہ فرش پر گر کر اپنا ہاتھ، پاؤں یا سر زخمی کر لیتی۔

میں اس کے پاس سے گزرتا ہوا سونے کے کمرے میں چلا گیا۔ کچھ

دیر بعد ٹی وی بند کر کے وہ اندر آئی اور شب خوابی کا لباس پہننے لگی۔ وقفے وقفے سے اس کے منہ سے سسکیاں نکل رہی تھیں مگر اس کی سسکیوں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ میں حقیقت میں بہت ہی زیادہ تھکا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ میرے لیے یہ بات بھی بڑی پریشان کن تھی کہ وائیٹل کے گھر میں مجھے ویلیری کے ساتھ رنگ رلیاں منانے کا کوئی موقع نہیں مل سکے گا۔ میں اپنے خیالات میں اتنا ڈوبا ہوا تھا کہ مجھے یہ پتہ بھی نہیں چلا کہ رہوڈا میرے پاس آکر لیٹ گئی ہے۔

اچانک اس کی لرزتی ہوئی آواز میرے کانوں میں آئی "مجھے معاف کردو کلف! مجھے اتنی بے ہودہ بات نہیں کہنا چاہیے تھی۔ تم نے ٹھیک کیا۔ میں واقعی تھپڑ ہی کی مستحق تھی۔"

غالباً وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ میں متاثر ہو کر اسے اپنے بازوؤں میں دبوچ لوں گا اور افسوس کا اظہار کرنے لگوں گا لیکن یہ اس کی بھول تھی۔ میں نے نفرت سے کروٹ بدل لی اور ایک بار پھر بھولی بھالی پری چہرہ ویلیری کے حصول کی ترکیبیں سوچنے لگا۔

صبح ساڑھے چھ بجے اٹھ کر میں نے شیو بنایا، غسل کیا، کپڑے بدلے اور اپنے لیے کافی تیار کی۔

کافی پی رہا تھا کہ رہوڈا کچن میں داخل ہوئی "آج تو تم بڑی جلدی جاگ گئے ہو؟"

"مجھے دفتر جانا ہے۔" میں نے کہا "کام کا اتنا انبار ہے کہ میں جلدی نہیں گیا تو واپس آتے آتے پھر بارہ بج جائیں گے۔"

"اوہ کلف!" اس کے منہ سے سرد آہ نکلی "کاش تم نے اپنی پچھلی ملازمت سے استعفٰی نہ دیا ہوتا۔ مجھے یقین ہے کہ تم سے بہت بڑی غلطی سرزد ہوئی ہے۔"

معاً مجھے احساس ہوا کہ رہوڈا درست کہہ رہی ہے لیکن میں نے یہ کہہ کر اسے ٹال دیا "اگر میں یہ ملازمت نہ کرتا تو تمھیں کار کیسے ملتی؟ خدا حافظ۔ رات کو ملاقات ہوگی۔ میرے لیے کھانے کا انتظام کرنا مت بھول جانا۔"

میری ڈیسک کی گھڑی میں سوا نج رہا تھا۔

اس خوفناک منظر کو جو ویلیری کے ساتھ پیش آیا تھا، دیکھے ہوئے پورے دو گھنٹے گذر چکے تھے مگر ابھی تک مکمل طور پر میرے حواس بحال نہیں ہوئے تھے۔ میں بار بار اپنے آپ سے ایک ہی سوال کر رہا تھا کہ مجھ سے یہ حرکت کیوں سرزد ہوئی؟ حالانکہ ڈاکٹر نے مجھے بہت پہلے خبردار کر دیا تھا۔ پھر بھی میں نے ویلیری کے چہرے کے سامنے اپنا ہاتھ لہرا کر اس کا ردعمل معلوم کرنے کی کوشش کی۔ مجھے یہ علم ہرگز نہیں تھا کہ میری حرکت کا اتنا شدید ردعمل ہوگا۔ جونہی میں نے اپنا ہاتھ لہرایا، ویلیری کے جسم کا سارا خون نچڑ گیا، آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں اور وہ اندھوں کی طرح خلا میں گھورنے لگی۔ پھر اس نے آگے کی جانب جھک کر کہا "میں تمھیں قتل کر دوں گی۔ تم جب تک زندہ ہو، مجھے کبھی آزادی نہیں مل سکے گی۔ تمھاری موت میں میری زندگی پوشیدہ ہے۔"

میں حیران و ششدر بیٹھا ہوا اسے دیکھتا رہا۔

"جتنا چاہو تم میری حالت پر ہنس لو۔" وہ اس طرح کہہ رہی تھی جیسے خلا میں اسے کوئی شخص نظر آ رہا ہو "ہنسو کمینے شیطان، خوب ہنسو۔ میری بربادی پر جتنا چاہو ہنس لو مگر یہ بات یاد رکھو اب تمھیں برباد کرنے کی میری باری ہے۔ میں تمھیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔" پھر تیزی سے آگے بڑھ کر وہ دیوار میں گھونسے مارنے لگی "میں تمھیں قتل کر دوں گی۔ زندہ نہیں رہنے دوں گی۔ آخر تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے؟"

ایکا ایکی اس کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ فرش پر گر کر اپنے گلے سے کسی کے نادیدہ ہاتھ ہٹانے لگی "میرا گلا چھوڑ دے کمینے۔ میں تیرا خون پی جاؤں گی۔ ظالم مجھے مارے بغیر تجھے چین نہیں آئے گا لیکن یہ تو بتا دے میرا قصور کیا ہے؟ ہاں ہاں۔ میں تجھ سے نفرت کرتی ہوں۔ مجھے جب بھی موقع ملے گا، تجھے قتل کیے بغیر نہیں مانوں گی۔ ۔۔۔ آہ! میرا گلا چھوڑ دے شیطان۔" وہ اس طرح تڑپنے لگی جیسے واقعی کوئی شخص اس کا گلا گھونٹ رہا ہو۔

میں نے لپک کر اس کے بازو پکڑ لیے اور اسے آوازیں دینے لگا "ویلیری! ویلیری!"

اس کا بھرپور ہاتھ میرے چہرے پر اتنے زور سے پڑا کہ مجھے تارے نظر آگئے "ہوش میں آؤ، ویلیری!"

معاً وہ اچھل کر میرے سینے پر سوار ہو گئی اور پوری قوت سے گھونسے رسید کرنے لگی۔ پھر نہ جانے اسے کیا ہوا کہ وہ تڑپ کر اٹھی اور دیوار کی طرف بھاگی۔ دیوار سے ٹکرا کر وہ فرش پر گری مگر فوراً ہی دوبارہ اٹھ کر بھاگی اور دوبارہ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گری۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اکھڑے اکھڑے سانس لینے لگی۔ لرزتے ہوئے دل کے ساتھ میں نے ڈاکٹر کے نمبر ڈائل کیے۔

"کون ہے؟" اس نے کہا "میں لنچ کھانے جا رہا ہوں۔"

"میں کلف بول رہا ہوں۔ لنچ بعد میں کرنا، پہلے میرے پاس آؤ اور اپنے ساتھ کسی ڈاکٹر کو بھی لیتے آنا۔ مسز وائیٹل کو ایک حادثہ پیش آگیا ہے۔"

"زیادہ چوٹ آئی ہے؟"

"یقینی طور پر کچھ کہنا مشکل ہے۔ تم فوراً یہاں پہنچ جاؤ۔"

فون کر کے میں اس کے پاس پہنچا۔ وہ بیٹھی ہوئی حیرت سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی "میرا سر درد کر رہا ہے۔" اس نے مجھ سے کہا "کیا ہوا تھا؟"

"تم گر گئی تھیں۔" میں نے سہارا دے کر اسے صوفے پر پہنچایا "یہاں خاموش پڑی رہو۔ مدد آ رہی ہے۔"

اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ گرفت اتنی سخت تھی کہ مجھے اپنا ہاتھ ٹوٹتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

"وہ یہاں آیا تھا۔ تم نے دیکھا تھا اسے؟" وہ لرزتی ہوئی آواز میں بولی "میرا گلا گھونٹنے کی کوشش کر رہا تھا کلف! مجھے تنہا مت چھوڑنا۔ وعدہ کرو ڈارلنگ، تم یہیں رہو گے۔"

"میں یہیں رہوں گا ڈیئر۔ خاموش لیٹی رہو۔ ڈاکٹر آنے والا ہے۔"

اس نے آہ بھر کر جو کچھ کہا وہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ پھر میرا ہاتھ چھوڑ کر وہ بیہوش ہو گئی۔

میں حیران و پریشان اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بوڑھی عورت اندر آئی۔ اس نے ویلیری کی نبض دیکھی، آنکھوں کے پپوٹوں کو الٹ پلٹ کیا اور جسم کے اعضا کو دبایا۔ "میں مسز کلیمنٹ ہوں۔ مسٹر وائیڈل کی ہاؤس کیپر۔" وہ مجھ سے مخاطب ہو کر بولی۔ "مناسب ہو گا کہ تم مسز وائیڈل کو یہاں میری نگرانی میں چھوڑ کر چلے جاؤ۔"

"مسز وائیڈل نیچے گر گئی تھیں۔" میں نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا "تمہیں یقین ہے کہ یہاں میری موجودگی غیر ضروری ہے۔"

"ڈاکٹر آنے والا ہے۔ اچھا یہی ہے کہ وہ اسے تنہائی میں دیکھے۔"

باہر نکل کر میں نے لرزتے ہوئے قدموں کے ساتھ نیچے باغ کی طرف جانے لگا۔ اچانک مجھے ڈائر کی آواز سنائی دی "نکلے۔" میں نے پلٹ کر دیکھا، وہ میری ہی طرف تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آ رہا تھا۔ "کیا ہوا کلے؟ تم تو زیادہ ہی گھبرائے ہوئے نظر آ رہے ہو۔ میرے دفتر میں چلو ——— تمہیں ایک پیگ کی سخت حاجت ہے۔"

اس کے دفتر کی طرف بڑھتے ہوئے میں نے کہا "میرے ہاتھ ہلانے پر وہ اچانک ہوش و حواس کھو بیٹھی اور دیوار سے ٹکریں مار مار کر بیہوش ہو گئی میرے خیال میں اس کے جسم پر کئی چوٹیں آئی ہوں گی۔"

"میں ڈاکٹر فانٹے کو اس کے پاس چھوڑ آیا ہوں۔ وہ خود دیکھ لے گا۔ تم کوئی پرواہ مت کرو۔"

اس کے دفتر میں پہنچ کر جب میں دو پیگ اپنے حلق سے نیچے اتار چکا اور میرے حواس قابو میں آ گئے تو ڈائر نے پوچھا "تم نے اس کے چہرے کے سامنے اپنا ہاتھ ہلایا تھا؟"

"ہاں ڈائر۔ دراصل مجھے تمہاری بات پر یقین نہیں آیا تھا۔"

"ٹھنگے کو اس بات کا پتہ نہ چلنے پائے۔ اگر یہ بات اسے معلوم ہو گئی تو ہم دونوں ہی مارے جائیں گے۔ تم تو اسے صرف یہ بتا دینا کہ وہ بیہوش ہو کر گر گئی تھی ——— یہ ہرگز مت ظاہر کرنا کہ بیہوشی کا سبب کیا تھا؟ میں جانتا ہوں کہ ٹھنگا ہپناٹزم کا ماہر ہے۔ اگر کبھی وہ مجھے گھور کر دیکھتا ہے تو میرے پورے جسم میں سنسنی سی دوڑ جاتی ہے اور میں یہ محسوس کرنے لگتا ہوں کہ ہواؤں میں تیر رہا ہوں۔ ایک ڈاکٹر جس کا نام رابرٹ ہے، میرا دوست ہے۔ وہ اپنے خطرناک مریضوں کا علاج ہپناٹزم کی مدد سے کرتا ہے۔ ایک بار اس نے مجھے بتایا تھا کہ جو عورت جتنی خوبصورت ہوتی ہے۔ اتنی ہی جلدی ہپناٹائز ہو جاتی ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ مسز وائیڈل کتنی خوبصورت ہے۔ ٹھنگے نے اس کی اس کمزوری کا فائدہ اٹھا کر اپنے قابو میں کر لیا ہے۔ ورنہ کوئی بھی اچھی بھلی عورت اس جیسے بچو ہے کو پسند نہیں کر سکتی۔"

میرے دماغ میں ویلیری کی بات گھومنے لگی۔ "میں اس سے کبھی محبت نہیں کر سکتی۔ وہ بڑا کمینہ شخص ہے۔ پکا شیطان ہے۔"

"اچھا یہ ہو گا کہ تم گھر جا کر آرام کرو۔" ڈائر نے مجھے مشورہ دیا۔

"نہیں ڈائر! ابھی تو مجھے بہت کام کرنا ہے۔" میں جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

خوش قسمتی سے ڈاکٹر فانٹے مجھے راستے ہی میں مل گیا۔ وہ ویلیری کو دیکھ کر واپس آ رہا تھا۔ "اب اس کی طبیعت کیسی ہے، ڈاکٹر؟"

"اس کے سر کی پشت تھوڑی سی پھٹ گئی ہے۔ لیکن پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ چند روز آرام کرے گی تو ٹھیک ہو جائے گی۔"

"مسٹر وائیڈل کو اطلاع دے دی جائے؟"

"وہ ابھی کچھ دیر پہلے سفر سے واپس آیا ہے۔ اور میں اس سے بات کر چکا ہوں۔"

میں ڈاکٹر کا شکریہ ادا کر کے آفس میں چلا گیا۔ ویلیری کو ڈاکٹر اور مسز کلیمنٹ نے اندر گھر کے کسی دوسرے حصے میں منتقل کر دیا تھا۔

مجھے اپنی ڈیسک پر بیٹھے ہوئے دو ہی منٹ گزرے ہوں گے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ میں نے ریسیور اٹھایا دوسری جانب وائیڈل تھا۔

"قصہ کیا ہے؟" وہ پوچھ رہا تھا۔ "ڈاکٹر کہتا ہے کہ وہ بیہوش ہو کر گری اور اپنا سر پھوڑ لیا۔ اس سے پہلے وہ کبھی بیہوش نہیں ہوئی تھی۔ تم تو اسی کے پاس تھے مجھے پوری بات بتاؤ۔"

"میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا، مسٹر وائیڈل۔ میں مسز وائیڈل کی جانب پشت کئے ہوئے ٹیلیکس پر بیٹھا تھا کہ میں نے ان کے اٹھنے اور گرنے کی آواز سنی۔"

"تم سمجھتے ہو کہ وہ بیہوش ہو گئی تھی؟"

"جی ہاں ——— میں یہی سمجھا تھا لیکن ڈاکٹر فانٹے کچھ اور سمجھتا ہے تو بہرحال وہ ماہر فن ہے۔ اس کی رائے یقیناً صائب ہو گی۔"

ریسیور میں اس کی ہنسی کی مدہم سی آواز آئی۔ "تمہارے کام کا کیا حال ہے؟"

"ٹھیک ہے، مسٹر وائیڈل۔"

"مسز وائیڈل کیسا کام کر رہی ہے؟"

"ان کا کام بھی ٹھیک ہے۔"

"تمہیں یاد ہو گا کلے! تمہیں ملازم رکھتے وقت میں نے تم سے وعدہ لیا تھا کہ ہمیشہ مجھ سے سچ بولنا۔ اب میں اپنا سوال دوبارہ دہراتا ہوں۔ میری بیوی کیسا کام کر رہی ہے؟"

"اب وہ کام کی عادی نہیں رہی ہیں۔ چھ سال تک کوئی کام نہ کرنے کے باعث ان کی صلاحیتیں زنگ آلود ہو گئی ہیں۔"

وائیڈل ہنسا۔ "میں پہلے ہی سمجھ رہا تھا کہ اب وہ ناکارہ ہو چکی ہے۔ میں اس کی عادت سے واقف ہوں۔ وہ کام کرنے کی باتیں کرتی ہے۔ لیکن جب کوئی کام کرنا پڑتا ہے تو بیہوش ہونا شروع کر دیتی ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ ابھی کچھ

دنوں تک اسے آرام کی ضرورت ہے، اس لئے تم اپنے لئے کسی اعلیٰ درجے کی سیکرٹری کا انتظام کر لو۔ تنخواہ کی فکر مت کرنا۔ زیادہ سے زیادہ جتنی تنخواہ کسی سیکرٹری کو دی جاسکتی ہے، اتنی تنخواہ کی پیشکش کر دینا۔"

ایمپلائمنٹ ایکسچینج نے آدھے گھنٹے کے اندر اندر میرے لئے نئی سیکرٹری کا انتظام کر دیا۔ سیکرٹری آئی تو اس نے نہ صرف ٹائپ کا سارا کام انجام دیا بلکہ کئی کاموں میں میری مدد بھی کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میں چھ بجے شام تک اپنے کام سے فارغ ہو گیا۔

سیکرٹری چلی گئی۔ مجھے گھر جانے کی جلدی نہیں تھی۔ رہوڈا سے کہہ آیا تھا کہ رات کو دیر سے واپس آؤں گا۔ اس لئے آفس ہی میں بیٹھا ہوا آج کے واقعے کے بارے میں غور کرتا رہا۔

ساڑھے سات بجے مسز کلیمنٹ دفتر میں آئی "شکر ہے، تم ابھی تک وہیں موجود ہو۔ میں تو ڈر رہی تھی کہ چلے نہ گئے ہوں۔ مسز وائینڈل پریشان ہیں کہ ان کی بے وقت علالت کے باعث مسٹر وائینڈل کے لیبیا والے سفر کے کاغذات ادھورے رہ گئے ہوں۔ اندر چل کر ان کو مطمئن کر دو لیکن دو منٹ سے زیادہ ان کے پاس مت بیٹھنا۔"

مسز کلیمنٹ مجھے گھر میں لے گئی۔ ڈیلیری کے کمرے کے پاس پہنچ کر اس نے مجھے اندر جانے کا اشارہ کیا "دو منٹ سے زیادہ مت ٹھہرنا مسٹر کلے۔"

میں ڈیلیری کے عالیشان کمرے میں گیا۔ وہ ڈبل بیڈ پر پڑی ہوئی تھی۔ چہرہ سفید پڑ چکا تھا اور آنکھوں سے ابھی تک خوف جھانک رہا تھا۔ میرا دل چاہا کہ دوڑ کر اس معصوم۔ بدنصیب لڑکی کو اپنے آغوش میں لے لوں۔

"کیا حال ہے۔ ڈارلنگ!" میں نے اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ مجھے کیا ہو گیا تھا۔ میں اپنی ڈیسک پر بیٹھی تھی پھر میں نے اپنے آپ کو فرش پر پڑا ہوا دیکھا۔ تم نے مجھے صوفے پر لٹا دیا پھر میں یہاں پہنچ گئی۔"

ڈاکٹر بتا چکا تھا کہ ہوش میں آنے کے بعد وہ سب کچھ بھول جاتی ہے۔ میں نے بھی مناسب نہیں سمجھا کہ اسے ہپناٹزم کے بارے میں کچھ بتاؤں۔ "پتہ نہیں ڈارلنگ! میں اپنا کام کر رہا تھا کہ تمہارے گرنے کی آواز آئی۔ اٹھ کر دیکھا تو تم بے ہوش پڑی تھیں۔"

"مگر میں تو آج تک کبھی بے ہوش نہیں ہوئی البتہ کئی مرتبہ یہ ضرور ہو چکا ہے کہ میں بیٹھی کہیں ہوں اور اپنے آپ کو بستر میں پڑا ہوا پاتی ہوں۔" وہ بولی "ساری ذمہ داری اسی کمینے پر عائد ہوتی ہے۔"

"گھبراؤ نہیں ڈیلیری! میں تمہاری مدد کروں گا۔ اب تم اکیلی نہیں ہو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

"تم کچھ نہیں کر سکتے۔ وہ جنگ جیت چکا ہے۔ میں ہار چکی ہوں۔"

"میں جانتا ہوں، مجھے کیا کرنا چاہئے۔ اور میں جلد از جلد قدم اٹھانے والا ہوں۔"

"تمہارا کام ٹھیک ہو رہا ہے؟"

"ہاں۔ وائینڈل کے کہنے پر میں نے ایک سیکرٹری کا انتظام کر لیا ہے۔"

"کیا وہ اتنا ہی اچھا کام کر رہی ہے جتنا اچھا کام کبھی زمانے میں میں کیا کرتی تھی؟" اس نے آہ بھری۔ "اب تو میں سب کچھ بھول چکی ہوں۔ میری ساری خوبیاں مٹی میں مل گئی ہیں۔ اس شیطان نے مجھے تباہ کر دیا ہے۔ میں کسی کام کی نہیں رہی۔"

کمرے کا دروازہ کھلا اور مسز کلیمنٹ اندر داخل ہوئی "مسٹر کلے! دو منٹ سے زیادہ ہو چکے ہیں۔"

"بس جا ہی رہا ہوں۔" میں نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا، پھر ڈیلیری سے مخاطب ہو کر بولا "تم بہت جلد اچھی ہو جاؤ گی، مسز وائینڈل۔ آرام کرو اور میری بات پر اعتبار کرو۔"

"شکریہ، مسٹر کلے۔" ڈیلیری نے تھکی تھکی آواز میں کہا۔

میں باہر نکلا تو مسلسل دل ہی دل میں اپنے آپ سے کہہ رہا تھا "میرا اعتبار کرو، ڈیلیری ڈارلنگ۔ میں تمہاری مدد کروں گا۔ ہر ممکن مدد کروں گا۔"

آٹھ بج کر چند ہی منٹ ہوئے ہوں گے کہ میں پبلک لائبریری میں داخل ہوا۔ میرا ارادہ تھا کہ ایک بار پھر انسائیکلوپیڈیا کا مطالعہ کر کے ہپناٹزم کا توڑ معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔

لائبریرین مجھے دیکھ کر مسکرائی۔ "مسٹر کلے! کیا آپ اب بھی ہپناٹزم میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ ہمارے ہاں اس موضوع پر ایک نئی کتاب آئی تھی جسے ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک صاحب لے گئے ہیں۔"

"تم نے پڑھی تھی؟"

"مجھے تو ہر کتاب پڑھنا پڑتی ہے۔" وہ بولی "مگر اس کتاب نے مجھے خاص طور پر بہت متاثر کیا ہے۔"

میری درخواست پر اس نے بہت ہی مختصر الفاظ میں کتاب کی کہانی سنائی۔ کہانی کا ہیرو..... ایک موسیقار تھا۔ ہپناٹزم سے اسے خصوصی دلچسپی تھی۔ اس کی ملاقات ایک خوبصورت لڑکی سے ہوئی مگر لڑکی کی نہ آواز اچھی تھی اور نہ اسے موسیقی سے کوئی لگاؤ تھا۔ موسیقار نے ہپناٹزم کی قوت سے کام لے کر اسے بہترین گانے والی لڑکی میں تبدیل کر دیا۔ ہر طرف اس کے گانوں کے چرچے ہونے لگے ریکارڈ تیار ہوتے اور ہاتھوں ہاتھ بک جاتے۔ پھر ایک روز معززین کی ایک محفل میں جب کہ وہ لڑکی گانا گا رہی تھی۔ موسیقار پر دل کا دورہ پڑا اور وہ ختم ہو گیا اس کے مرتے ہی لڑکی پر چھایا ہوا ہپناٹزم کا اثر بھی زائل ہو گیا۔ اس کے منہ سے پھٹے ہوئے بانس جیسی بے سری آوازیں نکلنے لگیں۔

میں لائبریرین کا شکریہ ادا کرتا ہوا باہر آیا اور لائبریری کے پبلک بوتھ سے رہوڈا کو فون کیا "میرا انتظار مت کرنا۔ ممکن ہے آج پھر مجھے دیر ہو جائے۔"

"یہ بات تو تم نے صبح ہی بتا دی تھی۔" اس نے کہا "میرا خیال ہے کہ

تم روزانہ ہی رات گئے آیا کرو گے۔"

"ایسا نہیں ہوگا، ہنی۔"

"تم اب بھی مجھ سے ناراض ہو۔"

"نہیں ہنی۔ میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔"

"پھر کیا بات ہے۔ میں نے تم سے معافی مانگ لی مگر تم نے معذرت کا ایک لفظ بھی ادا نہیں کیا؟ میرے جبڑوں میں ابھی تک درد ہو رہا ہے۔"

میں نے آہستہ سے کہا "مجھے معاف کر دو رہوڈا۔ اب ایسی غلطی کبھی نہیں ہوگی۔"

وہ چھوٹی سی چڑیا کی طرح چہچہا اٹھی "ارے ارے ڈارلنگ، اتم تو سچ مچ معافی مانگنے لگے۔"

پونے نو بجے میں ڈاکٹر رابرٹ سے ملا اور اسے اپنا فرضی نام مسٹر فیلوز بتایا۔ میں نے کہا کہ میں ایک ادیب ہوں اور آج کل ایک ناول لکھ رہا ہوں۔ کہانی کا ہیرو ہپناٹزم کی قوتوں کا مالک ہے اور ایک نائٹ کلب میں کام کرتا ہے۔ ایک رات ایک لڑکی اپنی سہیلیوں کے ہمراہ کلب میں آتی ہے اور سہیلیوں کے کہنے پر وہ ہیرو کی معمول بننے پر راضی ہو جاتی ہے۔ ہیرو لڑکی کی خوبصورتی سے اتنا متاثر ہوتا ہے کہ وہ مستقل طور پر اسے اپنی معمول بنا لیتا ہے۔ لڑکی اس کے اشاروں پر ناچنے لگتی ہے اور اپنا گھر، اپنے والدین اور اپنے عزیزوں کو چھوڑ چھاڑ کر ہیرو کے ساتھ رہنا شروع کر دیتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ لڑکی کو ہیرو کی ہپناٹزم والی بات سے چھٹکارا دلا دوں اور وہ ایک بار پھر اپنے گھر جا کر نیک اور شریف لڑکیوں جیسی زندگی گزارنے لگے۔ مگر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اسے چھٹکارا کس طرح دلایا جائے۔"

ڈاکٹر رابرٹ قہقہہ مار کر ہنسا "لڑکی کو چھٹکارا نہیں مل سکتا۔ دنیا بھر کی دنیا توتیں یکجا ہو کر بھی اسے آزاد نہیں کرا سکیں۔ جب تک ہیرو زندہ ہے وہ اس کی معمول بنی رہے گی۔"

ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلایا "ہپناٹزم کا یہی اصول ہے۔"

"یعنی لڑکی کو چھٹکارا دلانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ میں ہیرو کو کسی نہ کسی طرح ختم کر دوں؟"

ڈاکٹر نے مشتبہ نظروں سے میری طرف دیکھا "ہاں" اس نے کہا "مگر یاد رکھنا کہ یہ بات کہانی کی حد تک درست ہے۔ عام زندگی میں اس پر عمل کرو گے تو اپنے آپ کو قانون کی نظروں سے نہیں بچا سکو گے۔"

میں نے اس کی مطلوبہ فیس ادا کرتے ہوئے یقین دلایا کہ محض کہانی کے بارے میں مشورہ کرنے آیا تھا۔

⁂

اگلے دو روز تک لگاتار بارش ہوتی رہی۔

جب رہوڈا گھر پر ہوتی تھی تو زیادہ کسی میگزین سے چپکی رہتی یا اپنے بے شمار کپڑے لے کر کتر بیونت کرنے بیٹھ جاتی۔ اس نے مجھے بتایا کہ محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کے مطابق ویسٹ انڈیز کی جانب سے بڑا زبردست طوفان اٹھا ہے۔ اور اگر درمیان میں ہواؤں کا رخ تبدیل نہ ہوا تو وہ طوفان یہاں تک پہنچ جائے گا۔ میں اپنے خیالات میں اس طرح غلطاں تھا کہ میں نے رہوڈا کی بات پر زیادہ دھیان نہیں دیا۔

پچھلے دو دنوں سے مجھے ویلیری کی کوئی خیر خبر نہیں ملی تھی۔ وائیڈل شیڈول کے مطابق لیبیا جا چکا تھا۔ ڈائرے ویلیری کی خیریت معلوم کرنا خطرناک تھا اور اس سے بھی زیادہ خطرناک بات یہ تھی کہ مسز کلیمنٹ سے ویلیری کی خیریت پوچھی جاتے۔ لائبریری سے کہانی سن کر اور ڈاکٹر رابرٹ سے مشورہ لینے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ویلیری کی زندگی کے لئے وائیڈل کو قتل کرنا ضروری ہے۔ میں جانتا تھا کہ میرے اندر ان صلاحیتوں کا فقدان ہے جو اچھے قاتلوں میں ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی سمجھتا تھا کہ اگر میں نے اپنے اندر قتل کرنے کی صلاحیت پیدا کر لی تب بھی میرے پاس کوئی آلۂ قتل نہیں ہے۔ جب کہ قتل کرنے کے لئے صلاحیت اور ہتھیار دونوں کی ضرورت تھی۔

جسمانی طور پر وائیڈل مجھ سے کم از کم تین گنا طاقتور تھا۔ چھریرا قد ہونے کے باعث اس میں پھرتی بھی بہت زیادہ تھی۔ اس لئے اسے نہ تو گلا گھونٹ کر قتل کیا جا سکتا تھا اور نہ چاقو کی مدد سے۔ اسے قتل کرنے کا ایک ہی طریقہ تھا کہ شوٹ کر دیا جائے۔ چنانچہ میں نے طے کر لیا کہ اگر میں نے اسے قتل کیا تو پستول یا ریوالور سے قتل کروں گا۔

تیسرے دن سو کر اٹھا تو چاروں طرف دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔ بادل چھٹ چکے تھے۔ ناشتے کی میز پر رہوڈا نے مجھے طوفان کے بارے میں بتایا۔

"اس کا رخ ابھی تک تبدیل نہیں ہوا ہے۔ کل میں اپنی ایک گاہک سے باتیں کر رہی تھی۔ اس نے کہا کہ یہاں طوفان آتا ہے تو اپنے ساتھ تباہی لے کر آتا ہے۔ تین سال قبل جو طوفان آیا تھا اس نے ہزاروں لوگوں کو بے گھر کر دیا تھا اور دس آدمیوں کے مرنے کی اطلاع موصول ہوئی تھی۔"

میں کافی کی پیالی پی کر اٹھ کھڑا ہوا "جو ہوگا، دیکھا جائے گا۔ اگر مجھے دفتر میں دیر تک رکنا پڑا تو میں تمہیں فون کر دوں گا۔"

وائیڈل کے ہاں پہنچتے ہی سب سے پہلے ملاقات ڈائرے سے ہوئی۔

"سنو کیلے" اس نے کہا "اگر تم اپنی سیکرٹری سے مطمئن ہو تو میری نصیحت ہے کہ اسے علیحدہ مت کرنا۔ مسز وائیڈل اب کبھی تمہارے ساتھ کام نہیں کر سکے گی۔"

"کیوں؟ کیا وہ بہت زیادہ بیمار ہے؟"

"مسز کلیمنٹ نے بتایا ہے کہ اس پر نیم غنودگی طاری ہے۔ نہ وہ کوئی بات کرتی ہے اور نہ کچھ کھاتی پیتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے، جیسے اسے زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔"

"ڈاکٹر کیا کہتا ہے؟"

"اسے ابھی تک یہ علم نہیں کہ مسز وائیڈل کو ہپناٹائز کیا گیا ہے" اس نے کہا "اس کی ساری ذمہ داری تم پر عاید ہوتی ہے۔"

"مجھ پر؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔ میں نے اس کے چہرے کے سامنے ایک دو لمحے کے لئے ہاتھ ہلایا تھا۔ کیا اس کا اثر ابھی تک باقی ہے؟"

"میں تو یہی سمجھتا ہوں" وہ بولا "لیکن تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔"

یہ بات کسی کو نہیں بتاؤں گا۔ مسز وائیڈل پہلے ہی سے ہپناٹزم کے زیر اثر ہے اور میں جانتا ہوں کہ اسے مکمل طور پر بےہوش کرنے کے لئے ہاتھ کا معمولی سا اشارہ کافی ہے۔ یہ اشارہ کسی کا بھی ہو سکتا ہے۔ ارادی بھی اور غیر ارادی بھی۔"

دفتر میں جا کر میں نے سیکرٹری کو چند کاغذات ٹائپ کرنے کو دیئے اور اس سے یہ کہہ کر کہ ابھی آتا ہوں، بغیر اطلاع کئے گھر میں گھس گیا۔ ویلیری کے کمرے پر پہنچ کر میں نے آہستہ سے دستک دی۔ دستک کا جواب نہیں ملا تو میں نے دھیرے سے دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔

ویلیری اپنے ڈبل بیڈ پر تنہا لیٹی ہوئی تھی۔

اسے دیکھ کر میں اپنے اوپر قابو نہ پا سکا اور فوراً ہی کمرے میں گھس گیا۔ اس کے سرہانے بیٹھ کر میں نے اسے کئی آوازیں دیں۔ ایک بار اس کا جسم تھرتھرایا، دوسری بار اس نے اپنی آنکھیں کھول کر ایک نظر چھت پہ ڈالی۔

"ویلیری۔ ویلیری ڈیئر!" میں نے اس کا بازو ہلاتے ہوئے کہا۔ "میری طرف دیکھو ویلیری! تمہارا کلے تمہارے پاس بیٹھا ہوا ہے۔"

"نہیں۔ تم کلے نہیں ہو۔" اس کے منہ سے ڈوبی ہوئی مدہم سی آواز نکلی۔ "تم میرے پاس سے ہٹ جاؤ۔ شیطان! کمینے! میرے پاس سے دور ہٹ جاؤ۔!"

پھر اچانک وہ آدھی اٹھ کر بیٹھ گئی اور زور زور سے چیخنے لگی۔ "نکل جاؤ یہاں سے۔ دور ہو جاؤ میری نظروں سے۔"

میں نے مناسب یہی سمجھا کہ جس خاموشی سے اندر آیا ہوں، اسی خاموشی سے باہر نکل جاؤں۔ البتہ باہر نکلتے ہوئے میں اپنی زندگی کا اہم ترین فیصلہ کر چکا تھا۔ اب وائیڈل کو زندہ رہنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اسے ہر حال میں میرے ہاتھوں سے قتل ہونا تھا۔

*

ویلیری کے کمرے سے نکل کر میں نے آفس جانے کے بجائے اسلحہ کی دکان کا رخ کیا۔ واپس آیا تو میری جیب میں اعشاریہ تین آٹھ کا آٹومیٹک خوبصورت ہتھیار موجود تھا۔ دروازے سے ڈاکٹر فانشے اور ڈاٹر باہر نکل رہے تھے۔ میں اپنی کار پارک کر کے ان دونوں کو جاتا ہوا دیکھتا رہا۔ کچھ دیر بعد ڈاٹر، ڈاکٹر کو رخصت کر کے آیا تو میں اس کا منتظر تھا۔

"کوئی خاص بات؟" میں نے پوچھا۔

"مسز وائیڈل کی حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ ڈاکٹر فانشے نے ٹھنگنے کو فون کیا تھا۔ وہ بہت جلدی واپس آ رہا ہے۔"

آسمان پر ایک بار پھر بادل چھا گئے تھے اور تیز ہوائیں چلنے لگی تھیں۔ میں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا آفس کی جانب بڑھا۔ ڈاٹر میرے ساتھ ہی چلنے لگا۔

میری سیکرٹری فون پر کسی سے کہہ رہی تھی۔ "ٹھیک ہے۔ تمہارے ویزا کا شام سے پہلے انتظام ہو جائے گا۔ ہمارے لائق کوئی اور خدمت؟"

"ڈاٹر!" میں نے کہا۔ "مسٹر وائیڈل کب واپس آ رہے ہیں؟ کیا میں ان کی سیٹ ریزرو کرا دوں؟"

"ٹھنگنا روانہ ہو چکا ہے۔ اور کل صبح چھ بجے تک یہاں پہنچ جائے گا۔ گیلو گیساٹی اسے ہوائی اڈے سے گھر تک لے آئے گا۔ تم اپنا کام جس طرح کر رہے ہو، اسی طرح کئے جاؤ۔"

سیکرٹری فون سے نمٹ کر میرے پاس آئی۔ "اجازت ہو تو میں محکمہ موسمیات کی رپورٹ سن لوں؟" اس نے اپنا جیبی ٹرانسسٹر مجھے دکھاتے ہوئے کہا۔

"ضرور ضرور۔"

اس نے ٹرانسسٹر کا بٹن دبایا۔ اناؤنسر کہہ رہا تھا۔ "طوفان تیزی سے ویسٹ انڈیز کی جانب سے آ رہا ہے۔ اس کی موجودہ رفتار تیس میل فی گھنٹہ ہے۔ اگر ہوا کا رخ تبدیل نہ ہوا تو دو دن کے اندر اندر پیراڈائز سٹی تک پہنچ جائے گا۔ موسم کی رپورٹ ختم ہوئی۔ یہ رپورٹ ایک ایک گھنٹہ کے وقفے سے پیش کی جا رہی ہے تاکہ ہنگامی صورت حال میں ضروری ہدایات دی جا سکیں۔"

"یہ سب کیا ہے؟" میں نے ڈاٹر سے پوچھا۔

"تم بوسٹن سے آئے ہو۔ اس لئے تمہیں کوئی علم نہیں۔" ڈاٹر نے بتایا۔ "امیر آدمیوں نے شہر خالی کرنا شروع کر دیا ہوگا۔ یہاں ہر تیسرے چوتھے سال قیامت خیز طوفان آتے ہیں۔ جانی نقصان بھی ہوتا ہے اور مالی نقصان بھی۔ بہتر یہی ہے کہ تم یہیں رہو۔"

سچی خوشی

ایک انگریز، ایک فرانسیسی اور ایک روسی سچی خوشی کی تعریف کر رہے تھے۔ انگریز نے کہا: "سچی خوشی اس وقت حاصل ہوتی ہے، جب تم کام سے تھک کر گھر لوٹتے ہو اور آتش دان میں آگ روشن پاتے ہو اور قریب ہی تمہارے آرام کے لئے کرسی رکھی ہوتی ہے۔"

"اونہہ۔" فرانسیسی نے کہا۔ "انگریزوں کی زندگی میں کوئی رومانس نہیں ہے۔ سچی خوشی وہ ہے جب تم بزنس کے سلسلے میں دورے پر جاتے ہو تو وہاں تمہیں ایک خوبصورت لڑکی ملتی ہے جو تمہارا دل بہلاتی ہے لیکن دورہ ختم ہونے پر تم دونوں ہنسی خوشی جدا ہو جاتے ہو۔"

"تم دونوں غلط کہتے ہو۔" روسی نے کہا۔ "سچی خوشی وہ ہے جب تم صبح چار بجے بستر میں استراحت کر رہے ہوتے ہو۔ اچانک دروازہ پر زوردار دستک ہوتی ہے۔ دروازے پر خفیہ پولیس کا کوئی افسر تم سے کہتا ہے۔ "ایوان ایوانوف! تمہیں گرفتار کیا جاتا ہے۔" اور تم جواب دیتے ہو کہ "معاف کرنا! ایوان ایوانوف پڑوس میں رہتے ہیں۔"

مرسلہ: صابر رضا، لیاقت آباد کراچی

بارش شدید ہوگئی تھی اور بجلی کی چمک اور بادلوں کی کڑک کے باعث ماحول بڑا وحشت انگیز محسوس ہونے لگا تھا۔

"مسز کلیمنٹ سے کہو، وہ تمہارے لئے کسی کمرے کا انتظام کر دے۔" ڈائر نے کہا۔ "اگر طوفان آگیا تو تم اپنے گھر ہی میں پھنس کر رہ جاؤ گے۔ پہلے ہی دو دن تک یہاں رہ کر تم نے اپنے کام میں اضافہ کر لیا ہے۔"

میں نے فون پر مسز کلیمنٹ سے رابطہ قائم کیا۔ "مسٹر ڈائر کی تجویز ہے کہ دو تین راتوں کے لئے میرے قیام کا یہیں انتظام ہو جائے۔ کیا یہ ممکن ہے مسز کلیمنٹ؟"

"ہاں مسٹر کلے۔ کمرہ نمبر ۲ جو تمہارے آفس سے زیادہ دور نہیں ہے، بالکل خالی ہے اور اس میں اٹھنے، بیٹھنے اور سونے کے لئے ضروری فرنیچر بھی موجود ہے۔"

میں نے دل ہی دل میں اندازہ لگایا۔ میرے اور ویلیری کے درمیان محض تیس گز کا فاصلہ تھا۔ "تم جانا چاہو تو ابھی چلی جاؤ۔" میں نے سیکرٹری سے کہا۔ "اور اگر طوفان آجائے تو گھر ہی پر آرام کرنا۔"

سیکرٹری چلی گئی تو میں نے سوچا کیوں نہ میں بھی تھوڑی دیر کے لئے اپنے گھر ہو آؤں، اور رہوڈا کو اپنے قیام کے بارے میں مطلع کر آؤں۔

گھر پر رہوڈا کا سامان بندھا ہوا رکھا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی اس نے کہا۔ "میں ہوٹل جا رہی ہوں۔ طوفان کے دنوں میں، میں یہاں نہیں رہ سکتی اور میں تمہیں دو چیزیں بھی دکھانا چاہتی ہوں۔" اس نے میز کی دراز سے تازہ "ووگ" نکال کر میرے سامنے ڈال دیا۔ اس کے ٹائیٹل پیج پر ویلیری کی رنگین تصویر تھی۔

میں نے اپنے چہرے کے تاثرات کو چھپاتے ہوئے پوچھا۔ "تصویر میں کوئی انوکھی بات ہے؟"

"مجھے بیوقوف بنانے کی کوشش نہ کرو، دغاباز۔" وہ چیخ کر بولی۔ "اس کے نیچے تمہاری ہنس مکھ اور محنتی ویلیری کا نام لکھا ہوا ہے۔ یہ وہی بدمعاش ہے جس کے لئے تم آج کل دن رات کام کر رہے ہو اور جسے چھ سال پہلے تم نے ہیرے کی انگوٹھی بھی بھیجی تھی۔"

اس نے انگوٹھی کا ڈبہ میری طرف اچھال دیا۔ ڈبے میں صرف انگوٹھی ہی نہیں، ویلیری کے وہ محبت نامے بھی تھے جو وہ مجھے بھیجا کرتی تھی۔

"اسی بدمعاش کی وجہ سے تم نے میرے منہ پر تھپڑ بھی مارا تھا۔ تم تو یہ کہتے تھے۔۔۔ یہ کہتے تھے کہ تمہارا اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے رہوڈا۔" میں نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔ "چیخنا چلانا اور گالیاں بند کرو۔ میں طلاق چاہتا ہوں۔"

"کیا۔۔۔ کیا چاہتے ہو؟" اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

"طلاق!" میں نے کہا۔ "اب ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم دونوں میاں بیوی کی حیثیت سے نہیں رہ سکتے۔ ابھی تم جوان ہو، اس لئے بہت آسانی سے کوئی ایسا شوہر تلاش کر لو گی جو تمہیں مجھ سے زیادہ خوش رکھے گا۔"

"مجھ سے چھٹکارہ پانے کے بعد تم اس بدمعاش سے شادی کرنا چاہتے ہو؟"

"نہیں، اس قسم کا کوئی پلان نہیں ہے۔ میں صرف آزاد ہونا چاہتا ہوں۔"

"یہ بات خوب اچھی طرح سے سمجھ لو مکار انسان! میں تمہیں گلچھرے اڑانے کے لئے ہرگز طلاق نہیں دے سکتی۔ صرف اس وقت تک کے لئے ہوٹل جا رہی ہوں جب تک طوفان رہے گا۔ طوفان کے بعد میں دوبارہ یہیں آؤں گی۔ اس عرصے میں مسٹر وائیڈل سے کہہ دینا کہ تم اس کے ہاں ملازمت نہیں کر سکتے۔ تمہاری ایجنسی اب بھی تمہیں لینے کو تیار ہے۔ تم نے یہ کام کر لیا تو میں تمہاری ساری آوارگی اور دھوکے بازی کو معاف کر دوں گی۔"

"مجھے تمہاری معافی کی ضرورت نہیں ہے رہوڈا۔ تم نے مجھے طلاق نہیں دی، تب بھی میں تمہارے ساتھ زندگی نہیں گزار سکوں گا۔"

"اگر تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے عشق کی داستان اس بدمعاش عورت کے شوہر کو نہ تحریر کروں تو تمہیں وہی کرنا پڑے گا جو میں چاہتی ہوں۔ میرے آنے سے پہلے پہلے تم اسے چھوڑ دو ورنہ اس کے شوہر کے جوتے کھا کر ہسپتال جانے کے لئے تیار رہو۔"

اس نے اپنا سوٹ کیس اٹھایا اور لمبے لمبے قدم اٹھاتی ہوئی اپارٹمنٹ سے باہر نکل گئی۔

☆ ☆ ☆

میں یہ بات خوب اچھی طرح سمجھتا تھا کہ وائیڈل کو قتل کر دینے کے بعد میری ساری پریشانیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ رہوڈا بھی مجھے دھمکیاں نہیں دے سکے گی۔ اگر اس نے مجھے طلاق نہیں دی تو میں ویلیری کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر کہیں بہت دور نکل جاؤں گا۔ ہماری تربیت اور تجربے کے باعث ہم دونوں کو کسی نہ کسی ٹریولنگ ایجنسی میں ملازمت مل جائے گی اور بعد میں ڈھیر ساری رقم اکٹھی کر کے ہم اپنی ذاتی ایجنسی قائم کر لیں گے۔

پروگرام کے مطابق میں نے وہ رات وائیڈل کے ہاں کمرہ نمبر دو میں گزاری۔ کئی مرتبہ میں نے ویلیری کے پاس جانے کا پروگرام بھی بنایا لیکن یہ سوچ کر نہیں گیا کہ پہلے وائیڈل کو قتل کر کے اپنے راستے کا سب سے بڑا پتھر ہٹا دوں، پھر کسی خوف و خطر کے بغیر اس سے ملوں گا۔

صبح سویرے وائیڈل گھر پہنچ گیا۔ اپنے ساتھ وہ تیز ہواؤں کے جھکڑ بھی لایا تھا۔ ریڈیو برابر چیخ رہا تھا کہ طوفان شہر سے بہت قریب پہنچ گیا ہے۔ وائیڈل گھر آتے ہی ویلیری کے پاس چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے مجھے بھی وہیں طلب کر لیا۔

"گھر کے سارے ملازمین طوفان کے ڈر سے محفوظ مقامات پر جا رہے ہیں۔" وائیڈل نے مجھ سے کہا۔ "مسز وائیڈل کی طبیعت پہلے سے بہتر معلوم ہوتی ہے، اس لئے سوچ رہا ہوں کہ ایک چکر سان سلویڈور کا لگا آؤں۔ میری عدم موجودگی میں یہاں کا سارا انتظام تمہیں اور ڈائر کو کرنا ہوگا۔ وہ باہر کا خیال رکھے گا اور تم اندر کا۔ مسز وائیڈل تم سے گھل مل گئی ہے۔ اس لئے میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ اسے خوش رکھنے کی کوشش کرنا۔"

میں نے کنکھیوں سے تصویر پر نظریں جمائے ہوئے ویلیری کو دیکھا۔ دنیا و مافیہا سے

بے خبر وہ بالکل بے سُدھ لیٹی ہوئی تھی۔

باہر آکر یہ خبر میں نے ڈائر کو سنائی۔

"مجھے علم ہے کہ" اس نے کہا "ٹھنگنے نے خود ہی سارے ملازمین کو چھٹی دے دی ہے۔ ہم دونوں گھر کا خیال رکھیں گے اور گیساٹی ہمارے لئے کھانا پکایا کرے گا۔"

پھر میں نے ایئرپورٹ فون کیا تاکہ وائیڈل کی پرواز کا انتظام کیا جا سکے۔ وہاں سے جواب آیا کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے ساری پروازیں غیر معینہ مدت کے لئے روک دی گئی ہیں۔

میں نے یہی بات وائیڈل کو فون پر بتائی۔ اس وقت وہ اپنے کمرے میں تھا۔

"اگر کوئی پرواز نہیں جا رہی ہے تو یہ بات بھی میرے حق میں ہے۔ مجھے کوئی شخص ڈسٹرب نہ کرے۔ میں اپنے وہ ضروری پلان احاطۂ تحریر میں لے آؤں گا جن کے بارے میں ہفتوں سے سوچ رہا ہوں۔" اس نے کہا "اب تم مسز وائیڈل کے پاس چلے جاؤ۔ اس سے بہت زیادہ ہمدردی کا اظہار مت کرنا ورنہ وہ سمجھے گی کہ واقعی بیمار ہے۔ عام عورتوں جیسا سلوک کرنا۔ اس کی عادت ہے کہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بننے کے لئے ذرا سی تکلیف کو خوب بڑھا چڑھا لیتی ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا کہ وہ خوش رہے۔"

طوفانی ہوائیں چلنے لگی تھیں۔ گھر کے دروازوں اور کھڑکیوں کو بند کیا جا چکا تھا۔ پھر بھی ہوا کے جھونکوں کے باعث کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔

ویلیری مجھے اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر اٹھ بیٹھی۔ اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کے بڑے موٹے قطرے تیر رہے تھے۔

"اب کیسی طبیعت ہے ڈارلنگ؟"

اس نے اشارے سے مجھے اپنے پاس بلایا اور میرے کندھے پر اپنا سر رکھ دیا: "میں تمہیں ایک راز کی بات بتانا چاہتی ہوں۔ کمینہ شیطان میرا ڈائز سٹی چھوڑ کر مستقل طور پر لیا جا رہا ہے۔"

"لیا جا رہا ہے، مگر کیوں؟"

"اس نے مجھے وجہ نہیں بتائی۔ صرف یہ کہا ہے کہ طوفان ختم ہوتے ہی وہ مجھے اپنے ساتھ لے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لیا چلا جائے گا۔ آہ ڈارلنگ! تم ایک بار پھر مجھ سے بچھڑ جاؤ گے۔"

"یہ ناممکن ہے ڈیئر۔ میں اسے ایسا ہرگز نہیں کرنے دوں گا۔"

"اس کے عزائم کی راہ میں کوئی حائل نہیں ہو سکتا۔ دنیا کے کسی شخص میں اتنی طاقت نہیں جو اسے جانے سے روک سکے۔"

"مجھ میں اتنی طاقت ہے۔" میں نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا "میں وائیڈل کو قتل کرنے کے لئے پستول لے آیا ہوں۔"

پستول کا نام سنتے ہی اس نے میرے کندھے سے اپنا سر ہٹا لیا اور میرے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ کر بیٹھ گئی۔ "اگر تمہارے پاس پستول ہے تو ڈارلنگ! مجھے ختم کر دو۔ میں اپنی زندگی سے اکتا چکی ہوں۔ اب ایک لمحہ کے لئے بھی زندہ نہیں رہنا چاہتی۔"

"تم زندہ رہو گی ویلیری! وائیڈل کی موت اس کا مقدر بن چکی ہے۔"

"دیکھو ڈارلنگ!" اس نے خوشامد کی "اس طوفان اور گھن گرج میں کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو گی کہ تم نے مجھے قتل کر دیا ہے۔ اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے تو مجھے زندگی کے جہنم سے نجات دلا دو۔ قتل کے لئے اس سے اچھا موقع نہیں ملے گا۔"

پھر اچانک اس پر جنونی کیفیت طاری ہو گئی: "مجھے قتل نہیں کر سکتے تو فوراً نکل جاؤ یہاں سے۔ تم بھی میرے دشمن ہو۔ دنیا میں میرا ایک ہمدرد بھی نہیں ہے جو مجھے موت کے گھاٹ اتار دے۔ جاؤ۔ میں کہتی ہوں، دور ہو جاؤ میری نظروں سے۔"

میں گھبرا کر باہر نکل آیا۔

آفس میں ڈائر میرا منتظر تھا: "تمہیں اس بات کا پتہ ہے کہ طوفان تھمتے ہی ٹھنگنا لیما جا رہا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں!" میں نے جان بوجھ کر جھوٹ بولا "تمہیں کیسے معلوم ہوا؟"

"میں نے اس کی اور گیساٹی کی گفتگو سن لی تھی۔ وہ گیساٹی کو بتا رہا تھا کہ اس کا دیوالہ نکل چکا ہے اور وہ اس قابل نہیں رہا کہ کسی کو منہ دکھا سکے۔ چنانچہ اب وہ چاہتا ہے کہ خودکشی کر کے اپنی زندگی کا خاتمہ کر لے۔ مگر گیساٹی نے مشورہ دیا کہ خودکشی کرنے کے بجائے وہ لیما چلا جائے، اور نئے سرے سے زندگی کا آغاز کرے۔"

"وائیڈل نے گیساٹی کی بات مان لی؟"

"میرے خیال میں اس نے گیساٹی کی بات ضرور مان لی ہو گی۔"

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس نے بات مانی نہ ہو۔"

"ہاں امکان تو اس کا بھی ہے۔" ڈائر نے کہا "اگر میں اس کی جگہ ہوتا تو چپکے سے لیما چلا جاتا، خودکشی ہرگز نہ کرتا۔"

ڈائر چلا گیا لیکن میری آنکھیں کھول گیا۔ اگر اس وقت وائیڈل کو قتل کر دیا جائے تو موجودہ حالات میں یہی سمجھا جائے گا کہ اس نے دیوالیہ ہو جانے کے غم میں خودکشی کی ہو گی۔ گیساٹی بیان دے گا کہ خود وائیڈل نے خودکشی کرنے کے ارادے کا اظہار کیا تھا۔ ڈائر کہے گا کہ اس نے اپنے کانوں سے خودکشی کی بات سنی تھی۔

مجھے ویلیری کی بات بھی یاد آئی۔ اس نے سنا تھا کہ اس طوفان میں کسی کو پستول چلنے کی خبر تک نہ ہو گی۔ اگرچہ اس نے یہ بات اپنے آپ کو قتل کرانے کے لئے کہی تھی لیکن وائیڈل پر صادق آتی تھی۔

سیدھی سی بات تھی، اگر رات کو کسی وقت وائیڈل پر گولیاں چلائی جائیں تو طوفان کی وجہ سے کسی کے کانوں تک گولیاں چلنے کی آوازیں نہیں جائیں گی۔ صبح کو اس کی لاش ملے گی اور پولیس کو وائیڈل کے دیوالیہ ہو جانے کی خبر معلوم ہو گی تو اس کے قتل کو خودکشی سمجھ لیا جائے گا۔ گواہی کے لئے گیساٹی اور ڈائر کافی ہوں گے۔

میں ایک عزم کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہوا۔ کمرہ نمبر ۲ میں جا کر میں نے پستول

نکالنے کے لئے اپنا بریف کیس کھولا۔

مگر بریف کیس خالی پڑا تھا۔ اس میں رکھا ہوا پستول غائب ہو چکا تھا۔

طوفان اتنا شدید ہو چکا تھا کہ پورے شہر کی بجلی اور فون کا نظام درہم برہم ہو گیا تھا۔ میں اپنے تاریک آفس میں بالکل گم سم سا بیٹھا ہوا سوچ رہا تھا کہ پستول کہاں چلا گیا۔ صرف ویلیری ہی کی شخصیت ایسی تھی، جسے میں نے پستول کے بارے میں بتایا تھا جبکہ اس کی اپنی خواہش یہ تھی کہ اسے ختم کر دیا جائے۔ ممکن ہے وہی میرا پستول اس وقت اڑا کے لے گئی ہو، جب میں ڈاڑ سے گفتگو کر رہا تھا۔

جونہی مجھے یہ خیال آیا کہ ویلیری نے خودکشی کرنے کے لئے پستول چرایا ہوگا، میں بہت تیزی سے اس کے کمرے کی طرف لپکا۔ ہواؤں کے شور سے کان پڑی آواز سننا بھی مشکل تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جو چیز بھی بارش اور ہوا کے راستے میں آئے گی، خس و خاشاک کی طرح ان کی نذر ہو جائے گی۔

"ویلیری مجھے دیکھتے ہی دوڑ کر مجھ سے لپٹ گئی۔ "میں آزاد ہوں، ڈارلنگ؟"

میں نے اس کے سوال پر دھیان دیئے بغیر کہا۔ "میرا پستول واپس کر دو۔"

"تمہارا پستول؟" وہ بولی۔ "کیا کہہ رہے ہو؟"

"مجھے بیوقوف مت بناؤ۔ اپنی زندگی ختم کرنے کے لئے تم میرا پستول چرا لائی ہو۔"

اس نے ایک گہری اور طویل سانس لی۔ "میں نے تمہارا پستول نہیں لیا میں تو یہ سمجھ رہی تھی کہ اب تک تم نے اس کمینے کا قصہ پاک کر کے لیکن — لیکن وہ نہیں مر سکتا۔ بدروحوں کو قتل کرنا آسان نہیں ہے۔ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔"

"میں نے تمہیں آزادی دلانے کا وعدہ کیا ہے ویلیری! اور ایک بار پھر یقین دلاتا ہوں کہ کل تک تم بالکل آزاد ہو جاؤ گی۔"

"خالی خولی، فضول وعدے مت کرو۔" وہ اس طرح چلا کر بولی جیسے میں نے کوئی بہت بڑا جرم کیا ہو۔ "مجھے میرے حال پر چھوڑ کر یہاں سے فوراً چلے جاؤ۔"

مجھے خود بھی اپنے جرم کا احساس تھا۔ اگر پستول چوری نہ ہو گیا ہوتا تو میں واقعی وائیڈل کو اب تک قتل کر کے فارغ بھی ہو چکا ہوتا۔

میں دوبارہ اپنے تاریک آفس میں واپس آ گیا اور موم بتی جلا کر پستول ڈھونڈنے لگا۔ مجھے خوب اچھی طرح یاد تھا کہ پستول بریف کیس میں ہی تھا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے اسے رکھا تھا اور اس کی اتنی حفاظت کی تھی کہ رہوڈا کے پاس جاتے وقت بھی بریف کیس کو اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

کم و بیش ایک گھنٹے تک میں پورے کمرے کو کھنگالتا رہا۔ پستول کو یقیناً چرا لیا گیا تھا اور یہ حرکت گیسائی کے علاوہ کسی اور کی نہیں ہو سکتی تھی۔

اچانک میرے دروازے پر دستک ہوئی۔ "ادھر آؤ۔" کلے اسنر وائیڈل جنونی انداز میں چلاتی ہوئی۔ "باہر طوفان میں نکل گئی ہے۔"

میں گھبرایا ہوا باہر کی سمت لپکا۔

"جلدی آؤ، جلدی۔" اُس نے میرا ہاتھ پکڑ کر ایک جانب دوڑنا شروع کر دیا۔ اس سے قبل کہ میں کچھ سمجھ سکتا، تاریک راہداری میں رُک کر اُس نے پوری قوت سے میرے سر کی پُشت پر کوئی چیز ماری۔ مجھے اپنی جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہوئی اور میں چکرا کر نیچے گر گیا۔

میں نیچے ضرور گر گیا تھا پھر بھی مجھے اتنا ہوش تھا کہ میں ہر بات محسوس کر رہا تھا۔ ڈاڑ نے مجھے کندھے پر لاد لیا۔ کندھے پر لادتے وقت اس نے گندی سی گالی بھی بکی۔ میں نے کوشش کی کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے ڈاڑ کا گلا دبا دوں۔ مگر میرے جسم کی ساری جان نکل چکی تھی۔

اوپر پہنچ کر اس نے اچانک ایک دروازہ کھولا۔ بجلی کی چمک میں میری نظر ایک اور سائے پر پڑی۔

میں نے ایک ہی نظر میں اُسے پہچان لیا۔ وہ ویلیری تھی اور ڈاڑ کی مدد کر رہی تھی۔ میرا دل چاہا کہ یہ منظر دیکھنے سے پہلے ہی مجھے موت آ گئی ہوتی۔ ڈاڑ نے کھلے ہوئے دروازے سے مجھے کھلی ہوئی چھت پر دھکیل دیا۔ پھر اندر سے ویلیری اور ڈاڑ نے دروازہ بند کر لیا۔

میں طوفان میں دُور تک لڑھکتا ہوا چلا گیا۔ اگر عین وقت پر ایک شخص نے میری کمر میں ہاتھ ڈال کر مجھے اپنی طرف نہ کھینچ لیا ہوتا تو میں اسی طرح لڑھکتا ہوا تین منزلہ چھت سے نیچے پتھروں پر جا گرتا۔

میں ابھی تک زندہ رہنے کے لئے بھرپور جدوجہد کر رہا تھا، لیکن جیسے ہی مجھے سہارا ملا، میں نے آنکھیں بند کر لیں اور بڑے اطمینان سے بیہوش ہو گیا۔

چند لمحے بعد مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وائیڈل نے ایک ہاتھ سے میری کمر کو پکڑ رکھا ہے اور دوسرے ہاتھ سے چھت کے چھجے کو۔ بجلی کی روشنی میں اس نے دیکھا کہ میرے ہوش و حواس بحال ہو چکے ہیں تو چلا کر بولا۔ "ہمت سے کام لو کلے! میں زیادہ دیر تک تمہیں نہیں سنبھال سکوں گا۔"

چکنی چھت پر، ہوا کے جھکڑوں سے لڑتا ہوا میں اُٹھ بیٹھا۔ اسی وقت چھت کے آخری سرے پر ایک کھڑکی کھلی، اور بجلی کے کوندے میں گیسائی کھڑا نظر آیا۔

"گیسائی!" وائیڈل نے چلا کر کہا۔ "ہمیں بچاؤ۔ ہم لوگ یہاں ہیں۔"

کھڑکی فوراً ہی بند ہو گئی۔ میں چھجے کے سہارے سے کھڑا ہو چکا تھا موسلادھار بارش اور ہوا کے تیز جھونکے کے باعث یہ معلوم ہو رہا تھا کہ یا تو ہاتھوں کی گرفت جواب دے جائے گی یا کسی بھی لمحے چھجہ ٹوٹ جائے گا اور ہم لڑھکتے ہوئے بیسیوں گز نیچے نکیلے پتھروں پر گر کر ختم ہو جائیں گے۔ گیسائی کو دیکھ کر زندگی کی جو امید بندھی تھی، کھڑکی بند ہوتے ہی وہ بھی دم توڑ چکی تھی۔

کھڑکی ایک بار پھر کھلی۔ گیسائی نے چیخ کر کچھ کہا لیکن طوفان کے باعث اس کی آواز ہمارے کانوں تک نہیں پہنچی۔ پھر اس نے کھڑکی سے ایک بازو نکالا۔ اس کے ہاتھ میں رسّی تھی۔ اس نے پوری قوت سے رسّی گھما کر ہماری طرف پھینکی، مگر اس کی کوشش رائگاں گئی۔ طوفانی ہواؤں نے رسّی کو ہمارے پاس آنے سے روک دیا تھا۔

الیکا ایک ہی لمحے دائیں اور بائیں جانب کی دو کھڑکیاں اور کھل گئیں۔ ایک کھڑکی میں ویلیری کھڑی تھی اور دوسری کھڑکی میں ڈارٹ۔ دونوں کھڑکیاں اتنی قریب تھیں کہ میں چھجّہ چھوڑ کر ویلیری کی کھڑکی کی طرف لپکا۔

"کھلے!" وائیڈل چلایا "موت کے منہ میں مت جاؤ، کھلے!"

مگر اس وقت تک میں جھونکوں سے لڑتا جھگڑتا ہُوا ویلیری کی کھڑکی کے نیچے پہنچ چکا تھا۔ اچانک ویلیری نے کھڑکی سے ایک بانس باہر نکالا اور میرے سینے پر زور سے رسید کر کے مجھے پیچھے دھکیل دیا۔ میں اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور چھت پر لڑھکنے لگا۔

'مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی، ویلیری!' میں نے دل ہی دل میں کہا۔

چکنی چھت کی ہموار سطح پر میں اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہا تھا کہ شاید کوئی ایسی چیز میرے ہاتھ آجائے جو مجھ کو چھت سے نیچے گرنے سے بچالے۔ پھر عین اس وقت جب کہ زندگی کے سارے امکانات ختم ہو چکے تھے اور میں چھت کے آخری سرے تک پہنچ گیا تھا گیسائی کی پھینکی ہوئی رسی میرے ہاتھ میں آگئی۔ میں نے قلابازی کھا کر اُسے اپنی کمر کے گرد لپیٹ لیا۔

گانٹھ باندھ کر میں کھڑا ہو گیا۔ "ڈھیل دو گیسائی" میں نے پکار کر کہا، "میں مسٹر وائیڈل کے پاس جا رہا ہوں۔"

دائیں اور بائیں جانب کی دونوں کھڑکیوں سے ڈارٹ اور ویلیری بانسوں سے وائیڈل کے سینے اور ہاتھوں پر چوٹیں مار رہے تھے۔ وائیڈل چھجے کو ایک ہاتھ سے پکڑے ہوئے تھا۔ ایک ہاتھ پر چوٹ پڑتی تو وہ فوراً ہی دوسرے ہاتھ سے چھجے کو پکڑ لیتا۔

جب میں اس کے پاس پہنچا تو وہ تقریباً بے دم ہو چکا تھا۔ میں نے لپک کر اس کی کمر کو اپنے بازوؤں کے حلقے میں لے لیا۔ ویلیری اور ڈارٹ نے فوراً ہی بانس چھوڑ کر اپنی اپنی کھڑکیاں بند کر لیں۔

ہم دونوں ایک دوسرے کو اپنی گرفت میں لیے ہوئے رسی کی مدد سے ایک ایک انچ چکنے فرش پر پھسلتے ہوئے گیسائی کی کھڑکی کی طرف بڑھنے لگے۔ چند منٹ کا فاصلہ ہم نے گھنٹوں کے حساب سے طے کیا۔

پھر جب کھڑکی کے راستے اندر جا کر ہم لوگ فرش پر پڑے ہوئے ہانپ رہے تھے، گیسائی نے میری کمر کی رسی کھولتے ہوئے کہا "ڈارٹ نے مجھے دھوکہ دے کر گھر کے باہر بھیج دیا تھا۔ اس نے کہا کہ مسٹر وائیڈل باغ میں ہیں اور ایک درخت کے نیچے دب گئے ہیں۔ میرے باہر نکلتے ہی اس نے گھر کے سارے دروازے بند کر دیئے۔ میں بڑی مشکل سے پچھلی دیوار سے اُوپر تک جانے میں کامیاب ہُوا۔ مجھے یہ پتہ نہیں تھا کہ اس نے تم لوگوں کو ہلاک کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ لیکن جب مسٹر وائیڈل مجھے گھر میں نظر نہیں آئے اور میں نے ڈارٹ اور مسز وائیڈل کو ہنس ہنس کر باتیں کرتے ہوئے دیکھا، تب مجھے شبہ ہُوا۔ میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا تو تم دونوں ننگی چھت پر چھجے کو پکڑے ہوئے نظر آئے میں سمجھ رہا تھا کہ کسی وقت بھی ہوا کے تھپیڑوں سے چھجہ چھوٹ جائے گا اور تم لوگ لڑھکتے ہوئے نیچے جا گرو گے۔"

وائیڈل نے گہری سرد آہ بھری۔ "اس نے مجھ سے کہا کہ ویلیری پر پاگل پن کا دورہ پڑا ہے۔" پھر میری طرف منہ کر کے بولا "تم سے اس نے کیا کہا تھا؟"

میں کیا کہتا؟ کیا اُسے بتا دیتا کہ مجھے بھی ویلیری کے نام پر دھوکا دیا گیا تھا؟

میرے جواب کا انتظار کیے بغیر اس نے دوسرا سوال کیا "تم نے مجھے بچانے کی کوشش کیوں کی تھی کھلے؟"

میرے پاس اس کے اس سوال کا بھی کوئی جواب نہیں تھا۔ تاریکی میں گیسائی کی طرف دیکھنے لگا، جس کی آنکھیں سانپ کی آنکھوں کی طرح چمک رہی تھیں۔ البتہ یہ بات میری سمجھ میں خوب اچھی طرح آچکی تھی کہ ہپناٹزم کا بہانہ بنا کر ویلیری اور ڈارٹ نے میرے دل میں وائیڈل کے خلاف نفرت کے بیج دیئے تھے اور وہ دونوں چاہتے تھے کہ وائیڈل میرے ہاتھوں سے قتل ہو۔ اس طرح میں بھی ان کے راستے سے ہٹ جاتا اور وہ لوگ وائیڈل کی دولت پر قبضہ کر کے عیش کی زندگی گزارتے۔

ویلیری اور ڈارٹ طوفانی رات ہی میں کہیں نکل گئے تھے۔ دو روز بعد جب طوفان ختم ہوا تو گھر جانے سے پہلے میں نے وائیڈل سے کہا "ریڈیو کی اطلاع کے مطابق طوفان کا شکار ہونے والوں کی لاشیں مانٹیسوری اسکول کے احاطے میں جمع کر دی گئی ہیں۔"

وہ میرا اشارہ سمجھ گیا "لاوارثوں کی لاشیں حکومت کی جانب سے دفن کر دی جائیں گی۔" اس نے بھی اشارے ہی میں جواب دیا۔ "اگلے ہفتے میرا لیما جانے کا پروگرام ہے۔ وہاں کی حکومت نے مجھے سات کروڑ کی مشینری کا آرڈر دیا ہے اور میں اپنی ساری جائیداد بیچ کر اور بینکوں سے ساری رقم نکلوا کر مشینری خریدنے کا انتظام کر رہا ہوں۔ اسسٹنٹ کی حیثیت سے تم بھی میرے ساتھ لیما چلو گے چاہو تو اپنی بیوی کو بھی ساتھ لیتے چلنا۔ تھوڑی سی تفریح ہو جائے گی۔"

گھر پر ریہوڈا میری منتظر تھی۔ اس نے ہنستی ہوئی آنکھوں سے مجھے خوش آمدید کہا "میں جانتی تھی، تم مجھے ہرگز نہیں چھوڑ سکتے۔" پھر اس نے ڈریسنگ ٹیبل کی دراز کھول کر اعشاریہ تین آٹھ کا خوبصورت سا پستول نکال کر میری طرف بڑھا دیا۔ "یہ پستول میں نے تمہارے بریف کیس سے نکال لیا تھا۔ مجھے ڈر تھا کہ کہیں تم اس بدمعاش عورت کے فریب میں آکر اس کے شوہر کو قتل نہ کر دو۔ میرے خیال میں اس عورت کی موت کے بعد مجھے پستول چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں ——"

"تمہیں کیسے معلوم کہ وہ . . وہ بدمعاش مر چکی ہے؟" میں ویلیری کو بدمعاش کہنا نہیں چاہتا تھا مگر نہ جانے کیوں میرے منہ سے وہ لفظ ادا ہو گیا، جس کی ویلیری مستحق تھی۔

ریہوڈا نے مسکراتے ہوئے تازہ اخبار کا وہ صفحہ میری آنکھوں کے سامنے لہرا دیا جس میں طوفان کی نذر ہونے والے لاوارث افراد کی تصویریں چھپی ہوئی تھیں اور ان میں سب سے خوبصورت، سب سے نمایاں تصویر اسی بدمعاش عورت کی تھی، جو چند روز قبل تک میرے دل و دماغ پر چھائی ہوئی تھی۔


زن‌وزر

زناوڈر

اثر نعمانی

شہرۂ آفاق ناول نویس جیمز ہیڈلے چیز کے ایک شاہکار کی تلخیص

زندگی کے کمزور لمحوں میں کبھی کبھی انسان کوئی ایسی غلطی بھی کر بیٹھتا ہے جس کا خمیازہ اُسے عمر بھر بُھگتنا پڑتا ہے. وہ قفل ساز بھی اپنی فطرت کے خلاف ایک ایسی ہی حماقت کا شکار ہو گیا تھا اور پھر ایک کے بعد دوسری غلطی اُس نے جیل سے فرار ہو کر کی. اب وہ ایسا ہدف بن چکا تھا جسے کوئی بھی بہ آسانی نشانہ بنا سکے. ایک تیز و طرار لالچی حسینہ نے بالآخر اُسے اپنے دامِ ہوس میں اُلجھا لیا۔ وہ اُس کے ذریعے اپنے مذموم مقاصد پورے کرنا چاہتی تھی۔ جُرم و سزا کے موضوع پر پیچ در پیچ بُنی ہوئی زیرِ نظر کہانی مصنف کے زورِ قلم کا مُنہ بولتا ثبوت ہی نہیں، مُعاشرتی بُرائیوں، انسانی حرص و ہوس کے منفی اثرات کی نشان دہی کرتی ہوئی ایسی دلچسپ داستان بھی ہے جسے ایک بار شروع کرنے کے بعد ختم کیے بنا نہیں چھوڑا جا سکتا۔ ہمارے اس دعوے کی تصدیق آپ خود کر سکتے ہیں۔

اُس شخص کا قصّہ جو آسمان سے گر کر کھجور میں اٹک گیا تھا

گیارہ بجنے میں پانچ منٹ تھے۔ میں گھر جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ جس کا مطلب تھا کہ پھر کسی کو میری ضرورت پڑ گئی ہے۔ اگر یہ کال پانچ منٹ بعد آتی تو میں اسے بہ آسانی نظر انداز کر سکتا تھا مگر اب اسے سُننا میری تقدیر میں لکھ دیا گیا تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ رات کی شفٹ میں فون کا کنکشن ایک ٹیپ ریکارڈر کے ساتھ جوڑ دیا تھا اور جو بھی کال... آتی تھی ریکارڈ ہو جاتی تھی۔ گویا میں کسی طرح بھی اس سے جان نہیں چھڑا سکتا تھا۔ ایک گہری سانس لے کر میں نے ریسیور اٹھالیا۔

"لارنس سیف کارپوریشن۔ نائٹ سروس۔" میں نے کہا۔

"میں ہنری کوپر بات کر رہا ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔ لب و لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ کوئی دولت مند آدمی ہے "جلد سے جلد کوئی آدمی بھیجو، میرا سیف پریشان کر رہا ہے۔"

میں نے دوسری گہری سانس لی۔ جینی کے ساتھ شام گزارنا آج بھی نصیب میں نہیں معلوم ہوتا تھا اور یہ اس ماہ میں تیسرا موقع تھا کہ میں وعدہ توڑنے پر مجبور ہوا تھا۔

"کہاں سے بات کر رہے ہیں سر۔" میں نے لہجہ نرم رکھنے کی کوشش کی۔ ٹیپ ریکارڈر آواز ہی نہیں، آواز کا اُتار چڑھاؤ بھی ریکارڈ کر لیتا تھا اور مجھے گاہکوں کے ساتھ گستاخی سے بات کرنے پر پہلے ہی سرزنش کی جا چکی تھی۔

"ایش بلے آرمز۔ فوراً ایک آدمی بھیجو۔"

"کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ پریشانی کیا ہے؟"

"میں چابی کہیں رکھ کر بھول گیا ہوں" جواب ملا۔ ہم دونوں نے ریسیور رکھ دیا۔

میں نے جینی کو ایک ایسے کلب لے جانے کا وعدہ کیا تھا جو حال ہی میں کُھلا تھا۔ طے ہوا تھا کہ وہ لباس بدل کر تیار رہے، میں ساڑھے گیارہ بجے اسے اس کے گھر سے لے لوں گا جبکہ ایش لے آرمز شہر کے دوسرے کنارے پر واقع تھا۔ میرے وہاں سے سیف کھول کر واپس آتے آتے ساڑھے بارہ بج سکتے تھے اور جینی اتنی دیر انتظار کرنے والی نہیں تھی۔ اس نے صاف کہہ دیا تھا کہ آئندہ پروگرام بنا کر میں وقت پر نہیں آیا تو وہ آخری بار ہوگا۔ میں نے سوچا کہ راستے میں رُک کر اسے فون کر دوں گا۔ اپنے اوزاروں کا بیگ اُٹھایا۔ آفس بند کیا۔ بلڈنگ سے باہر نکلا تو بارش ہو رہی تھی اور میں برساتی ساتھ نہیں لایا تھا۔ ٹریفک زیادہ تھا۔ مجھے سڑک پار کرنے میں کافی دیر لگی۔ فون بوتھ میں گھس کر ریسیور اُٹھایا تو گیارہ بج چکے تھے۔ جینی نے اس طرح جواب دیا جیسے فون کے پاس ہی بیٹھی تھی۔ میں نے عذر بیان کرنا شروع کیا ہی تھا کہ اس نے بات کاٹ دی۔

"میں نے تمہیں خبردار کر دیا تھا کہ آئندہ تم نے وعدہ خلافی کی تو وہ آخری بار ہوگی۔" میں نے صفائی پیش کرنے کی کوشش کی مگر

میں ڈیڈلائن سے بات کر رہا تھا۔ جینی ریسیور رکھ چکی تھی۔

تاؤ کھاتے ہوئے میں ایش لے آرمز پہنچا۔ چوکی دار سے معلوم ہوا کہ مسٹر ہنری کا فلیٹ تیسری منزل پر ہے۔ دروازہ کھولتے ہی ہنری کوپر ایک لمبا چوڑا بھاری بھرکم آدمی میرے سامنے تھا۔ وہ غصے میں تھا کہ مجھے اتنی دیر کیوں لگی۔ میں نے تیز بارش اور ٹریفک کی زیادتی کا عذر بیان کیا اور معذرت چاہی۔ وہ مجھے اس کمرے میں لے گیا جہاں سیف لگا ہوا تھا۔ میں اوزاروں کا بیگ رکھ رہا تھا کہ ایک لڑکی پر نگاہ پڑی جو صوفے پر لیٹی سگریٹ پی رہی تھی۔ لڑکی کافی خوب صورت تھی۔

"کتنی دیر لگے گی؟" کوپر نے پوچھا "مجھے جلدی ہے۔"

"نمبر بتادیں تو زیادہ دیر نہیں لگے گی۔" میں نے بمشکل لڑکی سے نظریں ہٹا کر جواب دیا۔

کوپر نے ایک کاغذ پر نمبر لکھ کر مجھے دیا اور کمرے کے دوسرے گوشے میں واقع شراب کی الماری کے پاس جا کر اپنے لیے ایک گلاس میں وہسکی نکالنے لگا۔ اس وقت کہیں فون کی گھنٹی بجی اور کوپر گلاس ہاتھ میں لیے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"جلدی کرو مسٹر۔" لڑکی بولی "بڈھے نے مجھے موتیوں کا نیکلس دینے کا وعدہ کیا ہے۔ کہیں وہ ارادہ نہ بدل دے۔"

میں نے تین منٹ میں سیف کھول دیا۔ اندر نگاہ ڈالی تو سیف کی تین درازیں سو سو ڈالر کے نوٹوں کی گڈیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ میں نے زندگی بھر اتنی رقم نہیں دیکھی تھی۔ اندازاً پانچ لاکھ ڈالر ضرور ہوں گے۔ لڑکی بھی میرے پاس آکر کھڑی ہوگئی۔ میں نے اس کی سرگوشی سن لی "اوہ خدا' یہ تو چالیس چوروں کا غار معلوم ہوتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہم اپنی مدد آپ کریں اور رفوچکر ہوجائیں۔" میں نے جلدی سے سیف کا دروازہ بند کردیا اور اچھا ہی کیا کہ اس وقت کوپر واپس آگیا۔

"تم ابھی تک سیف نہیں کھول سکے؟" اس نے غصے سے پوچھا۔

"بس ابھی کھلا جاتا ہے۔" میں نے جواب دیا اور قفل دوبارہ کھول دیا "یہ لیجیے کھل گیا۔"

"بہتر ہوگا تم مجھے دوسری چابی بنادو۔" کوپر نے کہا۔

میں نے دوسرے دن چابی دینے کا وعدہ کیا اور واپس چل دیا۔

راستے بھر مجھے کوپر کے سیف میں رکھی رقم کا خیال آتا رہا۔ مجھے ملازمت کرتے ہوئے برسوں گزر گئے تھے۔ مجھے جو تنخواہ ملتی تھی میں اس سے بالکل مطمئن نہیں تھا اور جانتا تھا کہ موجودہ ملازمت میں ترقی کا کوئی چانس نہیں ہے۔ میں سوچ رہا تھا کہ پانچ لاکھ ڈالر مجھے مل جائیں تو زندگی کتنی خوشگوار ہوجائے گی اور اپارٹمنٹ میں گھس کر سیف سے رقم نکالنا کچھ مشکل بھی نہیں تھا۔ اگرچہ عقل کہہ رہی تھی کہ مجھے ایسا کام ہرگز نہیں کرنا چاہیے مگر پھر بھی میں اس خیال کو ذہن سے نہیں نکال سکا اور اگلی رات کو جب رائے ٹریسی میرے بعد کام کرنے آیا تب بھی یہ خیال میرے ذہن سے چپکا ہوا تھا۔

رائے ٹریسی کو میں ایک مدت سے جانتا تھا۔ ہم دونوں نے ایک ساتھ اسکول میں تعلیم حاصل کی تھی۔ اس کے باپ نے اسی دن رائے کو لارنس سیف کارپوریشن میں ملازمت دلوائی تھی جس دن میرے حق میں بھی یہی فیصلہ کیا گیا تھا۔ دیکھنے میں رائے بڑی حد تک مجھ سے ملتا تھا۔ ہم دونوں ہی طویل قامت' بھاری بھرکم جسم کے مالک تھے۔ دونوں ہی دولت حاصل کرنے کے لیے بے تاب تھے مگر اسے میرے برخلاف عورتوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اس نے انیس سال کی عمر میں شادی کی جو کامیاب ثابت نہیں ہوئی۔ ایک سال بعد اس کی بیوی اسے چھوڑ کر کسی کے ساتھ بھاگ گئی تھی اور اس واقعے نے رائے کی دلچسپی عورتوں سے بالکل ختم کردی۔ اسے جنون کی حد تک ریس کھیلنے کا شوق تھا اور اس لیے وہ ہمیشہ مقروض رہتا تھا۔

میں نے اسے کوپر کے سیف میں رکھی ہوئی دولت کے بارے میں بتایا۔ اس رات بھی بارش ہورہی تھی۔ میں نے گھر جانا چاہا مگر رائے کے دماغ میں بھی کوپر کی دولت گھس گئی تھی۔

"اگر اتنی دولت مجھے مل جائے تو کتنا اچھا ہو۔"

"بُرا تو میرے لیے بھی نہیں ہوگا۔" میں نے کہا۔

"میں پانچ سو ڈالر کا مقروض ہوں۔" رائے بولا "اور جلد ہی رقم کا انتظام نہ کیا تو میری شامت بھی آسکتی ہے۔ کیوں نہ ہم اس سیف کی دولت اڑالیں۔ بظاہر تو یہ کام بہت آسان معلوم ہوتا ہے۔"

"ہاں آسان تو معلوم ہوتا ہے۔"

"میں عرصے سے ایک ایسے چانس کا انتظار کر رہا تھا۔" رائے نے کہا "میں اپنی موجودہ زندگی سے عاجز آچکا ہوں۔ تمہارا بھی یہی خیال ہے نا؟"

"ہاں۔"

"تو پھر کیا کہتے ہو۔ ہاتھ صاف کرنا چاہتے ہو؟"

"نہیں۔ مگر کوئی نہ کوئی تو کرے گا۔ اتنا آسان موقع کون چھوڑے گا۔" میں نے کہا۔ رائے میری طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"اتنے خوف زدہ مت ہو۔" اس نے کہا "اگر ہم اپنا ذہن استعمال کریں تو کامیاب ہوسکتے ہیں اور بچ کر نکل بھی سکتے ہیں۔ آؤ غور کریں۔ کوئی پلان سوچیں۔"

اگلے ایک گھنٹے تک ہم پلان بناتے رہے۔ جتنا غور کرتے تھے' کام اتنا ہی آسان معلوم ہوتا تھا "ہمیں معلوم کرنا ہوگا کہ کوپر اپنے اپارٹمنٹ سے کب جاتا ہے۔" رائے نے کہا "یہ بات معلوم ہوجائے تو اس کی عدم موجودگی میں اندر داخل ہوں گے اور سیف خالی کردیں گے۔ اب سنو تمہیں کیا کرنا ہے۔ اس نے تم سے دوسری چابی مانگی ہے۔ تم چابی لے کر جاؤ' دربان سے بات کرو۔ یہ

لوگ بڑے باتونی ہوتے ہیں۔ تم اس سے بہ آسانی معلوم کرسکتے ہو کہ کوپر کب باہر جاتا ہے۔ پھر جب ہمیں معلوم ہوجائے کہ کب وہ اپارٹمنٹ میں نہیں ہوتا تو ہم وہاں جائیں گے اور سیف سے رقم نکال لیں گے۔"

رائے نے کچھ اس طرح بیان کیا کہ یہ کام دنیا میں سب سے زیادہ سادہ اور آسان نظر آنے لگا۔

○☆○

اگلی رات میں ایش لے آرمز گیا۔ میں نے کارپوریشن کی یونی فارم پہنی ہوئی تھی۔ رائے نے کہا کہ وہ جیسے ہی ڈیوٹی سے فارغ ہوگا ٹرک لے کر مجھ سے آملے گا۔ ساڑھے دس بجے کے کچھ بعد میں وہاں پہنچ گیا۔ دربان اپنے کیبن میں بیٹھا کوئی ناول پڑھ رہا تھا۔ اس نے مجھے پہچان لیا۔ اس نے بتایا کہ مسٹر کوپر کہیں گئے ہوئے ہیں اور نصف گھنٹے بعد آئیں گے۔ میں نے اسے بتایا کہ میں سیف کی چابی دینے آیا ہوں اور چابی صرف مسٹر کوپر کے ہاتھ میں دی جاسکتی ہے۔ میں نے دربان کو باتوں میں لگالیا۔ معلوم ہوا کوپر وقت کا بڑا پابند ہے۔ اس کے تین نائٹ کلب ہیں۔ وہ ان کے معاملات پر نظر رکھتا ہے۔ روزانہ رات کو گیارہ بجے کھانا کھانے آتا ہے اور ایک بجے پھر چلا جاتا ہے اور صبح پانچ بجے واپس آتا ہے۔ دربان کی ڈیوٹی رات ایک بجے ختم ہوجاتی ہے۔ دروازہ گیارہ بجے بند کردیا جاتا ہے۔ ہر کرائے دار کے پاس چابی ہے۔ اس کے باوجود کبھی کبھی دربان کو دروازہ کھولنے کے لیے اٹھنا پڑتا ہے۔ کیونکہ لوگ اپنی چابی یا تو کہیں گم کر بیٹھتے ہیں یا پھر گھر میں بھول جاتے ہیں۔ کوپر اپنی چابیاں اکثر گم کرتا رہتا ہے۔

اسی وقت کوپر واپس آگیا۔ اس نے مجھے پہچان لیا۔ اس نے چابی کے بارے میں پوچھا۔ میں نے جواب دیا کہ لایا ہوں مگر بہتر ہے کہ سیف میں لگا کر دیکھ لیا جائے کہ ٹھیک کام کرتی ہے یا نہیں۔ ہم تیسری منزل پر واقع اس کے اپارٹمنٹ میں آئے۔ میں نے سیف میں چابی لگا کر دیکھا۔ وہ ٹھیک کام کررہی تھی۔ کوپر نے شکریہ ادا کیے بغیر چابی لے کر جیب میں رکھ لی۔ اتنا ہی نہیں اس نے کوئی ٹپ بھی نہیں دی۔ اس کی اس کنجوسی پر مجھے غصّہ آگیا اور جو تھوڑی بہت ہچکچاہٹ اس کی دولت چرانے کے بارے میں تھی، ختم ہوگئی۔ میں نے سوچا کہ ایسے آدمی کو تو ضرور سزا ملنا چاہیے۔ میں لفٹ سے نیچے اُترا اور بلڈنگ سے باہر نکل آیا۔ باہر رائے ٹرک لے کر آگیا تھا۔ اس نے بھی کوپر کو دیکھ لیا تھا۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ اتوار کی رات اپنا کام کیا جائے کیونکہ اس دن ہم دونوں کی چھٹی ہوتی ہے۔

اتوار کی رات بھی بارش ہورہی تھی اور ہمارے نقطۂ نظر سے یہ اچھی بات تھی کیونکہ ایسی بارش میں اور وہ بھی رات کے وقت سڑکیں عموماً سنسان ہوتی تھیں۔ میں اور رائے پلان کے مطابق ایک بجنے میں پانچ منٹ قبل ایش لے آرمز پہنچ گئے۔ ایک بجے ہم نے کوپر کو بلڈنگ سے نکلتے دیکھا۔ وہ اِدھر اُدھر دیکھے بغیر اپنی لمبی کار میں بیٹھا اور چلا گیا۔ چند منٹ بعد ہم نے دربان کو دروازہ بند کرکے جاتے دیکھا۔ ہم دونوں کار سے اتر آئے۔ میرے ہاتھ میں اوزاروں کا بیگ تھا۔ دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ میں نے بیرونی دروازے کا قفل قدرے مشکل سے کھولا۔ مشکل اس لیے پیش آئی کہ ہاتھ پوری طرح قابو میں نہیں تھے۔ ہم اندر داخل ہوئے۔ لفٹ استعمال کرنے کا ارادہ نہیں تھا۔ اسی لیے زینے سے اوپر گئے۔ تیسری منزل تک ہم دونوں ہانپنے لگے تھے۔ کوپر کے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولنے میں ہمیں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ جو پہلی چابی میں نے قفل میں ڈالی اسی سے کام بن گیا۔ میں نے اندر داخل ہو کر لائٹ جلا دی۔ رائے نے دروازہ بند کردیا۔ ہم سیف والے کمرے میں آئے۔ جب میں کوپر کے لیے دوسری چابی بنا رہا تھا تو ایک اور چابی بھی بنالی تھی۔ پہلے میں نے نمبروں والا قفل کھولا پھر چابی سے دوسرا تالا کھول دیا۔ سیف کا دروازہ کھلتے ہی رائے کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ میں نوٹوں کے بنڈل بیگ میں ڈالنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا ایک آواز سن کر چونک گیا۔ وہ جانی پہچانی آواز جو چابی قفل میں ڈالنے اور قفل کھولنے سے پیدا ہوتی ہے۔ میں جیسے جم کر رہ گیا۔ ہاتھ پیروں میں جیسے جان نہ رہی مگر رائے نے حاضر دماغی کا ثبوت دیا اور پھرتی سے لائٹ آف کردی۔ ٹھیک اسی وقت دروازہ کھلا اور وہی اُس روز والی خوب صورت لڑکی اندر آئی۔ کمرے میں بے شک اندھیرا تھا مگر باہر سے جو روشنی آرہی تھی اس میں بخوبی دیکھا جاسکتا تھا۔ میں بدستور کھلے سیف کے سامنے بے حس و حرکت کھڑا تھا۔ لڑکی نے ایک چیخ ماری اور چلّا کر بولی "کمرے میں کوئی ڈاکو گھس آیا ہے۔" اتنا کہہ کر لڑکی بھاگ کھڑی ہوئی۔ وہ مسلسل چیخ رہی تھی۔

فوراً ہی کوپر کمرے میں داخل ہوا۔ رائے دروازے کے پاس دیوار سے چپک کر کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کی سلاخ تھی جو ہم ساتھ لائے تھے۔ کوپر نے اسے نہیں دیکھا تھا۔ اس کی نظریں مجھ پر جمی ہوئی تھیں۔ جیسے ہی وہ آگے بڑھا، رائے نے سلاخ اس کے سر پر دے ماری۔ کوپر کسی کٹے ہوئے درخت کی طرح نیچے گرا۔ رائے نے سرگوشی میں کہا "جلدی بھاگو۔" میں بھاگ کر دروازے سے نکلا اور سیڑھیاں اُترنے لگا۔ رائے نے چیخ کر کہا "نیچے نہیں اوپر جاؤ۔" مگر خوف کی گرفت میں جکڑا میرا ذہن اس کی بات سمجھنے سے قاصر تھا۔ لڑکی کی چیخیں اب نیچے سے آرہی تھیں۔ میرے دماغ میں بس ایک خیال آیا تھا کہ کسی بھی طرح یہاں سے نکل بھاگوں۔ رائے نے پھر آواز دی مگر میں نیچے اُتر آیا۔ گراؤنڈ فلور پر میں نے اس لڑکی کو دربان سے کچھ کہتے دیکھا۔ میں آگے بڑھا تو دربان نے مجھے دیکھ لیا۔ ایک جست مار کر وہ مجھ پر آگرا۔ ہم دونوں گرگئے۔ میں نے بڑی کوشش سے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کیا اور بیرونی دروازے کی طرف دوڑا۔ دربان نے جیب سے پولیس

وسل نکال کر بجانا شروع کردی۔ میں دروازے سے نکل کر سڑک پر آگیا۔ کسی نے چیخ مار کر مجھے رُکنے کا حکم دیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو ایک پولیس والا کھڑا تھا۔ اسے دیکھ کر میں نے اپنی رفتار اور تیز کردی۔ تب ایک فائر کی آواز آئی اور کوئی چیز سنسناتی ہوئی میرے چہرے کے قریب سے نکل گئی۔ میں اور تیزی سے بھاگا۔ فائر پھر ہوا اور مجھے یوں لگا جیسے کسی نے میری پشت پر زور سے گھونسا مارا ہو۔ میں منہ کے بل سڑک پر گر گیا۔ جسم کے اندر شدید درد کی لہریں اُٹھنے لگیں۔ آخری آوازیں جو میرے کانوں میں آئیں وہ کسی کے بھاگتے قدموں کی تھیں پھر میں بے ہوش ہوگیا۔

○☆○

ہوش آیا تو اسپتال میں تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ میں پکڑا گیا تھا اور آسانی سے دولت پانے کی احمقانہ کوشش مجھے اسپتال میں لے آئی تھی۔ میرے سینے میں شدید درد ہو رہا تھا۔ آس پاس کی چیزیں نظروں میں پوری طرح واضح نہیں تھیں۔ پولیس میرا بیان فوری طور پر لینے پر مصر تھی۔ ڈاکٹر کا خیال تھا کہ میں بہرحال بچ گیا ہوں اس لیے بیان بعد میں بھی لیا جاسکتا ہے، سرِدست میری حالت ایسی نہیں تھی کہ مجھے بولنے پر مجبور کیا جائے۔ دوسری طرف میں رائے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اس کا کیا بنا۔ وہ میری طرح بدحواس نہیں ہوا تھا۔ وہ بلڈنگ کی بالائی منزل کی جانب چلا گیا تھا جبکہ میں نیچے اُترنے کی کوشش میں سیدھا پولیس کے ہاتھوں میں پہنچ گیا تھا اور اگر بعد میں رائے کو عمارت سے نکلتے نہ دیکھا گیا ہو تو وہ گویا صاف بچ گیا تھا وہ میں ہی تھا جو پکڑا گیا اور جس نے کوپر کے سیف میں دولت رکھی دیکھی تھی۔ یہ بھی میں ہی تھا جس نے دربان سے کوپر کے اپارٹمنٹ سے آنے جانے کے بارے میں بات کی تھی۔ اور جسے بھاگتے ہوئے پکڑ لیا گیا تھا۔ رائے کا اس کیس سے کوئی تعلق ظاہر نہیں ہوا تھا۔ مجھے یاد آیا کہ رائے نے لوہے کی سلاخ سے کوپر کے سر پر شدید ضرب لگائی تھی تو پھر کوپر کا کیا بنا۔ رائے نے اسے ہلاک کردیا تھا؟ دو دن کے بعد پولیس کو میرا بیان لینے کی اجازت مل گئی اور یہ گویا ایک طویل خوابِ پریشاں کا آغاز تھا۔ پولیس کا ایک خیال سا تھا کہ میں اس واردات میں اکیلا نہیں تھا مگر اس خیال کی تائید میں کوئی ثبوت نہیں تھا۔ وہ طرح طرح سے مجھ سے معلوم کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن میں نے بیان دیا کہ میں اکیلا تھا اور آخر تک اس بیان پر قائم رہا۔ دوسری جانب کوپر سر پر گہری چوٹ کھانے کے باوجود بچ گیا اور رفتہ رفتہ صحت یاب ہوگیا۔ میرے ٹھیک ہونے پر مجھے اسپتال سے جیل بھیج دیا گیا۔ تین ماہ جیل میں رکھنے کے بعد مجھ پر مقدمہ چلایا گیا۔ میں جب تک زندہ رہوں گا اس مقدمے کو فراموش نہیں کرسکتا۔

عدالت کے کمرے میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے جس ہستی پر میری نظر پڑی۔ وہ جینی تھی۔ اسے دیکھ کر مجھے تعجب ہوا۔ مجھے اس کے آنے کی بعید ترین توقع بھی نہیں تھی۔ اس نے مجھے دیکھ کر ہاتھ ہلایا اور میں نے ایک پھیکی سی مسکراہٹ سے جواب دیا۔ عدالت کے کمرے میں میرا باس فرینک بھی موجود تھا اور رائے کے ساتھ بیٹھا تھا۔ رائے بہت زرد اور بیمار معلوم ہو رہا تھا۔ وہ یقیناً اس خیال سے سہا جا رہا ہوگا کہ کہیں میں پولیس کو اس کے بارے میں نہ بتادوں' خوب صورت لڑکی جو کوپر کے اپارٹمنٹ میں ملی تھی وہ بھی بطور گواہ موجود تھی۔ اس نے بیان دیا کہ وہ کوپر کے ایک کلب میں گانا گاتی ہے اور گاہے گاہے اس کے اپارٹمنٹ میں گانوں پر تبادلۂ خیال کرنے جاتی ہے۔ عدالت میں موجود ہر فرد سمجھ رہا تھا کہ وہ رات کے ایک بجے کوپر کے گھر کیوں جاتی ہوگی مگر اس سے میرے مقدمے پر کیا اثر پڑتا۔ اس نے بتایا کہ میں نے کوپر کے سیف میں رکھی دولت دیکھ لی تھی مگر ظاہر یہی کیا جیسے میں نے کچھ نہیں دیکھا ہے۔ کوپر نے بیان دیا کہ اس نے کس طرح مجھے کھلے سیف کے سامنے کھڑے دیکھا اور جب اس نے مجھے پکڑنے کی کوشش کی تو میں نے اس کے سر پر لوہے کی سلاخ دے ماری۔ حیرت کی بات تھی کہ فرینک نے بڑی حد تک میرے حق میں بیان دیا۔ اس نے کہا کہ میں اس کے بہترین کاریگروں میں سے ایک تھا اور اس واقعے سے قبل خود کو ہر اعتبار سے کارپوریشن کے اعتماد کا اہل ثابت کیا تھا مگر میں دیکھ رہا تھا کہ اس کے بیان نے جج کو ذرا سا بھی متاثر نہیں کیا تھا۔

میرا وکیل کیس کی یوں پیروی کر رہا تھا جیسے اسے مطلق پروا نہ ہو کہ میرا کیا انجام ہوتا ہے۔ جب استغاثہ اپنے تمام ثبوت و شواہد پیش کرچکا تو اس نے کھڑے ہو کر صرف اتنا کہا کہ میرا مؤکل اپنے جرم کا اقرار کرتے ہوئے خود کو عدالت کے رحم و کرم پر چھوڑتا ہے ممکن ہے اس کے پاس میرے بچاؤ کے لیے واقعی کوئی دلیل نہ ہو مگر وہ میرا سابقہ کردار پیش کر کے میرے جرم کو ہلکا کرنے کی کوشش تو کر ہی سکتا تھا۔ جج نے اپنے فیصلے میں کہا کہ میں نے نہ صرف ایک سنگین جرم کا ارتکاب کیا' اپنی کمپنی کے اعتماد کو دھوکا دیا بلکہ عوام میں اس کی ساکھ خراب کرنے کا ذریعہ بھی بنا اور پھر میں نے جس بے رحمی سے کوپر پر حملہ کیا تھا وہ کسی رحم کی گنجائش باقی نہیں چھوڑتا۔ اس نے مجھے دس سال قید بامشقت کی سزا کا حکم سُنایا اور تجویز کیا کہ مجھے فرن ورتھ پر ٹیرن کیمپ میں رکھا جائے جہاں کی انتظامیہ جانتی ہے کہ مجھ جیسے مجرموں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے۔ یہ وہ لمحہ تھا جب بے اختیار میرے دل میں آیا کہ میں رائے کا بھانڈا پھوڑ دوں۔ یہ بات شاید وہ بھی سمجھ رہا تھا۔ میں نے گھوم کر اس کی طرف دیکھا۔ ہم دونوں کی نظریں ملیں۔ وہ شدید ہیجان کی کیفیت میں بالکل ساکت بیٹھا تھا اور شاید یہ جانتا تھا کہ اس وقت میرے ذہن میں کیا خیال آرہا ہوگا۔ وہ جانتا تھا کہ میرے اس کی طرف صرف اشارہ کرنے کی دیر ہے پھر کم سے کم یہ ضرور ہوگا کہ عدالت پولیس کو مزید تحقیقات کی تاکید کرتے ہوئے مقدمے کی دوبارہ سماعت کا حکم دے اور پھر شاید یہ بھی ثابت

ہو جائے کہ کو پر پر لوہے کی سلاخ سے میں نے نہیں' رائے نے حملہ کیا تھا اور یوں میں ملک کے بدترین جیل خانے فرن ورتھ جانے سے بچ جاؤں۔ فرن ورتھ ایک ایسی جیل تھی جہاں سزا یافتہ افراد کو اجتماعی طور پر زنجیروں سے باندھ کر رکھا جاتا تھا۔ میں نے وہاں قیدیوں پر کیے جانے والے خوف ناک مظالم کے بارے میں کئی مضامین پڑھے تھے۔ گزشتہ تین سال کے دوران صحافیوں کی ایک جماعت نے بھرپور کوشش کی تھی کہ اس کیمپ کو بند کر دیا جائے۔ ان کے نزدیک جنگِ عظیم کے دوران نازیوں کے قائم کردہ جنگی قیدیوں کے کیمپوں میں اور اس جیل میں کوئی فرق نہیں تھا۔

مگر رائے میرا بچپن کا دوست تھا۔ مجھے ایسی بہت سی چھوٹی اور بظاہر غیر اہم ہمدردیاں یاد آئیں جو رائے میرے ساتھ کرتا رہا تھا اور ایسی تمام یادوں نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں اپنی زبان بند رکھوں۔ میں نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ یہ مسکراہٹ اگرچہ پھیکی اور دل گرفتہ تھی مگر اس نے اسے اطمینان دلا دیا کہ وہ بالکل محفوظ ہے اور اس خیال نے کہ میں نے اپنے دوست کے ساتھ غداری نہیں کی' میری عزتِ نفس کو برقرار رکھا۔ میں نے جینی کی طرف دیکھا جو رومال سے منہ چھپائے رو رہی تھی اور میں ایک گہری سانس لیتے ہوئے پولیس کی نگرانی میں عدالت کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

○☆○

فرن ورتھ اونچی دیواروں اور تنگ کوٹھریوں کی جیل نہیں تھی۔ یہ آہنی زنجیروں' ہر لمحہ شوٹ کرنے پر تیار گارڈز اور خوفناک کتوں کی جیل تھی۔ ہر دن کے اختتام پر پچھتر گندے' بدبودار انسانوں کو زنجیروں سے باندھ کر مویشیوں کی طرح ایک ایسے بڑے کمرے میں ہانک دیا جاتا تھا جس کی لمبائی پچاس فٹ اور چوڑائی دس فٹ تھی۔ کمرے میں ایک چھوٹی کھڑکی اور ایک دروازہ تھا۔ کھڑکی میں آہنی سلاخیں لگی ہوئی تھیں اور دروازہ موٹی آہنی چادر کا بنا ہوا تھا۔ زنجیر اس طرح باندھی جاتی تھی کہ کوئی ایک قیدی حرکت کرتا تو دوسرے قیدیوں کو جھٹکا لگتا۔ تپتی دھوپ میں دن گزارنے کے بعد تھکے ہارے قیدیوں کے لیے ذرا سی حرکت بھی ناقابلِ برداشت ہوتی تھی۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ قیدیوں کی اکثر راتیں ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے' دھینگا مشتی کرتے گزرتی تھیں۔ کبھی کبھی یہ لڑائی بڑی سنگین صورت اختیار کر لیتی تھی۔ قیدیوں کو کمرے میں بند کرنے کے بعد گارڈز صبح تک کے لیے رخصت ہو جاتے تھے۔ انہیں ان لڑائیوں کی کوئی پروا نہیں تھی اور اگر ایسی کسی لڑائی میں قیدی ہلاک ہو جاتا تو اس کا مطلب صرف اتنا ہوتا کہ انہیں پریشان کرنے والے افراد میں سے ایک کی کمی واقع ہو گئی۔ قیدیوں کی دیکھ بھال کے لیے صرف بارہ گارڈ تھے۔ رات کو صرف ایک کے سوا سب کو چھٹی مل جاتی تھی۔ اس ایک آدمی کا نام بائی فلیٹ تھا اور وہ ہی کتوں کا نگراں بھی تھا اس کے اندر۔۔۔

کوئی ایسی خوف ناک بات تھی کہ کُتّے بھی اس سے ڈرتے تھے۔ ان کُتّوں کو لوہے کے ایک بڑے پنجرے میں رکھا جاتا ہے۔ دن کے وقت راتب کم دیا جاتا تھا۔ وہ کسی چیتے کی طرح خوفناک تھے۔

ہر شام سات بجے قیدیوں کو زنجیریں پہنا کر کمرے میں قطار در قطار لگے تختوں پر سونے کے لیے بند کر دیا جاتا تھا اور گارڈز ڈیوٹی ختم کر کے چلے جاتے تھے۔ تب بائی فلیٹ جو ایک تنومند قوی ہیکل آدمی تھا' بیس بال کا ڈنڈا ہاتھ میں لیے اکڑتا ہوا آتا اور کُتّوں کو کھول دیتا تھا۔ اس کے سوا کسی اور کو کُتّوں کے پنجرے تک جانے کی ہمت نہیں ہوتی تھی اور نہ ہی اس کے سوا کوئی اور کھلے ہوئے کُتّوں کو علی الصبح ساڑھے چار بجے دوبارہ پنجرے میں بند کرنے کا حوصلہ کر سکتا تھا۔ اس لیے اس جہنم سے نکلنے سے پہلے مجھے کُتّوں کا کوئی بندوبست کرنا تھا اور فرن ورتھ جیل میں قدم رکھنے سے پہلے ہی میں نے یہاں سے فرار ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ مجھے جیل میں آئے دس دن گزر چکے تھے۔ اگر کُتّوں کا خوف نہ ہوتا تو میں پہلی رات ہی بھاگ نکلتا۔ پیروں میں پڑی زنجیر کا قفل یا کمرے کے دروازے کا تالا کھولنا میرے لیے کوئی مشکل بات نہ تھی۔ پہلی رات کو ہی میں نے لوہے کی اس جالی سے جو میرے سونے کے تختے پر بطور چٹائی کے بچھائی گئی تھی' ایک تین انچ لمبا تار توڑ لیا تھا۔ صرف وہ خوف ناک کُتّے میرے اور میری آزادی کے درمیان حائل تھے۔

ہر صبح ہمیں کھیتوں میں کام کرنے کے لیے لے جایا جاتا تھا۔ چھ گارڈز گھوڑوں پر سوار اور خودکار رائفلوں سے مسلح ہماری نگرانی کرتے رہتے تھے۔ کھیتوں تک جانے والی سڑک پر نہ کوئی درخت تھا نہ گنجان جھاڑی جس کی آڑ میں خود کو چھپایا جا سکے۔ ایک جانب ہائی وے روڈ تھی۔ دوسری جانب ایک دریا مگر میں ان تک پہنچنے سے پہلے ہی کسی گارڈ کی گولی کا نشانہ بن سکتا تھا۔ چنانچہ دن میں صحیح سلامت بھاگ نکلنے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ یہ کوشش صرف رات کے وقت ہی کی جا سکتی تھی مگر کُتّوں سے بچنے کی کوئی تدبیر ذہن میں نہیں آ رہی تھی اور کُتّے بھی دو چار نہیں' پورے دس تھے جن سے تنہا نمٹنا ناممکن تھا۔ ایک ماہ بعد میری ڈیوٹی جیل کے کچن میں لگائی گئی۔ قیدیوں کو جو کھانا دیا جاتا تھا' کسی طرح بھی کھانے کے قابل نہ تھا۔ روزانہ ایک ہی چیز ملتی تھی۔ آلو گوشت کا شوربا بالکل پانی کی

طرح پتلا۔ اس میں جو سڑا ہوا گوشت ڈالا جاتا تھا وہ اتنا بدبودار ہوتا تھا کہ اسے حلق سے اُتارنا کسی طرح ممکن نہ ہوتا اگر اس میں مسالا' خاص طور سے کالی مرچیں ڈال کر اس کی بدبو کو دبا نہ دیا جاتا۔ کچن میں کام کرتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ کتے آدمی کی بُو پر اس کا تعاقب کرتے ہیں۔ رات کی تاریکی میں ان کی نظروں سے چھپنا ممکن ہے مگر ان کی ناک سے بچنا ناممکن ہے لیکن بھاگتے ہوئے اگر کالی مرچ کا پاؤڈر زمین پر گرایا جاتا رہے تو وہ میری بُو نہیں سونگھ سکیں گے۔ چنانچہ میں کچن سے روزانہ تھوڑا تھوڑا کالی مرچ کا پاؤڈر اپنی جیب میں چھپا کر لے جانے لگا۔ ایک کپڑے کی تھیلی بھی حاصل کرلی تھی جس میں یہ پاؤڈر جمع کرنے لگا۔

اب میں اپنے فرار کے منصوبے میں دو قدم آگے بڑھ چکا تھا۔ میرے پاس زنجیر اور دروازے کا قفل کھولنے کے لیے لوہے کا ایک تار تھا اور کتوں کو اپنے تعاقب سے باز رکھنے کے لیے کالی مرچ کا پاؤڈر۔ کتے اگر مجھے دیکھ لیں تو یہ پاؤڈر بھی مجھے نہیں بچا سکتا تھا۔ اس لیے اب ضرورت تھی کوئی ایسی ترکیب سوچنے یا کسی ایسے وقت بھاگنے کی کہ کتے مجھے نہ دیکھ سکیں۔ سات بجے شام جبکہ دن کی کچھ روشنی باقی ہوتی تھی' گارڈز کی جگہ بائی فلیٹ ڈیوٹی پر آجاتا تھا۔ قیدیوں کو اچھی طرح چیک کرکے ان کے پیروں میں زنجیر ڈال کر کمرے میں مقفل کردیا جاتا تھا تب پھر بائی فلیٹ پنجرہ کھول کر کتوں کو آزاد کردیتا تھا اور خود اپنی جھونپڑی میں چلا جاتا۔ ممکن ہے وہ سو بھی جاتا ہو کیونکہ قیدیوں کی نگرانی کے لیے وہ دس خوفناک کتے ہی کافی سے زیادہ تھے۔

پھر صبح پونے چار بجے بائی فلیٹ کچن میں جاکر کتوں کے لیے گوشت کا راتب لاتا جو دو بڑی بالٹیوں میں رکھا رہتا تھا۔ وہ یہ بالٹیاں کتوں کے پنجرے میں لے جاکر رکھ دیتا۔ کتے اس کے پیچھے پنجرے میں داخل ہوتے اور راتب پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ کتوں کے ایک دوسرے سے لڑنے' چھیننے جھپٹنے اور چپڑ چپڑ کھانے کی آوازوں سے میں سمجھ جاتا کہ اب انہیں راتب دیا جارہا ہے۔ بائی فلیٹ چار بج کر بیس منٹ پر پنجرے کا دروازہ بند کردیتا اور پھر دو مرتبہ بھاپ سے بجنے والی تیز سیٹی بجاتا تھا۔ یہ سیٹی قیدیوں کو اٹھانے اور گارڈز کو یہ بتانے کے لیے ہوتی تھی کہ کتے بند کئے جاچکے ہیں اب وہ اپنی ڈیوٹی سنبھال لیں۔ یہ معمول روزانہ کسی تبدیلی کے بغیر جاری رہتا تھا۔ گویا میرے بھاگنے کے لیے صرف وہ مختصر وقت مناسب تھا جب کتوں کو راتب دیا جاتا تھا اور اسی مختصر وقت میں مجھے دریا تک پہنچنا تھا جس کا فاصلہ جیل سے تقریباً ایک میل تھا۔ میری صحت اچھی تھی۔ دوڑنے میں بھی کافی تیز تھا۔ یہ فاصلہ چھ سات منٹ میں طے کرسکتا تھا مگر سوال یہ تھا کہ کیا مجھے یہ چھ سات منٹ مل سکیں گے۔ دریا تک پہنچنے کے بعد مجھے کالی مرچ کا پاؤڈر استعمال کرنا تھا تاکہ کتے میرا تعاقب نہ کرسکیں۔ اس کے بعد کوئی پناہ گاہ تلاش کرکے اس وقت تک چھپے رہنا تھا جب تک میری تلاش ترک نہ کردی جائے۔ ریلوے لائن فرن ورتھ سے بیس میل کے فاصلے پر واقع تھی۔ وہاں سے کسی ٹرین کے ذریعے آکلینڈ جایا جاسکتا تھا جو ڈسٹرکٹ کا اتنا بڑا شہر تھا جہاں کوئی آدمی اپنے آپ کو گم کرسکتا تھا۔

ایک اور دشواری بھی تھی۔ پیر کی زنجیر کھولنا کچھ مشکل نہ تھا مگر کمرے کے دروازے کا قفل کھولنے میں کچھ دیر لگ سکتی تھی۔ اس دوران میں کوئی قیدی خاص طور سے وہ جو جیل کی انتظامیہ کے منظور نظر تھے' جاگ کر شور مچا سکتے تھے۔ ان کی آواز سن کر بائی فلیٹ آسکتا تھا اور ظاہر ہے ساتھ ہی کتے بھی۔ عموماً ہر جیل میں کوئی نہ کوئی ایک قیدی ایسا ہوتا تھا جس سے سب خوف کھاتے تھے اور اس جیل میں ایسا آدمی جو بانڈ تھا۔ وہ میرے تختے سے نیچے والے تختے پر سوتا تھا۔ اگر میں اسے اپنے ساتھ بھاگنے پر آمادہ کرلوں تب دوسرے قیدیوں کی طرف سے بھی اطمینان ہوسکتا تھا کہ وہ شور نہیں مچائیں گے۔

اس رات سونے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ میں جاگتا رہا۔ کروٹیں بدلتا رہا اور جو بانڈ کے خراٹے سنتا رہا پھر مقررہ وقت سے کچھ پہلے میں نے زنجیر کو ہلا کر اسے جگایا۔ اپنا پلان بتایا۔ پہلے اسے یقین نہیں آیا لیکن جب میں نے اسے پیر کی زنجیر کا قفل کھول کر دکھایا تو وہ میرے ساتھ قسمت آزمائی پر تیار ہوگیا۔ میں نے کالی مرچ کے پاؤڈر کی تھیلیاں قمیص کی اندرونی جیب میں چھپا رکھی تھیں اور میرا کوئی ارادہ بانڈ کو اس میں شریک کرنے کا نہیں تھا۔ جیسے ہی صبح صادق نمودار ہوئی۔ کتوں کے غرانے چھینا جھپٹی کرنے کی آوازیں آنا شروع ہوئیں۔ میں اور بانڈ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھے۔ جیسا کہ اندیشہ تھا' کچھ قیدی جاگ اُٹھے۔ انہوں نے چیخنا بھی چاہا مگر بانڈ کی ایک ہی غراتی ہوئی ڈانٹ نے انہیں خاموش کردیا۔ میں نے قدرے دشواری سے دروازے کا قفل کھول دیا اور پھر میں اور بانڈ بے تحاشا دریا کی طرف بھاگنے لگے۔ بانڈ میری طرح تیز نہیں دوڑ سکتا تھا مگر وہ کسی نہ کسی طرح ہانپتا کانپتا میرے پیچھے چلا آرہا تھا۔

قیدیوں کی چیخ پکار بلند ہوئی۔ گارڈز اور بائی فلیٹ کو ہمارے فرار کا علم ہوگیا۔ ہماری سمت کچھ فائر بھی کئے گئے مگر غالباً بائی فلیٹ کتوں کو اپنا راتب چھوڑ کر ہمارا پیچھا کرنے پر آمادہ نہیں کرسکا۔ اس بات نے میرا حوصلہ اور بڑھا دیا۔ میں اور تیز رفتاری سے دوڑنے لگا۔ میں پہلے دریا تک پہنچ گیا۔ بانڈ مجھ سے دو سو گز پیچھے تھا۔ دریا کے کنارے دونوں اطراف میں چھوٹی بڑی جھاڑیاں اور درخت اُگے ہوئے تھے۔ میں ایک گنجان جھاڑی میں چھپ گیا۔ بانڈ جب کنارے تک آیا تو اس نے مجھے آواز دی مگر میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں یہاں سے اپنا اور اس کا راستہ الگ کرنا چاہتا تھا تاکہ کتے اور گارڈ ہمارا تعاقب بھی کریں تو انہیں دو حصوں میں تقسیم ہونا پڑے۔ یہ بھی میرے پکڑے جانے کا خطرہ کم کرنے کی ایک تدبیر تھی۔

بانڈ میری تلاش سے ناکام ہوکر دریا میں کود گیا اور دوسرے کنارے کی طرف تیرنے لگا۔ میں جھاڑی سے نکلا' دریا کے ساتھ

ایک پگڈنڈی درختوں اور جھاڑیوں کے درمیان کسی طرف جا رہی تھی۔ میں نے کالی مرچ کا پاؤڈر پتلون کے الٹے ہوئے پائنچوں میں بھرا اور اس پگڈنڈی پر بھاگنے لگا۔ کچھ ہی دور گیا تھا کہ میں نے گھوڑوں کی ٹاپوں اور کتّوں کے بھونکنے کی آوازیں سنیں۔ گارڈز اور خوف ناک کتّے دریا تک پہنچ چکے تھے۔ فوراً ہی گارڈز کے چیخنے چلّانے سے اندازہ ہوا کہ انہوں نے بائنڈ کو دیکھ لیا ہے پھر کئی فائروں کی آوازیں بھی آئیں مگر میں گارڈز کی اور بائنڈ کی کشمکش دیکھنے کے لیے نہیں رکا۔ میں پگڈنڈی پر بھاگتا چلا گیا۔ مجھے اطمینان تھا کہ درختوں اور جھاڑیوں کی آڑ میں وہ لوگ مجھے نہیں دیکھ سکیں گے۔ کتے میری بُو سونگھ سکتے تھے مگر میرے بھاگنے کے ساتھ پتلون کے پائنچوں سے گرتا ہوا کالی مرچ کا پاؤڈر میری بُو کو دبا کر انہیں تعاقب سے باز رکھے گا۔

لیکن میں اب بھی محفوظ نہیں تھا۔ بائنڈ کا جو بھی انجام ہو' بائی فلیٹ کو معلوم ہوجائے گا کہ میں اس کے ساتھ نہیں تھا اور سردست اس کے گارڈز اور کتوں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوگیا ہوں۔ وہ متعلقہ حکام کو اطلاع دے گا اور پھر زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ پورے ڈسٹرکٹ کی پولیس میری تلاش میں لگ جائے گی۔ ہر پولیس ہیڈ کوارٹر پر میرا حلیہ اور شاید فوٹو بھی بھیج دیا جائے گا۔ دریا کے کنارے کنارے دو ڈھائی میل دوڑنے کے بعد میں نے ایک سنسان مقام سے دریا پار کیا۔ ریلوے لائن اسی طرف واقع تھی۔ غالباً سولہ سترہ میل کے فاصلے پر اور مجھے کسی نہ کسی طرح وہاں تک پہنچنا تھا۔



دریا پار کر کے میں سہ پہر چار بجے تک چلتا رہا۔ دیہاتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا مگر میں اندھیرا ہونے تک درختوں اور جھاڑیوں کی آڑ سے نکلنا نہیں چاہتا تھا۔ چلتے چلتے میں ایک چھوٹے فارم ہاؤس تک پہنچا۔ اس کے ساتھ تین شیڈ بھی بنے ہوئے تھے۔ میں نے فارم ہاؤس سے ایک لڑکی کو نکل کر ایک شیڈ میں جاتے دیکھا۔ وہ تربوزوں کی ایک بڑی ٹوکری لیے جا رہی تھی۔ اتنے فاصلے سے میں اس کی شکل و صورت کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔ مجھے اس وقت اس کی پروا بھی نہیں تھی مگر تربوز دیکھ کر میری بھوک جاگ اٹھی تھی۔ میں نے سوچا' رات ہوجائے گی تو میں وہاں جا کر تربوزوں سے پیٹ بھر سکوں گا۔ یہاں سے قریب ہی گزرنے والی ہائی وے بھی نظر آ رہی تھی جس پر معمول کے مطابق ٹریفک رواں دواں تھا۔ اس ٹریفک میں بہت سے ٹرک بھی شامل تھے جن پر تربوز لدے ہوئے تھے۔ چھ بجے میں نے ایک ٹرک کو جو تربوزوں سے بھرا ہوا تھا' فارم ہاؤس کے ایک شیڈ کے سامنے رُکتے دیکھا۔ وہی لڑکی فارم ہاؤس سے نکلی پھر ٹرک سے دو آدمی اُترے۔ ان میں سے ایک نوجوان تھا اور دوسرا ادھیڑ عمر۔ وہ تینوں فارم ہاؤس میں چلے گئے۔

ایک ڈیڑھ گھنٹا اور گزرا۔ شام ہوگئی اور رات کی تاریکی

عادت

مریض (ڈاکٹر سے) "ڈاکٹر صاحب' مجھے رات کو سوتے میں بولنے کی عادت ہے جس سے میں بہت پریشان ہوں۔"

ڈاکٹر "اس میں پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں۔ اکثر لوگ اس عادت کا شکار ہوتے ہیں۔"

مریض "پریشانی کی تو بات ہے۔ جب بھی میری آنکھ کھلتی ہے' میری بیوی بیلن ہاتھ میں لیے مسہری کے نیچے جھانک رہی ہوتی ہے۔"

پھیلنے لگی۔ میں اپنی پوشیدہ جگہ سے نکل کر فارم ہاؤس کی طرف بڑھا۔ اس کا گیٹ بند تھا۔ میں نے اسے پھلانگ کر پار کیا اور ایک شیڈ میں گھس گیا۔ یہاں اندھیرا تھا مگر تربوزوں کی خوشبو آ رہی تھی اور اندازہ ہو رہا تھا کہ وہاں تربوزوں کا ڈھیر ہے۔

میرے پاس کوئی چاقو نہیں تھا۔ میں نے کئی تربوز ہاتھ سے توڑ کر کھائے۔ پیٹ بھر گیا تو تھکن کا احساس ہوا۔ میرا خیال تھا کہ ریلوے لائن یہاں سے پانچ چھ میل سے زیادہ دور نہیں ہوگی۔ کچھ دیر آرام کرلیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ تربوزوں کے ڈھیر کے پیچھے تھوڑی سی جگہ صاف کی اور زمین پر لیٹ گیا۔ ارادہ دو تین گھنٹے سونے کا تھا مگر رات بھر سوتا رہا' اچانک آنکھ کھلی تو سورج کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ دن میں باہر نکلنے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ میرے جسم پر جیل کا لباس تھا جو فوراً پہچانا جا سکتا تھا۔ مجبوراً قسمت پر بھروسا کرتے ہوئے جہاں تھا وہیں رات کا انتظار کرنے کا فیصلہ کیا۔

کچھ دیر بعد فارم ہاؤس سے وہی دو مرد اور لڑکی باہر نکلے۔ لڑکی کی عمر سولہ سترہ سال سے زیادہ نہیں تھی۔ وہ خوب صورت تو نہیں تھی مگر پُرکشش تھی۔ دونوں آدمی ٹرک میں بیٹھ کر چلے گئے۔ لڑکی ایک بار پھر فارم ہاؤس میں لوٹ گئی۔ دوپہر کو میں نے پھر تربوزوں سے پیٹ بھرا۔ میرا خیال تھا کہ یہ تاخیر بھی شاید مفید ثابت ہو۔ اس سے میری تلاش کچھ ہلکی پڑ سکتی تھی۔ کچھ دیر کے بعد لڑکی شیڈ میں آئی اور اطمینان سے بیٹھ کر تربوزوں کو تین اقسام میں الگ الگ ڈھیر کی صورت میں چھانٹنے لگی۔ کچھ دیر بعد اُسے میری موجودگی کا احساس ہوگیا اور اس خوف سے کہ کہیں یہ ڈر کر چیخنے نہ لگے مجھے اس کے سامنے آنا پڑا۔

فطری طور پر وہ مجھے دیکھ کر خوف زدہ ہوگئی مگر میں نے اسے اطمینان دلایا کہ میں اسے کوئی نقصان پہنچانا نہیں چاہتا مگر تب تک فرن ورتھ کے جیل خانے سے میرے فرار کی خبر ریڈیو سے نشر ہوچکی تھی۔ لڑکی نے میرے لباس سے اندازہ لگالیا کہ میں وہی بھاگا ہوا

قیدی ہو سکتا ہوں مگر میری خوش قسمتی سے وہ بھی فرن ورتھ کے جیل کیمپ میں قیدیوں پر ڈھانے والے مظالم کا تذکرہ اخبارات میں پڑھ چکی تھی اور اس سلوک کے خلاف تھی جو وہاں قیدیوں کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ اس نے فیصلہ کرلیا کہ اب جبکہ میں وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو چکا ہوں تو وہ مجھے وہاں واپس بھیجنے کا ذریعہ نہیں بنے گی۔ اس نے میری مدد کی۔ غسل کے لیے گرم پانی لا کر دیا۔ شیو بنانے کے لیے سیفٹی ریزر، آئینہ اور صابن لائی پھر اپنے بھائی کا ایک جوڑا بھی لائی جو اگرچہ میرے لیے کسی قدر چھوٹا تھا مگر اس جیل کے لباس سے بہرحال بہتر تھا۔ اس نے مجھے کھانا بھی دیا۔

میں نے شیو بنا کر غسل کیا۔ لباس تبدیل کیا پھر کھانا کھایا۔ ان سب کاموں سے فارغ ہو کر اس نے مجھ سے میرے بارے میں پوچھا کہ میں کس طرح فرار ہونے میں کامیاب ہوا اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ میں اس جیل خانے تک پہنچا ہی کیسے۔ میں کسی ہمدرد کو اپنی داستان سُنانے کے لیے شاید بہت بے چین تھا کہ میں نے اسے اپنی پوری رام کہانی سُنادی۔ آخر میں یہ بھی کہا کہ اب اگر میں پکڑا گیا تو وہ لوگ میرا برا حال کردیں گے مگر میں دوبارہ فرن ورتھ جانے کے مقابلے میں مرجانا پسند کروں گا۔ پھر میں نے اسے اپنے پروگرام سے آگاہ کیا کہ میں ٹرین سے آکلینڈ جانا چاہتا ہوں۔

اس نے کہا کہ ہر طرف میری تلاش ہو رہی ہے۔ ریلوے لائن کا رُخ کیا تو ضرور پکڑا جاؤں گا لیکن یہ کہ اگر میں آکلینڈ جانا چاہتا ہوں تو وہ اس کا انتظام کردے گی۔ اس نے بتایا کہ دو گھنٹے بعد ایک ٹرک تربوز لینے آئے گا۔ ٹرک والے کا نام ولیم ہے۔ وہ روزانہ آتا ہے اور یہاں سے تربوز لے کر آکلینڈ جاتا ہے، وہ یہاں کھانا بھی کھاتا ہے۔ ٹرک پر تربوز لادے جانے کے بعد جب وہ کھانا کھا رہا ہو تو اس کے ٹرک میں چھپ سکتا ہوں اور جب ٹرک آکلینڈ کی مارکیٹ تک پہنچے تو وہاں نظروں میں آئے بغیر ٹرک سے اُتر سکتا ہوں۔

ٹرک کے آنے سے پہلے اس لڑکی نے مجھے پانچ ڈالر بھی دیے۔ یہ اس کا کُل سرمایہ تھا اس نے خبردار بھی کیا کہ مجھے چند گھنٹوں کی مہلت ہی حاصل ہے۔ جب اس کا بھائی واپس آئے گا اور اپنے کپڑے کم دیکھے گا تو وہ اپنے بھائی کو سچ بتانے پر مجبور ہوگی۔ اور ظاہر ہے کہ اس کے بعد بھائی کا ردِ عمل کیا ہوگا۔ اس لیے مجھے آکلینڈ پہنچتے ہی وہاں سے کہیں اور نکل جانا چاہیے۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہا مگر اس نے کہا کہ شکریے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کی جگہ کوئی بھی ہوتا تو وہ اسے واپس فرن ورتھ بھیجنے میں مددگار نہیں بن سکتا تھا اور میرے ساتھ تو قسمت نے یوں بھی اب تک کوئی اچھا سلوک نہیں کیا ہے۔

ٹرک آیا۔ اس پر تربوز لادے گئے اور میں تربوزوں کی دو پیٹیوں کے درمیان اطمینان سے چھپ کر بیٹھ گیا۔ ٹرک چلا تو میں نے جھانک کر دیکھا، وہ ٹرک کو جاتے دیکھ رہی تھی۔ جب ٹرک سڑک پر گھوما تو اس نے الوداعی انداز میں ہاتھ لہرایا۔ اس لڑکی نے میری یادداشت پر ایک گہرا نقش چھوڑا تھا۔ وہ میرے لیے ایک ایسے خوشگوار تصور کی طرح تھی جس کی یاد میں مرتے دم تک فراموش نہیں کرسکتا تھا۔

○☆○

فرن ورتھ سے اپنے فرار کے پانچویں دن میں لٹل کریک پہنچا جو آکلینڈ سے تقریباً ایک ہزار میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ کس طرح پہنچا، اس کی داستان دُہرانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ سہ پہر کا وقت تھا۔ شدید گرمی پڑ رہی تھی۔ مین اسٹریٹ تقریباً سنسان تھی۔ میری محسن لڑکی نے جو پانچ ڈالر دیے تھے اس میں سے صرف ایک ڈالر پچاس سینٹ باقی تھے۔ میری حالت بہت خستہ تھی۔ کپڑے میلے اور خاک آلود۔ شیو چار دن کا بڑھا ہوا۔ میں ایک اسنیک بار میں پہنچ گیا اور ہیم برگ اور کافی کا آرڈر دیا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اگر پہاڑی کے دوسری جانب ٹروپیکا اسپرنگ کے شہر تک پہنچ جاؤں تو میرے اور فرن ورتھ کے درمیان اتنا زیادہ فاصلہ ہو جائے گا کہ میں خود کو محفوظ سمجھ سکتا ہوں۔ ٹروپیکا اسپرنگ اس صحرائی قصبے' لٹل کریک سے دو سو میل کے فاصلے پر واقع تھا اور میرے وہاں تک پہنچنے کا ذریعہ کوئی ٹرک ہی بن سکتا تھا۔ اسنیک بار کا مالک خوشگوار دوستانہ چہرے کا مالک تھا۔ میں نے اس سے مشورہ کیا۔ اس نے بتایا کہ اگر مجھے ٹروپیکا اسپرنگ جانا ہے تو اس کے لیے لٹل کریک سے کوئی ٹرک نہیں ملے گا کیونکہ یہاں ٹرک ٹھہرتے ہی نہیں ہیں البتہ اگر میں پوائنٹ آف نو ریٹرن پہنچ جاؤں تو وہاں سے کوئی نہ کوئی ٹرک ضرور مل جائے گا کیونکہ پوائنٹ آف نو ریٹرن پہاڑی پار کرنے کے لیے آخری سروس اسٹیشن ہے۔ ہر ٹرک ہر کار وہاں پیٹرول لینے ضرور رُکتی ہے پھر وہاں کھانے پینے کا انتظام بھی ہے اس لیے بھی لوگ وہاں رُکنا پسند کرتے ہیں۔ رہا یہ سوال کہ میں پوائنٹ آف نو ریٹرن تک کیسے پہنچوں گا جو یہاں سے پچاس میل کے فاصلے پر ہے تو عام حالات میں یہ بھی مشکل ہوتا مگر میری خوش قسمتی کہ اس کا مالک جونٹی جو ہر تین ماہ بعد لٹل کریک سے ٹوٹی پھوٹی ناکارہ مشینیں یا دوسرا اسٹیل اسکریپ خریدنے آتا ہے، آج بھی آیا ہوا تھا۔ وہ ایک اچھے اخلاق کا شریف آدمی تھا مجھے یقین تھا کہ لفٹ ضرور دے گا۔ وہ اکثر ضرورت مند افراد کی مدد کرتا رہتا ہے۔

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک بھاری بھرکم بشاش چہرے کا آدمی اسنیک بار میں داخل ہوا۔ جلد ہی اس کی باتوں سے ظاہر ہوگیا کہ وہ ہی جونٹی ہے۔ میں نے اسے غور سے دیکھا۔ اس کا قد کم سے کم چھ فٹ چار انچ تھا اور چوڑا چکلا اتنا تھا کہ دو آدمی اس کے پیچھے چھپ سکتے تھے۔ اس کی عمر اندازاً پچاس پچپن سال کے درمیان معلوم ہوتی تھی۔ بار کے مالک نے اس سے میرا تعارف کرایا اور کہا کہ میں ٹروپیکا اسپرنگ جانا چاہتا ہوں۔ اگر وہ مجھے پوائنٹ آف نو ریٹرن تک لے جائے تو مجھے وہاں سے اپنی منزل پر

جانے کے لیے کوئی ٹرک مل جائے گا۔ جونٹی بڑی خوشی سے میری مدد کرنے پر آمادہ ہوگیا۔ میں نے اپنا تعارف کرایا۔ میرا نام جیک پیٹمور ہے (اگرچہ میرا اصلی نام چیٹ کارسن تھا) جب وہ کافی پی چکا تو ہم دونوں اسنیک بار سے نکلے۔ باہر اس کا ٹرک کھڑا تھا جس پر اس کا خریدا ہوا اسٹیل اسکریپ لدا تھا۔ میں اگلی سیٹ پر اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اس نے ایک سگریٹ خود سُلگایا دوسرا مجھے پیش کیا۔ کچھ دیر تک ہم دونوں خاموش رہے پھر اس نے میرے بارے میں پوچھا تو میں نے بتایا کہ میں آکلینڈ سے آیا ہوں۔ تالے چابی اور سیف کے پیشے سے وابستہ ہوں۔ میرے آباؤ اجداد بھی یہی کام کرتے تھے۔ ٹروپیکا اسپرنگ کسی سروس یا بزنس کی تلاش میں جارہا ہوں۔

"تم دھاتوں کے بارے میں بھی کچھ جانتے ہو؟" جونٹی نے پوچھا۔

"میں سیف بنانا بھی جانتا ہوں اور آدمی تب تک اچھا سیف نہیں بنا سکتا جب تک اسے دھاتوں کے بارے میں واقفیت نہ ہو۔"

"ہاں۔ ٹھیک کہتے ہو۔" جونٹی نے کہا پھر کچھ دیر کی خاموشی کے بعد پوچھا "کاروں کے انجن کے بارے میں بھی کچھ معلوم ہے؟"

"کافی کچھ جانتا ہوں۔" میں حیران تھا کہ اس کے ان سوالات کا کیا مقصد ہے "ایک کار کا انجن کھول کر دوبارہ لگا سکتا ہوں اور ایک مرتبہ اپنے والد کی فورڈ کار کے لیے بالکل نیا سلنڈر ہیڈ بنا چکا ہوں۔"

"تو گویا کاروں کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو۔ کیا تمہیں ملازمت کی تلاش ہے؟" جونٹی نے کچھ دیر کے بعد کہا "تو میں بھی تمہیں ملازمت دے سکتا ہوں۔"

"کس قسم کی ملازمت؟" میں نے پوچھا۔

"مجھے ایک آدمی کی ضرورت ہے جو دھاتوں کے بارے میں جانتا ہو اور کاروں کی مرمت کرسکتا ہو۔" جونٹی نے بتایا "گزشتہ دو سال میری بیوی سولا کے لیے بڑے سخت گزرے ہیں۔ میں ایک مدت سے ارادہ کررہا ہوں کہ کسی کو ملازم رکھ لوں تاکہ اسے کچھ آرام دے سکوں۔ تم مجھے ایسے نوجوان معلوم ہوتے ہو جس سے اچھا نباہ ہوسکتا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ وہ جگہ بہت سنسان...... ہے اور پھر تمہیں رات کی ڈیوٹی بھی کرنا پڑے گی۔ قریب ترین قصبہ ونٹ ورتھ ہے جو بیس میل دور ہے لیکن تمہیں کھانا بہت اچھا ملے گا۔ سولا بہت اچھا کھانا پکاتی ہے۔ وہ اٹلی کی رہنے والی ہے۔ کیا تمہیں اٹالین کھانا پسند ہے؟"

"ہاں پسند ہے۔"

"تمہیں اس کی پکائی ہوئی اسپیگیٹی بہت پسند آئے گی۔ میں نے اب تک اتنی لذیذ کوئی چیز نہیں کھائی۔ تمہیں رہنے کو ایک

ازالۂ خدشہ

ایک محترم کسی دوسرے شہر میں بیاہ رچانے تشریف لے جارہے تھے۔ اتفاق سے اسٹیشن پر سوگئے اور گاڑی چھوٹ گئی۔ بوکھلا کر فوراً سسرال کو ٹیلی گرام بھیجا "میری گاڑی چھوٹ گئی ہے۔ جب تک میں نہ آؤں لڑکی کا نکاح نہ پڑھوانا۔"

کیبن بھی ملے گا۔ ریڈیو ہے۔ ایک ٹی وی زائد ہے۔ وہ بھی تمہیں دے دوں گا۔ میں تمہیں چالیس ڈالر فی ہفتہ دوں گا اور سارے اخراجات میرے ذمّے ہوں گے۔ وہاں تمہیں کچھ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ساری تنخواہ جمع کرسکو گے۔" جونٹی نے کہا اور پُرامید نظروں سے میری طرف دیکھا۔

میں نے فیصلہ کرنے میں چند سیکنڈ سے زیادہ نہیں لگائے۔ اپنے آپ کو پوشیدہ رکھنے کا یہ ایک بہترین موقع تھا۔ بہرحال چند ماہ تک تو کام کرسکتا تھا اور کچھ رقم جمع ہوجانے پر آگے روانہ ہوسکتا تھا۔ میں نے اس کی پیشکش منظور کرلی۔ جونٹی بہت خوش ہوا اور میری پشت تھپتھپانے لگا۔



پوائنٹ آف نوریٹرن پہنچ کر جونٹی نے دوبارہ ہارن بجایا پھر بولا "یہ سولا کو بتانے کے لیے ہے کہ میں آگیا ہوں۔ وہ تمہیں دیکھ کر حیرت میں رہ جائے گی۔ وہ ہمیشہ مجھ سے کہتی رہی ہے کہ ہمیں کسی ملازم کی ضرورت نہیں ہے اور سچ یہ ہے جیک کہ اس کی بات ماننے کی وجہ سے ہی میں نے اب تک کوئی ملازم نہیں رکھا۔ یہ اٹالین لوگ بڑے کفایت شعار ہوتے ہیں۔ میں بھی خرچ کرنے کے معاملے میں بڑا محتاط ہوں مگر میری بیوی تو شاید کنجوسی کی حد تک کفایت شعاری کرتی ہے۔ کہتی ہے ہمیں کسی آدمی کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اگر میں راتوں کو اُٹھ کر کام کرسکتی ہوں تو تم کیوں نہیں کرسکتے مگر اب اس عمر میں اتنی محنت اچھی نہیں ہوگی۔ برس ہا برس سے میں سترہ گھنٹے روزانہ کام کرتا آرہا ہوں۔ یہ درست ہے کہ اس طرح میں نے بہت دولت کمائی مگر اس سے لطف اُٹھانے کا موقع نہیں ملا۔ آخر دولت اور کس لیے کمائی جاتی ہے۔ تم بتاؤ دولت کس لیے ہوتی ہے؟"

"سب سے پہلے احساسِ تحفظ کے لیے اور جب یہ حاصل ہوجائے تو پھر کچھ عیش کرنے کے لیے۔"

"ٹھیک کہتے ہو۔" جونٹی نے کہا "تحفظ تو مجھے حاصل ہے اب کچھ موج اُڑانا چاہتا ہوں۔ میری عمر پچپن سال کی ہوچکی ہے اب بھی مزے نہ کیے تو کب کروں گا۔ تم یہاں ہوگے تو میں اور سولا کبھی

کبھی ونٹ ورتھ ہو آیا کریں گے۔"

مگر اس کے لہجے سے کچھ شک کا اظہار ہو رہا تھا۔ وہ کسی ایسے آدمی کی طرح معلوم نہیں ہوتا تھا کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہو اس پر یقین بھی رکھتا ہو۔ میں نے سروس اسٹیشن کی طرف دیکھا جو بہت صاف ستھرا اور خوشگوار نظر آرہا تھا۔ ایک جانب رہائشی بنگلا تھا دوسری جانب کیبن۔ پیٹرول پمپ کے اطراف پھولوں کی کیاریاں تھیں۔ عقب میں ایک لمبی سی عمارت تھی جو اسنیک بار کا کام کرتی تھی۔ میں نے تعریف کی کہ بہت اچھی جگہ ہے۔ جونٹی میری تعریف سے خوش ہو گیا اور بتایا کہ اس نے اسے بنانے میں بڑی محنت کی ہے۔

میں اور وہ ٹرک سے نیچے اُترے۔ اگر میں اس جگہ کا مالک ہوتا اور اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہوتا اور اس انداز سے ہارن بجاتا جس طرح جونٹی نے بجایا تھا تو بجا طور پر مجھے توقع ہوتی کہ میری بیوی ایک دلکش مسکراہٹ ہونٹوں پر لیے باہر نکل کر میرا استقبال کرے گی مگر بنگلے سے کارل جونٹی کو خوش آمدید کہنے کے لیے کوئی باہر نہیں آیا۔ میں نے یہ بات خاص طور پر نوٹ کی مگر عجیب بات ہے کہ مجھے اس سے کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ جونٹی نے کیبن کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں نہا دھو کر تروتازہ ہو جاؤں پھر مجھے بھوک بھی لگ رہی ہوگی۔ وہ میرے لیے کچھ کھانا تیار کرتا ہے پھر اسنیک بار کی طرف اشارہ کیا کہ نہا دھو کر وہاں آجاؤں۔

میں کیبن میں گیا۔ وہ بہت آرام دہ طریقے پر آراستہ کیا گیا تھا۔ رہائشی کمرے کے برابر ہی چھوٹا سا بیڈ روم تھا۔ ساتھ ہی باتھ روم تھا، میں نے غسل کیا۔ شیو بنایا۔ ان پانچ دنوں میں خاصی مونچھیں نکل آئی تھیں۔ میں نے انہیں برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اس سے شکل و صورت میں بھی کچھ فرق پڑ گیا۔ ان مونچھوں کے ساتھ مجھے کوئی بھی آسانی سے نہیں پہچان سکے گا۔ کیبن سے نکل کر میں اسنیک بار میں داخل ہوا۔ کاؤنٹر کے سامنے دس اسٹول رکھے تھے۔ پانچ میزیں ضروری کرسیوں کے ساتھ دیوار کے ساتھ ساتھ رکھ دی گئی تھیں۔ کاؤنٹر کے ساتھ شراب اور سوڈے کی الماری تھی۔ ایک جانب شیشے کے کیس میں کھانے اور ناشتے کی کچھ چیزیں کیک۔ پیسٹری، برگر وغیرہ رکھی تھیں۔ کاؤنٹر کے پیچھے کچن تھا جہاں سے کھانا پکنے کی اشتہا انگیز خوشبو کے ساتھ کچھ آوازیں بھی آرہی تھیں۔ ان میں سے ایک آواز جونٹی کی تھی اور دوسری ظاہر ہے اس کی بیوی سولا کی تھی۔ جونٹی کہہ رہا تھا "دیکھو سولا تمہیں اس طرح غصّہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ یہ نوجوان سروس اسٹیشن کا خیال رکھے گا اور ہم ہفتے میں دو بار ونٹ ورتھ جا سکتے ہیں۔ میں تمہارا اکیلے جانا پسند نہیں کرتا۔ خاص طور سے ونٹ ورتھ جیسے قصبے میں ایک نوجوان عورت کا اکیلے پکچر دیکھنے جانا تو بالکل مناسب نہیں ہے۔"

"کیوں مناسب نہیں ہے؟"

"تم ایک عزت دار شادی شدہ عورت ہو اور وہاں ایسے بدمعاش لوگ....."

"تو تمہارا مطلب ہے میں ونٹ ورتھ میں بدمعاش مردوں کے ساتھ گھومتی پھرتی ہوں۔"

"ہر گز نہیں۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ تنہا جانا مناسب نہیں۔ یہ نوجوان اس جگہ کا کام سنبھال لے گا تو ہم دونوں ساتھ جا سکیں گے۔ کیا تم یہ نہیں چاہتیں؟"

"میں صرف ایک بات جانتی ہوں۔ مجھے یہاں کسی اجنبی کی ضرورت نہیں اور یہ بھی میں تم سے ہزار بار کہہ چکی ہوں۔"

"لیکن تمہارا خیال غلط ہے۔ ہمیں کسی نہ کسی ملازم کی ضرورت ہے۔ گزشتہ رات تمہیں کتنی مرتبہ اُٹھنا پڑا تھا۔ چھ مرتبہ۔ یا شاید سات مرتبہ۔ تمہیں پُرسکون نیند کی ضرورت ہے۔ یہ آدمی کام کرے گا تو ہم آرام سے سو سکیں گے۔ پکچر دیکھنے بھی جا سکیں گے اور یہ بات یقیناً تمہیں پسند ہوگی۔"

مگر سولا اپنی بات پر اڑی ہوئی تھی، وہ غصے میں چیخنے لگی۔ اس پر جونٹی نے بھی قدرے تیزی سے کہا کہ چیخنے کی ضرورت نہیں۔ وہ مجھے آزمائشی طور رکھ رہا ہے۔ سولا نے اختلاف کا دوسرا پہلو نکالا کہ ایک اجنبی پر اتنا اعتماد کیسے کیا جا سکتا ہے کہ وہ اسے یہاں اکیلا چھوڑ دیں۔ میں نے مزید سننا پسند نہیں کیا۔ دبے پاؤں پیچھے ہٹا اور پھر پُرشور قدموں سے آگے بڑھتے ہوئے جونٹی کو آواز دی۔ غصیلی آوازیں ایک دم سے خاموش ہو گئیں۔ پھر جونٹی کچن سے باہر نکلا اس کا پھولا ہوا چہرہ سُرخ تھا اور آنکھوں میں شرمندگی کے تاثرات تھے۔ وہ مجھ سے پوچھنے لگا کہ مجھے اپنا کیبن پسند آیا۔ میں نے کیبن کی بھی تعریف کی اور ساتھ ہی اسنیک بار کی بھی۔ اس نے اثبات میں سرہلایا مگر اس کے چہرے پر پہلا سا فخریہ تاثر نہیں تھا۔ وہ اپنی بیوی کے اختلاف پر پریشان تھا۔ اور اتنا شرمندہ نظر آرہا تھا کہ مجھے اس کی حالت پر افسوس ہونے لگا۔ اسی وقت ایک خاک آلود پیکارڈ پیٹرول پمپ کے سامنے آکر رکی اور اس نے ہارن بجایا اور وہ اسے پیٹرول دینے چلا گیا۔ مجھے اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی۔ میں نے پلٹ کر دیکھا۔ ایک عورت بڑی عجیب نظروں سے مجھے گھور رہی تھی۔ اس کے سُرخ بال جوڑے کی صورت میں بندھے ہوئے تھے۔ خاصے حسین خدّوخال تھے مگر دہانہ چوڑا اور ہونٹ قدرے موٹے تھے۔ اس کی عمر تقریباً تیس سال معلوم ہوتی تھی۔ آنکھیں سبز تھیں اور جلد کی رنگت پرانے ہاتھی دانت کی طرح تھی۔ ہم دونوں خاموش کھڑے ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔ چند لمحوں کے بعد جونٹی واپس آیا اور اس نے میرا تعارف کرایا۔ عورت نے سرہلایا۔ منہ سے کچھ نہیں کہا۔ جونٹی نے اس سے کچھ کھانا لانے کے لیے کہا اور وہ گھوم کر کچن میں چلی گئی۔

○☆○

میں اور جونٹی ٹرک سے اسٹیل اسکریپ اُتار رہے تھے کہ جونٹی نے اپنی بیوی سولا کا ذکر چھیڑا "تمہیں سولا کے بارے میں فکر

مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" اس نے کہا "میں نے تمہیں بتایا تھا کہ وہ یہاں کسی کو ملازم رکھنے کے خلاف ہے۔ معلوم نہیں کیوں۔ عورتیں عموماً ایسے احمقانہ خیالات کا اظہار کرتی رہتی ہیں۔ دل پر کسی بات کا اثر مت لینا۔ وہ دو تین دن تک بگڑی رہے گی پھر خود ہی ٹھیک ہوجائے گی۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جواب دینے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ اسکریپ میں ایک زنگ آلود مشینی ہل بھی تھا۔ مجھے جونٹی کی طاقت پر حیرت ہوئی۔ اس نے وہ بھاری مشین یوں ٹرک سے آتارلی جیسے وہ کوئی کھلونا ہو۔ ہم اسے اٹھا کر شیڈ میں لائے۔ جونٹی اب بھی سولا کی باتیں کررہا تھا۔

"ہماری ملاقات بڑے عجیب انداز میں ہوئی تھی۔" اس نے بتایا "دو سال پہلے وہ ایک دن گرے ہاؤنڈ بس سے اُتری اور لنچ روم میں داخل ہوئی۔ ان دنوں میں خود کو بڑا تنہا محسوس کررہا تھا۔ دو ہفتے قبل میری بیوی کا انتقال ہوگیا تھا اور میں اکیلا ہی سارے کام سنبھالنے کی کوشش کررہا تھا۔ کھانا بھی میں خود ہی پکاتا تھا اور ظاہر تھا کہ کیسا پکا رہا ہوں گا۔ اس نے ایک ہیم برگ طلب کیا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ اس طرح کی چھوٹی چھوٹی باتیں کس طرح ہماری یادداشت پر نقش ہو کر رہ جاتی ہیں۔ مجھے یہ بھی یاد ہے کہ اس نے ہرے رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ بس بیس منٹ کے لیے ٹھہری تھی تاکہ مسافروں کو کچھ کھانے پینے کا موقع مل سکے۔ وہ سب لنچ روم میں آگئے تھے اور ہر ایک کچھ نہ کچھ کھانے کو مانگ رہا تھا۔ میں اتنا بوکھلایا ہوا تھا کہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں اور تب وہ اچانک کاؤنٹر پر آگئی اور لوگوں کو ان کی طلب کردہ چیزیں دینے لگی۔ میں نے دیکھا کہ وہ یہ کام کرنا جانتی ہے اور میں نے اسے مسافروں کے آرڈر پورا کرنے کی اجازت دے دی، صرف یہ بتاتا رہا کہ کون سی چیز کہاں رکھی ہے۔ بس کے روانہ ہونے سے قبل ہی وہ سب کھا پی چکے تھے۔ میں اکیلا یہ کام نہیں کرسکتا تھا لیکن اس نے کردکھایا۔ مجھے اس کے بارے میں بھی ایسا ہی احساس ہوا جیسا تمہارے بارے میں۔ میں نے اس سے کہا کہ اگر اسے ملازمت کی ضرورت ہے تو میں اسے ملازم رکھ سکتا ہوں اور تمہاری طرح اس نے بھی کسی ہچکچاہٹ سے کام نہیں لیا۔ بس اس کے بغیر روانہ ہوگئی۔ میں نے اسے بھی تمہاری طرح کیبن دے دیا۔ وہ دو ہفتے تک کام کرتی رہی پھر میں کچھ اور سوچنے لگا۔" جونٹی نے میری طرف دیکھا۔ اس کی نیلی آنکھیں چمک رہی تھیں "میں جانتا تھا کہ اس کا یہاں تنہا رہنا مناسب نہیں ہے۔ ونٹ ورتھ کے لوگوں نے باتیں بنانا شروع کردیں۔ جب وہ یہاں پیٹرول لینے یا کھانا کھانے آتے تھے تو ہم دونوں کو عجیب نظروں سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ میں نے اسے شادی کی پیشکش کردی پھر ہم نے شادی کرلی، سب کا منہ بند ہوگیا۔ سولا کو بھی تحفظ مل گیا۔ وہ مجھ سے تیئس سال چھوٹی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس سے شادی کرنا مناسب تھا یا نہیں لیکن وہ

ہم

ہم برائی کا مقابلہ اس سے بڑی برائی سے کرتے ہیں اور کہتے ہیں "یہ قانون ہے۔"

ہم فساد کا خاتمہ اس سے بڑے فساد سے کرتے ہیں اور چیختے ہیں "یہ ناموس ہے۔"

ہم جرم پر غالب آنے کے لیے اس سے بڑا جرم کرتے ہیں اور کہتے ہیں "یہ انصاف ہے۔"

(خلیل جبران)

یہاں ٹھہرنا چاہتی تھی اور اس سے شادی کیے بغیر میں اسے یہاں رکھ نہیں سکتا تھا اور جب میری عمر کا آدمی ایک نوجوان لڑکی سے شادی کرتا ہے تو اسے بہت صبرو برداشت سے کام لینا پڑتا ہے۔ وہ دو چار دن ناراض رہے گی مگر اپنا کام کرتی رہے گی۔ اس کی سب سے بڑی خوبی اس کا تندہی سے کام کرنا ہے۔ میں نے کسی کو اس کی طرح کام کرتے نہیں دیکھا۔"

اسی وقت ایک کار آگئی اور ہماری گفتگو منقطع ہوگئی۔ میں نے سروس اسٹیشن جاکر اپنا پہلا گاہک سنبھالا۔ اسے پیٹرول دیا۔ آئل چیک کیا۔ ٹائر دیکھے۔ ونڈ اسکرین صاف کیا۔ میں کام کررہا تھا تو جونٹی آکر مجھے دیکھنے لگا۔ کار والا ایک موٹا اور بوڑھا آدمی تھا۔

"کیا تم ٹروپیکا اسپرنگ جارہے ہو؟" میں نے ونڈ شیلڈ صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔"

"یہ تین گھنٹے کا سفر ہے۔ تم وہاں دس بجے سے پہلے نہیں پہنچ سکتے۔ اگر تم کھانا کھانا چاہو تو ہمارے یہاں بہترین کھانا ملتا ہے۔"

"مگر میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔ میں ذرا جلدی میں ہوں۔"

"کھانا تیار ہے بس دس منٹ لگیں گے۔" میں نے کہا "ہماری فروٹ پائی لاجواب ہوتی ہے۔ میں نے ابھی ایک سلائس کھایا ہے۔ سچ کہتا ہوں اس سے اچھی پائی میں نے کبھی نہیں کھائی تھی۔"

"یہ بات ہے۔" بوڑھا مسکرایا "تو دیکھتا ہوں کیسی ہے تمہاری فروٹ پائی۔" وہ کار سے اُتر آیا "کہاں جانا ہوگا؟"

"وہ سامنے لنچ روم ہے۔" میں نے اشارے سے بتایا "تم نے اپنے ٹیپ اٹ کی طرف توجہ نہیں دی۔ اسے بھی ٹھیک ہونا چاہیے۔ اگر اجازت ہو تو میں دیکھ لوں۔ جب تک تم کھانا کھاؤ گے۔ اسے درست کردوں گا۔"

"ضرور دیکھ لو۔ اسے تو ایک ہفتے پہلے ہی ٹھیک کرالینا چاہیے تھا۔"

بوڑھا لنچ روم کی طرف چلا گیا۔ جونٹی ہنستے ہوئے میری طرف بڑھا ”خوب کام کیا جیک۔“ وہ بولا ”اسے کہتے ہیں سیلز مین شپ۔ لاؤ میں بھی تمہارا ہاتھ بٹاؤں۔“

ہم کار کی مرمت کر رہے تھے کہ ایک کیڈلاک کار آ گئی۔ میں نے جونٹی کو ٹیپ اٹ ٹھیک کرتے چھوڑا اور خود کیڈلاک کی طرف بڑھ گیا۔ اس میں ایک عورت اور ایک مرد سفر کر رہے تھے۔

”کیا یہاں منہ ہاتھ دھونے کا انتظام ہے؟“ مرد نے کار سے اُترتے ہوئے پوچھا۔

”ضرور ہے۔ اس طرف چلے جاؤ۔“ میں نے اشارے سے کہا ”اور اگر بھوک لگی ہو تو یہاں بہترین اسنیک اور اسپیگیٹی بھی تیار ملے گی۔ اٹالین طریقے سے پکائی ہوئی۔ ایسی مزے دار اسپیگیٹی تمہیں ٹروپیکا اسپرنگ میں بھی نہیں ملے گی۔“

”اپنے کھانے کی تعریف تو سب ہی کرتے ہیں۔“

”آزمانے میں کیا مضائقہ ہے۔“ میں نے جواب دیا ”اس کے علاوہ تم دس بجے سے پہلے ٹروپیکا اسپرنگ نہیں پہنچ سکتے۔ اگر بھوک ہے تو یہیں کھا لو ورنہ تین گھنٹے بعد کھا سکو گے۔“

”مجھے تو بہت بھوک لگی ہے۔“ عورت نے باہر آتے ہوئے کہا ”یہیں کیوں نا کھالیں؟“

”او۔ کے۔“ مرد نے جلدی سے کہا ”تم کھاؤ گی تو میں بھی کھالوں گا۔“

دس منٹ بعد دو اسٹیشن ویگن آ گئیں جن میں دس افراد سفر کر رہے تھے۔ میں نے سروس کرتے ہوئے کھانے کا مشورہ دیا اور بھُنی مرغی کی تعریف کی۔ وہ فوراً آمادہ ہو گئے۔ جونٹی اب تک ٹیپ اٹ ٹھیک کر چکا تھا۔ وہ اس اچانک ہجوم سے نمٹنے میں اپنی بیوی کی مدد کرنے چلا گیا۔ دو ٹرک آ گئے اور میں نے دونوں کے ڈرائیوروں کو لنچ روم میں بھیج دیا۔ پھر ایک جیگوار کار آئی جس میں ایک لڑکا اور لڑکی سوار تھے۔ میں نے ان سے کھانے کی تعریف کی اور یہ اشارہ بھی کر دیا کہ تین گھنٹے سے پہلے انہیں کوئی ایسی جگہ نہیں ملے گی جہاں وہ اپنی بھوک مٹائیں۔ وہ دونوں لنچ روم کی طرف دوڑ پڑے۔

جونٹی کچھ پریشان سا باہر آیا بتایا کہ اسنیک ختم ہو گئے، مرغی بھی صرف ایک رہ گئی ہے۔ اس لیے میں گاہکوں کو پرچانے میں احتیاط کروں۔

”تمہارا مطلب ہے کھانا ختم ہو گیا ہے؟“ میں نے پوچھا۔

”ہاں۔“ جونٹی نے جواب دیا ”عام طور پر رات کے وقت تین چار افراد سے زیادہ ڈنر نہیں کھاتے اور وہ بھی اسنیک یا ہیم برگر یا اسی طرح کا آرڈر دیتے ہیں لیکن تم نے اپنی سیلز مینی کے جوہر دکھائے تو پندرہ افراد نے کھانا طلب کیا۔“

”تو کیا تمہیں اتنے گاہک نہیں چاہئیں؟“

”ضرور چاہئیں لیکن مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ تم جیسا آدمی یہاں آ کر سیلز مینی دکھانا شروع کر دے گا۔ کل میں تمہارے لیے بالکل تیار ہوں گا۔ میں اور سولا ونٹ ورتھ جا کر پورا اسٹاک خرید لائیں گے۔ اب بھی ہیم اور انڈے بہت باقی ہیں ذرا انہیں بھی کھپانے کی کوشش کرو۔“

وہ لنچ روم واپس چلا گیا۔ اب ٹرک والوں کی آمد شروع ہو چکی تھی۔ پرائیویٹ کاریں کم ہوتی گئیں اور ٹرک والوں سے کھانے کے لیے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ جانتے ہیں کہ انہیں کیا کرنا چاہیے۔ آخر دس بجتے بجتے آنے والوں کا سلسلہ بند ہو گیا۔ مزید بیس منٹ انتظار کرنے کے بعد جب میں نے صحرائی روڈ پر کوئی ہیڈ لائٹ چمکتے نہیں دیکھی تو میں لنچ روم چلا گیا۔ دو ٹرک ڈرائیور کاؤنٹر پر پائی کھا رہے تھے اور جونٹی پلیٹیں سمیٹ رہا تھا اور صفائی کر رہا تھا۔ سولا نظر نہیں آ رہی تھی مگر کچن سے پلیٹیں دھونے کی آواز آ رہی تھی۔

”کوئی اور کام ہے؟“ میں نے جونٹی سے پوچھا۔

”نہیں جو ہے وہ ہم کر لیں گے۔“ اس نے جواب دیا ”تم جا کر آرام کرو۔ آج رات میری ڈیوٹی ہے کل تمہاری ہو گی۔ سولا بھی بگڑی ہوئی ہے مگر ٹھیک ہو جائے گی۔ کل صبح تمہیں آٹھ بجے کام شروع کرنا ہے۔ ناشتا کرنے آ جانا۔ مجھے امید ہے تم اس جاب سے اتنے ہی خوش ہو گے جتنا میں تم سے ہوں۔“

”میں بہت خوش ہوں خاص طور پر اس لیے کہ تم خوش ہو۔“ میں نے کہا ”اچھا تو پھر میں چلتا ہوں۔“

میں کیبن میں گیا اور کپڑے اُتار کر بستر پر لیٹ گیا۔ میں بہت تھکا ہوا تھا مگر ذہن اتنا مصروف تھا کہ سونا مشکل تھا۔ میں برابر جونٹی کی بیوی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ جانتا تھا کہ اس کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے مگر اس کا خیال دماغ سے نکالنے سے قاصر تھا۔ بستر بالکل کھڑکی کے پاس تھا اور میں وہاں سے براہِ راست بنگلے کو دیکھ سکتا تھا۔ ایک گھنٹے بعد جبکہ میں مسلسل سونے کی کوشش کر رہا تھا، میں نے بنگلے کی ایک کھڑکی میں بجلی روشن ہوتے دیکھی۔ میں نے سولا کو کمرے کے وسط میں کھڑے دیکھا۔ وہ سگریٹ پی رہی تھی، کچھ دیر بعد اس نے سگریٹ بجھا دیا۔ اس نے بالوں سے ایک پن نکالی اور گھنے سرخ بال اس کی کمر تک بکھر گئے۔ میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔ وہ مجھ سے تیس گز سے زیادہ دور نہیں تھی۔ وہ آئینے کے سامنے... بیٹھ کر بال سنوارنے لگی۔ پانچ منٹ بعد وہ کھڑکی کے پاس آئی اور کپڑے اُتارنے لگی۔ ساتھ ہی اس نے کھڑکی کا پردہ بھی گرا دیا۔ میں پھر بھی دیر تک کھڑکی کے سامنے کھڑا رہا یہاں تک کہ جب ایک ٹرک پیٹرول پمپ کے سامنے آ کر رکا اور میں نے جونٹی کو بنگلے سے نکلتے دیکھا تب میں ایک ٹھنڈی سانس بھر کے بستر پر لیٹ گیا۔ اس رات مجھے کچھ زیادہ نیند نہیں آئی۔



اگلی صبح میں پونے سات بجے لنچ روم میں داخل ہوا تو سولا قمیص اور نیکر پہنے کاؤنٹر صاف کر رہی تھی۔ اس حلیے میں وہ اور بھی پُرکشش نظر آرہی تھی۔ قدموں کی آہٹ سن کر اس نے میری طرف دیکھا اور بدستور اپنے کام میں لگی رہی "گڈ مارننگ مسز جونٹی" میں نے کہا "اگر کہو تو تمہارا کام میں کر دوں۔"

"جب مجھے اپنا کوئی کام کرانے کی ضرورت ہوگی تو کہہ دوں گی۔" اس نے چڑچڑے پن سے جواب دیا "اگر ناشتا کرنا چاہتے ہو تو وہ کچن میں رکھا ہے۔"

کچن میں جونٹی بھی موجود تھا۔ اس کے سامنے میز پر نوٹوں اور سکّوں کا ایک چھوٹا سا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ مجھے دیکھ کر اس نے سرہلایا۔ ناشتے کے لیے ہیم اور انڈوں کے بارے میں پوچھا مگر مجھے صرف کافی کی خواہش تھی۔ چنانچہ میں نے ایک کیتلی سے پیالی میں گرم گرم کافی انڈیل لی۔ جونٹی نے بتایا کہ تھوڑی دیر میں وہ دونوں ونٹ ورتھ جارہے ہیں۔ گزشتہ رات بڑی اچھی آمدنی ہوئی تھی۔

"اپنی کوشش جاری رکھو۔" اس نے کہا "اور اس کوشش کو دلچسپ بنانے کے لیے میں نے طے کیا ہے کہ لنچ روم کی سیل پر تمہیں پانچ فیصد حصّہ دوں گا۔"

"بہت بہت شکریہ مسٹر جونٹی۔"

"میں ونٹ ورتھ سے تمہارے لیے ایک اوور آل لیتا آؤں گا جسے پہن کر کام کرنے سے کپڑے خراب نہیں ہوں گے۔" جونٹی نے کہا "کچھ اور ضرورت ہو تو وہ بھی لیتا آؤں؟"

"کچھ کپڑوں کی ضرورت ہے مگر مناسب ہوگا کہ میں خود جا کر خریدوں۔"

"ٹھیک ہے۔ کل تم کار لے جانا اور جو ضرورت ہو خرید لینا۔ میں لنچ روم میں تمہارے حصّے پر کچھ ایڈوانس دے دوں گا۔ سو ڈالر کافی ہوں گے!"

"بہت کافی ہوں گے۔"

جونٹی نے اس مشینی ہل کے بارے میں رائے پوچھی جو اس نے اسکریپ میں خریدا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اسے دوبارہ کام کرنے کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ اسے دیکھوں گا کہ اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں۔ کافی پی کر ایک سگریٹ سُلگاتے ہوئے میں لنچ روم میں واپس آیا۔ سولا شیشے کے ریکس میں پائیاں رکھ رہی تھی' اس کی پشت میری جانب تھی۔ اس نے ضرور محسوس کرلیا ہوگا کہ میں اسے گھور رہا ہوں مگر اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔ میں باہر نکلا اور جھاڑو اٹھا کر سروس اسٹیشن کی صفائی کرنے لگا۔ اس کے بعد میں نے شیڈ میں جا کر مشینی ہل کو دیکھا۔ وہ زنگ آلود تھا۔ میں نے الماری سے زنگ صاف کرنے والا لوشن اٹھایا اور زنگ صاف کرنے لگا۔ ایک گھنٹے بعد جونٹی آیا اور بتایا کہ وہ لوگ جارہے ہیں اور دوپہر تک واپس آئیں گے۔ میں اس کے ساتھ دروازے تک آیا۔ سولا بنگلے سے نکل رہی تھی۔ اس نے سبز لینن کا لباس پہنا ہوا تھا اور بہت حسین نظر آرہی تھی۔ میری نظریں جم کر رہ گئیں پھر وہ دونوں کار میں بیٹھ کر چلے گئے۔

میں سوچ رہا تھا کہ یہ بالکل اسی طرح کی جگہ ہے جیسی میں اپنے لیے چاہتا ہوں اور سولا جیسی عورت شریکِ زندگی کی حیثیت سے مل جائے تو مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔ میں واپس شیڈ میں جا کر مشینی ہل کا زنگ صاف کرنے لگا۔ ایک گھنٹا گزرا ہوگا کہ میں نے ایک پرانی شیورلیٹ کار شیڈ کے سامنے رکتے دیکھی۔ اس میں سے ایک طویل قامت' دبلا پتلا آدمی جس کی عمر پینتالیس سال کے لگ بھگ معلوم ہوتی تھی' باہر نکلا۔ اس کے پیچھے ایک چھوٹا سا کتّا بھی تھا جو کسی خاص نسل کا نہیں لگتا تھا۔ آدمی نے ایک پُرانا سا اوور آل پہن رکھا تھا جس کے گھٹنوں پر پیوند لگے ہوئے تھے۔ گردن میں ایک میلا سا سُرخ رومال پڑا تھا۔ سر پر تنکوں کا ہیٹ تھا۔ اس آدمی میں کوئی ایسی بات تھی جو مجھے اچھی نہیں لگی۔ اس کی چھوٹی آنکھیں تیز اور متجسس تھیں ہم دونوں نے ایک دوسرے کو غور سے دیکھا۔

"میں تمہارے لیے کیا کرسکتا ہوں؟" میں نے پوچھا۔ اس کا کُتا مسلسل مجھے دیکھ رہا تھا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس آدمی نے پوچھا "جونٹی کہاں ہے؟"

"مسٹر جونٹی اپنی بیوی کے ساتھ ونٹ ورتھ گئے ہیں۔" میں نے جواب دیا "میرا نام جیک ہٹمور ہے۔ میں یہاں کا نیا ملازم ہوں۔"

"تمہارا مطلب ہے جونٹی نے تمہیں ملازم رکھا ہے؟"

"ہاں۔"

"بہت خوب۔ مجھے اُمید نہیں تھی کہ وہ کوئی ملازم رکھے گا۔" اس نے کہا۔ اس کی نظریں برابر میرے سراپا' میرے میلے کپڑوں کا جائزہ لے رہی تھیں "جبکہ اس کی بیوی کوئی ملازم رکھنے کی اس قدر مخالف تھی۔ میں جونٹی کا سالا ہوں۔ میرا نام جارج رکس ہے۔"

میں نے سوچا' یہ سولا کا بھائی تو نہیں ہوسکتا۔ یہ ضرور مرحومہ مسز جونٹی کا بھائی ہوگا۔ میں اس کی تیز نظروں سے بچنے کے لیے دوبارہ مشینی ہل صاف کرنے لگا اور اس کی جانب پشت کرلی۔

"تو تم یہاں اکیلے ہو؟" جارج نے پوچھا۔

"ہاں۔" میں نے جواب دیا۔

"جونٹی پرانی چیزوں کو کارآمد بنانے میں ماہر ہے۔" جارج نے کہا "مجھے یقین ہے یہ مشینی ہل اس نے کوڑیوں کے مول خریدا ہوگا اور اب وہ اسے ٹھیک کر کے بڑی رقم کمائے گا۔ اس طرح اس نے بہت دولت اکٹھی کرلی ہے۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا اور اپنا کام کرتا رہا۔

"اس کی بیوی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟" اس نے پوچھا۔ مجھے اس سوال کی کوئی توقع نہیں تھی۔ میں بُری طرح چونک

گیا۔
"اچھی عورت ہے۔" میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔
"تم نے کہا وہ اچھی عورت ہے۔ میں شرط لگاتا ہوں وہ تمہیں یہاں رکھنا نہیں چاہتی ہوگی۔ وہ کسی کا یہاں آنا پسند نہیں کرتی۔ میرا بھی جبکہ میں اس کے شوہر کی مرحومہ بیوی کا بھائی ہوں۔ میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ جونٹی اس جیسی آوارہ عورت سے شادی کرے گا۔ وہ ایک دن نہ جانے کہاں سے آئی اور جونٹی کو پھانس لیا۔ اس غلط فہمی میں مت رہنا کہ تم یہاں زیادہ دن ٹھہر سکو گے۔ وہ جونٹی کے کان بھر کے تمہیں نکلوا دے گی۔ جانتے ہو کیوں؟"
"میں نہیں جانتا تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں یہاں صرف ملازم ہوں اور بس۔" میں نے کہا۔
"وہ ڈرتی ہے کہ کوئی جونٹی کو اس کے خلاف بھڑکا دے گا۔ وہ اس کی دولت کی حریص ہے۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ تم ابھی آئے ہو اس کی چھوٹی چھوٹی چالوں کو نہیں جانتے۔ وہ اس کی دولت حاصل کرنا چاہتی ہے۔ جونٹی برسوں سے دولت جمع کر رہا ہے وہ پہلے کبھی اتنا کنجوس نہیں تھا۔ کبھی کبھی دریا دلی دکھا دیا کرتا تھا۔ مگر اب اس کی بیوی اس کا موقع ہی نہیں دیتی۔ پہلے مجھے یہاں خوش آمدید کہا جاتا تھا مگر اب ایسا نہیں۔ وہ مجھے دیکھتے ہی بگڑ جاتی ہے۔ اسے جونٹی سے اپنی بات منوانے کے کئی حربے آتے ہیں۔ تم اپنی آنکھیں کھلی رکھنا۔ اگرچہ پھر بھی تم یہاں ٹک نہیں سکتے۔"
میں نے مشینی ہل کی کلچ پلیٹیں کھول کر پیٹرول میں ڈال دیں اور اپنے ہاتھ دھونے لگا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ میرا خاموش سرد رویّہ جارج کو پریشان کر رہا ہے۔
"تم کہاں سے آئے ہو؟" اچانک اس نے پوچھا "کیا تم اس علاقے کے لیے نئے ہو؟"
"ہاں۔" میں نے مختصر سا جواب دیا۔
"جونٹی سے کہاں ملاقات ہوئی تھی؟"
"ڈٹل کریک میں۔"
"اچھا میں تمہارا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔" جارج نے شیڈ میں داخل ہوتے ہوئے کہا "میں کچھ اوزار عارضیاً لینے آیا تھا۔ جب مجھے ضرورت ہوتی ہے جونٹی سے لے جاتا ہوں۔"
اس نے اوزاروں میں سے دو اسکرو ڈرائیور اور ایک ہتھوڑا اُٹھا لیا۔ برما اُٹھا رہا تھا کہ میں نے روک دیا "مجھے افسوس ہے مسٹر جارج مگر میں تمہیں یہ اوزار لے جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔"
وہ چونکا۔ گھوم کر سپاٹ چہرے سے میری طرف دیکھا "ابھی تم نے کیا کہا تھا؟"
"مسٹر جونٹی نے مجھے یہ اجازت نہیں دی ہے کہ اس کے اوزاروں کو اس جگہ سے جانے دوں۔" میں نے جواب دیا "اس کی عدم موجودگی میں یہاں کی حفاظت میری ذمّے داری ہے۔ اس کے واپس آنے تک ٹھہرو پھر وہ اجازت دے، تب جو چاہو لے جاؤ لیکن اس کی اجازت کے بغیر یہاں سے کوئی اوزار باہر نہیں جاسکتا۔"
اس نے برما اُٹھا لیا اور پھر ایک آری کی طرف ہاتھ بڑھایا
"گھبراؤ نہیں دوست۔ میں اس کا سالا ہوں۔" وہ بولا "بے شک اس کی اجازت کے بغیر کوئی یہاں سے کچھ نہیں لے جاسکتا مگر میری بات دوسری ہے۔"
میں بہت برداشت کرچکا تھا۔ قدم بڑھا کر اس کے قریب پہنچا
"مجھے افسوس ہے مسٹر جارج مگر مسٹر جونٹی کی اجازت کے بغیر تم کوئی اوزار نہیں لے جاسکتے۔"
اس نے مجھے گھور کر دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں غصّے کا تاثر تھا۔ اُس نے جیسے حالات کا اندازہ لگا لیا تھا وہ آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنے لگا۔
"سنو دوست تم اپنی ملازمت سے ہاتھ دھونا نہیں چاہو گے۔" جارج نے کہا "اگر میں نے جونٹی سے تمہاری شکایت کردی...."
"ضرور کردو۔" میں نے بات کاٹ دی "مگر اوزار وہیں رہیں گے جہاں ہیں۔ اگر تمہیں اتنی ہی شدید ضرورت ہے تو مسٹر جونٹی کے آنے کا انتظار کرو۔ وہ اجازت دے دے تو لے جانا۔"
"میں سمجھا۔" جارج نے نفرت سے کہا "تو اب تم دو ہو گئے ہو۔ اس آوارہ کی طرح تم بھی جونٹی کی دولت پر قبضہ کرنا چاہتے ہو بلکہ ہوسکتا ہے وہ ہی تمہیں یہاں لائی ہو۔" پھر اس نے اس کے متعلق کچھ نازیبا باتیں کیں تو مجھے ایک دم غصّہ آگیا۔ میں نے اس کا گریبان پکڑ کر زور سے دھکا دیا "دفع ہو جاؤ یہاں سے۔" میں نے چلا کر کہا "سنا تم نے۔"
وہ گرتے گرتے مشکل سے سنبھلا۔ اس کا چہرہ سُرخ ہوگیا۔
"میں تمہیں سمجھ لوں گا۔" اس نے تیزی سے کہا "میں جونٹی سے شکایت کروں گا۔"
میں نے بطور دھمکی قدم بڑھایا تو وہ جلدی سے پلٹ کر اپنی کار کی طرف چلا گیا، اس کا کتا پہلے ہی اندر گھس گیا تھا۔ جارج نے کار اسٹارٹ کی اور گرد اُڑاتے ہوئے واپس لوٹ گیا۔ میں فکر مند تھا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ جونٹی پر اس بات کا کیا ردّعمل ہوگا۔ اس سے پہلے کہ جارج میری شکایت کرے مجھے جونٹی کو حقیقت بتا دینا چاہیے لیکن جارج نے اس کی بیوی کے بارے میں جو کہا تھا میں اسے دُہرانا نہیں چاہتا تھا۔
وہ لوگ دوپہر کو واپس آئے۔ میں نے ویگن سے سامان اتارنے میں جونٹی کی مدد کرتے ہوئے اسے جارج کی آمد کے بارے میں بتا دیا۔ یہ بھی کہہ دیا کہ وہ میرے منع کرنے کے باوجود اوزار لے جانے پر بضد تھا اس لیے مجھے کچھ سختی کرنا پڑی۔
"تم نے جو کچھ کیا ٹھیک کیا۔" جونٹی مسکرانے لگا "مجھے اس

بارے میں تمہیں خبردار کردینا چاہیے تھا۔ وہ شخص مجھے بھی تاؤ دلا دیتا ہے۔ میں اسے کچھ بھی لے جانے نہیں دیتا۔ پہلے دے دیا کرتا تھا مگر مجھے کبھی کوئی چیز واپس نہیں ملی۔ جب میری پہلی بیوی زندہ تھی تو وہ برابر چکر لگاتا رہتا تھا۔ خاص طور پر کھانے کے وقت۔ کبھی پیٹرول مانگ لیتا کبھی کوئی اوزار، کبھی کچھ رقم۔ مگر جب میں نے سولا سے شادی کی تو سولا نے اس کے مزاج درست کردیے۔ پچھلے دو ماہ سے بالکل غائب تھا۔ ممکن ہے پھر واپس آئے۔ میری عدم موجودگی میں اسے کچھ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔"

میں نے اطمینان کی سانس لی کہ جہاں تک جونی کا تعلق تھا میں نے جارج کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرکے کوئی غلطی نہیں کی لیکن شاید میں نے جارج کو اپنا دشمن بنالیا ہو۔ اب مجھے محتاط رہنا چاہیے۔ ممکن ہے وہ میرے لیے کوئی مشکل کھڑی کرنے کی کوشش کرے۔



تین ہفتے گزر گئے۔ مجھے احساس ہونے لگا کہ میں یہاں محفوظ ہوں۔ فرن ورتھ کے شب و روز ایک پریشان خواب لگنے لگے۔ میں نے سوچا پولیس مجھے بھول گئی ہوگی۔ کم سے کم جب تک میں یہاں ہوں بالکل محفوظ ہوں۔ سولا مجھ سے ضرورت کے بغیر بات نہیں کرتی تھی پھر بھی شاید اس نے میری موجودگی کو قبول کرلیا تھا۔ اس کی کشش مجھے پریشان کرتی تھی مگر میرا اس بارے میں کچھ کرنے کا خیال تک نہیں تھا۔ جونی کو میں بے حد پسند کرنے لگا تھا۔ وہ کچھ میری ہی طرح کا آدمی تھا۔ ہم گھنٹوں ایک ساتھ کام کرتے رہتے تھے۔ وہ سیدھا، سچا اور کھرا آدمی تھا۔ اس کا دل خلوص اور ہمدردی سے لبریز تھا۔ کوئی اس کے ساتھ رہ کر اسے پسند کیے بغیر نہیں رہ سکتا تھا، اسے سولا سے بے پناہ محبت تھی مگر برسوں سے اس کے ساتھ اکیلے رہتے ہوئے وہ کسی مرد کی دوستی کو ترس گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ہوشیار اور ذہین تھا، مٹی سے سونا بنانا اسے خوب آتا تھا۔ اسکریپ کو کار آمد بنا کر فروخت کرتا اور اچھی رقم بنالیتا تھا۔ وہ مشینی ہل بھی اس نے ٹھیک ٹھاک کرکے ایک کسان کے ہاتھ ڈیڑھ سو ڈالر میں بیچ دیا۔ اس سودے پر وہ بہت خوش ہوا تھا۔

ایک رات جبکہ سولا سونے جاچکی تھی اور ہم دونوں لنچ روم کے برآمدے میں بیٹھے باتیں کررہے تھے۔ اس نے رازدارانہ لہجے میں بتایا کہ دو سال بعد اس کا ارادہ پوری دنیا گھومنے کا ہے۔ یہ جگہ فروخت کرکے وہ سولا کو بھی ساتھ لے جائے گا۔ میں نے حیرت سے کہا کہ اس پر تو بہت خرچ آئے گا۔

"میں نے سارا حساب لگالیا ہے۔" اس نے جواب دیا "ساٹھ ہزار ڈالر تو صرف سفر کے اخراجات ہوں گے۔ پھر قیام وطعام کا خرچ ہے۔ کپڑے اور دوسری ضروری چیزیں بھی خریدنا ہوں گی۔ میرے اندازے کے مطابق کم سے کم ایک لاکھ کی ضرورت ہوگی اور اتنی رقم میرے پاس ہے۔ میں تیس سال سے رقم بچا رہا ہوں۔ اسکریپ سے کمائی ہوئی ساری آمدنی جمع کرتا رہا ہوں۔ بالکل کیش اور رقم کیش ہو تو ٹیکس انسپکٹر سے بچی رہتی ہے۔ میں دو طرح کے رجسٹر رکھتا ہوں۔ ایک رجسٹر میں پیٹرول پمپ اور لنچ روم کی آمدنی لکھتا ہوں اور دوسرے رجسٹر میں اسکریپ سے ہونے والی آمدنی۔ یہ آمدنی صرف میری ہوتی ہے اس رجسٹر سے معلوم ہوتا ہے کہ میں اب تک ایک لاکھ ڈالر کما چکا ہوں۔ سولا بھی اس کے بارے میں جانتی ہے مگر اسے یہ نہیں معلوم کہ میں اس رقم سے کیا کرنے والا ہوں۔ جب میں جانے کا فیصلہ کرلوں گا تب اسے بتادوں گا۔"

اس گفتگو کے دو دن بعد جبکہ مجھے پوائنٹ آف نو ریٹرن آئے پورے تین ہفتے ہوچکے تھے، میں بستر پر لیٹا سولا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ گزشتہ رات ڈیوٹی دینے کی اس کی باری تھی اور میں گاہے گاہے اسے شرٹ اور جینز میں ملبوس ٹرکوں کو پیٹرول دیتے، سروس کرتے اور ڈرائیوروں سے باتیں کرتے دیکھتا رہا۔ جونی چاہتا تھا کہ اب جبکہ میں آگیا ہوں وہ رات کی شفٹ میں کام کرنا چھوڑ دے لیکن سولا نے کہا کہ اسے رات میں کام کرنا پسند ہے۔ بہت سے ٹرک والے اسے جانتے تھے اور پسند کرتے تھے اس لیے جونی کو اس کی بات ماننا پڑی۔ روزانہ صبح چھ بجے کے قریب ایک ٹرک آتا جو کچن کی ضروریات مثلاً مسالے، ترکاری، پیک کھانے وغیرہ دے جاتا تھا۔ اس دن بھی میں نے اس ٹرک کو آتے دیکھا اور اس کی آمد میری مشکل اور بدقسمتی کا آغاز تھی۔ اگرچہ اس وقت میں یہ نہیں جانتا تھا۔ اس روز ٹرک جو چیزیں لایا تھا ان میں ایک ایسی چیز بھی تھی جو میرے احساسِ تحفظ کو ختم کرنے والی تھی۔ قسمت کی ایک اور ستم ظریفی۔ اس روز تنخواہ ملنے کا دن تھا۔ جونی نوٹوں کی گڈی ہاتھ میں لیے شیڈ میں آیا جہاں میں ایک پرانی موٹر کو ٹھیک کررہا تھا۔ اس نے پہلے مجھے چالیس ڈالر دیے جو کہ ہفتے وار تھے پھر ایک سو دس ڈالر لنچ روم کی آمدنی میں میرا حصہ دیا۔ مجھے اتنی زیادہ رقم پر حیرت ہوئی۔ جونی نے کہا کہ حیرت کی کوئی بات نہیں۔ میں جس انداز سے لنچ روم کی پبلسٹی کررہا ہوں اسے دیکھتے ہوئے جلد ہی رقم دگنی ہوسکتی ہے۔ جونی کا خیال تھا کہ جس دن میں پوائنٹ آف نو ریٹرن آیا وہ اس کی زندگی کا ایک خوش نصیب دن تھا۔

میں نے رقم لینے سے انکار کرنا چاہا مگر جونی کے اصرار سے مجبور ہوکر میں نے ایک سو دس ڈالر لیے پھر کہا "تم نے میرے لیے ایک پریشانی پیدا کردی ہے۔ جو رقم میں کما رہا ہوں یہاں اسے خرچ کرنے کا کوئی موقع ہے نہیں۔ سب میرے کیبن میں رکھی ہے۔ یہ رقم ملا کے پانچ سو ڈالر سے زیادہ ہوگئے ہیں۔ انہیں اپنے کیبن میں رکھنا مناسب نہیں ہوگا۔ کیا تم اپنے بینک میں میرا اکاؤنٹ کھلوا سکتے ہو؟"

"میرا بینک۔" جونی ہنسا "اپنا سرمایہ بینک میں کون رکھواتا

ہے۔ تین سال قبل ونٹ ورتھ کا ایک بینک دیوالیا ہوگیا تھا۔ جن جن افراد نے وہاں اپنی رقم جمع کرائی تھی سب کی رقم ڈوب گئی۔ میں بینکوں پر اعتبار نہیں کرتا۔ میں نے کبھی کسی بینک میں ایک سینٹ تک نہیں رکھا۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر کبھی مجھے کچھ ہو جائے تو سولا کو کسی پریشانی کے بغیر میری دولت مل جائے۔ میرے پاس ایک بہت مضبوط سیف ہے۔ اپنی ساری رقم اس میں رکھتا ہوں۔ اگر تمہارے پاس پانچ سو ڈالر ہیں اور تم انہیں اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتے تو مجھے دے دو۔ میں اپنے سیف میں رکھ دوں گا۔ جب تمہیں ضرورت ہو مانگ لینا۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ تم نے اپنے ایک لاکھ ڈالر بھی اسی سیف میں رکھ چھوڑے ہیں؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"کیوں نہیں۔ میرا سیف بہت مضبوط اور محفوظ ہے۔ لارنس کارپوریشن کا سیف ہے جو بہتر سیف بناتی ہے۔"

اب میں اسے کیا بتاتا کہ لارنس کارپوریشن کے سیف کھولنا بھی زیادہ مشکل نہیں تھا۔ خاص طور سے میرے لیے' اس لیے میں نے اس کی رائے سے اتفاق کیا کہ اس کارپوریشن کے سیف واقعی مضبوط ہوتے ہیں۔ میں نے جونٹی کو اپنے پانچ سو ڈالر دے دیے جن کے لیے اس نے رسید لکھ دی۔ ساڑھے بارہ بجے دوپہر گرے ہاؤنڈ بس آتی تھی جس میں کم سے کم تیس مسافر ہوتے تھے۔ ایک دم سے لنچ روم میں رش بڑھ جاتا تھا چنانچہ جونٹی نے مجھ سے کہا کہ بس آنے والی ہے میں لنچ روم جاکر سولا کی مدد کروں۔

میں لنچ روم میں گیا تو سولا کی سبز آنکھوں میں کچھ ایسا تاثر تھا جس نے مجھے چونکا دیا۔ میں سمجھ گیا کہ کوئی نہ کوئی خاص بات ضرور ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا میں اس کی مدد کرسکتا ہوں۔ وہ مسکرائی۔ یہ پہلی مرتبہ تھا کہ وہ میرے سامنے مسکرائی تھی "تمہارے کرنے کے لیے بہت کچھ ہے جیک بیٹمور۔" اس نے کہا۔ میرا فرضی نام لیتے ہوئے اس نے جو لہجہ اختیار کیا تھا اس نے میرے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجادی "صبح ٹرک جو چیزیں لایا تھا وہ میں نے کھول کر باہر رکھ دی ہیں' تم انہیں ان کی مقررہ جگہ پر رکھ دو۔"

میں کچن میں گیا تو کھانے کے بند ڈبے' پلاسٹک بیگ میں بارہ مرغیوں کا گوشت اور دوسری چیزیں میز پر پھیلی رکھی تھیں اور کھانے کے ڈبوں پر ایک مڑا تڑا اخباری صفحہ بھی تھا۔ جو ان ڈبوں کو پیک کرنے کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ میں نے اخبار اٹھالیا اور جیسے میرے دل کی دھڑکن رُک سی گئی۔ میں نہیں جانتا کہ ونٹ ورتھ کی ایک پرچون کی دکان پر آکلینڈ کا مقامی اخبار کیسے آیا۔ ایسے اتفاقات قسمت کی ستم ظریفی میں شمار ہوتے ہیں۔ میرے سامنے آکلینڈ انکوائرر اخبار کا بیرونی صفحہ تھا جس پر ایک بڑی سُرخی کے ساتھ میرا فوٹو چھپا تھا۔

"مفرور' سیف چور ہنوز گرفتار نہیں کیا جاسکا۔"

میں بے حس و حرکت کھڑا اپنا فوٹو دیکھ رہا تھا۔ وہ کوئی اچھی اور واضح تصویر نہیں تھی پھر بھی شناخت کے لیے کافی تھی۔ سولا نے اس کے بالائی ہونٹ پر پنسل سے مونچھیں بنا دی تھیں۔ یہ حرکت ظاہر کرتی تھی کہ وہ جان گئی ہے میں کون ہوں۔ اب فرن ورتھ کا جیل خانہ کوئی دور کا خواب نہیں رہ گیا تھا۔ میرا احساسِ تحفظ بھاپ کی طرح اُڑ گیا۔ میں سوچ رہا تھا کہ کیا سولا نے یہ بات جونٹی کو بتا دی ہوگی۔ مجھے تقریباً یقین تھا کہ ایسا نہیں ہوا ہے۔ ہوا ہوتا تو مجھے جونٹی کے رویّے سے پتا چل جاتا مگر وہ آج نہیں تو کل بتا ضرور دے گی۔ مجھ سے چھٹکارا پانے کا یہ بہترین ذریعہ تھا۔ اسے بس ایک فون کرنا پڑے گا اور ایک گھنٹے کے اندر میں فرن ورتھ واپس جارہا ہوں گا۔ وہاں میرا جو حال کیا جائے گا میں بہ آسانی اس کا تصور کرسکتا تھا۔ میں نے اخبار بڑے چولھے میں جھونک دیا۔

اب مجھے جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا تھا مگر کیسے۔ میں ٹروپیکا اسپرنگ سے ایک سو ساٹھ میل دور تھا۔ سولا نے جیسے ہی میری موجودگی کے بارے میں بتایا۔ ٹروپیکا اسپرنگ پہلی جگہ ہوگی جہاں وہ لوگ مجھے تلاش کریں گے۔ آکلینڈ واپس جانے کا حوصلہ بھی نہیں کرسکتا تھا۔ ایک ہی راستہ تھا کہ ٹروپیکا اسپرنگ جاکر کہیں اور نکل جاؤں۔ کم سے کم میرے پاس پانچ سو ڈالر تو ہیں۔ اس رقم سے بذریعہ ہوائی جہاز نیویارک بھی جاسکتا تھا۔ پانچ سو ڈالر.... مجھے لگا جیسے کچھ سرد انگلیوں نے میرے دل کو دبوچ لیا ہو' میں نے یہ رقم تو جونٹی کو دے دی تھی۔ اب کیا وجہ بتا کر اس سے واپس مانگوں گا کہ اتنی جلدی کیا ضرورت پیش آگئی۔ میں اتنا خوف زدہ تھا کہ سانس بھی مشکل سے لی جارہی تھی اور تب پھر کچن کا دروازہ کھلا۔ سولا اندر آئی۔

"تم نے ابھی تک یہ چیزیں اُٹھا کر نہیں رکھیں!" وہ بولی۔

"بس رکھ رہا ہوں۔" میں نے جواب دیا اور ڈبے اٹھانے لگا۔

اس نے مرغیوں کا گوشت فریزر میں رکھنا شروع کیا۔ چڑیل۔ میں دل میں کہہ رہا تھا کیا تم نے پولیس کو فون کردیا ہے۔ ہم دونوں اپنا کام کرچکے تو وہ بولی۔

"وقت آگیا ہے کہ میں اور تم کچھ گفتگو کرلیں۔ آج تمہاری رات کی ڈیوٹی ہے نا۔"

"ہاں۔" میں نے جواب دیا۔

"جب وہ سوجائے گا تو میں تم سے بات کرنے آؤں گی۔"

اس کا مطلب تھا کہ اس نے ابھی پولیس کو فون نہیں کیا تھا۔ وہ اپنی شرائط منوانا چاہتی ہے۔ مجھے کچھ اطمینان ہوا "جیسا تم کہو۔" مگر مجھے احساس تھا کہ میں اس کے قابو میں آچکا تھا لیکن دھماکا ہونے سے پہلے مجھے کچھ وقت ضرور مل گیا تھا۔

میں لنچ روم میں آگیا۔ گرے ہاؤنڈ بس آچکی تھی۔ تیس بھوکے مسافر شور مچا رہے تھے اور پھر جب تک سب اپنا اپنا پیٹ نہیں بھرچکے اور بس روانہ نہیں ہوگئی ہم تینوں بری طرح مصروف

رہے۔ سولا کچن میں، جونٹی اور میں لنچ روم میں۔ جونٹی بہت خوش تھا۔ اس کے خیال میں یہ ریکارڈ سیل تھی اور اس کی بنیادی وجہ میں تھا۔ میں نے جواب دیا کہ سولا کے لذیذ کھانے بھی برابر کے حصے دار ہیں۔ جونٹی نے اس سے اتفاق کیا اور مجھ سے کہا کہ چونکہ مجھے رات میں بھی ڈیوٹی دینا ہے اس لیے اب میں جاکر آرام کروں۔

میں لنچ روم سے نکل کر برآمدے میں آکر بیٹھ گیا۔ میں کچھ سوچنا چاہتا تھا۔ کچھ دیر بعد سولا برآمدے میں آئی۔ اس نے مجھے گھور کر دیکھا۔ جونٹی کھڑکی میں کھڑا دیکھ رہا تھا۔ وہ کچھ فکر مند نظر آرہا تھا۔

”یہ کاہل آدمی یہاں بیٹھا کیا کررہا ہے؟“ سولا تیزی سے بولی۔

”دیکھو ہنی۔“ جونٹی کا لہجہ ملتجیانہ سا تھا ”اسے آج رات ڈیوٹی دینا ہے۔“

”مجھے پروا نہیں کہ اسے کیا کرنا ہے کیا نہیں۔“ سولا نے کہا اور میری طرف دیکھا ”جاؤ جاکر برتن صاف کرو۔ اگر یہاں کوئی آرام کرنے کا مستحق ہے تو وہ میں ہوں۔ کچن میں جاؤ اور جو تنخواہ تمہیں دی جارہی ہے اسے حلال بنانے کی کوشش کرو۔“

”اے.... سولا۔“ جونٹی نے اسے روکنا چاہا۔ میں جلدی سے کھڑا ہوگیا۔

”مجھے افسوس ہے مسز جونٹی۔“ میں بولا ”جیسا تم کہو، ویسا ہی ہوگا۔“

”سولا اسے ڈانٹنا بند کرو۔“ جونٹی نے کہا ”اسے میں نے آرام کرنے کو کہا تھا۔“

”یہاں کسی کو میری فکر نہیں ہے۔“ سولا چیخ کر بولی ”کیا میرا مصرف صرف کچن میں کام کرنا ہے؟“

وہ دوڑتی ہوئی بنگلے میں چلی گئی اور دروازہ بند کرلیا۔ جونٹی لنچ روم سے نکل کر میرے پاس آیا۔ وہ بہت پریشان اور افسردہ نظر آرہا تھ

”اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔“ میں نے کہا ”وہ بہت تھک گئی ہے اور جب عورتیں تھک جائیں تو چڑچڑی ہوجاتی ہیں۔ کل تک وہ بالکل ٹھیک ہوجائے گی۔“

”شاید تم ٹھیک کہتے ہو۔ میں نے اسے آج تک کبھی اتنا بدمزاج نہیں دیکھا۔“

ظاہر تھا کہ میں جونٹی کو یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ یہ سب کچھ ایک ڈراما تھا۔ تاکہ سولا اپنے آپ کو غصّے میں ظاہر کرکے اس رات کے لیے اس پر اپنے بیڈ روم کا دروازہ بند کرسکے۔ وہ رات کو مجھ سے بات کرنے آنا چاہتی تھی اور جونٹی بیڈ روم میں موجود ہوگا تو اس کا کمرے سے باہر نکلنا مشکل تھا۔

کچن کی صفائی کرتے کرتے سات بج گئے۔ کیونکہ درمیان میں ہمیں دوسرے آنے والوں کو بھی دیکھنا پڑ رہا تھا۔ سولا چار بجے پھر نمودار ہوئی تھی اور اپنی کار میں بیٹھ کر ونٹ ورتھ چلی گئی تھی۔ مجھے خوف ہوا کہ وہ شاید پولیس کو میرے بارے میں بتانے گئی ہے مگر جونٹی نے بتایا کہ وہ جب بھی غصّے میں ہوتی ہے ونٹ ورتھ چلی جاتی ہے اور رات کے گیارہ بجے سے پہلے نہیں لوٹتی۔ سولا کی عدم موجودگی میں شام کا کھانا مجھے پکانا پڑا اور تب جونٹی نے پہلی مرتبہ مجھے بتایا کہ وہ سولا کے ساتھ زیادہ خوش نہیں ہے۔

”وہ نوجوان ہے۔ میری پہلی بیوی بہت مختلف تھی۔ اس نے اور میں نے ایک ہی اسکول میں تعلیم حاصل کی تھی۔ ساتھ ساتھ بڑے ہوئے تھے۔ تقریباً ہم عمر تھے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سولا کام نہیں کرتی۔ کرتی ہے اور بہت کرتی ہے مگر بہت جلد غصّے میں آجاتی ہے۔ میری پہلی بیوی ایسی تم سے کبھی اس طرح بات نہ کرتی جس طرح سولا نے کی۔ کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ مجھے اس کے ساتھ کچھ سخت رویّہ رکھنا چاہیے اور وہ اس طرح غصّے میں معقولیت کی حد سے گزر جاتی ہے تو اسے سزا دینے کا خیال بھی آتا ہے۔ اس نے کبھی اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ ممکن ہے اس نے بڑی سخت زندگی گزاری ہو جس کی وجہ سے اس کے مزاج میں تلخی ہے پھر وہ جس طرح اکیلی ونٹ ورتھ چلی جاتی ہے یہ بھی مجھے پسند نہیں۔ جب تم آئے تھے تو میں نے سوچا تھا کہ اب میں اس کے ساتھ جایا کروں گا۔ مگر وہ میرے ساتھ جانا نہیں چاہتی۔ جب بھی چلنے کو کہتا ہوں اس کے سر میں درد ہوجاتا ہے یا تھکن کا بہانہ کردیتی ہے۔ کبھی کبھی میں سوچنے لگتا ہوں....“ جونٹی کہتے کہتے رک گیا۔

”کیا سوچنے لگتے ہو؟“ میں نے پوچھا۔

”اوہ۔ کچھ نہیں“ جونٹی نے کہا ”شاید میں ضرورت سے زیادہ باتیں کررہا ہوں۔“

میں نے اصرار نہیں کیا۔ مجھے کچھ اندازہ تھا کہ وہ کیا سوچنے لگتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ سولا نے ونٹ ورتھ میں کوئی جوان چاہنے والا تلاش کرلیا ہے اور بڑی چالاکی سے اس کے ساتھ بے وفائی کی مرتکب ہورہی ہے۔ رات کے گیارہ بجتے بجتے لوگوں کی آمد بند ہوگئی۔ ساڑھے گیارہ بجے سولا واپس آئی اور بیڈ روم میں گھس کر دروازہ بند کرلیا۔ جونٹی نے اس سے بات کرنے جانا چاہا مگر میں نے مشورہ دیا کہ وہ آج کی رات اسے اکیلا چھوڑ دے۔

ہم دونوں نے ایک دوسرے کو شب بخیر کہا۔ میں نے جونٹی کو بنگلے میں جاتے دیکھا۔ سولا کے کمرے کی بجلی جل رہی تھی لیکن جیسے ہی جونٹی بنگلے میں داخل ہوا روشنی بجھ گئی۔ پھر برابر کے کمرے میں روشنی جلی۔ یہ جونٹی کا کمرا تھا۔ میں برآمدے میں آکر بیٹھ گیا۔ میں خوف زدہ اور فکر مند تھا۔ اگر میں نے جونٹی کو اپنے پانچ سو ڈالر نہ دیے ہوتے تو اب تک میں یہاں سے چلا گیا ہوتا۔ کوئی بھی ٹرک ڈرائیور مجھے ٹروپیکا اسپرنگ پہنچا سکتا تھا لیکن جیب خالی ہوتو میں کیا کرسکتا تھا۔



میری گھڑی میں ایک بج کر چالیس منٹ ہوئے تھے۔ پچھلے نصف گھنٹے سے کوئی ایک ٹرک بھی نہیں آیا تھا اور اب میں نے سولا کو بنگلے سے نکلتے دیکھا۔ اس نے سفید قمیص اور کسی ہلکے رنگ کا اسکرٹ پہن رکھا تھا۔ وہ آہستہ قدموں سے برآمدے میں آئی اور برابر کی کرسی پر بیٹھ گئی۔ مجھ سے سگریٹ مانگا۔ میں نے اسے سگریٹ اور لائٹر دے دیا۔ اس نے ایک سگریٹ سلگا کر پیکٹ اور لائٹر واپس کردیا۔

"تم میری سمجھ میں نہیں آئے۔" وہ بولی "میں یہ تو جانتی تھی کہ تم وہ نہیں جو خود کو بتا رہے ہو مگر یہ گمان بھی نہیں تھا کہ تم جیل سے بھاگے ہوئے سیف چور نکلو گے۔"

"مگر میں اپنا کام اچھی طرح کر رہا ہوں۔" میں نے جواب دیا "تمہارے شوہر کو زیادہ آمدنی کما کر دے رہا ہوں تو تمہیں اس کی فکر کیوں ہے کہ میں کون ہوں یا کیا تھا۔"

"مجھے اپنی فکر ہے۔ اگر میں نے پولیس کو تمہارے بارے میں نہیں بتایا تو میں مشکل میں پڑ سکتی ہوں۔"

"تو کیا تم بتا دو گی؟"

"ابھی میں نے فیصلہ نہیں کیا۔" سولا نے جواب دیا "اس کا انحصار تم پر ہے۔ اخبار میں لکھا ہے کہ تم لارنس کارپوریشن میں ملازم تھے۔"

وہ اس کرسی پر بیٹھی تھی جو اندھیرے میں تھی اس لیے میں اس کا چہرہ یا اس کے تاثرات دیکھنے سے قاصر تھا۔

"اس بات کا موجودہ معاملے سے کیا تعلق؟" میں نے کہا۔

"جہاں تک میرا معاملہ ہے تو بہت تعلق ہے۔ جونٹی کے پاس ایک لارنس سیف ہے۔ میں چاہتی ہو تم اسے کھولو۔"

گویا جارج کا اندازہ درست تھا۔ سولا جونٹی کی دولت کے پیچھے ہے۔

"کیا سیف میں کوئی ایسی چیز رکھی ہے جس کی تمہیں ضرورت ہے۔ ایسا ہے تو تم جونٹی سے کیوں نہیں کہتیں۔"

"مذاق کرنے کی کوشش مت کرو۔" سولا چڑچڑے لہجے میں بولی "سہ پہر کو میں نے جو بات کہی تھی اسے یاد رکھو۔ اب... تمہیں وہی کرنا پڑے گا جو میں چاہوں گی۔"

"تمہیں اس کی دولت چرانے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا وہ تمہیں کافی خرچ نہیں دیتا؟"

"اگر سیف نہیں کھولو گے۔" سولا نے جیسے میری بات ہی نہیں سنی "تو فرن ورتھ واپس جانا پڑے گا اور اس جیل میں قیدیوں کے ساتھ کیا کچھ کیا جاتا ہے وہ میں اخبارات میں پڑھ چکی ہوں۔ اب بتاؤ سیف کھول دو گے یا فرن ورتھ واپس جاؤ گے۔"

"فرض کرو میں کھول دوں پھر کیا ہوگا؟"

"میں تمہیں ایک ہزار ڈالر اور بھاگنے کے لیے چوبیس گھنٹے کی مہلت دوں گی۔"

اس نے سب کچھ سوچ رکھا تھا۔ میں نے اگر سیف کھولا اور اس نے ایک لاکھ ڈالر اپنے قبضے میں کر لیے۔ مجھے ایک ہزار ڈالر دے کر بھاگنے کا موقع دیا۔ جونٹی کو سیف کھلا اور میں غائب ملا تو شبہ مجھ پر ہوگا۔ پولیس فوراً یہ خیال کرے گی کہ کل رقم بھی میرے پاس ہے۔ کسی کے ذہن میں خیال تک نہیں آئے گا کہ سولا پر شبہ کرے۔ اسے صرف یہ ہی کرنا پڑے گا کہ رقم کہیں چھپا دے اور صبر سے انتظار کرتی رہے۔ اگر میں پکڑے جانے پر یہ بیان دوں کہ سولا نے مجھے سیف کھولنے پر مجبور کردیا تھا اور رقم اس کے پاس ہے تو کون اعتبار کرے گا جبکہ جونٹی بھی اس کی محبت میں پاگل ہے۔ پھر جب معاملہ دب جائے گا تو وہ رقم لے کر کہیں غائب ہو جائے گی۔ بڑا عمدہ پلان تھا اور کامیاب بھی ہو سکتا تھا۔ میں نے سولا کو بتایا کہ جونٹی اس سے بہت محبت کرتا ہے۔ وہ اپنی دولت اس پر خرچ کرنا چاہتا ہے۔ اس کا پروگرام سولا کو ساتھ لے کر ساری دنیا کا سفر کرنے کا ہے مگر سولا نے بڑے تلخ لہجے میں جواب دیا کہ وہ تو اس بوڑھے کے ساتھ ونٹ ورتھ جانا پسند نہیں کرتی دنیا کے سفر پر کیا جائے گی۔ میں نے اسے پھر سمجھانے کی کوشش کی۔

"بس اپنی نصیحت بند کرو۔" سولا نے غصّے سے کہا "یہ بتاؤ کہ سیف کھولنے میں کتنی دیر لگے گی؟"

"معلوم نہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کھول ہی نہ سکوں۔" میں نے جواب دیا "یہ سیف بہت مضبوط ہوتے ہیں۔ اگر قفل کے نمبر معلوم نہ ہوں تو سیف کھولنا عملاً ناممکن ہے۔"

میں وقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں پوری طرح اس کی گرفت میں تھا۔ میں لارنس کارپوریشن کا ہر سیف کھول سکتا تھا مگر یہ نہیں چاہتا تھا کہ جونٹی اپنی دولت سے محروم ہو جائے۔ اتنا ہی نہیں ساری زندگی یہ سمجھتا رہے کہ میں نے اسے دھوکا دیا ہے میں نے اس کی دولت چرائی ہے۔ جونٹی میرا واحد دوست تھا۔ اس نے میرے ساتھ جو سلوک کیا تھا اس کے بعد میں اسے نقصان پہنچانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ میں اس صورتِ حال سے بچنے کے لیے کوئی پلان بنانا چاہتا تھا۔

"سیف کہاں رکھا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"لونگ روم میں۔"

"تم اس کی موجودگی میں کیسے توقع کرتی ہو کہ میں سیف کھولوں اور اسے پتا نہ لگے۔"

"وہ ہفتے کے دن، اپنے دوستوں کی میٹنگ میں جائے گا۔ تب تم کھول سکتے ہو۔"

"اور جب میں سیف کھول رہا ہوں گا تب تم لوگوں کو کیا بتاؤ گی کہ تم اس وقت کہاں تھیں؟"

"اس دن میری رات کی ڈیوٹی ہوگی۔ میں کچن میں پائیاں پکا رہی ہوں گی۔ میں کہوں گی کہ میں اتنی مصروف تھی کہ نہ تمہیں سیف کھولتے دیکھا اور نہ یہاں سے جاتے ہوئے بلکہ جب تک جونٹی

واپس نہیں آیا مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ تم جا چکے ہو۔"
اور تب میرے ذہن میں خیال آیا کہ میں کس طرح اسے ناکام بنا سکتا ہوں۔ بات آسان تھی۔ یہ ضرور تھا کہ ایک اچھی ملازمت چلی جائے گی اور میں ایک بار پھر پولیس سے بچنے کے لیے بھاگ رہا ہوں گا مگر جونٹی کو نقصان نہیں پہنچے گا اور میرے لیے یہ بات بہت اہم تھی۔

"وہ کب جائے گا اور کب واپس آئے گا؟"

"شام کے سات بجے جائے گا اور رات دو بجے سے پہلے واپس نہیں آئے گا۔"

اچھی بات ہے چڑیل کی بچی۔ میں نے دل میں کہا۔ میں تمہیں زندگی کا سب سے بڑا سرپرائز دوں گا۔ میں سیف ضرور کھولوں گا لیکن تیرے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔ میں رقم اپنے ساتھ لے جاؤں گا جب تک تجھے معلوم ہوگا میں بہت دور جا چکا ہوں گا۔ میں فون بھی بے کار کر جاؤں گا۔ جب تک جونٹی واپس نہیں آئے گا تو کچھ نہیں کر سکے گی۔ پھر کافی دور جا کر میں جونٹی کو ایک خط لکھ کر تیری پوری سازش بتا دوں گا۔ ساری رقم اسے واپس کر دوں گا۔ رقم واپس ملے گی تو اسے میری بات پر یقین کرنا ہی پڑے گا کہ اس نے کتنی خود غرض اور مکار عورت سے شادی کی تھی۔

"ٹھیک ہے۔" میں نے سولا سے کہا "جیسا تم چاہو ویسا ہی ہوگا۔ میں فرن ورتھ واپس جانا نہیں چاہتا۔"

سولا کرسی سے اٹھی۔ میری طرف حقارت آمیز نظروں سے دیکھا "میرے ساتھ کوئی چالاکی کرنے کی کوشش مت کرنا۔" وہ بولی "تمہیں ہر صورت میں سیف کھولنا ہے یا فرن ورتھ واپس جانا ہے۔"

وہ گھوم کر بنگلے کی طرف چلی گئی۔ مجھے پورا اطمینان تھا کہ اگر اس کے پاس چار بادشاہ ہیں تو میرے ہاتھ میں چاروں "اِکّے" ہیں۔



اگلے دن سولا نے مجھے ایک کاغذ دیا جس پر سیف کا نمبر لکھا ہوا تھا۔ نمبر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جونٹی کے پاس جو سیف تھا وہ ایک پرانا ماڈل تھا۔ جو اب مارکیٹ میں نہیں تھا۔ یہ ماڈل کچھ زیادہ کامیاب ثابت نہیں ہوا تھا کیونکہ اسے کھولنے کے بعد اگر دروازہ بند کیا جاتا تھا تو سیف کا قفل خود کار طریقے پر بند ہو جاتا تھا جبکہ عام طور پر لوگ چابی کے ذریعے اپنے ہاتھ سے سیف بند کرنا پسند کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس سیف کو کھولنا چوروں کے لیے زیادہ مشکل بھی نہیں تھا۔ میں اسے دس منٹ میں کھول سکتا تھا اور یہ ایک اچھی بات تھی کیونکہ اس معاملے میں مجھے ایک ایک منٹ بچانے کی ضرورت تھی۔ جمعرات کے دن جبکہ میں اور جونٹی گیرج میں کام کر رہے تھے، اس نے بتایا کہ ہفتے کی رات کو ونٹ ورتھ جایا کرتا تھا۔ اس ہفتے کی رات کو بھی جائے گا۔ اس رات سولا کی ڈیوٹی ہوگی۔ میں ذرا خیال رکھوں کہ کوئی ٹرک والا سولا کو پریشان نہ کرے۔ یہ سن کر مجھے افسوس ہوا۔ جونٹی مجھ پر اس قدر اعتبار کرتا تھا کہ وہ مجھ سے توقع کر رہا تھا کہ میں سولا کی حفاظت کروں گا۔ گویا اسے شبہ تک نہیں تھا کہ میں اسے کسی قسم کا دھوکا دے سکوں گا۔ میں نے جواب دیا کہ وہ پریشان نہ ہو۔ میں پورا خیال رکھوں گا۔
جونٹی مسکرانے لگا۔

"مجھے تم پر بھروسا ہے جیک۔" اس نے کہا "میں آدمیوں کو پہچاننے میں کبھی غلطی نہیں کرتا۔"

جمعے کے دن میری چھٹی تھی۔ میں نے جونٹی سے کار استعمال کرنے کی اجازت مانگی کہ میں ٹروبیکا اسپرنگ جا کر اس شہر کو ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں۔ جونٹی نے مجھے کار لے جانے کی اجازت دے دی۔ میں نے اس سے خرچ کے لیے سو ڈالر بھی مانگے۔ اسے اتنی رقم مانگنے پر کچھ حیرت ہوئی مگر پھر بھی یہ مشورہ دیا کہ میں کوئی فضول خرچی نہ کروں۔ خاص طور سے آوارہ عورتوں سے دور رہوں اور نشے کی حالت میں گھر واپس نہ آؤں۔

میں روانہ ہوا تو سولا کچن کی کھڑکی سے تجسس آمیز نظروں سے مجھے گھور رہی تھی۔ مجھے ٹروبیکا اسپرنگ پہنچنے میں چار گھنٹے لگے۔ اس سے مجھے تھوڑی پریشانی ہوئی کیونکہ بھاگنے کے لیے میرے پاس جو وقت تھا وہ کافی کم رہ جاتا تھا۔ میں نے بھاگنے کا پلان بڑی احتیاط سے بنایا تھا۔ میرا ارادہ ہوائی جہاز سے سفر کرنے کا نہیں تھا۔ پولیس سب سے پہلے ہوائی اڈوں کو چیک کرتی ہے پھر یہ بھی مشکل تھی کہ صبح کے اس حصے میں مجھے نیویارک جانے کے لیے کوئی طیارہ مل جائے۔ میں ایک ٹریول ایجنسی گیا اور نیویارک جانے والی ٹرینوں کے بارے میں پوچھا۔ بتایا گیا کہ ٹروبیکا اسپرنگ سے ایک ٹرین صبح ساڑھے بارہ بجے نیویارک جاتی ہے۔ جونٹی سات بجے شام جاتا تھا۔ میں ساڑھے سات بجے تک سیف کھول کر ساری رقم حفاظت سے پیک کر کے پونے آٹھ بجے روانہ ہو سکتا تھا۔ سولا سے نمٹنے کے لیے چند منٹ سے زیادہ کا وقت نہیں لگتا۔ اس طرح میں ٹرین کی روانگی سے پون گھنٹے پہلے ٹروبیکا اسپرنگ پہنچ جاؤں گا۔
ٹریول ایجنسی سے نکل کر میں نے ایک اسٹور سے پتلون، اسپورٹ کوٹ اور ایک ہیٹ خریدا پھر ایک سوٹ کیس خرید کر یہ چیزیں اس میں بند کر دیں اور سوٹ کیس کار کی ڈکی میں مقفل کر دیا پھر ایک دوسری دکان سے دھوپ کا چشمہ اور بالوں کو رنگنے کا محلول خریدا۔ انہیں بھی کار کی ڈکی میں رکھ دیا۔ سولا پولیس کو میرا حلیہ بتائے گی۔ ضروری تھا کہ میں اپنے کپڑے اتار کر مکمل طور پر بالکل مختلف لباس پہن لوں تاکہ ٹروبیکا اسپرنگ پہنچنے پر کوئی مجھے پہچان نہ سکے۔ یہ سارے کام کر کے میں واپس چل دیا۔ پہاڑی سڑک ختم ہونے اور ریگستانی سڑک شروع ہونے کی درمیانی جگہ میں گھنی خار دار جھاڑیاں اُگی ہوئی تھیں۔ میں نے دو تین جھاڑیوں کے درمیان سوٹ کیس چھپا دیا۔ اس مقام کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا تاکہ

ضرورت کے وقت بہ آسانی تلاش کرلوں۔

میں ڈنر کے وقت سے کچھ پہلے پوائنٹ آف نو ریٹرن واپس آگیا تاکہ کھانے کے لیے گاہکوں کے ہجوم کو سنبھالنے میں مدد کرسکوں۔ اس رات ہم نے اٹھارہ گاہکوں کو کھانا سرو کیا۔ گیارہ بجے فرصت ملی۔ میری رات کی ڈیوٹی تھی۔ جونٹی گیارہ بجے کے بعد سونے چلا گیا۔ ساڑھے گیارہ بجے سولا میرے پاس آئی اور پوچھنے لگی کہ میں ٹروپیکا اسپرنگ کیوں گیا تھا۔ میں نے بتایا کہ میں سان فرانسسکو جانے کے لیے طیارے پر سیٹ بک کرانے گیا تھا۔ جواب میں اس نے کہا کہ میں کہیں بھی جاؤں مگر سیف کھولے بغیر نہیں جا سکوں گا۔ یہ کہہ کروہ چلی گئی۔ جونٹی نے میرے ساتھ جو سلوک کیا تھا اس کے بعد میں اسے کسی صورت بھی دھوکا نہیں دے سکتا تھا۔ میرا قطعی ارادہ تھا کہ میں سیف سے رقم نکال کر بھاگ جاؤں گا اور بعد میں وہ رقم جونٹی کو واپس بھجوا دوں گا۔ سولا کے بارے میں سب کچھ بتا دوں گا تاکہ وہ آئندہ اس سے ہوشیار رہے۔



ہفتے کی شام چھ بجے جونٹی میرے پاس آیا اور کہا کہ اب وہ میٹنگ کی تیاری کرنے جارہا ہے۔ وہ بنگلے میں چلا گیا تو میں نے اسٹیشن ویگن ٹرک کو (جو بھاری اسکریپ لانے کے لیے استعمال ہوتا تھا) چیک کیا کہ اس کی ٹنکی پیٹرول سے بھری ہے یا نہیں۔ سیف سے رقم نکال کر میرا اسی ٹرک میں جانے کا ارادہ تھا۔ سات بجے جونٹی بنگلے سے نکلا۔ مجھے ہر چیز خاص طور سے سولا کا خیال رکھنے کی تاکید کرکے اپنی مرکری کار میں چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد میں بنگلے میں گیا۔ سولا میری منتظر تھی' اس کا چہرہ پیلا نظر آرہا تھا مگر آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔ وہ مجھے اپنے ساتھ لونگ روم میں لے گئی جہاں دیوار میں سیف لگا ہوا تھا۔ میں نے اسے دیکھا۔ یہ ایسا سیف تھا جس کا قفل نمبروں سے کھلتا تھا اور مزید کوئی چابی وغیرہ استعمال نہیں کرنا پڑتی تھی۔

"میں اپنے اوزار لینے جارہا ہوں۔" میں نے کہا "بہتر ہوگا کہ تم آج لنچ روم بند کردو۔ زیادہ گاہک کوئی مشکل پیدا کرسکتے ہیں۔"

"اسے میں نے پہلے ہی بند کردیا ہے۔" سولا نے جواب دیا۔

میں گیرج میں گیا۔ کچھ ضروری اوزار کینوس کے ایک بڑے بیگ میں رکھے۔ میرا ارادہ تھا کہ ضرورت کے وقت میں اسی بیگ میں جونٹی کی دولت بھرلوں گا۔ گیرج سے نکلا تو ایک بڑی پیکارڈ کار کو صحرائی سڑک سے آتے دیکھا۔ سولا نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔ میں نے کار میں بیٹھے دو آدمیوں پر نظر ڈالی اور چونک گیا۔ وہ اپنے ہر انداز سے پولیس والے معلوم ہورہے تھے۔ وہ کار سے اُترے تو میں نے دیکھا وہ سادہ لباس میں تھے۔

"اے تم!" ایک نے آواز دی۔ میں رک گیا۔ دل تو چاہ رہا تھا کہ بھاگ نکلوں مگر میں ضبط کرکے ان کے قریب گیا "کار کا ایک ٹائر پنکچر ہوگیا ہے۔" اس آدمی نے کہا "درست ٹائر ڈکی میں رکھا ہے۔ اسے نکال کر لگا دو۔"

اس نے مجھے ڈکی کی چابی دی۔ میں کار کی طرف چل دیا۔ دوسرے کانسٹیبل نے سولا سے کہا۔

"اس کی ٹنکی بھر دو اور یہ بتاؤ کچھ کھانے کو ملے گا؟"

"سینڈوچ چلیں گے؟" سولا نے پوچھا۔

"ضرور۔ مگر جلدی کرو۔ ہم پہلے ہی لیٹ ہوچکے ہیں۔"

میں ٹائر تبدیل کرکے اور پولیس والے سینڈوچ کھا کر فارغ ہوئے تو آٹھ بج کر دس منٹ ہوچکے تھے۔ اس وقت تک مجھے پہاڑی سڑک پر ہونا چاہیے تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اب میں نیویارک جانے والی ٹرین نہیں پکڑ سکوں گا۔ پولیس والے گئے تو دو اور کاریں گاہکوں سے بھری آگئیں۔ وہ سب کھانے کے خواہش مند تھے اور ہمارا کوئی عذر سننے پر آمادہ نہیں تھے۔

"وہ کام آج نہیں ہوسکتا۔" میں نے سولا سے کہا "کسی اور دن کوشش کریں گے۔"

اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور لنچ روم کھولنے چلی گئی۔ دراصل اس وقت کا انتخاب ہی مناسب نہیں تھا۔ اگلے دو گھنٹے تک ہم بیحد مصروف رہے۔ کاریں مسلسل آتی رہیں اور ہر فرد کھانے کا خواہش مند تھا۔ دس بجے جا کر کچھ سکون ہوا۔ ہم دونوں تھک گئے تھے لیکن سولا بضد تھی۔

"جا کر سیف کھولو۔"

"جونٹی چار گھنٹے میں واپس آجائے گا۔" میں نے کہا "مجھے بھاگنے کے لیے زیادہ وقت نہیں ملے گا۔"

"سیف کھولتے ہو یا پولیس کو فون کروں۔"

"تم نے کہا تھا مجھے چوبیس گھنٹے کی مہلت دوگی۔"

جونٹی کو صبح آٹھ بجے سے پہلے تمہارے غائب ہونے کا علم نہیں ہوگا اور سیف کھولنے کا خیال تو ممکن ہے اسے دو تین دن تک نہ آئے۔ تمہارے پاس بہت وقت ہوگا۔ جاؤ سیف کھولو۔"

"آج کی رات نہیں۔" میں نے جواب دیا "بہت دیر ہوچکی ہے۔"

"تمہیں کھولنا پڑے گا۔"

میں نے محسوس کیا وہ بلف نہیں کررہی ہے۔ میں نے گیرج سے اوزاروں کا بیگ لیا اور بنگلے میں داخل ہوکر لونگ روم کی طرف چل دیا۔ اس وقت دس بج کر دس منٹ ہوئے تھے۔ میں تین بجے رات سے قبل ٹروپیکا اسپرنگ نہیں پہنچ سکتا تھا اور تب مجھے کوئی ٹرین نہیں ملے گی پھر مجھے وہاں پہنچتے ہی ٹرک سے پیچھا چھڑانا پڑے گا۔ جونٹی کا ایک فون کرنا کافی تھا کہ میں ٹرک لے کر بھاگ گیا ہوں اور پولیس شہد کی مکھیوں کی طرح مجھ پر ٹوٹ پڑے گی۔ مجھے صبح ہونے تک ٹروپیکا اسپرنگ میں ٹھہرنا پڑے گا۔ لباس کی تبدیلی اور بالوں کو ڈائی کرنے کے بعد میرے پاس اب بھی بچ نکلنے کا ایک اچھا امکان تھا۔ لونگ روم میں جا کر میں نے لائٹ آن کی۔ سیف

کے سامنے رکھا ہوا صوفہ ہٹایا۔ سیف کے نمبری قفل کا ڈائل گھمایا پھر اپنا کان سیف سے لگا کر میں ڈائل کی حرکت کی آواز غور سے سننے لگا۔ جیسا کہ میرا خیال تھا اسے کھولنا کچھ مشکل ثابت نہیں ہوا۔ گیارہ منٹ بعد میں کامیاب ہو چکا تھا۔ میں نے سیف کا دروازہ کھولا' ایک لاکھ ڈالر کے نوٹ گڈیوں کی شکل میں رکھے تھے۔ میں نے بیگ کھول کر نوٹوں کی پہلی گڈی اٹھائی ہی تھی کہ میرے پیچھے سے ایک مردانہ آواز بلند ہوئی۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو جیک؟"

جونٹی کی آواز کسی تلوار کی طرح میرے دل میں اُترتی چلی گئی۔ کئی سیکنڈ تک میں اسی پوز میں جم کر رہ گیا۔ کھلا سیف' میرے ایک ہاتھ میں بیگ اور دوسرے ہاتھ میں نوٹوں کی گڈی۔ پھر آہستہ آہستہ میں نے گردن گھمائی۔ جونٹی دروازے میں کھڑا مجھے گھور رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت اور اُلجھن کا تاثر تھا۔ وہ قدم بڑھا کر کمرے میں آ گیا۔

"جیک تمہارا کیا خیال ہے' تم کیا کر رہے ہو؟" اس نے کہا۔

"مجھے افسوس ہے جونٹی۔" میں نے ہلکی سی آواز میں کہا "تمہیں ضرور ایسا لگ رہا ہو گا کہ میں تمہاری دولت چُرا رہا ہوں مگر یہ بات نہیں ہے۔ تمہیں میرا یقین کرنا پڑے گا۔ میں چوری نہیں کر رہا تھا۔"

اسی وقت سولا بھی کمرے میں آ گئی۔ اس کا چہرہ سفید ہو رہا تھا۔

"یہاں کیا ہو رہا ہے؟" وہ چیخی "کیا اس آدمی نے سیف کھول لیا ہے۔ میں جانتی تھی یہ ایسا ہی کرے گا۔ تمہیں خبردار بھی کیا تھا کہ اس پر اعتبار مت کرو۔"

مگر جونٹی نے جیسے اس کی آواز ہی نہیں سُنی۔ وہ برابر مجھے گھور رہا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے تھے؟" اس نے پھر پوچھا۔ اس کی آواز میں گہرا دکھ پوشیدہ تھا "کیا تم اس کی کوئی وضاحت کر سکتے ہو۔"

"ہاں کر سکتا ہوں۔" میں نے جواب دیا "پہلی بات یہ کہ میں جیک ہیٹور نہیں ہوں۔ میرا نام چیٹ کارسن ہے۔ میں چھ ہفتے قبل فرن ورتھ جیل سے فرار ہوا تھا۔"

میں نے جونٹی کو چونکتے محسوس کیا پھر وہ آہستہ قدموں سے چلتے ہوئے صوفے کے پاس گیا اور بیٹھ گیا۔

"ہاں میں نے اخبار میں پڑھا تھا۔" اس نے کہا "تو تم کارسن ہو۔"

"ہاں۔ سولا نے ایک اخبار میں یہ خبر دیکھ لی تھی۔ خبر کے ساتھ فوٹو بھی تھا اور اس نے مجھے پہچان لیا اور مجھ سے کہا کہ اگر میں سیف نہیں کھولوں گا تو یہ پولیس میں رپورٹ کر دے گی۔ یہ تمہاری دولت چُرانا چاہتی تھی۔"

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔" سولا چیخی "جونٹی اس کی بات پر یقین مت کرنا۔ یہ اپنی جان بچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں پولیس کو فون کرتی ہوں۔"

"اگر ضرورت ہو گی تو پولیس کو فون میں کروں گا۔" جونٹی نے سولا کو گھورتے ہوئے کہا "تم اس معاملے میں دخل مت دو۔"

"یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اس کا یقین مت کرنا۔"

"تم اپنا منہ بند رکھو۔" جونٹی بولا اور میری طرف دیکھا "جو کہنا تھا کہہ چکے یا کچھ باقی ہے؟"

"میرا ارادہ تھا کہ سولا کو مار کر بے ہوش کر دوں اور رقم ساتھ لے جاؤں اور بعد میں ایک خط کے ذریعے حقیقتِ حال بیان کرتے ہوئے رقم تمہیں واپس کر دوں۔ صرف اسی طرح تم میری بات کا یقین کر کے مستقبل میں کسی نقصان سے محفوظ رہ سکتے تھے۔"

جونٹی کچھ دیر میری طرف دیکھتا رہا۔۔۔ میں اس کی تیز نظروں کا مقابلہ کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتا رہا پھر اس نے آہستہ سے سر گھما کر سولا کو غور سے دیکھا۔ وہ اس کی گھورتی نظروں سے سہم گئی۔

"تم کہتی ہو یہ جھوٹ بول رہا ہے!" جونٹی نے کہا۔

"بے شک یہ جھوٹا ہے۔"

"تب پھر میری طرف دیکھ کر بات کرو۔"

سولا نے بہت کوشش کی مگر وہ جونٹی سے نظریں نہیں ملا سکی۔ جونٹی صوفے سے اُٹھا۔ کسی نامعلوم وجہ سے وہ اچانک بہت بوڑھا نظر آنے لگا تھا۔ اس کے شانے جھک گئے تھے۔

"اپنے بیڈ روم میں جاؤ سولا۔" اس نے کہا "میں تم سے کل بات کروں گا۔ رات کی ڈیوٹی کی فکر مت کرنا اسے میں سنبھال لوں گا۔ تم جا کر آرام کرو۔"

"تم اس کا کیا کرو گے۔" سولا نے میری طرف اشارہ کیا "میں پھر کہتی ہوں پولیس کو فون کر دینا چاہیے۔"

"اپنے کمرے میں جاؤ۔" جونٹی نے اس کا بازو پکڑ کر دروازے سے باہر نکال دیا "کوئی پولیس کو فون نہیں کر رہا ہے۔" وہ دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔ میں ابھی تک کھلے سیف کے سامنے کھڑا تھا۔

"مجھے امید نہیں کہ تم میرا یقین کرو گے۔" میں نے کہا "میں دوبارہ فرن ورتھ نہیں جانا چاہتا چنانچہ اس کی بلیک میلنگ کے سامنے جھکنے کے سوا میرے پاس کوئی چارہ نہ تھا۔"

"بڑی ستم ظریفی ہے کہ بعض معاملات کس طرح پیش آتے ہیں۔" جونٹی بولا "ہمارے کلب کے صدر کو دل کا دورہ پڑا وہ میٹنگ میں نہیں آ سکا۔ چنانچہ میٹنگ ملتوی کر دی گئی۔ اس طرح ایک آدمی پر دل کا دورہ پڑنے سے دوسرے آدمی پر یہ انکشاف ہوا کہ اس کی بیوی اس سے بے وفائی کر رہی ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے۔" میں نے چونکتے ہوئے کہا "کہ تمہیں میری بات پر یقین ہے!"

"میں نے تم سے کہا تھا نا کہ میں آدمیوں کو پہچاننے میں کبھی غلطی نہیں کرتا لیکن لگتا ہے کہ عورتوں کو پہچاننے میں دھوکا کھا جاتا ہوں۔" جونٹی نے جواب دیا۔

"شکریہ۔" میں نے کہا۔

"تمہیں جانا پڑے گا جیک۔ اب تم یہاں محفوظ نہیں ہو۔ سولا کسی وقت بھی پولیس کو بتا سکتی ہے۔"

"میں سمجھتا ہوں۔"

"میں تمہیں ضروری رقم دے دوں گا۔ تم ٹرک بھی لے جا سکتے ہو۔ کوئی خیال ہے کہ کہاں جاؤ گے؟"

"نیویارک۔ میں وہاں کی کثیر آبادی میں گم ہو سکتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں تیس ہزار ڈالر دے دوں گا۔ تم اس رقم سے کوئی بزنس شروع کر سکتے ہو۔"

"نہیں میں تم سے اتنی بڑی رقم نہیں لے سکتا۔ یہ مت سمجھنا کہ میں تمہارا احسان مند نہیں ہوں لیکن اتنی بڑی رقم میں کسی طرح بھی نہیں لے سکتا۔"

"تم لے سکتے ہو اور لو گے بھی۔" جونٹی نے سنجیدگی سے کہا "میں دنیا کے سفر پر اکیلا نہیں جا سکتا۔ چنانچہ اب مجھے اتنی رقم کی ضرورت نہیں مگر تمہیں ہے۔ میں آج تک کسی ایسے آدمی سے نہیں ملا جس سے میں تم سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ تمہیں یہ رقم لینا ہی پڑے گی۔" وہ دوسری طرف دیکھنے لگا "مگر میں تمہیں بھول نہیں سکوں گا۔"

اور تب میری نظر سولا پر پڑی۔ اس نے بڑی پھرتی سے کام لیا تھا۔ اتنی سی دیر میں اس نے کام کرنے کے کپڑے اتار کر اپنا سبز لباس پہن لیا تھا۔ اس کے سیدھے ہاتھ میں اعشاریہ ۴۵ بور کا ریوالور نظر آ رہا تھا اور وہ مضبوط قدموں سے ہم دونوں کی طرف بڑھ رہی تھی۔



چند لمحے تک کمرے میں گہری خاموشی چھائی رہی۔ جونٹی اس طرح آنکھیں پھاڑے سولا اور اس کے ہاتھ میں پکڑے ریوالور کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی نظروں پر یقین نہیں آ رہا ہو۔

"یہ کیا سولا....؟" جونٹی نے کچھ کہنا چاہا۔

"اپنی جگہ سے حرکت مت کرنا۔" سولا نے تیزی سے بات کاٹ دی "یہ دولت میں لے جا رہی ہوں۔ اس چور کو اس میں سے ایک سینٹ بھی نہیں ملے گا۔"

"سولا۔ کیا تم پاگل ہو گئی ہو۔ ریوالور رکھ دو۔ یہ بھرا ہوا ہے۔"

"کوئی حرکت مت کرنا۔ میری بات سنو۔ میں یہاں کی زندگی سے تنگ آ چکی ہوں۔ تم سے اور تمہارے مجرم دوست سے بھی بھر پائی۔ میں جا رہی ہوں اور یہ دولت ساتھ لے جا رہی ہوں۔ تم دونوں میں سے کوئی مجھے نہیں روک سکتا۔"

"تمہیں شرم آنا چاہیے۔" جونٹی کا چہرہ سرخ ہو گیا "اپنے الفاظ اور اپنا لہجہ تو دیکھو۔ یہ دولت ہم دونوں کے لیے تھی۔ میں نے پینتیس سال اپنا پسینہ بہا کر اسے جمع کیا ہے۔ تم اسے نہیں لے کر جا سکتیں۔ ریوالور رکھ دو اور احمقانہ باتیں مت کرو۔"

"اسے میں ہی لے جاؤں گی۔ اگر تم نے مجھے روکنے کی کوشش کی تو میں پولیس کو بتا دوں گی کہ تم نے ایک جیل سے بھاگے ہوئے مجرم کو پناہ دے رکھی ہے۔ میں انہیں یہ بھی بتا دوں گی کہ تم نے اس دولت پر انکم ٹیکس نہیں دیا ہے۔ اب میرے راستے سے ہٹ جاؤ ورنہ پچھتانا پڑے گا۔"

جونٹی جس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا' صوفے سے اٹھا۔ میں ابھی تک سیف کے سامنے کھڑا تھا۔ سولا جس طرح ریوالور لہرا رہی تھی اسے دیکھ کر میری پریشانی میں اضافہ ہو رہا تھا۔

"وقت آ گیا ہے کہ تمہیں کچھ سبق سکھایا جائے۔" جونٹی نے کہا "میں تم سے بڑا نرم برتاؤ کرتا رہا ہوں مگر تمہیں مرمت کی ضرورت ہے۔ جب تک پٹائی نہیں ہو گی تمہارا مزاج درست نہیں ہو گا۔"

"خبردار رہنا۔" میں نے جلدی سے کہا اور ہاتھ سے سیف کے دروازے کو زور سے دھکا دیا۔ دروازہ ایک ہلکی کلک کے ساتھ بند ہو گیا۔

سولا نے میری طرف دیکھا۔ اسے اتنا تو معلوم ہی تھا کہ اس طرح بند ہونے سے سیف خودکار طریقے سے مقفل ہو جاتا ہے۔ جونٹی اس کے قریب پہنچنا ہی چاہتا تھا کہ ریوالور ایک دھماکے سے چل پڑا۔ میں نے خوف زدہ نظروں سے جونٹی کی طرف دیکھا' وہ ایک لمحے کے لیے بے حس و حرکت کھڑا رہا پھر اس کا بھاری بھرکم جسم کسی کٹے ہوئے درخت کی طرح نیچے آ رہا۔ وہ گرا تو ساتھ میں ایک کرسی کو لیتا ہوا گرا۔ بنگلے کی فضا ایک دوسرے دھماکے سے گونج کر رہ گئی۔ سولا زور سے چیخی اور ریوالور اس کے ہاتھ سے گر گیا اور وہ دونوں ہاتھوں میں منہ چھپا کر سسکیاں بھرنے لگی۔ میں نے جونٹی کے قریب گھٹنے کے بل جھکتے ہوئے اس کی نبض دیکھی۔ اس کے بائیں پہلو پر خون کا سرخ دھبا پھیلتا جا رہا تھا۔ نبض ساکت تھی۔ اعشاریہ ۴۵ بور کے ریوالور کی اس منحوس گولی نے جونٹی کو ہلاک کر دیا تھا۔ میں نے سولا کی طرف دیکھا اور میرے منہ سے بے اختیار نکلا "تم نے اسے مار ڈالا۔"

سولا کا جسم کانپا اور وہ اندھا دھند بھاگتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں۔ پولیس کو فون کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ اگر میں ایسا کرتا تو سولا پولیس سے یہ کہہ دیتی کہ جونٹی کو میں نے ہلاک کیا ہے۔ اپنی جان بچانے کے لیے وہ ایسا کر سکتی تھی۔ وہ یہ بھی بتا سکتی تھی کہ میں کون ہوں اور پولیس نے یہ جان لیا تو وہ کوئی ثبوت تلاش کرنے کی زحمت نہیں کرے گی۔ اچانک میں نے ایک کار کو پیٹرول پمپ پر رکتے اور ہارن

بجاتے سنا۔ لونگ روم کے پردے گرے ہوئے نہیں تھے۔ وہ جو کوئی بھی تھا اس کمرے میں روشنی ہوتے دیکھ سکتا تھا۔ اگر میں جلد ہی باہر نہیں نکلا تو وہ اندر آسکتا تھا اور وہ کمرے میں آگیا تو جونٹی کی لاش دیکھ سکتا تھا۔ میں دروازے کی طرف بڑھا تو پیر سے ریوالور ٹکرایا۔ میں نے اسے اٹھا کر اپنی ہپ پاکٹ میں رکھ لیا اور باہر نکل کر پیٹرول پمپ کی طرف چل دیا۔ انتظار کرتی ہوئی کار میں ایک سرخ بالوں والی لڑکی بیٹھی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بھاری بھرکم جسم کا پختہ عمر آدمی نظر آرہا تھا۔ وہ کار سے باہر آیا "ٹنکی فل کردو۔" اس نے کہا "کھانے میں کیا ہے؟"

میں سکتے جیسی حالت میں تھا۔ جو کچھ اس نے کہا بمشکل سن سکا۔ عادتاً ٹنکی بھرنے لگا۔

"تم نے سنا نہیں، میں نے کیا کہا۔" وہ کچھ تیزی سے بولا "ہم کچھ کھانا چاہتے ہیں۔"

"مجھے افسوس ہے۔ لنچ روم بند ہوچکا ہے۔"

"تب اسے کھول دو۔ ہمیں بھوک لگی ہے اور یہ تمہارا کاروباری فرض ہے کہ ہمیں کھانا فراہم کرو۔"

"مجھے افسوس ہے جناب لیکن میں نے عرض کیا کہ لنچ روم بند ہوچکا ہے۔" میں نے ٹنکی بھر کے اسے مقفل کرتے ہوئے کہا۔ میں چاہتا تھا کہ یہ دونوں جلد سے جلد دفع ہوجائیں گروہ ان دولت مندوں میں سے تھا جو اپنے غرور میں کسی کی نہیں سنتے۔

"کیا اس جگہ کے مالک تم ہو؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں۔"

"تب اپنے باس کو بلاؤ۔ میں اسے تمہارا لعنتی لنچ روم کھولنے پر مجبور کردوں گا۔" وہ غصے میں بولا۔ عورت نے جو معلوم نہیں اس کی بیوی تھی یا محبوبہ، جھگڑا بڑھنے کے خوف سے مداخلت کرنا چاہی مگر آدمی نے اسے ڈانٹ کر خاموش کردیا۔

"تم درمیان میں مت بولو۔" اس نے کہا "میں اس کے باس سے بات کروں گا۔ میں کبھی اپنا وقت ملازموں سے بحث کرنے میں ضائع نہیں کرتا۔" اور اتنا کہہ کر وہ بنگلے کی طرف جانے لگا۔ میں گھبرا گیا۔ بھاگ کر اسے روکا۔

"اوکے۔ اوکے۔" میں نے کہا "میں کچھ بندوبست کرتا ہوں۔ باس سو رہا ہے۔"

"لیکن میں... اسے رپورٹ ضرور کروں گا۔"

"میں نے کہا ناکہ میں انتظام کرتا ہوں۔" میں نے جلدی سے لنچ روم کھول کر بجلی روشن کردی۔

چند لمحوں کے بعد وہ دونوں لنچ روم میں آکر بیٹھ گئے۔

"تمہارے پاس کھانے میں کیا ہے؟" مرد غرایا۔

"چکن سینڈوچ اور بھنا گوشت۔" میں نے جواب دیا۔

"چکن سینڈوچ لاؤ اور جلدی کرو۔ کھانے کو چھونے سے پہلے اپنے ہاتھ دھولینا۔"

کچن میں جاکر میں نے پہلے تو اسکاچ وہسکی کا ایک گلاس بھر کر پیا۔ پھر میں نے کافی گرم ہونے کے لیے رکھ دی۔ چکن سینڈوچ بنائے۔ پلیٹ میں رکھ کر اسے دیے۔ شاید اس وقت مجھے وہسکی نہیں پینا چاہیے تھی۔ اچانک میرا جی متلانے لگا۔ ایسا لگا جیسے قے ہوجائے گی۔ میں نے بڑی مشکل سے ضبط کیا اور باہر آکر بیٹھ گیا۔

کچھ دیر بعد طبیعت قدرے سنبھلی۔ میں ایک پریشان کن صورت حال سے دوچار تھا۔ سولا بھی اپنے شوہر کی موت کے صدمے سے بے حال ہوگی یقیناً اسے بھی ایک بڑی مصیبت کا سامنا ہے۔ مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں تھا کہ جونٹی کی موت ایک حادثہ تھی۔ صورتِ حال سے نروس ہوکر سولا کے ہاتھ سے ریوالور غیر ارادی طور پر چل گیا مگر پولیس جاننا چاہے گی کہ وہ ہاتھ میں ریوالور لیے کیا کررہی تھی۔ اسے اعتراف کرنا پڑے گا کہ وہ اپنے شوہر کی دولت چُرانا چاہتی تھی اور جیسے ہی اس نے یہ اعتراف کیا پولیس اس پر قتل کا الزام لگا دے گی۔ اسے یہ اندازہ لگانے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی کہ اس کے بچنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ قتل کا الزام مجھ پر عائد کردے۔ وہ پولیس سے کہہ سکتی ہے کہ جونٹی کے جانے کے بعد میں اور وہ تنہا رہ گئے تھے۔ وہ کچن میں مصروف تھی۔ میں چھپ کر بنگلے میں داخل ہوا اور سیف کھول لیا۔ جونٹی غیر متوقع طور پر واپس آگیا اور مجھے عین موقع پر رنگے ہاتھوں پکڑلیا۔ میرے پاس اسے قتل کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا پھر میں اپنی صفائی میں کچھ بھی کہتا اس قسم کی واقعاتی شہادت کا وزن کم نہیں ہوسکتا تھا۔ خاص طور پر اس صورت میں کہ پہلے ہی چوری کے جرم میں سزا یافتہ تھا۔

گھبراہٹ میں میرا پہلا خیالی ردِعمل یہ تھا کہ ٹرک میں بیٹھوں اور ٹروبیکا اسپرنگ فرار ہوجاؤں مگر میں جانتا تھا کہ مجھ سے پہلے پولیس کا فون وہاں پہنچ جائے گا اور وہاں کی پولیس شہر میں داخل ہونے سے پہلے مجھے پکڑلے گی۔ اگر میں سولا کو باندھ کر ڈال دوں اور فون کا تار توڑ دوں تب بھی یہ قوی امکان تھا کہ پیٹرول پمپ پر آنے والا کوئی ٹرک ڈرائیور سارے حالات معلوم کرکے پولیس کو اطلاع کردے۔ اچانک میرے ذہن میں یہ حقیقت بجلی کی طرح چمک گئی کہ اگر میں مصیبت میں ہوں تو میں نے بھی اسے ایک مشکل سے دوچار کردیا ہے۔ اب انحصار اس بات پر تھا کہ وہ جونٹی کی دولت کی کس حد تک خواہش مند تھی اور میں جانتا تھا کہ وہ ہرگز اس دولت سے دست بردار ہونے پر آمادہ نہ ہوگی۔ اگر اس نے میرے خلاف بیان دیا تو میرا اتنا کہنا کافی تھا کہ سیف میں رکھی رقم پر کوئی انکم ٹیکس نہیں دیا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ دولت کبھی سولا کے ہاتھ میں نہیں آئے گی۔ اس صورتِ حال میں اگر میں احتیاط سے کام کروں تو بازی زچ ہونے کے مترادف تھی۔ مجھے جونٹی کی لاش کا خیال آیا اسے ہر صورت میں دفن کرنا ہوگا اور مزید یہ کہ اس کی غیر حاضری کی کوئی معقول وجہ سوچنا پڑے گی۔

میں اس حد تک ہی سوچ سکا تھا کہ وہ آدمی اور اس کی بیوی لنچ

روم سے باہر نکلے۔ مردنے مجھے پیٹرول اور کھانے کی قیمت ادا کی۔ مزید یہ دھمکی دے کر گیا کہ یہ جگہ ہر گز کسی شریف آدمی کے شایانِ شان نہیں ہے۔ وہ اپنے دوستوں کو مشورہ دے گا کہ کبھی یہاں نہ آئیں۔ جب وہ دونوں چلے گئے تو میں بھاگ کر بنگلے میں پہنچا اور میری آمد بروقت تھی۔ فون کے ایکسٹینشن سے ایسی آواز آرہی تھی جیسے نمبر ڈائل کرنے پر آتی ہے۔ سولا ضرور پولیس کو فون کررہی تھی۔



ٹیلی فون ہال میں رکھا تھا۔ میں اندر داخل ہوا تو سولا نے سر اٹھا کر دیکھا۔ اس کی انگلی اگلا نمبر ڈائل کرنے ہی والی تھی۔ سفید چہرے اور اندر دھنسی آنکھوں کے ساتھ وہ کوئی بھوت نظر آرہی تھی۔ میرے ہاتھ میں اعشاریہ ۴۵ بور کا ریوالور دبا ہوا تھا "ریسیور رکھ دو۔" میں نے کہا۔ اس نے میری طرف دیکھا اس کا خوف زدہ چہرہ اور سہما ہوا نظر آنے لگا۔ شاید وہ سمجھ رہی تھی میں اسے شوٹ کردوں گا۔ اس نے جلدی سے ریسیور رکھ دیا۔

"اپنے کمرے میں چلو۔ ہمیں کچھ باتیں کرنا ہیں۔"

وہ ڈگمگاتے قدموں سے بیڈ روم میں داخل ہوئی۔ میں اس کے پیچھے تھا۔ میں نے اندر جا کر دروازہ بند کرلیا۔

"کیا تم پولیس کو فون کررہی تھیں؟" میں نے پوچھا۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بستر پر بیٹھ گئی اور بھینچی ہوئی مٹھیاں گھٹنوں میں دبالیں۔

"کیا تم یہ سوچ رہی ہو کہ جونٹی کی موت میرے سر ڈال دو گی۔" میں نے بات جاری رکھی "مگر یہ کوئی فائدہ مند خیال نہیں ہے۔ اگر تمہیں سیف میں رکھی دولت کی خواہش ہے تو ایسا کبھی مت کرنا۔ اگر پولیس نے مجھے گرفتار کرلیا تو میں اسے بتادوں گا کہ تمہارے شوہر نے اس رقم پر کوئی انکم ٹیکس ادا نہیں کیا۔ یہ بات انہیں بہت پسند آئے گی۔ حکومت نہ صرف ٹیکس وصول کرے گی بلکہ بھاری جرمانہ بھی عائد کرے گی۔ اس کے بعد تمہارے لیے کچھ زیادہ رقم نہیں بچے گی اس لیے اگر تم وہ دولت چاہتی ہو تو اس بات کا خیال رکھنا۔"

اس کے چہرے کے تاثرات کی تبدیلی سے ظاہر ہوا کہ میری دھمکی بے اثر نہیں رہی "اگر تم نے فون کرنے کا ارادہ کرہی لیا ہے تو میں تمہیں اس سے روک نہیں سکتا۔ ظاہر ہے تم پر ہمہ وقت نظر رکھنا ناممکن ہے مگر میں تمہیں خبردار کررہا ہوں اگر میں گرفتار ہوا تو تمہیں بھی رقم پر قبضہ نہیں کرنے دوں گا۔ اس کے برعکس دوسرا طریقۂ کار یہ ہے کہ جونٹی کو دفن کردیا جائے۔ سب سے کہہ دیا جائے کہ وہ کہیں چلا گیا ہے۔ اس کے لیے کوئی مناسب جواز سوچا جاسکتا ہے۔ پھر کچھ وقت کے بعد جب میں یہ دیکھوں گا کہ کوئی خطرہ نہیں ہے تو تمہیں وہ دولت مل جائے گی اور میں کہیں چلا جاؤں گا۔"

"اس کی موت ایک حادثہ تھی۔" سولا کانپتی ہوئی آواز میں بولی "اگر تم اس کی لاش چھپادو گے اور پھر بعد میں کبھی پولیس نے اسے تلاش کرلیا تو وہ یہ ہی سمجھے گی کہ یہ قتل تھا ورنہ لاش چھپانے کی کیا ضرورت تھی۔"

اب کم سے کم اتنا تو ہوگیا تھا کہ وہ اس معاملے پر بات کررہی تھی۔ میں نے قدرے اطمینان محسوس کیا۔

"کیا تم ثابت کرسکتی ہو کہ یہ ایک حادثہ تھا۔" میں نے کہا "اگر تم گھر میں اکیلی ہوتیں تو شاید یہ کہہ کر بچ نکلتیں لیکن میری یہاں موجودگی کی صورت میں کوئی اسے حادثہ نہیں مانے گا۔ بہتر ہوگا کہ تم فیصلہ کرلو تمہیں کیا کرنا ہے۔ اگر تمہیں اس دولت کی پروا نہیں ہے تو پولیس کو فون کردو اور اگر تمہیں دولت چاہیے تب ہم اسے دفن کردیں؟"

مجھے یقین تھا کہ وہ پولیس کو فون نہیں کرے گی مگر میں نے سوچ لیا تھا کہ اس نے ایسی کوئی حرکت کی تو میں اسے بلا تامل شوٹ کردوں گا۔ کافی دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولی۔

"تم وہ دولت مجھے ابھی دے دو۔ میں یہاں سے چلی جاؤں گی اور وعدہ کرتی ہوں کہ کبھی کسی کو تمہارے متعلق نہیں بتاؤں گی۔"

"نہیں وہ دولت تمہیں تب ہی ملے گی جب میں سمجھوں گا کہ اسے تمہارے حوالے کرنا خطرناک نہیں ہے۔ اگر تم انتظار کرنے کے لیے تیار نہیں ہو تو پولیس کو فون کردو اور دولت سے ہاتھ دھولو۔"

تب اسے احساس ہوا کہ وہ کس مصیبت میں پھنس گئی ہے۔ اس مایوسی نے اسے غصّے میں بھردیا۔

"نکل جاؤ یہاں سے۔" وہ چیخی "گیٹ آؤٹ!" اور بستر پر گر کر سسکیاں لینے لگی۔ تب مجھے یقین ہوگیا کہ میں اس پہلے راؤنڈ ہی میں جیت گیا ہوں۔ میں کمرے سے باہر نکل آیا۔ میں اسے اپنی حالت پر قابو پانے کے لیے کچھ وقت دینا چاہتا تھا کیونکہ اس کے بعد اسے لاش کو ٹھکانے لگانے میں میری مدد کرنا تھی۔ میں نے اپنی گھڑی دیکھی۔ ساڑھے گیارہ بجے تھے۔ ابھی یہ کام نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اس کے لیے وہ ہی وقت مناسب ہوسکتا تھا جب کسی ٹرک یا کار والے کی آمد کا اندیشہ نہ ہو۔ میں کچھ نہ کچھ کرنے کے خیال سے لنچ روم میں گیا اور استعمال میں آئے ہوئے برتن دھونے لگا۔ ساڑھے گیارہ بجے سے ایک بجے تک پانچ ٹرک پیٹرول لینے آئے لیکن پھر ان کی آمد بند ہوگئی۔ میں نے سوچا جا کر سولا کی حالت دیکھوں کہ وہ میری مدد کرسکتی ہے یا نہیں۔ بیڈ روم کی لائٹ جل رہی تھی۔ میں نے سولا کو آواز دی مگر اس نے جونٹی کی لاش ٹھکانے لگانے کے سلسلے میں کسی بھی طرح کی مدد کرنے سے صاف انکار کردیا۔ مجبوراً یہ کام مجھے خود ہی کرنا پڑا۔ پہلے سوچا کہ اس کی لاش باہر لے جا کر ریگستان میں کہیں دفن کردوں مگر اس میں یہ خطرہ تھا کہ شاید کوئی مجھے قبر کھودتے ہوئے دیکھ لے یا پیٹرول پمپ پر کوئی ٹرک والا

آجائے اور کسی کو بھی موجود نہ پا کر تحقیق حال پر اُتر آئے۔ آخر میں نے اسے مرمت کے لیے مخصوص کسی شیڈ میں دفنانے کا فیصلہ کیا۔ جس شیڈ کا انتخاب کیا اس کا فرش کچی زمین کا تھا۔ یہاں جونٹی کا خریدا ہوا اسکریپ بھی پڑا تھا۔ میں نے اس کے ایک کونے میں قبر کھودی جس میں رات کے ساڑھے تین بج گئے۔ نہا دھو کر اور کپڑے تبدیل کر کے (گرمی کی وجہ سے میرے کپڑے پسینے میں شرابور ہو چکے تھے) میں ایک ٹرالی پر لونگ روم سے بمشکل جونٹی کی لاش لایا اور کھودے ہوئے گڑھے میں ڈال کر اوپر سے مٹی برابر کردی۔ واپس لوٹا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس غیر متوقع فون کال نے مجھے خوف زدہ کردیا۔ دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ میں کچھ دیر سوچتا رہا کہ کیا کروں لیکن گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ میں ریسیور اُٹھانے پر مجبور تھا۔ میں سوچ رہا تھا' صبح کے چار بجے فون کرنے والا آخر کون ہو سکتا ہے۔

"ہیلو!" میں بولا۔

"کیا تم ہو جونٹی؟" آواز مردانہ اور غصیلی تھی۔

"نہیں" میں نے جواب دیا "تم کون ہو؟"

"مجھے جونٹی سے بات کرنا ہے اس سے کہو کہ ہال لیچ کا فون ہے۔"

"مسٹر جونٹی سو رہے ہیں۔ میں انہیں بیدار نہیں کر سکتا۔"

"تم اس سے کہو ہال لیچ کا فون ہے وہ ضرور بات کرے گا۔ مجھے اس سے کلب کے صدر کی تدفین کے بارے میں بات کرنا ہے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تدفین کے وقت کیا وہ خطبہ پڑھے گا۔ تم میرا نام بتا کر اسے اٹھاؤ گے تو وہ ناراض نہیں ہوگا۔"

"میں انہیں صبح بتا دوں گا۔ وہ تمہیں فون کرلیں گے۔ میں اس وقت انہیں پریشان کرنا نہیں چاہتا۔"

"تم کون کم بخت ہو؟" وہ دہاڑا "جیسا میں کہہ رہا ہوں ویسا کرو۔ میں اسے جانتا ہوں وہ مجھ سے بات کرنے پہ تیار ہو جائے گا۔"

"اس کی پروا مت کرو کہ میں کون ہوں۔" میں نے بھی تیزی دکھائی "تم یا کوئی لعنتی سوئس باشندہ مسٹر جونٹی کو اس وقت پریشان نہیں کر سکتا۔ وہ بیڈ روم میں ہیں۔ ان کی بیوی ان کے ساتھ آرام کر رہی ہیں۔ کیا تمہارا خیال ہے میں اس وقت بیڈ روم میں جا کر انہیں اٹھاؤں گا۔ کیونکہ تم ان سے تدفین کے خطبے کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہو اس وقت۔ صبح کے چار بجے۔ تم کل صبح فون کرنا۔" اور میں نے اتنا کہہ کر ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

میرا خیال تھا کہ شاید وہ دوبارہ فون کرے اس لیے وہیں کھڑا رہا مگر گھنٹی پھر نہیں بجی۔ میں واپس اسکریپ شیڈ میں آیا اور گڑھے کے اوپر ایک بھاری ورک بینچ رکھ دی۔ صورتِ حال کا جائزہ لیا۔ سب کچھ ٹھیک تھا کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس بھاری ورک بینچ کے نیچے جونٹی مدفون ہو سکتا ہے۔ شیڈ کی لائٹ بجھا کر میں اپنے کیبن میں چلا گیا۔ دوبارہ غسل کیا اور بستر پر لیٹ گیا۔ یہ وقت تھا کہ میں کوئی مناسب و معقول کہانی سوچوں جو جونٹی کی مستقل عدم موجودگی کا جواز بن سکے۔ وہ آدمی ہال لیچ صبح کو ضرور فون کرے گا۔ مجھے اسے سنبھالنا تھا۔ اگر میری سوچی ہوئی کہانی معقول اور متاثر کن نہیں ہوئی' ہال لیچ یا کسی اور کو مطمئن نہیں کر سکی تو جلد یا بدیر پولیس ضرور مداخلت کرے گی۔ اس کا صرف میرے بارے میں چیک کرنا ہی کافی ہوگا۔ مجھے فوراً گرفتار کر کے قتل کا الزام عائد کردیا جائے گا۔ صبح کے ساڑھے سات بجے تک جبکہ پہلا ٹرک پیٹرول لینے نمودار ہوا میں ایک اچھی کہانی سوچ چکا تھا۔ یہ کہانی سو فی صد مطمئن کرنے والی نہیں تھی پھر بھی قابلِ یقین ضرور تھی۔ میں بستر سے اٹھا اور پیٹرول پمپ کی طرف چل دیا۔ ٹرک والا کوئی پختہ عمر موٹا آدمی تھا اور اس کی آنکھوں کی سُرخی بتا رہی تھی کہ وہ تمام رات ڈرائیونگ کرتا رہا ہے۔ میں نے اس کے ٹرک میں پیٹرول ڈالا۔ اس نے کافی کے بارے میں پوچھا۔ میں نے جواب دیا ضرور مل جائے گی اور لنچ روم کی جانب جا کر اسے کھولا۔ کچن میں جا کر کافی گرم کی۔ وہ بھی لنچ روم میں آکر ایک میز پر بیٹھ گیا۔ اس نے کافی کے ساتھ انڈوں اور پارچہ گوشت کی بھی فرمائش کی۔ میں نے مطلوبہ چیزیں تیار کر کے اسے دے دیں۔

"جونٹی کہاں ہے؟" اس نے پوچھا "کیا ابھی سو رہا ہے؟"

یہ وہ سوال تھا جو اب مہینوں تک مجھ سے بار بار کیا جانا تھا۔ جونٹی کی ذات ایسی نہیں تھی کہ جسے بُھلا دیا جائے "وہ ایری زونا گیا ہوا ہے۔" میں نے بتایا "وہاں ایک اور سروس اسٹیشن کھولنا چاہتا ہے۔"

میں نے یہی کہانی سوچی تھی۔ اور اس کی جتنی ریہرسل ہو جائے اچھا تھا۔

"کیا واقعی؟" ٹرک والے نے قدرے چونکتے ہوئے کہا "جونٹی بڑا ہوشیار آدمی ہے۔ میں پچھلے پندرہ سال سے یہاں آرہا ہوں۔ میں نے اس سروس اسٹیشن کو ترقی کرتے دیکھا ہے اور مجھے یقین ہے کہ جلد یا بدیر جونٹی یہ جگہ منافع کے ساتھ فروخت کر کے چلا جائے گا یا اپنا بزنس اور پھیلائے گا۔ تو وہ ایری زونا گیا ہے۔ وہ تو یہاں سے بہت فاصلے پر واقع ہے۔"

"ہاں دور تو ہے اور وہاں ایک سروس اسٹیشن بھی ہے مگر وہ فروخت کیا جا رہا ہے۔ مسٹر جونٹی کو بس اتنا ہی کرنا ہے کہ اسے خرید لے اور کام شروع کردے۔ اس کا خیال ہے کہ تین ماہ کے اندر وہ اس کی آمدنی دگنی کردے گا۔"

"پھر یہاں کیا ہوگا۔ کیا یہ اسٹیشن تم سنبھالو گے؟"

"ہاں میں اور میرے ساتھ مسز جونٹی۔" میں نے جواب دیا۔ مجھے احساس تھا کہ یہ میری کہانی کا کمزور پہلو ہے۔

"گویا مسز جونٹی یہاں رہیں گی؟" ٹرک والے نے مجھے غور سے دیکھا۔

"ہاں' صرف دو ماہ کے لیے۔ جب تک مسٹر جونٹی اس اسٹیشن

کو سنبھالنے کے لیے کوئی مناسب آدمی نہ تلاش کرلیں۔ ظاہر ہے کہ میں یہاں کا کام اکیلا نہیں سنبھال سکتا۔"

"یہ بات تو ہے۔" ٹرک والے کے چہرے پر شوخ تاثر تھا "مسز جونٹی بہت خوب صورت عورت ہے۔"

جو چاہو سوچتے رہو۔ میں نے دل ہی دل میں اسے مخاطب کیا۔ تم کچھ ثابت نہیں کرسکو گے۔

"تو اب مسز جونٹی اور تم مل کر یہ سروس اسٹیشن چلاؤ گے؟"

"چلائیں گی... تو وہ، میں تو بس ایک ملازم ہوں۔" میں نے کہا "لیکن مسٹر جونٹی دو ماہ میں واپس آجائیں گے۔"

میں کچن میں جا کر کام کرنے لگا۔ میں نے موجودہ کھانے کے اسٹاک کا جائزہ لیا پھر بیٹھ کر لنچ کے کھانے کا مینیو لکھنے لگا۔ اسے مکمل کرکے میں نے اسے لنچ روم میں آویزاں کردیا۔ ٹرک والا ناشتا کرچکا تھا۔ اس نے قیمت ادا کی اور ہم دونوں پیٹرول پمپ کی جانب چل دیے۔ وہ اپنے ٹرک میں بیٹھ رہا تھا کہ میں نے سولا کو بنگلے سے نکلتے دیکھا۔ اس نے جو کپڑے پہن رکھے تھے اس میں بہت حسین نظر آرہی تھی۔ ٹرک والے نے بھی اسے دیکھا۔ دیکھتا رہا پھر گہری سانس لی اور میری طرف متوجہ ہوا "میں بڑی خوشی سے تمہاری جگہ لینے کو تیار ہوں دوست۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا "تمہاری ملازمت بہت پُرکشش ہے۔"

اس نے دروازہ بند کیا۔ انجن اسٹارٹ کیا۔ میری طرف دیکھ کر آنکھ ماری اور سولا کے قریب سے گزرتے ہوئے بڑے زور سے سیٹی بجائی۔



میں کچن میں داخل ہوا تو سولا نے گھوم کر میری طرف دیکھا۔ اس کی حالت کافی خستہ تھی۔ یقیناً میری طرح وہ بھی رات کو نہیں سو سکی تھی۔ مجھے اس بات پر کافی غصہ تھا کہ وہ اتنے شوخ کپڑے کیوں پہنے ہوئے تھی۔

"تمہیں اپنی نمائش کرنے کا بہت شوق ہے۔" میں نے ترش لہجے میں کہا "کیا تم یہ چاہتی ہو کہ یہاں سے گزرنے والا ہر فرد ہمارے بارے میں باتیں کرنے لگے۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" اس نے پوچھا۔

"ذرا اپنی عقل استعمال کرو۔" میں نے جواب دیا "ابھی اس ٹرک والے نے تمہیں دیکھ کر سیٹی بجائی اور مجھ سے کہنے لگا کہ وہ میری جگہ کام کرنا پسند کرے گا۔ افواہیں اسی طرح پھیلتی ہیں۔ ہمیں پتا بھی نہیں چلے گا اور پولیس بُو سونگھتی ہوئی آجائے گی۔"

سولا نے جلدی سے کپڑوں کے اوپر اوور آل پہن لیا "تم نے اس کا کیا کیا؟" اس نے پوچھا۔

"میں نے اسے دفن کردیا ہے۔ اب میری بات سنو۔" میں نے جواب دیا "ہم دونوں اس جگہ کا انتظام سنبھال رہے ہیں۔ تم میرے کام میں مداخلت نہیں کروگی اور میں تمہارے کام میں دخل نہیں دوں گا۔ پھر جب میں سمجھوں گا کہ یہاں سے جانا محفوظ ہے میں چلا جاؤں گا۔ جاتے وقت میں سیف کھول دوں گا اور تمہیں یہ دولت مل جائے گی۔"

"اور یہ کب ہوگا؟" سولا نے جلدی سے میری طرف دیکھا۔

"کچھ کہہ نہیں سکتا لیکن جب تک یہ اطمینان ہوجائے کہ ہماری تلاش ختم کردی گئی ہے تب تک نہیں جاؤں گا۔ تمہیں بھی انتظار کی عادت ڈالنا ہوگی۔"

"جونٹی کے کئی دوست ہیں۔ وہ جاننا چاہیں گے کہ وہ کہاں ہے۔" سولا نے کہا۔

"میں نے اس کا جواب سوچ لیا ہے۔ تم انہیں بتاؤ گی کہ وہ دوسرا سروس اسٹیشن کھولنے کی غرض سے ایری زونا گیا ہے۔ دو ماہ تک اس کی واپسی متوقع نہیں ہے۔ اس دوران میں تم اس جگہ کا انتظام سنبھال رہی ہو اور میں تمہاری مدد کررہا ہوں۔"

"پھر اس کے بعد کیا ہوگا۔ لوگ اسے بھول نہیں جائیں گے۔ برابر پوچھتے رہیں گے۔"

"دو ماہ بعد تمہیں اس کا خط ملے گا جس میں وہ لکھے گا کہ اسے ایک دوسری عورت مل گئی ہے جسے وہ تم سے زیادہ چاہتا ہے اور اب کبھی واپس نہیں آئے گا۔ اس طرح کی خبر پر یقین کرلیا جائے گا کیونکہ لوگ اس طرح کی باتوں پر جلد یقین کرلیتے ہیں۔ وہ لکھے گا کہ چونکہ اس نے تم سے بے وفائی کی ہے اس لیے یہ تمہیں دے رہا ہے۔ تم اسے بدستور چلاتی رہو گی۔ تب تک مجھے اطمینان نہ ہوجائے کہ یہاں سے جانے میں کوئی خطرہ نہیں ہے پھر میرے جانے کے بعد تم چاہو تو اس اسٹیشن کو فروخت کردینا۔"

"میرے ذہن میں اس سے اچھی تدبیر ہے۔ ابھی سیف کھول دو۔ میں تمہیں وہ تیس ہزار ڈالر دے دوں گی جس کا جونٹی نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ اتنی رقم لے کر تم بہ آسانی یہاں سے نکل سکتے ہو۔"

"نہیں مجھے اس رقم کی ضرورت نہیں۔ میں یہاں محفوظ ہوں اس لیے سردست یہیں ٹھہروں گا۔ جب میں چلا جاؤں تو ساری دولت تم لے لینا.... مگر میرے جانے کے بعد۔"

سولا کے چہرے پر غصے کا تاثر ابھرا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی ایک کار کے آنے کی آواز سنائی دی۔ میں اسے چھوڑ کر لنچ روم میں آگیا۔ ایک طویل قامت تنومند آدمی اندر آیا۔ اس کی عمر چالیس سال کے لگ بھگ معلوم ہوتی تھی۔ مجھے اپنی نیلی آنکھوں سے گھورتے ہوئے اس نے جونٹی کے بارے میں پوچھا۔ میں نے اس کی آواز پہچان لی وہ رات والا ہال لیچ تھا۔

"وہ باہر گیا ہے۔" میں نے جواب دیا "کیا میں کوئی خدمت کرسکتا ہوں؟"

"باہر گیا ہے۔ اس وقت۔ کہاں گیا ہے؟"

"میں کچھ کرسکتا ہوں تو بتاؤ یا چاہو تو مسز جونٹی سے بات کرلو۔"

آوازیں سن کر سولا کچن کے دروازے پر نمودار ہوئی۔ جیسے ہی اس نے ہال لیچ کو دیکھا اس کے ہونٹوں پر ایک بڑی میٹھی مسکراہٹ اُبھری۔

"او۔ ہیلو مسٹر لیچ! صبح ہی صبح کیسے آنا ہوا؟" اس نے پوچھا۔

"گڈ مارننگ مسز جونٹی!" ہال لیچ نے نرم لہجے میں کہا "میں مسٹر ویلیس کی تدفین کے بارے میں جونٹی سے بات کرنے آیا ہوں۔ شاید اس نے تمہیں بتایا ہو کہ گزشتہ رات مسٹر ویلیس کو دل کا دورہ پڑا تھا۔ کلب اس کی تدفین کا انتظام کررہا ہے جونٹی اس کا پرانا دوست تھا۔ ہم نے سوچا کہ شاید تدفین پر وہ خطبہ دینا پسند کرے گا مگر یہ آدمی کہتا ہے کہ وہ یہاں نہیں ہے۔"

میں نے سولا کی طرف دیکھا۔ وہ بالکل پرسکون نظر آرہی تھی۔ ویلیس کی موت کی بات سن کر اس کی مسکراہٹ افسردگی میں تبدیل ہوگئی۔ وہ سچ مچ بہترین اداکارہ تھی۔

"یہ سچ ہے۔" اس نے جواب دیا "وہ نصف گھنٹے پہلے ٹرویکا اسپرنگ جاچکا ہے۔"

"اچھا!" ہال لیچ نے حیرت سے کہا "مگر اس کی کار تو شیڈ میں کھڑی ہے۔"

میرا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ مگر مجھے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔ سولا فی البدیہہ جھوٹ بولنے میں ماہر تھی، ہال لیچ جیسے آدمی کو چٹکیوں میں اُڑا سکتی تھی۔

"وہ کار نہیں لے گیا ہے۔ ایک ٹرک والے سے لفٹ لے لی تھی۔ کئی ہفتوں کے لیے گیا ہے۔ کار لے جاتا تو میں کیا کرتی۔"

"تمہارا مطلب ہے وہ تدفین میں شریک نہیں ہوگا۔" ہال لیچ نے الجھتے ہوئے پوچھا "کتنے دن کے لیے گیا ہے؟"

"میں یقین سے نہیں کہہ سکتی کہ وہ کب واپس آئے گا۔ کئی ہفتے بھی لگ سکتے ہیں۔ رات میٹنگ ملتوی ہونے کے بعد وہ گھر آیا تو اسے ایک فون کال ملی۔ کسی نے اسے ایک سروس اسٹیشن خریدنے کی پیش کش کی۔ وہ کسی ایسے ہی چانس کا منتظر تھا چنانچہ فوراً چلا گیا۔"

"کہاں؟"

"ایری زونا میں کسی جگہ۔" سولا نے جواب دیا۔ وہ بڑی صفائی سے جھوٹ بول رہی تھی۔ اتنی اچھی کارگزاری تو میں بھی نہیں دکھا سکتا تھا۔

"ایری زونا، وہ تو بہت دور ہے۔ کہیں وہ یہ جگہ فروخت کرنے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہا؟"

"ابھی ہم نے اس پر غور نہیں کیا۔ میرا خیال ہے کہ وہ وہاں کسی کو انچارج بنا کر آجائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ جب وہ واپس آئے گا تو تمہیں اس بارے میں ضرور بتائے گا مسٹر لیچ۔" سولا کے

آخری الفاظ میں جو طنز تھا۔ انہوں نے ہال لیچ کو اس کی حیثیت کا احساس دلا دیا۔ وہ اپنے تجسس پر قدرے شرمندہ نظر آنے لگا۔

"میرا ارادہ تمہارے ذاتی معاملات میں مداخلت کرنے کا نہیں تھا۔" اس نے جلدی سے کہا "میں اسے نہ پاکر حیران ضرور تھا۔ اگر وہ کئی ہفتوں کے لیے گیا ہے تو تدفین کا خطبہ مجھے ہی دینا پڑے گا۔ یہ آدمی کون ہے؟" اس نے میری طرف اشارہ کیا۔

"اس کا نام جیک پیٹمور ہے۔" سولا نے بتایا "جونٹی کی عدم موجودگی میں یہ یہاں کام کرے گا۔"

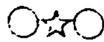
"کیا تم ہی وہ آدمی ہو جس نے کل رات فون پر مجھے لعنتی سوئس باشندہ کہا تھا؟" لیچ نے غصے سے پوچھا۔

"صبح کاذب کے چار بجے۔" میں نے اسی جیسے لہجے میں جواب دیا "اگر کوئی باس کو بستر سے اٹھانے کی بات کرے گا تو وہ کوئی ہو، میں اسے کچھ بھی کہہ سکتا ہوں۔"

یہ جواب پاکر ہال لیچ چند لمحے مجھے گھورتا رہا پھر اپنی کار کی طرف چل دیا۔ سولا نے پکار کر ناشتا کرنے کی دعوت دی مگر اس نے شکریے کے ساتھ انکار کردیا۔ کچھ دیر خاموشی رہی پھر سولا کچن میں واپس چلی گئی۔ کچھ بھی ہو میری مفروضہ کہانی کو قبول کرلیا گیا تھا۔ بے شک میرے اور سولا کے تنہا یہاں رہنے پر چے میگوئیاں ہوں گی۔ جونٹی نے بتایا تھا کہ اس کے اور سولا کے بارے میں بھی ہوچکی تھیں اسی لیے اسے سولا سے شادی کرنا پڑی مگر میں ایسا نہیں کرسکتا تھا۔

اس دن اتوار تھا اور اتوار کے دن ٹریفک میں اضافہ ہوجاتا تھا اور گاہکوں میں بھی چنانچہ میں اور سولا بے حد مصروف رہے۔ گاہکوں کی آمد کم ہوئی تو رات کے بارہ بجنے..... والے تھے۔ سارا دن میرے اور سولا کے درمیان کوئی بات بھی نہیں ہوئی تھی۔ اب میں کچن میں داخل ہوا تو وہ برتن دھو کر فارغ ہوئی تھی۔ اس نے میری آمد کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ میں نے اچھی آمدنی کے بارے میں بات کی تو یوں سنی ان سنی کردی جیسے میں اس سے نہیں دیواروں سے مخاطب تھا۔ اس نے اوور آل اتارا تو اسے اس مختصر لباس میں دیکھ کر میرے جذبات میں ہیجان برپا ہونے لگا۔ میں نے بڑی مشکل سے خود کو اسے آغوش میں لینے سے باز رکھا۔ وہ پچھلے دروازے سے باہر نکل گئی۔

کچھ دیر بعد میں بھی اپنے کیبن میں چلا گیا۔



اگلے چار دن بھی اسی انداز میں گزر گئے۔ سولا مجھ سے کوئی بات نہیں کرتی تھی۔ یوں جیسے میں وہاں موجود ہی نہ تھا۔ کچن کا تمام کام وہ اکیلے سنبھالتی تھی۔ دروازہ بھی بند رکھتی تھی۔ میں کچن کی کھڑکی سے آرڈر پکارتا تھا اور وہ لاکر رکھ دیتی تھی۔ لنچ روم اور سروس اسٹیشن کا پورا کام میں کرتا تھا۔ رات کا بھی یہی معمول تھا۔ رات کی ڈیوٹی اس نے تمام تر میرے ذمے ڈال دی

تھی۔ رات گیارہ بجے کے بعد وہ بنگلے میں چلی جاتی تھی۔ گرمی اتنی زیادہ پڑنے لگی تھی کہ ٹریفک کم ہونے لگا۔ آکلینڈ سے ٹروپیکا اسپرنگ تک اٹھارہ گھنٹوں کا سفر تھا اس سے تربوزوں کی تازگی متاثر ہوتی تھی اس لیے کھیتوں کے مالکوں نے اپنی پیداوار ٹرین سے بھیجنا شروع کردی تھی۔ کھانوں اور ناشتوں کے ساتھ ہی کاروں کی مرمت وغیرہ کا کام بھی بے حد کم ہوگیا چنانچہ زیادہ وقت خالی گزرنے لگا اور خالی وقت میں میرا ذہن سولا کے سوا اور کچھ نہیں سوچتا تھا اس لیے یہ مدت میرے لیے بڑی صبر آزما ثابت ہورہی تھی۔

ایک دن میں نے سولا کو کار میں جاتے دیکھا۔ وہ بڑی بن ٹھن کرگئی تھی۔ اس کے جانے کے بعد میں نے ایک کار کے آنے کی آواز سُنی۔ تقریباً گیارہ بجے تھے اور پھر میں نے جارج رکس کو کار سے اُترتے دیکھا۔ میں اسے بالکل ہی بھول گیا تھا۔ اچانک اسے دیکھ کر خطرے کا احساس جاگا۔ ایک سرد پھریری سی جسم میں رینگ گئی۔

"گڈ مارننگ۔" وہ بولا "جونٹی کہاں ہے؟"

"وہ باہر گئے ہیں۔ تمہیں کیا کام ہے؟"

"باہر گئے ہیں!" وہ چند قدم آگے بڑھ کر شیڈ میں آگیا۔ ساتھ ہی اس کا کتا بھی "کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"تم کیا چاہتے ہو؟"

"دیکھو نوجوان۔ میں کیا چاہتا ہوں یہ میرا مسئلہ ہے تمہارا نہیں۔ تم یہاں ملازم ہو یا پھر مالک بن بیٹھے ہو!"

"میں مالک نہیں ہوں اسی لیے پوچھ رہا ہوں تمہیں کیا چاہیے۔"

"سولا کہاں ہے؟"

"وہ ونٹ ورتھ گئی ہے۔"

"گویا اب تم انچارج ہو!"

"کسی نہ کسی کو تو ہونا تھا۔"

"اور جونٹی کہاں گیا ہے؟" جارج نے کُتّے کا سر سہلاتے ہوئے پوچھا مگر کُتا اس طرح پیچھے ہٹا جیسے اسے مار کی توقع تھی۔

"وہ کسی بزنس کے سلسلے میں گئے ہیں۔"

"کیسا بزنس؟"

"یہ تم ان ہی سے پوچھنا۔"

"وہ کب واپس آئے گا؟" جارج چند قدم آگے بڑھا۔

"میں نہیں جانتا۔ شاید دو ماہ میں یا شاید کچھ پہلے۔"

"دو ماہ!" جارج کے چہرے سے حیرت کا اظہار ہوا "یہاں کیا ہورہا ہے۔ کیا وہ اپنی بیوی کو ساتھ نہیں لے گیا۔"

"دیکھو میں بہت مصروف ہوں۔ صاف صاف بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟"

"میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ وہ ہے کہاں؟"

"ایری زونا میں کسی جگہ۔ وہ کوئی سروس اسٹیشن خریدنے گئے ہیں۔"

"اچھا۔ دوسرا سروس اسٹیشن۔ میرا خیال ہے اس کے پاس جتنی دولت ہے' اتنی عقل نہیں ہے اور تم کہتے ہو کہ وہ اپنی بیوی کو ساتھ نہیں لے گیا۔"

"نہیں۔"

"اور وہ اس کی عدم موجودگی میں یہاں رہتی ہے؟"

"ہاں۔" میں دیکھ رہا تھا کہ اس کا چالاک ذہن شہد کی مکھیوں کے چھتّے کی طرح بھنبھنا رہا ہے۔

"لعنت ہو میری عقل پر۔" جارج بولا "میرا ہمیشہ سے یہ خیال تھا کہ وہ ایک بے وقوف بوڑھا ہے مگر وہ اتنا احمق ہے' اس کا اندازہ نہیں تھا۔"

"اس بات کی پروا ہے کسے کہ تم کیا خیال کرتے ہو۔" میں نے کہا۔ اچانک جارج کے ہونٹوں پر ایک شیطانی مسکراہٹ اُبھری۔

"مگر میں تمہیں بے وقوف نہیں کہہ سکتا۔ جب تمہیں کوئی سنہرا موقع ملتا ہے تو پہچان لیتے ہو۔ کیا نہیں۔"

"مسٹر جونٹی نے مجھے تمہارے بارے میں بتایا تھا۔" میں اپنے لہجے سے اپنی نفرت نہیں چھپا سکا "انہوں نے کہا تھا کہ تم اس ضلع کے سب سے بڑے موقع پرست لیموں نچوڑ ہو اور کہا تھا کہ اگر کبھی تم یہاں آؤ اور کوئی چیز لے جانے کی کوشش کرو تو میں تمہیں دھکے دے کر باہر نکال دوں۔ اب تم جاتے ہو یا میں ان کی ہدایت پر عمل کروں۔"

"تو اس نے یہ کہا تھا۔" جارج کے ہونٹوں سے مسکراہٹ غائب ہوگئی۔ "اور یہ بات اس نے اپنی بیوی کے بھائی کے بارے میں کہی تھی۔ مگر تم جوش میں نہ آؤ۔ اگر وہ اس قدر احمق ہے کہ تمہیں اور اپنی جوان بیوی کو یہاں تنہا چھوڑ گیا ہے تو مجھے اس سے کیا۔ بہرحال میرا اس سے ملنا ضروری ہے۔ اس کا پتا کیا ہے؟"

"میں نہیں جانتا۔"

"مجھے اپنے پنشن کے کاغذات پر اس کے دستخط کی ضرورت ہے۔ ہمیشہ وہ ہی دستخط کرتا ہے۔ تمہیں لازماً اس کا پتا معلوم ہونا چاہیے۔"

"مجھے نہیں معلوم۔ وہ ایری زونا میں کسی جگہ ہے۔ مسلسل سفر میں رہے گا اس لیے کوئی پتا بھی نہیں دیا جاسکتا۔ کہہ کر گیا تھا کہ اس سے خط لکھنے کی توقع نہ کی جائے۔"

"سولا کو تو ضرور معلوم ہوگا کہ اس سے کیسے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔" جارج کی آنکھوں سے شبہ جھانکنے لگا تھا۔

"میرا خیال ہے وہ بھی نہیں جانتی ہوگی۔"

"تب میرے پنشن کے کاغذات کا کیا ہوگا؟"

"کسی اور سے دستخط کرالو۔"
"میں ایسا نہیں کرسکتا۔ اب تک جونٹی دستخط کرتا رہا ہے۔ کسی دوسرے آدمی سے دستخط کرائے تو ہیڈ آفس والے طرح طرح کے سوالات کریں گے اور یوں پنشن کی ادائیگی روک دیں گے۔"
"تب اس وقت تک انتظار کرو جب تک مسٹر جونٹی واپس نہ آجائیں۔"
"اور وہ تمہارے بقول دو ماہ میں واپس آئے گا۔ پنشن کے بغیر میں دو ماہ تک گزارہ کیسے کروں گا؟"
"میں کیا بتاؤں۔ نکما پن چھوڑ کے کچھ کام کرلو۔" میں نے غصّے سے کہا۔ یہ بات جارج کو اچھی نہیں لگی۔
"مجھ سے اس طرح بات مت کرو۔ میں بوڑھا اور بیمار ہوں ڈاکٹر نے کام کرنے سے منع کیا ہے۔ کیا تم مجھے کچھ رقم قرض نہیں دے سکتے۔"
"میری رقم نہیں ہے کہ تمہیں قرض دے دوں۔"
"میرا خیال ہے کہ میں ایری زونا پولیس کو لکھوں تو وہ ضرور جونٹی کو تلاش کرلے گی۔"
جارج نے یہ بات بہت آہستہ اور نرم لہجے میں کہی تھی مگر مجھے یوں لگا جیسے اس نے پوری قوت سے میرے گھونسا مار دیا ہو۔ مجھے اندازہ تھا کہ کسی جگہ کی پولیس بھی اتنی بیکار نہیں بیٹھی رہتی کہ یوں لوگوں کو تلاش کرنا شروع کردے لیکن کربھی سکتی تھی پھر اگر ایری زونا پولیس نے ونٹ ورتھ پولیس کو لکھ دیا اور کوئی کانسٹیبل حالات معلوم کرنے یہاں آگیا تو وہ ضرور مجھے پہچان لے گا۔ میں نے خود کو سنبھالا۔
"مسٹر جونٹی اس بات کو سخت ناپسند کریں گے کہ پولیس ان کی تلاش شروع کردے۔" میں نے کہا "جو کرو سوچ سمجھ کر کرنا ایسا نہ ہو کہ مسٹر جونٹی ناراض ہوکر تمہارے کاغذات پر دستخط کرنے سے انکار کردے۔"
"مگر میرے لیے جونٹی سے دستخط کرانا بہت ضروری ہے۔ تم نہیں بتاؤ گے تو مجھے ایری زونا پولیس سے مدد لینا پڑے گی۔ تم سولا سے بات کرنا۔ جونٹی اسے ضرور بتا کر گیا ہوگا۔"
"اچھی بات ہے۔" میں نے جارج کو... ٹالنے کے خیال سے کہا "میں سولا سے پوچھوں گا۔"
یہ گویا جارج کو ایک طرح سے رعایت دینا تھی اور اس جیسے افراد انگلی پکڑ کر ہاتھ تھامنے کی کوشش کرتے ہیں۔ "سولا سے کہہ دینا کہ میں اب کل آؤں گا۔" جارج بولا "ہاں یاد آیا۔ میری کار میں پیٹرول ختم ہونے والا ہے۔ یہاں آیا ہوں تو تھوڑا پیٹرول تو لیتا ہی جاؤں۔"
میں محسوس کررہا تھا کہ جارج کے ساتھ نرم رویّہ اختیار کرنا غلطی ہوگی۔ وہ اسے میری کمزوری سمجھے گا، مشکوک بھی ہوسکتا ہے مگر میں اس سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا۔ وہ میرے اعصاب پر سوار ہوتا جارہا تھا۔ چنانچہ میں نے اسے پیٹرول لینے کی اجازت دے دی۔ وہ اپنی کار پیٹرول پمپ پر لے گیا اور یقیناً ٹنکی بھرلی ہوگی۔ بہرحال جب وہ اپنے کتے اور اپنی کار کے ساتھ چلا گیا تو میں نے لنچ روم میں جاکر اسکاچ وہسکی کا ایک بڑا گلاس حلق سے اُتارا اور کشیدہ اعصاب کو سکون پہنچانے کے لیے ٹہلنے لگا۔ جارج یقیناً مشکلات پیدا کرسکتا تھا مگر سوال یہ تھا کہ اسے کیسے روکا جائے۔ اس کا ایک ہی حل تھا کہ کچھ رقم دے دی جائے جو اسے دو ماہ تک خاموش رکھے مگر اس وقت جب اسے یہ کہانی سُنائی جائے گی کہ جونٹی نے کسی دوسری عورت کو پسند کرلیا ہے اور اب وہ واپس نہیں آئے گا تو کیا وہ اس پر یقین کرلے گا۔ ممکن ہے یقین دلانے کے لیے اسے جونٹی کا فرضی خط دکھانا پڑے۔ کیا وہ جونٹی کے جعلی دستخط سے مشکوک ہوجائے گا۔ یقیناً ہوجائے گا وہ اس سے اپنی پنشن کے کاغذات پر دستخط کراتا رہا ہے اس لیے دستخط بخوبی پہچانتا ہوگا۔ میں نے جتنا غور کیا الجھن بڑھتی گئی۔ تنگ آکر میں نے سوچا کہ اس مسئلے پر سولا سے بات کرنا چاہیے ممکن ہے ہم دونوں مل کر کوئی حل نکال سکیں۔
سولا رات کے دس بجے سے قبل واپس نہیں آئی۔ تب تک میں لنچ روم کی صفائی اور کچن کے برتن دھو کر فارغ ہوچکا تھا۔ وہ کار سے اُتر کر بنگلے کی طرف چلی تو میں لپک کر اس کے پاس پہنچا۔
"مجھے تم سے کچھ بات کرنا ہے۔" میں نے کہا۔ اس نے بغیر جواب دیے بچ کر نکلنا چاہا تو میں نے اس کا راستہ روک لیا۔
"میرے سامنے سے ہٹ جاؤ۔" اس نے تیزی سے کہا۔
"آج تمہارا دوست جارج رکس یہاں آیا تھا۔" میں نے بتایا۔ سولا بُری طرح چونک پڑی۔ چند لمحے مجھے دیکھا پھر سر جھکا کر آگے بڑھ گئی۔ میں اس کے پیچھے چلا۔ ہم دونوں بنگلے میں داخل ہوئے۔ پھر لونگ روم میں آئے۔ میں نے دیکھا کہ اس نے کمرے کی اچھی طرح صفائی کردی تھی۔ قالین پر جو خون کا داغ تھا اسے بھی دھو دیا تھا۔ میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ سولا دروازے کے قریب میرے مزید بولنے کی منتظر تھی۔
"وہ اپنے پنشن کے کاغذات پر جونٹی سے دستخط کرانا چاہتا تھا۔" میں نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا "اور جاننا چاہتا تھا کہ وہ اس سے کس طرح رابطہ قائم کرسکتا ہے۔ میرا خیال ہے وہ ہمارے لیے مشکلات کھڑی کردے گا۔" سولا اب بھی خاموش کھڑی رہی۔
"میں نے اس کو بتایا کہ جونٹی ایری زونا میں کسی جگہ ہے۔" میں نے مزید کہا "اس کا کہنا ہے کہ اپنی پنشن کے کاغذات پر جونٹی کے دستخط لینا ضروری ہیں ورنہ پنشن نہیں ملے گی۔ جب میں نے اس سے کہا کہ اسے انتظار کرنا پڑے گا تو اس نے جواب دیا کہ وہ ایری زونا پولیس کو لکھے گا کہ جونٹی کو تلاش کرے۔"
اس بات نے سولا کو اپنا بے پروائی کا رویّہ ختم کرنے پر مجبور کردیا۔ وہ کمرے میں آگئی اور دروازہ بند کردیا۔

"تو تمہاری شان دار کہانی کا یہ نتیجہ نکلا۔ بہتر ہوگا کہ کوئی اور داستان سوچنا شروع کردو۔" وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔

"آپس میں لڑنا بند کرو۔ جارج ہم دونوں کے لیے پریشانی پیدا کرسکتا ہے۔ وہ کل رات پھر آئے گا۔ تم سے بات کرنے۔ تب تک ہمیں فیصلہ کرنا ہے کہ اس کا منہ بند کرنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ تم مانو یا نہ مانو لیکن اس مصیبت میں ہم دونوں ایک ساتھ ہیں اگر پولیس یہاں آئی تو میں تو مشکل میں پڑوں گا ہی لیکن تمہیں بھی ساتھ ہی گھسیٹ لوں گا۔"

"اس کی فکر کیوں کرتے ہو۔" سولا سگریٹ سُلگاتے ہوئے بولی "سیف کھولو۔ اپنا حصّہ لو اور چلے جاؤ۔ میں بھی نہیں ٹھہروں گی جب وہ آئے گا تو ہم یہاں نہیں ہوں گے۔"

"تمہارے ذہن پر تو وہ دولت سوار ہے۔ ہم اس جگہ کو اکیلا چھوڑ کر کیسے جاسکتے ہیں۔ فرض کرو کوئی پیٹرول لینے آتا ہے اور یہاں کسی کو موجود نہ پا کر پولیس میں رپورٹ کردیتا ہے تب پولیس فوراً ہی تحقیقات شروع کردے گی۔"

"ہم یہ جگہ فروخت کردیں گے۔"

"کیا ہم ایسا کرسکتے ہیں؟"

"کیا مطلب؟"

"اسے فروخت کرنے کی واحد صورت یہ ہے کہ تم ثابت کرو کہ جونٹی مرچکا ہے اور اس نے اپنی وصیت میں تمہیں اپنا وارث قرار دیا ہے۔ تم یہ کیسے ثابت کرو گی۔ ایسی بات بھی زبان سے نکالی تو پولیس تحقیقات شروع کردے گی اور معلوم کرلے گی کہ جونٹی کو قتل کیا گیا ہے۔"

"اسے قتل نہیں کیا گیا ہے وہ ایک حادثہ تھا۔"

"پولیس کو یہ بتا کر دیکھو پھر کیا ہوتا ہے؟"

سولا کے چہرے کے تاثرات سے ظاہر ہوا کہ شاید پہلی مرتبہ اسے احساس ہو رہا ہے کہ ہم کس مشکل میں پڑگئے ہیں۔ اس کی مٹھیاں بھنچ گئیں۔

"مجھے میرا حصّہ دے دو میں ابھی چلی جاؤں گی۔ تم یہاں ٹھہر سکتے ہو۔ اس میں کیا نقصان ہے۔ تم کہہ سکتے ہو کہ میں تمہیں یہاں کا انچارج بنا کر اریزونا میں جونٹی کے پاس چلی گئی ہوں۔"

"کیا تمہارے خیال میں جارج اس پر یقین کرلے گا۔ پہلے جونٹی غائب ہوا ہے پھر تم، اور میں یہاں انچارج بنا بیٹھا ہوں۔ وہ فوراً پولیس میں رپورٹ کردے گا کہ میں نے تم دونوں کو ہلاک کر کے سروس اسٹیشن پر قبضہ کرلیا ہے۔ ممکن ہے، پولیس اس کی بات پر یقین نہ کرے مگر وہ تحقیقات ضرور کرے گی اور تب ممکن ہے وہ جونٹی کی لاش بھی برآمد کرلے۔"

اس بات نے سولا کو واقعی خوف زدہ کردیا۔

"کہیں تم نے اس کی لاش یہیں تو دفن نہیں کردی؟" اس نے جلدی سے پوچھا۔

"پھر تمہارے خیال میں اور کیا کرتا۔ تم نے تو مدد کرنے سے انکار کردیا تھا۔ میں اکیلا اس کی بھاری لاش اٹھا کر کہاں لے جاتا۔ میں نے اسے شیڈ میں دبا دیا ہے اور اگر پولیس کو شبہ ہوا کہ میں نے اُسے ہلاک کردیا ہے تو وہ سب سے پہلے یہیں جگہ جگہ کھود کر دیکھیں گے۔ لاشیں کھود کر نکالنے میں وہ بڑے ماہر ہوتے ہیں۔"

"تم کیا کہنے کی کوشش کررہے ہو؟" سولا نے پوچھا "یہ کہ ہم ہمیشہ کے لیے یہاں ٹھہرنے پر مجبور ہیں۔"

"یہاں ٹھہرنا تو پڑے گا۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کتنی مدت۔" میں نے جواب دیا "ہمارے لیے واحد طریقہ یہ ہے کہ کچھ وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو یہ باور کرادیں کہ جونٹی نے کسی دوسری عورت سے شادی کرلی ہے۔"

اتنا کہہ کر میں بنگلے سے باہر نکل گیا۔ اس کے بعد سے آدھی رات تک میں جارج سے نمٹنے کا کوئی حل سوچتا رہا مگر کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ میرے لیے اب تھوڑا سا اطمینان یہ ضرور تھا کہ میں اکیلا پریشان نہیں تھا۔ بنگلے کی جلتی ہوئی روشنی بتا رہی تھی کہ سولا بھی چین سے نہیں ہے۔ دو گھنٹے سے کوئی ٹرک یا کوئی کار نہیں آئی تھی۔ چنانچہ آدھی رات کے بعد میں نے اپنے کیبن میں جانے اور سونے کی کوشش کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں کیبن کی طرف چل دیا تو سولا کے بیڈ روم کی لائٹ بجھ گئی۔ شاید اس نے بھی یہی ارادہ کیا تھا۔ میں نے غسل کیا اور کپڑے بدل کر بستر پر لیٹ گیا۔ کچھ دیر کے بعد میں نے بیڈ روم کا دروازہ کھلتے سنا۔ ایک سایہ اندر داخل ہوا۔ یہ سولا تھی۔ چند لمحے ہم ایک دوسرے کو گھورتے رہے پھر سولا میرے قریب آکر بیٹھ گئی۔

"اگر ہمیں یہاں ٹھہرنا ہی ہے۔" وہ سرگوشی میں بولی "تو دشمنوں کی طرح رہنے کی کیا ضرورت ہے۔" اور پھر اپنی بانہیں کھولتے ہوئے وہ مجھ پر جھک گئی۔

○☆○

اپنی نفرت اور غصّے کو آزمانے کے بعد سولا اپنی محبت سے مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کررہی تھی کہ شاید وہ مجھے سیف کھولنے پر آمادہ کرسکے مگر میرے نزدیک یہ ایک یک طرفہ کارروائی تھی۔ سیف مقفل تھا اور اسے مقفل ہی رہنا تھا۔ صبح اٹھ کر حوائج ضروری سے فارغ ہو کر میں لنچ روم میں گیا۔ سولا نے میرے لیے بڑا پُرتکلف ناشتا تیار کیا تھا۔ مجھے دیکھ کر وہ مسکرائی۔

"رات کے واقعے پر کوئی افسوس ہے؟"

"بالکل نہیں۔" میں نے جواب دیا۔

"حیرت تو نہیں ہوئی!"

"بہت زیادہ ہوئی۔"

"مگر اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں تھی۔ جب ہم ایک ہی کشتی کے سوار ہیں تو کب تک الگ الگ رہ سکتے تھے۔" سولا نے کہا۔

ناشتے کے بعد اس نے تجویز کیا کہ میں اس کے ساتھ رہنے لگوں۔ ایک پل کے لیے مجھے جونٹی کا خیال آیا مگر میں نے جلد ہی اسے ذہن سے نکال دیا اور اس کے ساتھ رہنے کی ہامی بھرلی لیکن خود کو خبردار بھی کردیا کہ یہ محض ایک ڈراما ہے۔ اگرچہ دل یہی چاہ رہا تھا کہ کاش یہ ڈراما نہ ہوتا۔ ناشتے کے بعد میں نے ایک بار پھر جارج کا ذکر چھیڑا۔

"مجھے اس کی فکر نہیں ہے۔" سولا نے جواب دیا "دس بیس ڈالر دے دوں گی۔ اسے کچھ رقم دے دی جائے تو وہ پھر پریشان نہیں کرتا اور ہم اس حیثیت میں ہیں کہ اسے کچھ رقم دے سکیں۔"

"اتنے یقین سے مت کہو۔" میں نے کہا "وہ خطرناک آدمی ہے۔ تم نے رقم دے کر اس کا منہ بند کرنا شروع کیا تو وہ بار بار مانگنے آتا رہے گا۔"

"میں اس سے نمٹ سکتی ہوں۔ اسے مجھ پر چھوڑ دو۔" سولا نے جواب دیا۔

گزشتہ دنوں کی جلنے والی گرم ہوائیں گزر چکی تھیں۔ تھوڑی خنکی آگئی تھی چنانچہ آکلینڈ سے آنے والے ٹریفک میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ باقی دن ہم کافی مصروف رہے۔ شام کے سات بجتے بجتے ٹریفک آنا رُک گیا۔ یہ فرصت غنیمت جانتے ہوئے میں نے سولا کو آغوش میں لے لیا مگر عین اس وقت کچن کا دروازہ کھلا اور جارج اندر آیا۔ میں نے جلدی سے سولا کو چھوڑ دیا مگر اسے جو کچھ دیکھنا تھا' دیکھ چکا تھا۔ میں گھبرا گیا مگر سولا پوری طرح پُرسکون تھی۔

"ہیلو جارج!" اس نے رسمی لہجے میں کہا "کیسے آنا ہوا۔ کیا چاہیے؟"

"کیا اس آدمی نے نہیں بتایا تھا کہ میں آیا تھا۔" جارج نے میری طرف اشارہ کیا "تمہیں جونٹی کا کوئی خط ملا!"

"وہ وہاں بہت مصروف ہے۔ مجھے امید نہیں اسے خط لکھنے کا وقت ملتا ہوگا؟"

"اس آدمی نے تمہیں میری پنشن کے کاغذات کے بارے میں نہیں بتایا؟"

"کیا نہیں بتایا؟"

"میں ان پر جونٹی کے دستخط کرانا چاہتا ہوں۔"

"کوئی بھی وکیل یا بینک آفیسران پر دستخط کرسکتا ہے۔" سولا نے کہا۔

"اگر میں کسی اور سے دستخط کراؤں گا تو میری پنشن روک لی جائے گی پھر میرا گزارا کیسے ہوگا؟"

"مجھے نہیں معلوم جونٹی کہاں ہوسکتا ہے۔" سولا نے بے پروائی سے شانے اُچکائے "وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کررہا ہے۔ تمہیں انتظار کرنا پڑے گا۔"

جارج بے چینی سے کبھی ایک کبھی دوسرے پیر کے سہارے کھڑے ہونے کی کوشش کررہا تھا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ سولا کے سامنے وہ کچھ گھبرایا ہوا ہے۔ سولا کا غیر متعلق سرد رویّہ اور گھورتی ہوئی نظریں اسے پریشان کررہی تھیں "اس صورت میں مجھے ایری زونا پولیس کو خط لکھنا پڑے گا کہ وہ جونٹی کی تلاش میں میری مدد کرے۔"

اگر جارج کو امید تھی کہ اس کی یہ بات سولا پر کسی ردِّعمل کا باعث بنے گی تو اسے مایوسی ہی ہوئی ہوگی۔ سولا نے کوئی ردِّعمل ظاہر نہیں کیا' وہ اب بھی بے پروا نظر آرہی تھی۔

"تمہاری مرضی جس کو چاہو لکھو' مجھے کیا۔" سولا نے جواب دیا "میں تو یہ بھی نہیں جانتی کہ جونٹی ضرور ایری زونا میں ہی ہوگا۔ تمہارے لیے مناسب یہی ہوگا کہ کسی بینک افسر سے دستخط کرالو۔ اگر تم اتنے ہی ضرورت مند ہو تو میں تمہیں کچھ دے سکتی ہوں۔"

یہ الفاظ بڑی مہارت سے کہے گئے تھے۔ میں سوچ رہا تھا' سولا شروع سے ہی جارج سے بات کرتی تو اچھا تھا۔ میرا رویّہ اگر جارج کو شبہے میں مبتلا کرنے والا تھا تو سولا کے طرزِ عمل نے اسے الجھا دیا تھا۔ وہ فیصلہ نہیں کرسکتا تھا کہ کیا سمجھے اور کیا نہ سمجھے۔

"تم مجھے کتنی رقم دے سکتی ہو؟" جارج نے بڑے اشتیاق سے پوچھا۔

"زیادہ خوش مت ہو۔" سولا نے جواب دیا "میں دس ڈالر تک دے سکتی ہوں۔"

"اس سے تو کچھ بھی نہیں ہوگا۔" جارج کا منہ لٹک گیا "کم سے کم بیس ڈالر تو دو۔"

"مفت کے مال پر ہمیشہ تیز دانت رکھتے ہو۔" سولا نے پانچ پانچ ڈالر کے تین نوٹ نکالے "میں اس سے زیادہ نہیں دے سکتی۔ تم جانتے ہو جونٹی تمہیں بالکل پسند نہیں کرتا۔"

جارج نے نوٹ جھپٹ کر اپنی جیب میں رکھ لیے۔

"تم بڑی سخت مزاج عورت ہو سولا۔" اس نے کہا "میری خوش قسمتی ہے کہ میں تمہارا شوہر نہیں ہوں۔ مجھے یقین ہے جونٹی ایک نہ ایک دن تم سے شادی کرنے پر ضرور پچھتائے گا۔"

"تمہاری پروا کسے ہے جو چاہے سمجھو۔" سولا نے قدرے غصّے سے کہا "اب دفع ہوجاؤ اور دوبارہ پریشان کرنے مت آنا۔"

"میں جا رہا ہوں مگر تم دونوں ہوشیار رہنا۔ یہاں جو کچھ ہو رہا ہے۔ جونٹی اسے پسند نہیں کرے گا۔"

"اسے ٹھوکریں مار کر باہر نکال دو۔" سولا نے میری طرف دیکھا "میں اس کی بہت بکواس سُن چکی ہوں۔"

میں جارج کی طرف بڑھا تو وہ پلٹ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ ساتھ ہی اس کا کتا بھی۔

"اس نے ہمیں ہم آغوش دیکھ لیا ہے۔" میں نے کہا۔

"تو کون پروا کرتا ہے۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ میں اس سے نمٹ لوں گی۔"

"وہ جلد مزید رقم کے مطالبے کے ساتھ واپس آئے گا۔"
"اوہ ختم بھی کرو۔ وہ جب بھی آیا میں اس سے نمٹ لوں گی۔" سولا نے جواب دیا۔

○☆○

دو ہفتے گزر گئے اور جارج کی صورت نہیں دکھائی دی۔ ہم اس دوران کافی مصروف رہے۔ کئی لوگوں نے جونٹی کے بارے میں پوچھا مگر وہ سب یہ.... سن کر مطمئن ہو گئے کہ جونٹی ایک دوسرا سروس اسٹیشن خریدنے ایری زونا گیا ہے۔ دو تین نے مجھے اور سولا کو عجیب نظروں سے گھور کر بھی دیکھا۔ غالباً وہ سوچ رہے تھے کہ ہم دونوں یہاں اکیلے کیا کچھ نہیں کر رہے ہوں گے۔ سولا کو اس کی کوئی پروا نہیں تھی مگر میں ضرور پریشان ہو جاتا تھا۔ ہمارا ایک معمول مقرر ہو گیا تھا۔ لنچ روم اور پیٹرول پمپ ہم دونوں مل کر سنبھالتے تھے۔ ایک بجے کام بند کر دیتے تھے اور رات بنگلے میں ساتھ بسر کرتے تھے۔ مجھے جونٹی کے بیڈ روم میں رات گزارنا پسند نہیں تھا مگر سولا اتنی زیادہ کشش رکھتی تھی کہ میں اس سے دور رہنا نہیں چاہتا تھا۔ ان دو ہفتوں میں مجھے محسوس ہوا کہ میں رفتہ رفتہ سولا کی محبت میں گرفتار ہوتا چلا جا رہا ہوں۔ یہ تک سوچنے لگا تھا کہ اگر میں ہمیشہ کے لیے اس کے ساتھ رہنے لگوں تو کتنا اچھا ہو گا۔ ایک صبح سولا نے مشورہ دیا کہ ہم کسی کو ملازم رکھ لیں تو اچھا ہو گا۔ اس طرح ہمیں کبھی کبھی ونٹ ورتھ جا کر گھومنے کا موقع مل جائے گا۔ خیال بہت پُرکشش تھا مگر میں جانتا تھا کہ ایسا کرنا خطرناک ہو گا۔ نہ صرف اس لیے کہ جس طرح ہم رہ رہے تھے اس میں تیسرے آدمی کی موجودگی بھانڈا پھوڑ سکتی تھی بلکہ اس لیے بھی کہ ہمیں ونٹ ورتھ میں ایک ساتھ دیکھ کر لوگوں کے شبہات کو زبان مل جاتی۔

"تھوڑا صبر اور کرو۔ پھر میں کوئی نہ کوئی حل تلاش کر لوں گا۔" میں نے جواب دیا۔

"اچھی بات ہے۔" سولا نے کہا "کیا آج تم میری جگہ بازار چلے جاؤ گے مجھے کچھ چیزیں تیار کرنا ہیں۔"

میں بغیر سوچے سمجھے اثبات میں جواب دینے ہی والا تھا کہ رُک گیا۔ ایک دم سے میرے ذہن میں شبہ پیدا ہوا۔ کہیں یہ مجھے راستے سے ہٹانے کا بہانہ تو نہیں ہے۔ سولا کے لیے یہ مشکل نہیں تھا کہ ٹروبیکا اسپرنگ سے کسی سیف کے ماہر کو بُلا کر جونٹی کے سیف کو کھولنے کی کوشش کرے۔ عین ممکن تھا کہ جب میں ونٹ ورتھ کی مارکیٹ سے ضروری اشیا خرید کر واپس آؤں تو وہ جونٹی کی دولت لے کر فرار ہو چکی ہو۔

"میرے خیال سے میرا جانا مناسب نہیں ہو گا۔" میں نے جواب دیا "ونٹ ورتھ میں جتنا کم لوگوں کی نظروں میں آؤں اتنا ہی اچھا ہے۔ تم پائیاں بنا کر اوون میں رکھ دینا۔ ان کی دیکھ بھال میں کر لوں گا۔"

"جیسی تمہاری مرضی۔" سولا کے انداز سے کچھ ظاہر نہیں ہوا کہ اسے میرا جواب سن کر مایوسی ہوئی ہے "میں تم سے محبت کرتی ہوں اور میں بھی نہیں چاہتی کہ تم ونٹ ورتھ جا کر کسی خطرے سے دوچار ہو جاؤ۔"

"اور میں تو تمہارے لیے پاگل ہوں۔" میں نے کہا۔ سولا آگے بڑھ کر مجھ سے لپٹ گئی۔

"میں تمہارے ساتھ بہت خوش ہوں۔" وہ بولی "میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میں کسی آدمی کے ساتھ خوش رہ سکوں گی مگر اس جگہ سے بیزار ہو گئی ہوں۔ یہاں زندگی کا لطف اُٹھانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔"

"میں نے کہا نا کہ تھوڑا صبر اور کر لو۔" میں نے جواب دیا "میں بھی اس جگہ سے تنگ آتا جا رہا ہوں مگر ہم یہاں سب کچھ چھوڑ کر نہیں جا سکتے اور ابھی اس کو فروخت کرنا خطرناک ہو گا۔"

کچھ دیر بعد لنچ روم میں جب ہم ناشتا کر رہے تھے تو سولا نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔

"آخر تمہارا پلان کیا ہے۔ میرا مطلب ہے ابھی نہیں۔ مستقبل میں جب حالات سازگار ہو جائیں گے۔ کیا اس بارے میں سوچا ہے۔"

"ہاں سوچا ہے۔" میں نے جواب دیا "مگر پہلے تم بتاؤ کہ میرے ساتھ شادی کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"میں تیار ہوں۔" سولا مسکرائی "لیکن کیا پہلے ہمیں یہ ثابت نہیں کرنا پڑے گا کہ جونٹی مر چکا ہے۔"

"سردست ہم یہ نہیں کر سکتے۔ ابھی ہمیں کوئی ایسا طریقہ سوچنا ہے کہ کسی پریشانی میں مبتلا ہوئے بغیر یہاں سے نکل جائیں۔ میں برابر غور کر رہا ہوں لیکن کوئی حل سمجھ میں نہیں آتا۔ یہاں سے نکل جائیں تو اپنے آپ کو گم کر سکتے ہیں۔ تب ہم شادی کر لیں گے۔ فلوریڈا میں کوئی ایسا بزنس کرنا پسند کرو گی۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہم سیف میں رکھی دولت سے بزنس اسٹارٹ کریں گے؟"

یہ پہلا موقع تھا کہ اس نے اتنے دن بعد سیف کی دولت کا ذکر کیا تھا اور وہ بھی بڑے سرسری لہجے میں۔ میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا لیکن وہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بات کر رہی تھی۔

"ہاں میرا یہی مطلب ہے۔" میں نے کہا۔

"اور اتنی دولت سے ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں۔" سولا کا چہرہ چمکنے لگا "ہمیں جلد سے جلد ایسا کر لینا چاہیے۔"

"لیکن ہمیں اس جگہ سے چھٹکارا بھی پانا ہے۔"

"اس کا کوئی نہ کوئی طریقہ تو ہو گا۔"

اسی وقت ایک ٹرک پیٹرول لینے آگیا۔ جب میں پیٹرول ڈال چکا تو ٹرک والے نے ناشتے کی خواہش ظاہر کی۔ وہ گیا تو دوسرے ٹرک والے آگئے اور مجھے سولا سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا۔ دوسری

طرف سولا جب پائیاں بنا کر اوون میں رکھ چکی اور لباس بھی تبدیل کرلیا تو اس نے کہا کہ وہ ونٹ ورتھ جارہی ہے۔ لنچ تک واپس آجائے گی اور یہ کہ میں پائیوں کا خیال رکھوں۔ جب وہ چلی گئی تو میں نے ناشتے کے برتن وغیرہ دھوئے۔ میں بڑا اطمینان محسوس کررہا تھا۔ دولت کا سوال ایک بار پھر سامنے آنے پر میرا یہ شبہ ختم ہوگیا کہ وہ کوئی ڈراما کررہی ہے۔ میں سوچنے لگا کہ وہ کیا طریقہ ہوسکتا ہے کہ ہم یہاں سے رخصت بھی ہوجائیں اور کسی کو شبہ بھی نہ ہو مگر میں نے جتنا زیادہ سوچا اتنا ہی معاملہ اُلجھتا گیا۔ مجھے احساس ہوا کہ اس سے بچنے کا کوئی محفوظ راستہ نہیں ہے۔ ہم ایسے جال میں پھنسے ہوئے تھے جس سے نکلنے کے تمام دروازے بند تھے۔ اگر ہمیں محفوظ رہنا تھا تو ہم یہاں سے جانے کی ہمت نہیں کرسکتے تھے۔ میں انہی خیالات میں گم تھا کہ میں نے جارج کو آتے ہوئے دیکھا۔

"تم کیا چاہتے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"تمہیں جونٹی کی کوئی خبر ملی ہے؟"

"نہیں۔"

"کیا سولا یہاں ہے؟"

"وہ ونٹ ورتھ گئی ہے۔" میں نے جواب دیا۔

ہم اس وقت شیڈ میں کھڑے باتیں کررہے تھے۔ جارج کا کُتّا ورک بینچ کے پاس کھڑا تھا اور زمین کو سونگھ رہا تھا۔ جونٹی کی لاش اسی ورک بینچ کے نیچے دفن تھی۔ مجھے اپنے جسم میں سرد لہریں اُترتی محسوس ہوئیں۔

"مجھے پنشن ابھی تک نہیں ملی ہے۔" جارج بولا "اور جو رقم سولا نے دی تھی ختم ہورہی ہے؟"

"تو میں کیا کرسکتا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ کُتّے نے اپنے پنجے سے زمین کھرچنا اور پھر کھودنا شروع کردی۔ جارج نے گھوم کر کتے کی طرف دیکھا۔

"لعنت ہو۔" اس نے کہا "یہ کیا کررہا ہے۔ میں نے کبھی اسے ایسی حرکت کرتے نہیں دیکھا۔" وہ آگے بڑھا اور کتے کو ایک ٹھوکر ماری۔ کُتّا چیختے ہوئے شیڈ کے باہر جاگرا۔

"میری جیب بالکل خالی ہوچکی ہے۔" جارج نے اپنی بات جاری رکھی "کچھ رقم قرض دینے کے بارے میں کیا خیال ہے جیسے ہی مجھے پنشن ملی واپس کردوں گا۔"

وہ باتیں کررہا تھا تو کُتّا پھر شیڈ میں آگیا اور دوبارہ زمین کھودنے لگا۔

"اپنے کُتّے کو دیکھو۔" میں تیزی سے بولا اور لکڑی کا ایک ٹکڑا اٹھا کر کُتّے کی طرف پھینک مارا۔ ٹکڑا کُتّے کے لگا اور وہ چیختے ہوئے دروازے کی طرف بھاگا۔

"ایک بے ضرر جانور سے یہ سلوک کسی طرح مناسب نہیں۔" جارج نے کہا "تمہیں شرم آنا چاہیے۔"

"تم اور تمہارا لعنتی کُتّا دونوں یہاں سے دفع ہوجاؤ۔" میں چیخا۔

جارج اب ورک بینچ کے نیچے کُتّے کے کھودے ہوئے گڑھے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر الجھن کا تاثر تھا "کیا تم نے یہاں کوئی چیز دفن کی ہے؟" اس نے پوچھا۔ میرے جسم میں سرد پسینہ پھُوٹنے لگا۔

"نہیں۔ چلو اب دفع ہوجاؤ۔" میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا مگر جارج جانے کے بجائے جھک کر گڑھے کو دیکھنے لگا۔

"تم نے نہیں تو کسی اور نے یہاں ضرور کچھ دفن کیا ہے۔" جارج گڑھے کو ٹٹولنے لگا۔ کُتّا پھر زمین کھرچنے لگا تھا۔ جارج نے اسے ہاتھ سے الگ ہٹا دیا۔

"ممکن ہے جونٹی نے یہاں اپنی دولت چُھپائی ہو۔" اس نے کہا "اس جیسے احمق سے بالکل یہی بات کرنے کی توقع ہے۔ آؤ دیکھیں تو سہی۔ تمہارے پاس کوئی پھاؤڑا یا کدال ہے؟"

اب میں بے حد خوف زدہ ہوچکا تھا۔ میں آگے بڑھا اور میرے چہرے پر ضرور کوئی ایسا تاثر ہوگا جسے دیکھ کر جارج گھبرا کر جلدی سے پیچھے ہٹا۔

"اچھا۔ اچھا غصّے میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔" اس کے ساتھ کُتّا بھی پیچھے ہٹ رہا تھا "بس یونہی دماغ میں ایک خیال آگیا تھا۔ کچھ خیال مت کرو۔"

"تم جاتے ہو یا میں تمہاری مرمت کروں۔" میں نے غصّے سے کہا۔ جارج اب اپنی کار تک پہنچ گیا تھا۔

"اچھا دوست اگر یہ بات ہے تو پھر یہی سہی۔" وہ بولا "میں سیدھا پولیس کے پاس جارہا ہوں۔ میں اس سے کہوں گا کہ جونٹی کو تلاش کرے۔ جس طرح تم اور وہ آوارہ عورت ایک دوسرے...."

میں ایک جست میں اس کے قریب پہنچ گیا اور اس کے چہرے پر ایک گھونسا رسید کیا۔ جارج پشت کے بل زمین پر گرگیا۔ میں اس قدر غصّے میں تھا کہ یہ بھی نہیں دیکھ سکا کہ اس دوران ایک ٹرک پیٹرول پمپ کے سامنے آکر رکا ہے۔ وہ تو جب اس نے چیخ کر کچھ کہا تب میں اس طرف متوجہ ہوا۔ کتا اپنے مالک کو مار پڑتے دیکھ کر پہلے ہی کار میں جا چھپا تھا۔ ٹرک والا اتر کر تیزی سے میری طرف آیا۔

"اگر تم کسی سے لڑنا ہی چاہتے ہو۔" اس نے کہا "تو ایسے آدمی سے لڑو جو تمہاری ٹکر کا ہو۔"

میں نے چاہا ایک گھونسا اس کے بھی رسید کردوں مگر مجھے اندازہ تھا کہ یہ درست نہیں ہوگا۔ میں نے اپنا غصہ ضبط کیا اور پیچھے ہٹ گیا۔ جارج لڑکھڑاتے قدموں سے کھڑا ہوگیا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔" میں نے ٹرک والے سے کہا "مجھے غصّہ آگیا تھا جس پر مجھے افسوس ہے مگر یہ آدمی ہر ہفتے آکر پریشان کرتا ہے۔ ہمیشہ کچھ نہ کچھ مانگتا رہتا ہے۔ میں اس سے عاجز آگیا

ہوں۔"

"ممکن ہے تم سچ کہہ رہے ہو۔" ٹرک والے کا غصہ غائب ہوگیا "پھر بھی ایک بوڑھے آدمی کو یوں نہیں مارنا چاہیے۔ تو یہ آدمی تمہیں پریشان کرتا ہے۔"

"بہت زیادہ۔ کبھی ہاتھ پھیلانے سے باز نہیں آتا۔" میں نے کہا اور ایک دس ڈالر کا نوٹ نکال کر جارج کو دیتے ہوئے بتایا کہ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں دے سکتا۔ وہ لے اور دفع ہو جائے۔ جارج کار کا انجن اسٹارٹ کرچکا تھا اس نے مجھ سے نوٹ لیا اور اسے موڑتوڑ کر گولی بنائی اور مجھ پر ماردی۔

"میں اس سلوک کے لیے تمہیں مزہ چکھا کر رہوں گا۔" اس نے کہا "میں پولیس میں رپورٹ کروں گا۔" یہ کہتے ہوئے اس نے کار آگے بڑھادی۔

مجھے احساس ہوا کہ جارج کو مار کر میں نے بڑی غلطی کی۔ میرا خیال تھا کہ وہ ایسا بزدل بے غیرت آدمی ہے کہ دس ڈالر پاکر میرا گھونسا بھول جائے گا مگر ایسا نہیں ہوا۔ وہ دس ڈالر کا نوٹ میرے منہ پر مار کر چلا گیا اور اب شاید کسی اور طرح اپنی بے عزتی کا بدلہ لے گا۔ میں نے نوٹ اٹھا کر واپس اپنی جیب میں رکھ لیا۔ میں نے ٹرک والے کو پیٹرول دیا۔ وہ مجھے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ظاہر ہے اس نے بھی جارج کو نوٹ پھینکتے دیکھ لیا تھا۔ ٹرک والا چلا گیا تو میں واپس شیڈ میں جاکر کام کرنے لگا۔ کافی دیر کے بعد میں نے ایک گرد آلودہ لنکن کار پیٹرول پمپ پر رکتے دیکھی۔ اس میں ایک آدمی بیٹھا تھا۔ مجھے وہ کچھ جانا پہچانا معلوم ہوا۔ وہ کار سے اتر کر میری طرف آیا تب میں نے اسے فوراً پہچان لیا۔ وہ آدمی رائے ٹرنکی تھا۔

○☆○

رائے نے بھی مجھے فوراً پہچان لیا۔ ہم بڑی گرم جوشی سے بغل گیر ہوئے۔

"تم یہاں کیا کررہے ہو؟" اس نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا "میرا تو خیال تھا تم ملک سے باہر چلے گئے ہو۔"

"مجھے امید ہے کہ پولیس کا بھی یہی خیال ہوگا۔" میں نے جواب دیا "اندر چلو میں تمہیں کچھ پینے کو دوں۔ ویسے اچانک اس وقت یہاں کہاں سے ٹپک پڑے؟" میں اسے لنچ روم میں لے گیا۔

رائے نے بتایا کہ اس نے جیل سے میرے فرار کی خبر اخبار میں پڑھی تھی۔ میں نے بڑی ہمت اور حوصلے کا مظاہرہ کیا تھا۔ اسے یہ امید نہیں تھی کہ اب زندگی میں کبھی مجھ سے ملاقات ہوگی۔ میں نے اسے بتایا کہ میں میکسیکو جانے کا ارادہ لیے اس مقام پر پہنچا تو اسے ایک بہترین پناہ گاہ پایا اور عارضی طور پر جانے کا ارادہ ملتوی کرکے یہیں رُک گیا۔ قسمت نے بھی ساتھ دیا اور مجھے اس جگہ ملازمت مل گئی۔ میرے پاس مناسب سرمایہ ہوتا تو ضرور ملک سے باہر چلا جاتا لیکن خالی جیب اور خالی ہاتھ مجھے اس سے زیادہ محفوظ کوئی اور جگہ نہیں مل سکتی تھی۔ میں نے سارا الزام اپنے سر لے کر جس طرح اسے بچایا تھا اس کا بھی اس نے بہت شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ اس کے باوجود کہ میں نے اسے بچالیا تھا پولیس کو بھی شبہ تھا اور کارپوریشن کے صدر کو بھی کہ اس چوری کی واردات میں، میں اکیلا نہیں تھا، دوسرا کوئی آدمی ضرور میرے ساتھ تھا اور چونکہ میں اور رائے بچپن سے گہرے دوست چلے آرہے تھے اس لیے اسے نکالا تو نہیں گیا مگر سیف بنانے اور مرمت کرنے کے کام سے ہٹا کر سیف فروخت کرنے کے کام پر لگا دیا گیا۔ گاہکوں کی ایک لمبی فہرست پکڑادی گئی جن کے پاس پُرانے ماڈل کے سیف تھے اور کہا گیا تھا کہ ان سے جا کر ملو اور انہیں نئے ماڈل کے سیف خریدنے پر آمادہ کرو۔ رائے نے اپنی جیب سے فہرست بھی نکال کر دکھائی جس میں پوائنٹ آف نورتھرن کے مالک جونٹی کا نام بھی لکھا تھا۔ رائے نے کہا کہ اب وہ یہاں اس لیے آیا ہے کہ جونٹی کو جس کے پاس پُرانے ماڈل کا سیف ہے۔ نئے ماڈل کا سیف خریدنے پر آمادہ کرے۔

اس موقع پر ایک کیڈلاک کار پیٹرول پمپ پر آکر رکی اور ہارن بجانا شروع کردیا۔ میں نے رائے سے کہا کہ میں کار والے کو پیٹرول دے کر ابھی آتا ہوں۔ میں نے خود بھی اس وقفے کو غنیمت خیال کیا۔ دراصل میں یہ غور کرنے کی مہلت چاہتا تھا کہ... اسے اپنے حالات کے بارے میں کیا بتاؤں اور کیا نہیں۔ کار کی ٹنکی میں پیٹرول بھرتے ہوئے میں اسی بارے میں سوچنے لگا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ میں رائے کو ساری داستان تو نہیں بتا سکتا۔ خاص طور سے جونٹی کی موت کے بارے میں کہ یہ حقیقت میں سولا کا راز تھا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ رائے کو بھی وہی کہانی سُناؤں گا جو دوسروں کو بتا رہا ہوں یعنی جونٹی دوسرا پیٹرول پمپ خریدنے گیا ہے اور دو ماہ سے قبل واپس نہیں آئے گا چنانچہ کار والے کو پیٹرول دے کر میں واپس لنچ روم میں گیا تو یہی کہانی دُہرادی۔

"تمہارا مطلب ہے میں نے اتنی دور کا سفر بیکار ہی کیا۔" رائے منہ بنا کر بولا "اچھا اس کی بیوی کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ کیا وہ نیا سیف خریدنے پر تیار ہوجائے گی؟"

"کوئی امید نہیں۔" میں نے جواب دیا "یہاں سب کچھ جونٹی کی مرضی سے ہوتا ہے۔"

"میں بہت ہی ناکام سیلز مین ہوں۔" رائے نے گہری سانس بھرلی "مجھے یہ کام شروع کئے سات ہفتے ہوچکے ہیں اور ابھی تک ایک بھی سیف نہیں بکا ہے۔ اس ماہ کے آخر میں جب میری سیلز رپورٹ پیش ہوگی تو سب سے خراب نظر آئے گی۔ مجھے کوئی خوش فہمی نہیں ہے۔ وہ لوگ مجھے بلا تامل نکال باہر کریں گے۔"

"تو کیا ہوا۔ لارنس کمپنی سے زیادہ اچھی سیف کمپنیاں ہیں۔" میں نے جواب دیا "مجھے تو یہی حیرت ہے کہ تم نے سیلز مینی منظور کیوں کرلی۔ پہلے ہی ملازمت چھوڑ کر دوسری اچھی کمپنی میں

کیوں نہیں چلے گئے۔"
"غلط سوچ رہے ہو۔ دوسری کمپنی یہ جاننا چاہے گی کہ میں نے لارنس کارپوریشن کیوں چھوڑی۔ وہ لارنس کارپوریشن سے معلوم کرے گی اور اسے پتا لگ جائے گا کہ مجھ پر ایک سیف چوری میں شامل ہونے کا شبہ ہے۔ اس کے بعد کوئی کمپنی مجھے ملازمت نہیں دے سکتی۔"
"تو اب تم کیا کرو گے؟"
"پتا نہیں۔ میں سیف کا ماہر اور تجربہ کار کاریگر ہوں لیکن اس کے سوا اور کچھ نہیں کرسکتا۔ مزید یہ کہ میری عمر پینتیس سال ہوچکی ہے' اس عمر میں اپنی مقررہ جاب تبدیل کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔" رائے نے کہا اور اپنی گھڑی دیکھی "لنچ ٹائم ہورہا ہے۔" اس نے کہا "مجھے بھوک بھی لگی ہے۔ کچھ کھانے کو ہے تو لاؤ۔"
میں نے اسے کھانا دیا۔ کچھ اور گاہک بھی آگئے تو میں ان میں مصروف ہوگیا۔ کچھ دیر کے بعد میں نے سولا کو آتے دیکھا۔ رائے کو بتایا کہ مسز جونٹی واپس آرہی ہیں۔ دبی آواز میں یہ بھی کہہ دیا کہ میں یہاں بیٹمور کے نام سے معروف ہوں اس لیے وہ مجھے میرے اصلی نام سے پکارنے کی غلطی نہ کرے۔ یہ کہہ کر میں کچن میں چلا گیا۔ سولا پہلے بنگلے میں گئی پھر عقبی دروازے سے کچن میں آئی۔ دو چار باتوں کے بعد میں نے اسے بتایا کہ میرا ایک پرانا دوست اچانک آگیا ہے' وہ جونٹی کے پاس ایک نیا سیف خریدنے کے سلسلے میں بات کرنے آیا ہے۔ مگر میں نے اسے بتا دیا کہ جونٹی باہر گیا ہوا ہے۔ اور دو ماہ میں واپس آئے گا۔ سولا چونکی اور پوچھا کہ کیا میں اس دوست پر اعتبار کرسکتا ہوں۔ میں نے بتایا کہ وہ میرا بہترین دوست ہے اور ہر طرح قابلِ اعتبار ہے۔ اس وقت کسی نے کچن کاؤنٹر پر ہاتھ مارا۔ میں کچن سے نکل کر لنچ روم میں آگیا۔ وہ ایک چھوٹے قد کا موٹا آدمی تھا۔ اس نے پوچھا کہ اس کے بیس آدمیوں کی پارٹی ہے' کیا ان کے لیے کھانے کا انتظام ہوسکتا ہے۔ میں نے اثبات میں جواب دے دیا۔ وہ سیاحوں کی پارٹی تھی۔ لنچ روم بھر گیا۔ میں اور سولا نے مل کر انہیں کھانا سرو کرنے کی پوری کوشش کی پھر بھی کچھ نہ کچھ دیر ہونا تو لازمی تھی۔ اسی وقت پیٹرول پمپ پر دو تین ٹرک والے آگئے اور ہارن بجانے لگے۔ رائے کھانا کھا چکا تھا۔ اس نے یہ صورتِ حال دیکھی تو بولا کہ اگر میں اجازت دوں تو وہ پیٹرول پمپ سنبھال سکتا ہے۔ میں نے اجازت دے دی۔ وہ ٹرک والوں سے نمٹنے چلا گیا۔ اگلے ڈیڑھ گھنٹے تک ہم سب بہت مصروف رہے۔ آنے والوں کی آمد کچھ رکی تو ذرا سکون کی سانس لی۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ رائے کس طرح کام کررہا ہے' میں نے لنچ روم کی کھڑکی سے جھانکا۔ اسی وقت سولا بھی کچن سے نکل کر آگئی۔ اس نے بھی رائے کو دیکھا۔ پیٹرول پمپ پر آگے پیچھے تین کاریں کھڑی تھیں۔ رائے بڑی پھرتی سے انہیں پیٹرول دے رہا تھا۔ ونڈ شیلڈ صاف کررہا تھا۔ آئل چیک کررہا تھا۔

"یہ کون ہے؟" سولا نے پوچھا۔
"میں تمہیں اسی دوست کے بارے میں بتا رہا تھا۔" میں نے جواب دیا "اس کا نام رائے ٹریکی ہے۔ اس نے ہجوم کے دوران تعاون کی پیشکش کی اور میں نے شکریے کے ساتھ قبول کرلیا۔ تمہاری کیا رائے ہے؟"
"کام تو اچھا کررہا ہے۔" سولا نے کہا۔ اس کے لہجے میں کوئی ایسی بات تھی کہ میں نے چونک کر اسے گھورا۔ وہ بڑی گہری نظروں سے رائے کو دیکھ رہی تھی۔
"کیا یہ یہاں ملازمت کرنا چاہے گا؟" اس نے پوچھا "ہمیں ایک آدمی کی ضرورت ہے اور اگر تمہیں اس پر اعتبار....."
"میں بھی یہ ہی کہنے والا تھا۔" میں نے بات کاٹی "رائے بالکل میرے بھائی کی طرح ہے۔ میں نے اس سے یہ تو کہہ دیا ہے کہ جونٹی گیا ہوا ہے۔ اب اس سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ کسی عورت کے ساتھ چلا گیا ہے۔ رائے یقین کرلے گا پھر ہم اسے بتا دیں گے کہ میں اور تم ساتھ رہ رہے ہیں۔ وہ سمجھدار ہے سمجھ جائے گا۔ لیکن ممکن ہے وہ یہاں ٹھہرنا نہ چاہے۔ البتہ اگر رک گیا تو تم سے عشق نہیں جھاڑے گا۔ جب سے اس کی شادی ناکام ہوئی ہے اسے عورتوں سے کوئی دلچسپی نہیں رہی ہے۔"
"وہ لنچ روم کی طرف آرہا ہے۔" سولا بولی "تم اس سے پوچھ کر دیکھو۔"
رائے اندر داخل ہوا۔ وہ سولا کو دیکھ کر ٹھٹک گیا۔ میں نے اس کی آنکھوں میں حیرت اور تعریف کا تاثر دیکھا۔ سولا کا اوور آل گندہ ہورہا تھا مگر اس سے اس کی جاذبیت میں کمی نہیں آئی تھی۔ میں نے ان دونوں کو متعارف کرایا۔ سولا نے رش کے اوقات میں مدد کرنے پر اس کا شکریہ ادا کیا۔ رائے بولا کہ اسے کام کرکے بڑی خوشی ہوئی ہے۔
"کیا خیال ہے اگر تم یہیں ٹھہر جاؤ تو۔" میں نے کہا "بنگلے کے سامنے ایک کیبن ہے تم اس میں رہ سکتے ہو اور اس جاب سے تمہیں چالیس ڈالر فی ہفتہ کی آمدنی بھی ہوتی رہے گی۔ کیا خیال ہے؟"
"اگر تم میری ضرورت محسوس کرتے ہو۔" رائے نے مسکراتے ہوئے سولا کی طرف دیکھا "تو میں ضرور ٹھہر جاؤں گا۔"
"ہم لوگ پہلے ہی ایک آدمی کی ضرورت محسوس کررہے تھے۔" سولا نے کہا۔
"بس تو پھر مجھے کوئی انکار نہیں۔"
اسی وقت ایک فورڈ اسٹیشن ویگن پیٹرول پمپ پر آکر رکی اور ہارن بجایا۔
"کیا خیال ہے باس۔" رائے نے مسکراتے ہوئے مجھ سے کہا "میں اسے دیکھ لوں۔"
"اسے میں دیکھ لوں گا۔" میں نے جواب دیا "تم لوگ باتیں

کرو۔" اور پھر سولا کی طرف دیکھا "ہم دونوں اسکول کے زمانے سے دوست ہیں۔ میں اسے بھائی کی طرح سمجھتا ہوں۔ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔"

"یہ سچ ہے۔" رائے نے میرے کندھے پر ہاتھ مارا "ہم بالکل بھائیوں کی طرح ہیں۔"

○☆○

رات کے دس بجے جب گاہکوں کی آمد تقریباً بند ہوگئی تو ہم تینوں کھانے کے لیے بیٹھے، بڑا عجیب سا لگ رہا تھا کہ سولا میرے برابر اور رائے ہمارے بالمقابل بیٹھا تھا۔ رائے یہ ملازمت پاکر بہت خوش تھا۔ اچانک سولا نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ سیفوں کے بارے میں کچھ معلومات رکھتا ہے۔ اس پر رائے نے بتایا کہ وہ اور میں پورے ملک میں سیفوں کے سب سے اچھے اور ماہر کاری گر ہیں۔ بلکہ میں اس سے زیادہ اچھا کاری گر ہوں۔ میرے خیال سے یہ موضوع خطرناک تھا چنانچہ میں نے کچھ اور باتیں چھیڑ دیں۔ رائے ایک بار پھر اپنی ملازمت کے ذکر پر آگیا۔

"مجھے یہ جگہ بہت پسند آئی ہے۔" اس نے سولا سے کہا "لیکن جب مسٹر جونٹی واپس آئیں گے تو مجھے نکال تو نہیں دیں گے؟"

"مجھے یقین نہیں کہ اب وہ کبھی واپس آئے گا۔" سولا موقع مناسب پاکر بول اٹھی۔

"کیا تم دونوں کے درمیان کوئی جھگڑا ہوگیا ہے؟" رائے نے پوچھا۔

"بس وہ ہی معمول کا قصہ۔" سولا نے سرسری لہجے میں جواب دیا "میں نے ابھی کسی کو بتایا نہیں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اب وہ واپس نہیں آئے گا۔"

"مجھے افسوس ہے کہ....." رائے نے ہمدردی ظاہر کرنا چاہی۔

"تمہیں افسوس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" سولا نے مسکراتے ہوئے بات کاٹی "بات یہ ہے کہ جیک اور میں...."

وہ کہتے کہتے معنی خیز انداز میں خاموش ہوگئی پھر ایک دم ہی بولی "بہرحال یہ اچھی بات ہے کہ میرا شوہر یہ جگہ میرے لیے چھوڑ گیا ہے۔"

رائے نے میری طرف دیکھتے ہوئے سرہلایا۔

"پھر تو میرے دوست تم بہت ہی خوش قسمت آدمی ہو۔" اس نے کہا۔

ہم لوگ کھانا کھا چکے تھے۔ میں کھڑا ہوگیا۔

"آؤ میں تمہیں تمہارا کیبن دکھادوں۔" میں نے کہا۔ رائے بھی اُٹھ کھڑا ہوا اور سولا سے مخاطب ہوا۔

"بہت ہی لذیذ کھانے کے لیے شکریہ مسز جونٹی۔"

"بہتر ہوگا کہ تم مجھے میرے نام سے پکارو۔" سولا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اچھی بات ہے۔ کیا کھانے کے برتن دھونے میں میری مدد کی ضرورت ہے؟" رائے نے پوچھا۔

"وہ میں کرلوں گی۔ تم جیک کے ساتھ جاؤ۔"

میں اور رائے کیبن کی طرف چلے تو رائے نے ایک بار پھر میری خوش قسمتی پر مبارک باد دی۔ وہ کیبن دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ بیڈ روم کی کھڑکی سے اس نے بھی سولا کا بیڈ روم دیکھ لیا اور پوچھا کہ کیا میں اب اس کے کمرے میں رہتا ہوں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ رائے اچانک کہنے لگا کہ جونٹی ضرور کوئی احمق آدمی ہوگا کہ ایسا اچھا بزنس اور سولا جیسی عورت کو کسی دوسری عورت کے لیے چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے ٹالنے کے لیے کہا کہ سولا اس سے بیس سال عمر میں کم تھی۔ ممکن ہے وہ اسے خوش نہیں رکھ سکتا ہو اور پھر اپنی جیسی کسی عورت کو پسند کرلیا ہو۔ اس کے علاوہ سولا ایسی عورت نہیں جس کے ساتھ زندگی گزارنا آسان ہو۔ رائے نے جواب دیا اگر ایسی بات ہے تو جونٹی کسی دوسری عورت کے ساتھ بھاگا کیوں۔ کہیں زیادہ آسان اور مفید یہ ہوتا کہ سولا کو طلاق دے دیتا اور اپنی پسند کی عورت کے ساتھ یہاں آرام سے رہتا۔ رائے بے وقوف نہیں تھا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ وہ میرے اور سولا کے بیان کردہ عذر سے مطمئن نہیں۔ پھر بھی میں نے جواب دیا کہ یہ بات کہنا جتنا آسان ہے، کرنا اتنا ہی مشکل ہے۔ شوہر جب بھی چاہے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتا اس میں عملاً کئی مشکلات ہیں۔ اس پر رائے نے پوچھا کہ جونٹی کو گئے کتنے دن ہوگئے ہیں؟ میں نے بتایا، چار یا پانچ ہفتے۔ اور اس دوران جونٹی کی کوئی خبر نہیں ملی؟ یہ اس کا اگلا سوال تھا۔ میں نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر رائے نے پوچھا کہ سولا کو کیسے معلوم ہوا کہ جونٹی سچ مچ کسی عورت کے ساتھ گیا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ سولا کو اس کا یقین ہے۔ اس نے نفی میں سرہلایا۔ بولا کہ..... جونٹی کبھی... واپس آسکتا ہے اور وہ آیا اور اس نے تمہیں اور سولا کو ایک ساتھ رہتے ہوئے دیکھا تو کیا ہوگا۔ میں نے کہا، نہیں اب وہ واپس نہیں آئے گا پھر رائے نے سروس اسٹیشن کی آمدنی کے بارے میں سوال کیا۔ اس کا خیال تھا کہ یہ جگہ سونے کا انڈا دینے والی مرغی کی طرح ہے۔

پہلے میرا اندازہ بھی یہی تھا لیکن حقیقت یہ نہیں تھی۔ جونٹی کی بیشتر آمدنی اسکریپ کو کار آمد بنا کر حاصل ہوئی تھی۔ اس کا انکشاف جونٹی کی موت کے ایک ہفتے بعد ہوگیا تھا اور اسکریپ کو کار آمد بنانے کا ہنر ایسا تھا جس سے نہ میں واقف تھا نہ سولا۔ جونٹی کے مرنے سے اسکریپ کا بزنس تو ایک دم ٹھپ ہوگیا تھا۔ اب آمدنی کا انحصار لنچ روم، پیٹرول پمپ اور کاروں، ٹرکوں کی مرمت پر رہ گیا تھا اور یہ بہت ہی ناکافی تھا۔ ایک ہفتے میں ۲۰۰ ڈالر سے زیادہ منافع نہیں ہوتا تھا۔ جسے ہم نصف نصف تقسیم کرلیتے تھے۔ میرا کوئی خرچ نہیں تھا اس لیے میں یہ آمدنی اپنی پہلے سے پس

انداز رقم میں شامل کردیتا تھا۔ سولا اپنے حصّے کا کیا کرتی ہے‘ یہ میں نے اس سے کبھی پوچھا نہیں۔ جب میں نے رائے کو اس کے سوال کے جواب میں ۲۰۰ ڈالر فی ہفتہ کی رقم بتائی تو رائے نے برا سا منہ بنایا۔

”میرا اندازہ اس سے کہیں زیادہ تھا۔“ رائے نے جواب دیا ”ایسا کوئی راستہ ضرور ہوگا جس پر چل کر کئی گُنا زیادہ رقم حاصل کی جاسکتی ہو۔“

”تم غلطی پر ہو۔“ میں نے کہا ”یہ جگہ اتنی الگ تھلگ اور سنسان ہے کہ کوئی کامیاب بزنس نہیں کیا جاسکتا۔“

”لیکن اہم نکتہ تو یہی ہے۔“ رائے نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا ”کیا تم نہیں دیکھ سکتے کہ کوئی ریکٹ شروع کرنے کے لیے یہ مقام بہترین ہے۔“

”کیا مطلب؟“

”تم ساری زندگی یہاں قید ہونا نہیں چاہو گے۔“ رائے نے جواب دیا ”میں اور تم ہمیشہ بڑی دولت کمانے کا خواب دیکھتے رہے ہیں۔ ہم مل کر کوئی ایسا پلان بناسکتے ہیں جو اس جگہ کو سونے کی کان بنادے۔“

”کیسا پلان؟“ میں نے رائے کو گھور کر دیکھا۔

”میں صرف امکان کی بات کررہا ہوں‘ میکسیکو کے باشندوں کو اسمگل کرنے کا دھندا کیا جاسکتا ہے۔ تم انہیں یہاں لاکر چُھپا سکتے ہو اور پھر انہیں ملک کے اندر روانہ کرسکتے ہو۔ اس طرح ایک آدمی سے کم سے کم دو سو ڈالر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ کیا تم نے اس پر غور کیا ہے؟“

”اگر تم نے میری طرح فرن ورتھ کے جیل کیمپ میں چند ماہ گزارے ہوتے تو یہ بات منہ سے نہ نکالتے۔“ میں نے جواب دیا۔

”میں جانتا ہوں کہ تمہارے جذبات کیا ہوں گے۔“ رائے مسکرایا ”مگر ہم نے وہ کام غلط طور پر کرنا چاہا تھا۔ ہم نے اناڑیوں کی طرح عمل کیا۔ ہمیں اس آدمی کو پری نقل و حرکت کی نگرانی کرنا چاہیے تھی۔ معلوم کرنا چاہیے تھا کہ عادتاً اس کے معمولات کیا ہیں۔ ہم نے اس کی غلط منصوبہ بندی کی تھی۔“

”مجھ سے پوچھو تو ہمیں اس چوری کا ارادہ ہی نہیں کرنا چاہیے تھا۔“ میں نے کہا ”ہم نے مصیبت کو دعوت دی اور وہ آگئی۔ کم سے کم میری حد تک۔ اب یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ میں آئندہ کسی بھی قسم کے ریکٹ میں شامل ہونا نہیں چاہتا۔“

”میں سمجھتا ہوں لیکن میں ابھی تک دولت حاصل کرنے کی خواہش پر قابو نہیں پاسکا ہوں۔ جلد یا بدیر میں ضرور کسی بڑی دولت پر ہاتھ مارنے کی کوشش کروں گا اور یہ کوشش میں نے اگر ابھی نہیں کی تو کبھی نہیں کرسکوں گا۔“

”یہ دولت تم یہاں نہیں حاصل کرسکتے‘ یہ اچھی طرح جان لو۔“

”اچھی بات ہے۔“ رائے نے کندھے اُچکائے ”ہم ہر قسم کے ریکٹ سے باز آئے لیکن یہ بتاؤ کہ۔۔۔ کیا تمہیں دولت حاصل کرنے کی کوئی آرزو نہیں؟“

”نہیں۔“ میں نے جواب دیا ”فرن ورتھ نے مجھ سے مکمل توبہ کرالی ہے اور تم پر جو گزر رہی ہے اس سے تمہیں بھی سبق لینا چاہیے تھا۔“

اسی گفتگو کے دوران رائے اپنے سوٹ کیس اور ہولڈال سے کپڑے اور دوسری چیزیں نکال کر الماری کی مختلف درازوں میں رکھتا جارہا تھا۔ اس نے رومال اور جرابیں رکھنے کے لیے ایک دراز کھولی اور اس کے اندر ہاتھ ڈالا تو چونک گیا۔

”لعنت ہو۔“ اس کے منہ سے نکلا ”یہ کیا ہے؟“ مجھے اس کے لہجے نے ہی چونکا دیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں اعشاریہ ۴۵ بور کا ریوالور دیکھ کر میرا دل دھک سے رہ گیا۔ یہ وہ ریوالور تھا جس کی گولی سے جونٹی کو ہلاک کیا گیا تھا۔ میں بھول ہی گیا تھا کہ اسے میں نے سولا سے لے کر یہاں دراز میں رکھ دیا ہے۔

”یہ جونٹی کا ریوالور ہے۔“ میں نے بمشکل خود پر قابو پاکر سرسری لہجے میں کہا ”یہ اس کے جانے کے بعد دراز میں ملا تھا۔ میں نے اسے وہیں رہنے دیا۔“

رائے کچھ دیر ریوالور کو غور سے دیکھتا رہا۔ پھر چیمبر کھول کر دیکھا۔ اس کی نال سونگھی۔

”اسے ابھی حال ہی میں چلایا گیا ہے۔“ اس نے کہا اور گولی کا خالی خول نکال کر بستر پر ڈال دیا ”کیا تمہیں یہ بات معلوم تھی؟“ پھر اس نے غور سے میری طرف دیکھتے ہوئے پوچھا ”کون مارا گیا ہے جیک؟“

اس کی نظروں سے نظریں ملانا انتہائی مشکل تھا مگر میں اس میں کامیاب رہا۔

”کوئی نہیں مارا گیا ہے۔“ میں نے کہا ”جونٹی بازوں اور شکروں کو شکار کرتا ہے۔ اس نے کسی باز پر گولی چلائی ہوگی مگر پھر ریوالور صاف کرنا بھول گیا ہوگا۔“

”بازوں پر گولی چلاتا تھا اعشاریہ ۴۵ بور کے ریوالور سے!“ رائے نے ریوالور الماری کے اوپر رکھ دیا ”کیا وہ کوئی اچھا نشانے باز تھا؟“

”میری موجودگی میں تو وہ کبھی کسی کو شکار کر نہیں سکا۔“ میں نے ریوالور اٹھا کر ہپ پاکٹ میں رکھ لیا ”بہت رات ہوگئی ہے۔ اچھا اب میں چلتا ہوں۔ تمہیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے۔“

”بالکل نہیں۔“ رائے کی آواز سپاٹ تھی جس نے مجھے مضطرب کردیا ”رات کی ڈیوٹی کون دیتا ہے؟“

”ہم باری باری سے دیں گے۔ آج کی رات میں دیکھ لوں گا۔ کل تمہاری ڈیوٹی ہوگی۔“

"ٹھیک ہے.... اور جیک....." میں دروازے تک پہنچ گیا تھا۔ اس نے .... گھوم کر اسے دیکھا "ریوالور صاف کرلینا۔" وہ بولا "ریوالور کو اس حالت میں چھوڑنا خطرناک ہو سکتا ہے۔"

"تمہارا مشورہ بہت مناسب ہے۔" میں نے جواب دیا مگر نظریں نہیں ملا سکا "اچھا۔ گڈ نائٹ۔"

میں بنگلے میں داخل ہوا۔ سولا بیڈ روم میں کپڑے بدل رہی تھی۔ میں نے ریوالور الماری کی اوپری دراز میں رکھ دیا۔ سولا کی پشت میری جانب تھی اس لیے وہ مجھے ریوالور رکھتے نہیں دیکھ سکی۔ میں نے دل میں سوچا کہ ریوالور کو کل صاف کرلوں گا۔ سولا نے رائے کا ذکر چھیڑ دیا۔ رائے اسے پسند آیا تھا۔ مجھے ایسا کوئی اندیشہ نہیں تھا پھر بھی میں نے سولا کو دوبارہ بتانا مناسب سمجھا کہ جب سے رائے کی بیوی اسے چھوڑ کر گئی ہے، رائے کو عورتوں سے کوئی دلچسپی نہیں رہی ہے۔

"ہر آدمی کو عورت سے دلچسپی ہوتی ہے۔" سولا نے کہا "مگر اس کا انحصار عورت پر ہوتا ہے۔"

"میں رائے کو تیس سال سے جانتا ہوں۔" میں نے جواب دیا "اس کی زندگی میں صرف ایک عورت آئی تھی جس سے اس نے محبت اور پھر شادی کی مگر دو سال ہی میں اس سے عاجز آگیا۔"

"تب وہ کچھ زیادہ اچھی نہیں رہی ہوگی۔" سولا نے کہا پھر پوچھا "تم ایک بجے تک ڈیوٹی دو گے؟"

"ہاں۔" میں نے اسے اپنے سے قریب کرلیا ـــــ "فکر مت کرو میں اس طرح آؤں گا کہ تمہاری نیند خراب نہ ہو۔"

"تم بھی فکر مت کرو میں اتنی تھکی ہوئی ہوں کہ آنکھ نہیں کھلے گی۔" سولا نے مسکراتے ہوئے کہا "اور ہاں میں پوچھنا بھول گئی۔ میری غیر حاضری میں تو کوئی خاص بات نہیں ہوئی تھی۔"

مجھے ایک جھٹکا سا لگا میں جارج کی آمد کے بارے میں بالکل بھول گیا تھا۔ رائے کی آمد کی خوشی میں سب کچھ فراموش کرگیا۔ سولا نے میرے چہرے کے تاثرات دیکھے تو چونک گئی۔

"کیا بات ہے جیک؟"

"سہ پہر کو جارج آیا تھا۔" اس نے ایسی باتیں کی کہ مجھے غصہ آگیا اور میں اس کی مرمت کرنے پر مجبور ہوگیا۔"

"تم نے اسے مارا ہے؟"

"ہاں۔ مجھے مارنا پڑا۔"

"پوری بات بتاؤ۔ کیا ہوا تھا؟" سولا نے پریشانی سے پوچھا۔

میں نے ساری داستان دہرا دی۔ سولا ساکت بیٹھی سنتی رہی۔ اس کی مٹھیاں بھنچ گئی تھیں اور سبز آنکھوں میں خوف کا تاثر تھا۔

"میں نے اسے دس ڈالر دینا چاہے۔" میں نے آخر میں کہا "اور وہ اس نے میرے منہ پر مار دیے اور دھمکی دی کہ وہ پولیس سے بات کرنے جارہا ہے۔"

"وہ پولیس کے پاس جانے کی ہمت نہیں کرے گا۔" سولا بولی "لیا بھی تو پولیس یقین نہیں کرے گی۔ وہ بھی جانتی ہے کہ جارج کس قماش کا آدمی ہے لیکن تمہیں اسے مارنا نہیں چاہیے تھا۔"

"میں جانتا ہوں۔ بہرحال دیکھیں گے وہ کیا کرتا ہے۔"

"مجھے یقین ہے پولیس اس کی نہیں سنے گی۔"

"خیر اب تم سو جاؤ۔" میں نے اٹھتے ہوئے کہا "میں ایک بجے تک واپس آجاؤں گا۔"

○☆○

اگلے دن صبح ناشتے پر میں نے رائے کو جارج کے بارے میں بتایا کہ وہ جارج سے ہوشیار رہے۔ وہ ہمیشہ غیر متوقع طور پر ٹپک پڑتا ہے۔ یہ بھی بتا دیا کہ وہ گزشتہ دن آیا تھا اور ایسی باتیں کیں کہ مجھے اسے مارنا پڑا۔ وہ پولیس کے پاس جانے کی دھمکی دے رہا تھا۔ پولیس کے ذکر پر رائے چونکا۔ تو مجھے بتانا پڑا کہ جارج نے مجھے اور سولا کو ہم آغوش دیکھ لیا تھا۔ اسے یہ بات معلوم نہیں کہ جونٹی کسی عورت کے ساتھ چلا گیا ہے۔ اس لیے وہ جونٹی سے میری اور سولا کی شکایت کرنا چاہتا ہے۔"

"سولا نے اسے بتا کیوں نہیں دیا کہ اب جونٹی واپس نہیں آئے گا۔" رائے نے کہا۔

"اول تو اس بات سے جارج کا کوئی واسطہ نہیں۔" میں نے جواب دیا "دوسرے اس لیے کہ وہ اس پر یقین نہیں کرتا۔"

"میں سمجھ سکتا ہوں۔" رائے نے سر ہلایا "خود مجھے یہ بات عجیب لگتی ہے کہ ایسا منافع بخش بزنس اور سولا جیسی بیوی کو چھوڑ کر جونٹی کسی اور عورت کے ساتھ جا سکتا ہے۔"

"اگر وہ آئے اور ہم موجود نہ ہوں تو اس پر نگاہ رکھنا۔ اسے نہ کوئی چیز دینا نہ کچھ بتانا۔"

"کیا وہ پولیس کے پاس جائے گا؟"

"نہیں اور جائے بھی تو پولیس اس کی نہیں سنے گی۔" میں نے جواب دیا۔

سولا ابھی تک سو کر نہیں اٹھی تھی۔ میں نے اور رائے نے مل کر لنچ روم کی صفائی کی۔ کچھ دیر بعد میں نے کھڑکی سے سولا کو آتے دیکھا۔ وہ منی اسکرٹ اور بلاؤز پہنے آرہی تھی۔ میں چونک گیا۔ اس طرح وہ کبھی بنگلے سے باہر نہیں نکلی تھی لیکن جب ایک دوسرا مرد منظر میں شامل ہوگیا تو اس نے اچانک اپنے جسم کی نمائش کا فیصلہ کرلیا۔ میں نے جلدی سے رائے کی طرف دیکھا وہ کاؤنٹر چمکانے میں مصروف تھا۔ سولا لنچ روم میں داخل ہوئی۔ رائے نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ سولا اس وقت بڑی پرکشش نظر آرہی تھی۔ رائے نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور بدستور کاؤنٹر رگڑتے ہوئے بولا۔

"کیا یہاں ہم دونوں ہی کام کرنے والے ہیں؟"

سولا کے چہرے پر سختی نمودار ہوئی۔ اسے اس طرح کے استقبال کی امید نہیں تھی۔ اس کا خیال تھا کہ رائے اس کے نیم

عریاں حسن سے ضرور متاثر ہوگا۔ میں نے اطمینان کی سانس لی اور دوسری طرف گھوم گیا تھا کہ سولا میرے ہونٹوں کی مطمئن مسکراہٹ نہ دیکھ لے۔ رائے بالکل نہیں بدلا تھا۔ عورتیں اب بھی اس کے لیے کوئی جاذبیت نہیں رکھتی تھیں۔ سولا کچن کی طرف بڑھ گئی۔ کچن کے دروازے پر رک کر اس نے ایک بار پھر رائے کی طرف دیکھا مگر اب رائے نے اس کی جانب سے پشت کرلی تھی اور ہلکی آواز میں سیٹی پر کوئی دُھن گنگنا رہا تھا۔ سولا نے کچن میں جا کر زور سے دروازہ بند کردیا۔ رائے نے میری طرف دیکھ کر آنکھ ماری۔

"یہ عورتیں کبھی مطمئن نہیں ہوتیں۔" اس نے کہا۔

"غلطی میری ہے۔" میں نے بتایا "میں نے سولا سے کہا تھا کہ تمہیں عورتوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اسے یقین نہیں آیا مگر ممکن ہے اب اعتبار آجائے۔"

اسی وقت پیٹرول پمپ پر ایک ٹرک آگیا۔ رائے نے کہا کہ اسے وہ دیکھ لے گا۔ وہ چلا گیا تو میں کچن میں پہنچا۔ سولا ناراض معلوم ہورہی تھی۔ اب اس نے اوور آل پہن لیا تھا اور مرغی پکانے کی تیاری کررہی تھی۔ اس نے تجویز کیا کہ آج ہمیں پکچر دیکھنے چلنا چاہیے۔ رائے یہاں کا انتظام سنبھال لے گا۔ میں ہچکچایا۔ مجھے اندیشہ تھا کہ ونٹ ورتھ میں ہم دونوں کا ساتھ دیکھ لیا جانا مناسب نہیں ہوگا۔ میں نے مزید انتظار کرنے کو کہا۔

"انتظار کریں مگر کیوں؟" سولا نے غصّے سے پوچھا۔

"وہاں ابھی کوئی وہ کہانی نہیں جانتا جو ہم جونٹی کے بارے میں کہنے والے ہیں۔ ہمیں جلد ہی یہ افواہ پھیلانا پڑے گی کہ جونٹی کسی عورت کے ساتھ بھاگ گیا ہے مگر جب تک ایسا نہ ہو ہمارا ساتھ نظر آنا مناسب نہیں ہوگا۔"

"میں اس تنہائی اور بے کیف زندگی سے بیزار ہوچکی ہوں۔ میں آج رات پکچر دیکھنے جانا چاہتی ہوں اور تمہیں میرے ساتھ چلنا پڑے گا۔"

"اگر تم اتنی مصر ہو تو چلیں گے۔" میں نے جواب دیا "رات کا وقت ہوگا۔ اس کا امکان ہے کہ کوئی ہمیں دیکھے بھی تو پہچان نہ سکے۔"

"کسی نے پہچان بھی لیا تو کیا ہوگا۔ یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے۔ کسی اور کا اس سے کیا تعلق؟"

"کیا تم بھول گئیں کہ جونٹی یہاں دفن ہے اگر پولیس آجائے اور کھودنا شروع....."

"میں ایسے موہوم امکانات پر ساری زندگی پولیس سے خوف زدہ ہوکر نہیں گزار سکتی۔" سولا نے بات کاٹ دی۔

"ہاں تم یہ بات کہہ سکتی ہو کیونکہ تم نے کبھی فرن ورتھ کی جیل نہیں دیکھی۔" میں نے جواب دیا۔

اسی وقت رائے کچن میں آگیا۔ سولا نے اسے بتایا کہ وہ اور میں آج رات پکچر دیکھنے جا رہے ہیں کیا وہ اکیلا کام سنبھال لے گا۔ رائے کچھ متعجب نظر آیا مگر اس نے کہا کہ وہ سب کچھ سنبھال لے گا۔ اس کے بعد وہ مجھ سے مخاطب ہوا۔

"میری کار گڑبڑ کررہی ہے ذرا اسے دیکھ لو۔ یہ کاریں کبھی میری سمجھ میں نہیں آئیں۔"

"ضرور دیکھوں گا۔ ویسے بہتر ہوگا کہ کچھ تم بھی سیکھ لو۔ اگر میری اور سولا کی عدم موجودگی میں کسی کار کی مرمت کرنا پڑی تو کیسے کروگے۔"

رائے نے آگے بڑھ کر کچن کا دروازہ کھولا اور ایک دم سے رک گیا۔ اتنی غیر متوقع طور پر کہ میں اس سے ٹکرا گیا "دیکھو تو کون آیا ہے۔"

میں نے لنچ روم کی کھڑکی سے دیکھا۔ ایک کار اسی وقت آکر رکی تھی۔ اس میں دو آدمی بیٹھے تھے۔ دونوں نے پولیس کی یونی فارم پہنی ہوئی تھی۔ ان میں سے ایک جو طویل قامت، موٹا اور توند والا تھا۔ باہر آیا۔ رائے بھی انہیں پہچان گیا تھا۔ مجھے سردی کی ایک لہر جسم میں اترتی محسوس ہوئی۔ عجیب بات تھی مگر حقیقت یہ تھی کہ گھبراہٹ کے اس لمحے، میں سولا کی طرف گھوما جیسے اس کے سوا کوئی اور مجھے نہیں بچا سکتا۔

"یہ شیرف ہے۔ وہ ادھر آرہا ہے۔" میں نے کہا۔ سولا نے ایک کپڑے سے اپنے ہاتھ صاف کیے۔

"اسے میں سنبھال لیتی ہوں۔" وہ بڑے پُرسکون انداز میں بولی "گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔"

اس کے لیے پُرسکون رہنا آسان تھا کیونکہ اس نے کبھی فرن ورتھ جیل نہیں دیکھی تھی، مگر میری یہ حالت تھی جیسے میرا خون جم گیا ہو۔ رائے اور میں ایک طرف ہٹ گئے۔ سولا ہمارے قریب سے گزر کر لنچ روم میں داخل ہوئی۔ خود کار دروازہ آپ ہی آپ بند ہوگیا۔ میں نے سولا کو کہتے سُنا۔

"ہیلو شیرف۔ تم تو ہمارے لیے بالکل اجنبی بن گئے۔"

"ہیلو مسز جونٹی، تم سے دوبارہ مل کر خوشی ہوئی۔" شیرف نے کہا "مسٹر جونٹی ہیں، مجھے ان سے کچھ بات کرنا ہے۔"

"وہ تو یہاں نہیں ہے۔" سولا نے جواب دیا "باہر گیا ہے۔"

سولا کی آواز نارمل اور سرسری تھی۔ اسے خوف زدہ کرنے کے لیے ایک شیرف سے زیادہ کچھ اور درکار تھا۔ مگر میرا بُرا حال ہورہا تھا "باہر گیا ہے۔" شیرف کے لہجے میں تعجب تھا "بڑی غیر معمولی بات ہے۔ میں نے کبھی اسے یہاں سے باہر جاتے نہ دیکھا نہ سُنا۔ تو میں اسے کہاں تلاش کروں!"

"میں نہیں جانتی۔ وہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں گھوم رہا ہوگا یا کم سے کم اس نے مجھے یہی بتایا تھا۔ جونٹی کہہ کر گیا ہے کہ وہ ایری زونا یا کولوراڈو جائے گا اور جب سے وہ گیا ہے ایک خط بھی نہیں بھیجا ہے۔"

"کچھ اندازہ ہے کہ وہ کب تک واپس آئے گا؟" شیرف نے پوچھا۔ سولا چند لمحے خاموش رہی پھر سپاٹ لہجے میں بولی۔

"میرا خیال نہیں کہ وہ کبھی واپس آئے گا۔"

"واپس نہیں آئے گا۔ کیا مطلب؟"

"وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے۔"

اس مرتبہ دیر تک سکوت رہا۔ میں اپنے تصور میں دیکھ سکتا تھا کہ شیرف سولا کو حیرت سے گھور رہا ہے اور جواب میں سولا کے چہرے پر ایک سپاٹ تاثر کے سوا کچھ اور نہیں مل رہا ہے۔ میں نے رائے کی طرف دیکھا جو خود بھی کان لگائے کھڑا تھا۔ ہماری نظریں ملیں۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"بڑی حیرت کی بات ہے۔" آخر شیرف بولا "لیکن تمہیں یہ خیال کیسے آیا مسز جونٹی؟"

"یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ ایک شوہر کو کوئی دوسری عورت مل گئی ہو جس کو وہ اپنی بیوی سے زیادہ چاہتا ہو۔" سولا نے کہا اور اچانک اس کے لہجے میں کچھ تیزی آگئی "لیکن تمہارا اس معاملے سے کیا واسطہ شیرف۔ اگر جونٹی کسی دوسری عورت کے لیے خود کو بے وقوف بنا رہا ہے تو یہ میرا دردِ سر ہے تمہارا نہیں۔"

"یہ حقیقت ہے مسز جونٹی.... لیکن مجھے یہ بات سن کر افسوس ہوا۔"

"میرا خیال ہے کہ اس میں جتنی غلطی اس کی ہے اتنی ہی میری بھی ہے۔ مجھے اس سے شادی نہیں کرنا چاہیے تھی۔ وہ مجھ سے بہت بڑا تھا۔ آغاز سے ہی ہمارے درمیان اختلاف ہونے لگا تھا۔ بہرحال اس نے شرافت کا ثبوت دیا۔ وہ یہ جگہ میرے لیے چھوڑ گیا ہے۔ میں کم سے کم بھوکی نہیں رہوں گی۔ ویسے تم اس سے کس سلسلے میں ملنے آئے تھے۔ شاید میں کچھ مدد کرسکوں۔"

"میں نے سنا ہے کہ یہاں ایک آدمی جیک پٹمور کام کررہا ہے۔ کیا یہ درست ہے؟"

میرا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ میں نے کچن میں اِدھر اُدھر کسی ہتھیار کی تلاش میں دیکھا۔ میز پر گوشت کاٹنے کی چھری رکھی تھی۔ میں نے اسے اٹھالیا۔ میں کسی قیمت پر فرن ورتھ واپس نہیں جانا چاہتا تھا۔ اگر یہ موٹا شیرف یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ مجھے گرفتار کرلے گا تو اسے شدید حیرت کا سامنا ہوگا۔ رائے مجھے دیکھ رہا تھا۔ اس نے سر ہلایا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ شاید اس نے میرے چہرے کے تاثرات سے سمجھ لیا کہ میں مقابلہ کیے بغیر گرفتار نہیں ہوں گا۔ میں نے سولا کو کہتے سُنا۔

"پٹمور۔" اس نے دہرایا "ہاں وہ یہاں کام کرتا ہے۔ جونٹی نے جانے سے پہلے اسے ملازم رکھا تھا۔ یہاں کوئی تو میری مدد کے لیے ہونا چاہیے تھا۔"

"میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"تو میں کب روک رہی ہوں۔ وہ یہیں کہیں ہوگا۔"

رائے میرے قریب آیا اور سرگوشی میں بولا "اسے مجھ پر چھوڑ دو۔ میں سنبھال لوں گا۔" اس نے کچن کا عقبی دروازہ کھولا اور آہستگی سے باہر نکل گیا۔

سولا کہہ رہی تھی "وہ غالباً کسی شیڈ میں ہوگا۔ جاکر دیکھ لو۔"

"شکریہ مسز جونٹی میں یہی کروں گا۔" شیرف نے کہا۔

"کیا جارج نے تم سے شکایت کی ہے کہ پٹمور نے اسے مارا تھا؟" سولا نے اچانک پوچھا۔

"ہاں۔ یہی بات ہے۔"

"کیا اس نے تمہیں یہ بھی بتایا کہ پٹمور نے اسے کیوں مارا تھا؟"

"پٹمور کوئی جھگڑالو قسم کا آدمی لگتا ہے۔ جارج نے بتایا....

"اس نے یہ ہرگز نہیں بتایا ہوگا کہ پٹمور نے اسے اس لیے مارا کہ جارج نے مجھے طوائف کہا تھا۔" سولا کی آواز میں غصے کی جھلک تھی "اور میرا خیال ہے شیرف کہ اگر اس نے تمہارے سامنے ایسا کہا ہوتا تو تم بھی اسے مارتے۔"

"ضرور مسز جونٹی۔" شیرف نے کھنکار کر گلا صاف کیا "سچ تو یہ ہے کہ مجھے خیال آیا تھا کہ کہیں وہ جھوٹ...."

اسی وقت میں نے لنچ روم کا بیرونی دروازہ کھلتے سُنا۔ پھر رائے کی آواز آئی۔

"گڈ مارننگ شیرف۔"

رائے میرے جیسی قدو قامت رکھتا تھا۔ اس کے بال بھی کالے تھے۔ مونچھوں کا انداز بھی میرے جیسا تھا اگر جارج نے شیرف کو میرا کوئی حلیہ بتایا تھا تو رائے اس حلیے پر بہ آسانی پورا اُتر سکتا تھا۔

"جارج کا کہنا ہے کہ تم نے اسے اتنی زور سے گھونسا مارا کہ وہ زمین پر گر گیا۔" شیرف نے کہا۔

"میں نے ضرور مارا تھا۔" رائے کا لہجہ شوخ تھا "اور میں تمہیں ایک بات اور بتاؤں شیرف اگر مستقبل میں جارج نے یہاں تھوبڑا دکھایا تو میں اسے کل سے زیادہ ماروں گا۔"

"تم کہاں سے آئے ہو پٹمور؟" شیرف نے پوچھا۔

"اوک ولی کیلی فورنیا سے.... اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو میں بتاتا ہوں شیرف کہ میرے شہر میں لوگ جارج جیسے چوہوں کو شریف خواتین پر تہمت لگانے کی اجازت نہیں دیتے۔ اگر تمہیں میری انگلیوں کے نشانات کی ضرورت ہو تو لے سکتے ہو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔"

"اسمارٹ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔" شیرف نے برہمی کا اظہار کیا "یہ میری ڈیوٹی ہے کہ دیکھوں ضلع میں کون کون رہتا ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ آئندہ اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھنا۔"

"اور تم بھی جارج سے کہہ دینا کہ اپنی گندی زبان کو قابو میں رکھے۔ اسے میرے ہاتھوں سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔"

”ٹھیک ہے۔ میں اس سے بات کروں گا۔“
”اور جب تم اس سے بات کرو۔“ سولا نے درمیان میں مداخلت کی ”تو یہ بھی بتا دینا کہ یہاں سے دور رہے۔ میں اس کی مانگنے کی عادت سے تنگ آگئی ہوں۔“
”میں جانتا ہوں۔ جونٹی نے ایک بار مجھے بتایا تھا۔ بہرحال تمہارے شوہر کے سلسلے میں مجھے افسوس ہے۔“
”بڑی مہربانی.... لیکن تمہیں میرے یا جونٹی کے لیے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہ خوش ہے تو میں بھی خوش ہوں۔“
”مجھے یہ سُن کر خوشی ہوئی لیکن کوئی اور کہتا تو ہرگز یقین نہیں کرتا کہ جونٹی یہ جگہ چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ وہ یہاں پیدا ہوا تھا۔“
”ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ عورتیں شریف سے شریف آدمی کو بھی بے وقوف بنا دیتی ہیں۔“ سولا نے کہا۔ اس کے لہجے میں ترشی تھی ” میں اس جگہ کو اپنی جنت نہیں سمجھتی۔ میں یہاں ضرورت سے زیادہ رہنا نہیں چاہتی۔ مناسب رقم پس انداز ہوتے ہی میں چلی جاؤں گی۔ اگر جونٹی نے یہ بتانے کی زحمت کی کہ وہ کہاں ہے تو میں اسے مشورہ دوں گی کہ یا تو وہ واپس آجائے یا مجھے سروس اسٹیشن فروخت کرنے کی اجازت دے دے۔ ایک بات یقینی ہے میں اپنی تمام زندگی یہاں نہیں گزار سکتی۔“
”میں سمجھتا ہوں مسز جونی۔“ شیرف نے کہا ”اچھا تو اب میں چلوں گا۔ جب بھی کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہو بلا تکلف بات کرلینا۔“
میں نے شیرف کو لنچ روم کا دروازہ کھول کر باہر جاتے سنا۔ پھر جب پولیس کار بھی چلی گئی تو میں نے چھری واپس رکھ دی۔ سولا اور رائے کچن میں آئے۔
”تم نے بڑی ہوشیاری سے کام لیا۔“ میں نے رائے سے کہا ”ورنہ میں سمجھ رہا تھا کہ میری گرفتاری یقینی ہے۔“
”میں نے تم سے کہا تھا ناکہ میں سنبھال لوں گی۔“ سولا نے ناگواری سے کہا ”تمہیں اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔“
”اس بارے میں تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔“ رائے بولا ”لیکن اگر میں جیک کی جگہ ہوتا تو میں بھی پریشان ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔“
”اوہ تم مرد لوگ۔ تمہیں تو ہر بات پر پریشان ہونے کی عادت ہوتی ہے۔“ سولا نے کہا۔ رائے باہر جانے لگا۔
”رائے تم نے بڑی ہوشیاری سے کام لیا۔ تمہارا شکریہ!“ میں نے کہا۔
”تم تو اس طرح کہہ رہے ہو جیسے میں تمہارا احسان مند نہیں ہوں۔“ رائے نے جواب دیا اور باہر نکل گیا۔
سولا پھر پکانے میں مصروف ہوگئی۔
”آج رات کا پروگرام تو ختم ہوگیا۔“ میں نے کہا۔ اس نے پلٹ کر میری طرف دیکھا۔
”کیا مطلب؟“
”میں ونٹ ورتھ نہیں جاؤں گا۔“
”کیوں نہیں جاؤ گے؟“
”ذرا اپنی عقل استعمال کرو۔“ مجھے سولا کی حماقت پر غصہ آنے لگا ”فرض کرو وہاں شیرف کا سامنا ہو جائے۔ اب وہ رائے کو بٹمور سمجھتا ہے۔ پھر تم میرا تعارف کیا کہہ کر کراؤ گی۔“
”اور فرض کرو اس کا سامنا نہ ہو!“
”مگر میں کوئی چانس لینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔ یہ تم بھی جانتی ہو۔“
”تو پھر کیا ہوا۔ کیا اب تم ونٹ ورتھ جانے سے ہمیشہ اس خیال سے خوف زدہ رہو گے کہ کہیں وہ موٹا شیرف نہ مل جائے۔“
”اگر اسے شبہ بھی ہوگیا کہ یہاں کچھ گڑبڑ ہے تو وہ یہاں آکر ہر چیز کا جائزہ لے گا۔ ہر جگہ کی تلاشی لے گا۔ ممکن ہے وہ جونٹی کو بھی کھود نکالے اور اگر اس نے ایسا کیا تو تم اتنی مطمئن نظر نہیں آؤ گی۔ بہرحال تم نے اسے شوٹ کیا ہے۔“
”کیا واقعی.... اور وہ یہ بات کیسے ثابت کرے گا؟“
میں دیر تک سولا کو گھورتا رہا۔ امکانات کا تصور کر کے میں خوف زدہ بھی تھا اور پریشان بھی۔
”اچھا چھوڑو اسے۔“ بالآخر میں نے کہا ”ہم دونوں ہی اس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ آج کی رات تو بہرحال ونٹ ورتھ نہیں جاسکتا تم چاہو بھی تو میں کوئی خطرہ مول لینے کے لیے آمادہ نہیں ہوں گا۔“
”تم نہیں جانا چاہتے تو مت جاؤ مگر مجھے نہیں روک سکتے۔“
میں نے قریب جا کر اپنے بازو سولا کے گرد حمائل کردیے ”ناراض مت ہو سویٹ ہارٹ۔ تمہیں احساس ہونا چاہیے کہ....“
سولا تڑپ کر میری گرفت سے نکل گئی ”کیا تم دیکھ نہیں سکتے کہ میں مصروف ہوں جاؤ کچھ کام کرو۔“ وہ بولی۔
”او۔ کے۔ اگر تم یہی چاہتی ہو.......... تو میں کچھ نہیں کہتا۔“
اس نے پلٹ کر میری طرف دیکھا۔ اس کی سبز آنکھیں پتھر کی طرح سخت نظر آرہی تھیں۔
”ہاں میں یہی چاہتی ہوں ......“ اس نے بڑی تلخی سے کہا ”اور بہتر ہوگا کہ تم اب اپنے دوست کے ساتھ رہو۔ میں بنگلے کو صرف اپنے لیے دیکھنا چاہتی ہوں۔“
”دیکھو سولا۔ ایسی باتیں....“
”تم نے سُن لیا میں نے کیا کہا۔ ممکن ہے تمہیں یاد نہ رہا ہو مگر میں اس جگہ کی مالک ہوں۔ تم دونوں تو بہت گہرے دوست ہو جاؤ اب اس کے ساتھ سوؤ۔“ سولا کے لہجے کی نفرت نے مجھے برف کی طرح سرد کردیا۔
”ٹھیک ہے اگر تم یہ چاہتی ہو تو....“

"اوہ، دفع ہو جاؤ۔" سولا نے چیخ کر بات کاٹ دی "میں اپنے ساتھ کسی مرد کو دیکھنا چاہتی ہوں کسی بزدل کیڑے کو نہیں۔" میں دروازہ بند کر کے خاموشی سے باہر چلا گیا۔

()☆()

یہ سولا سے میرے جسمانی تعلق کا خاتمہ تھا اور عجیب بات یہ تھی کہ اب رائے آگیا تھا تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں تھی۔ خاص طور پر اس لیے کہ میں جب بھی اس کے ساتھ بیڈ روم میں جاتا تھا نہ چاہتے ہوئے بھی جونی کا خیال آجاتا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ سولا کو بازوؤں میں لینے کے بعد مجھے کچھ یاد نہیں رہتا تھا لیکن قدم اندر رکھتے ہی میں کبھی جونی کو فراموش نہیں کرسکا۔ رائے کی مدد سے میں نے کیبن کے بیڈ روم میں ایک اور پلنگ ڈال لیا۔

رائے بولا "عورتیں بھی خوب ہوتی ہیں۔ یہ اپنی قربت کو ترپ کے پتے کی طرح استعمال کرتی ہیں۔ اب کچھ کچھ سمجھ میں آنے لگا ہے کہ جونی اسے چھوڑ کر کیوں گیا۔"

سولا تمام دن بگڑی بگڑی سی رہی۔ رات کو دس بجے وہ اپنی کار میں بیٹھی اور ونٹ ورتھ چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد میں اپنی چیزیں لینے بنگلے میں گیا۔ اپنی چیزیں پیک کرتے ہوئے میں نے ریوالور کی تلاش میں الماری کی اوپری دراز میں ہاتھ ڈالا۔ جہاں رکھا تھا.... مگر وہ غائب تھا۔ اس بات نے مجھے واقعی بوکھلا دیا۔ اسے صرف سولا ہی نکال سکتی تھی۔ میں نے نہ صرف الماری اور بیڈ روم بلکہ پورے بنگلے میں تلاش کرلیا مگر ریوالور نہیں ملا۔ سوال یہ تھا کہ سولا نے ریوالور کیوں لیا۔ باقی رات میرے لیے برباد ہوچکی تھی۔ مجھے بار بار ریوالور کا خیال آرہا تھا اور ساتھ ہی سولا کی سخت نظروں کا بھی۔ میں سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ کہیں میرے ساتھ محبت کا مظاہرہ سولا کی اداکاری تو نہیں تھی۔ میں رائے کے ساتھ اس کی نائٹ ڈیوٹی میں شریک رہا۔ پھر ایک بجے ہم سونے چلے گئے۔ میں نے تین بجے سولا کو واپس آتے دیکھا۔ دل میں تو آیا کہ جا کر اس سے ریوالور کے بارے میں پوچھوں مگر پھر میں نے صبح تک انتظار کرنے کا فیصلہ کیا۔ دوسرے دن وہ گیارہ بجے تک لنچ روم میں نہیں آئی۔ اس وقت رائے آلو کاٹ رہا تھا اور گزشتہ رات کے برتن دھو رہا تھا۔ سولا کے چہرے پر اب بھی خفگی کا تاثر تھا۔ اس نے رائے سے مزاج پرسی کی اور مجھے نظرانداز کردیا۔ رائے ہم دونوں کو گفتگو کا موقع دینے کے لیے کچن سے باہر چلا گیا۔

"ریوالور کہاں ہے؟" میں نے پوچھا۔

"میں نے اس سے چھٹکارا پالیا ہے۔" سولا نے کہا۔

"کس طرح؟"

"ونٹ ورتھ جاتے ہوئے میں نے سڑک پر گڑھا کھود کر دبا دیا۔ اب تو تمہیں اطمینان ہوگیا۔"

میں کچھ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ سچ بول رہی ہے یا جھوٹ۔

"مگر تم نے ایسا کیوں کیا؟"

"پولیس یہ ثابت کرسکتی تھی کہ جونی کو اس ریوالور سے گولی

بے کھٹکے

اس میں کوئی شک نہیں کہ دلہن کا باپ اپنی بیٹی سے محروم ہوجاتا ہے لیکن بہرحال یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اب وہ اپنے گھر میں پاؤں پھیلا کر بے کھٹکے سو سکتا ہے۔

ماری گئی ہے۔ اس سے چھٹکارا پانے میں ہی سلامتی تھی۔"

بات سمجھ میں آتی تھی لیکن مجھے اب بھی یقین نہیں تھا کہ ریوالور اس کے پاس نہیں ہے۔

"اور جیک میں سوچ رہی تھی...." وہ کہتے کہتے رک گئی۔

"بتاؤ۔ بتاؤ کیا سوچ رہی تھیں؟"

"اب جبکہ تمہارا دوست تمہارے ساتھ ہے۔ تم دونوں سروس اسٹیشن کا انتظام سنبھال سکتے ہو۔ میں جارہی ہوں۔"

"تمہارے خیال میں یہ کوئی اچھا حل ہے!"

"بے شک۔ میں بار بار کہہ چکی ہوں کہ میں اس جگہ سے اکتا گئی ہوں۔ جانا چاہتی ہوں۔ اب رائے کی موجودگی میں یہ ممکن ہوگیا ہے۔"

"شیرف کو معلوم ہوگا کہ تم چلی گئی ہو تو کیا سوچے گا؟"

"تم اس سے کہہ سکتے ہو کہ میں جونی کے پاس چلی گئی ہوں۔" سولا نے جلدی سے جواب دیا "مزید یہ کہ تم مجھے سیف سے رقم نکال کر بھی دو گے۔ میں اس ہفتے کے آخر میں جانے کا ارادہ کرچکی ہوں۔"

"تم یہ بات بھول رہی ہو کہ ہر پولیس اسٹیشن میں میرا حلیہ اور فوٹو موجود ہے۔ مجھے افسوس ہے سولا تم نہیں جاسکتیں۔" میں نے جواب دیا "اور اس کی تین وجوہات ہیں۔ پہلی یہ کہ مجھے چھپ رہنا پڑے گا۔ تم نہیں ہوگی اور رائے اکیلا کام کرتا نظر آئے گا تو شیرف کے دماغ میں طرح طرح کے شبہات پیدا ہوسکتے ہیں اور اگر اس نے مجھے دیکھ لیا تو میری شامت آجائے گی۔ دوسری وجہ یہ کہ جونی یہاں دفن ہے اگر پولیس نے اس کی لاش کھود کر نکال لی تو تم جہاں بھی ہوگی پکڑ کر یہاں لائی جاؤ گی اور تم پر اس کے قتل کا مقدمہ چلایا جائے گا۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ میں سیف نہیں کھولوں گا تمہیں اس میں رکھی دولت نہیں ملے گی کیونکہ وہ جب بھی تمہارے ہاتھ میں آئی، میں بری طرح پھنس جاؤں گا۔ تمہیں یہ کہنے سے کوئی نہیں روک سکتا کہ جونی کو میں نے ہلاک کیا ہے اور میری پوری کوشش ہوگی کہ تم پولیس سے کبھی ایسی کوئی بات نہ کہہ سکو۔"

میرا خیال تھا کہ میری بات سن کر وہ غصے سے ابل پڑے گی مگر اس نے بڑا ضبط کیا۔ کہنے لگی کہ وہ ایک مدت سے جونی کی دولت لے کر یہاں سے نکل جانے کی خواہش مند ہے اور صبر و برداشت سے کام لینا سیکھ گئی ہے۔ جہاں اتنے دن صبر کیا ہے کچھ دن اور بھی کرسکتی ہے لیکن وہ جب بھی گئی تو نتیجہ دیکھ کر میں یہی سوچوں گا کہ

کاش وہ پہلے چلی گئی ہوتی۔ میں نے جواب دیا کہ ہم ایک دوسرے کو خبردار کر ہی رہے ہیں تو میں بھی اسے خبردار کردوں کہ رائے بھی سیف کھول سکتا ہے مگر ایسا خیال بھی دل میں نہ لانا۔ کیونکہ اگر اس نے سیف کھولا اور دیکھ لیا کہ اس کے اندر اتنی دولت ہے تو سب کچھ وہ ہی لے لے گا۔ وہ اس خوش فہمی میں نہ رہے کہ رائے اس پر عاشق ہو جائے گا۔ اس کی زندگی میں کسی چیز کی کوئی اہمیت ہے تو وہ صرف اور صرف دولت ہے۔

اتنا کہہ کر میں رائے کے پاس چلا گیا جو پیٹرول پمپ پر بیٹھا کسی ٹرک کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ مجھے اور سولا کو بات کرنے کا موقع دینے کے لیے چلا آیا تھا اور کیا ہم دونوں کی ناراضگی دور ہوگئی۔ میں نے جواب دیا کہ نہیں ہوئی تو' ہو جائے گی پھر میں نے اسے خبردار کیا کہ سولا اسے میرے خلاف بھڑکانے کی کوشش کرے گی۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا کہ اس پر عورتوں کے حسن و خوبصورتی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ سولا چاہے کتنی ہی کوشش کرلے کامیاب نہیں ہوگی۔ میں نے سوچا کہ اسے سیف کے بارے میں بتادوں یا نہیں۔ پھر فیصلہ کیا کہ ابھی خاموش ہی رہنا بہتر ہے۔

اگلے تین دن اور راتیں سولا کے لیے بڑی تنہا گزریں۔ میں رائے کے ساتھ لگا رہتا تھا جبکہ اس سے بات کرنے والا کوئی نہ تھا۔ رات کی ڈیوٹی میں اور رائے ایک ساتھ انجام دے رہے تھے اور وقت گزارنے کے لیے ہم نے رمّی کھیلنا شروع کردی تھی۔ رائے مجھ سے کہیں اچھا کھلاڑی تھا اس لیے عموماً وہی جیتتا تھا اور یوں رفتہ رفتہ میں اس کا پانچ سو ڈالر کا مقروض ہوگیا۔ یہ قرض زبانی چل رہا تھا۔ ادائیگی نہیں کی جا رہی تھی۔ میں نے رائے سے پوچھا کہ اب جب میں اسے یہ رقم دوں گا تو وہ اس کا کیا کرے گا؟ اس نے کہا کہ اگلے ہفتے ریس شروع ہو رہی ہے اگر وہ جیت گیا تو پانچ ہزار بنالے گا اور اگر پانچ ہزار ڈالر اس کے پاس ہوں تو وہ کسی واٹر سروس کی پارٹنرشپ خرید لے گا۔ وہ ایک ایسے آدمی کو جانتا ہے جو پانچ ہزار ڈالر لے کر اسے اپنا پارٹنر بنالے گا پھر رفتہ رفتہ وہ اس واٹر سروس کا مالک بن جائے گا اور اس کے پاس دولت ہی دولت ہوگی۔ میں نے اعتراض کیا کہ پانچ ہزار ڈالر کی پارٹنرشپ سے کیا بنے گا تو اس نے تسلیم کیا کہ شاید پانچ ہزار ڈالر سے کچھ نہ ہو مگر پچاس ہزار ڈالر سے ضرور کچھ نہ کچھ ہو سکتا ہے۔ ہم میکسیکو سے محنت کش طبقے کے افراد یہاں اسمگل کرکے چھ ماہ میں اس سے زیادہ رقم کما سکتے ہیں۔ یہ مقام اس بزنس کے لیے بڑا بہترین ہے مگر میں نے صاف انکار کردیا کہ مجھے اس بزنس سے کوئی دلچسپی نہیں۔ میں اب کسی قسم کے ریکٹ میں شامل نہیں ہونا چاہتا۔ رائے نے کہا کہ اس صورت میں وہ یہاں زیادہ دن ٹھہرنا نہیں چاہتا۔ اسے بہرحال دولت چاہیے۔ یہاں نہیں تو کہیں اور جا کر کوشش کرے گا۔ میں نے اسے پھر سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ کچھ سننے پر آمادہ نہیں تھا۔ میرے فرن ورتھ جانے کے سلسلے میں اس نے کہا کہ میں خود اپنی حماقت کی وجہ سے پکڑا گیا اور فرن ورتھ جیل خانے گیا۔ اگر میں اس کے مشورے پر عمل کرتا اور بجائے نیچے جانے کے اوپر چھت کی طرف بھاگا ہوتا تو کبھی گرفتار نہ ہوتا۔ اس رات نائٹ ڈیوٹی میری تھی مگر پانچ دنوں میں یہ پہلا موقع تھا کہ رائے نے اس ڈیوٹی میں میرا ساتھ نہیں دیا اور سونے چلا گیا۔ چند لمحوں کے بعد کیبن کے بیڈ روم کی بجلی روشن ہوئی۔ اس کے بالمقابل سولا کے بیڈ روم میں بھی لائٹ جل رہی تھی۔ میں نے ایک روشنی سے دوسری روشنی کی طرف دیکھا۔ مجھے احساس ہوا کہ رائے کے طرزِ عمل میں مخالفت کا عنصر آگیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اب میرے دو مخالف ہوگئے تھے۔ ایک سولا اور دوسرا رائے۔



لیکن میری تشویش غیر ضروری نکلی۔ اگلی صبح رائے آیا تو وہ پہلے جیسا رائے ہی لگ رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ میں نے رائے کی تجویز مسترد کردی تھی اس لیے اسے مایوسی ضرور ہوئی لیکن رات گئی بات گئی کے مصداق اس نے صبح ہونے پر سب کچھ فراموش کردیا۔ رات کو ہم نے حسبِ معمول تاش بھی کھیلا۔ اِدھر اُدھر کی باتیں بھی کیں لیکن کسی نے بھی آسانی سے دولت کمانے کے سلسلے میں کوئی گفتگو نہیں کی۔ اس رات دس بجے سولا بنگلے سے نکل کر برآمدے میں آئی اور ہمیں تاش کھیلتے دیکھنے لگی۔ میں نے اسے ساتھ کھیلنے کی دعوت دی مگر اس نے انکار کردیا کہ تاش کھیلنا وقت ضائع کرنا ہے۔ مزید یہ کہ وہ سونے جا رہی ہے کیونکہ کل اسے ونٹ ورتھ جا کر بہت سا سامان خریدنا ہے۔ ہم دونوں میں سے کون اس کے ساتھ چلے گا۔ اس سے پہلے وہ اکیلی جا کر جتنی بھی چیزیں لانا ہوتی تھیں لاتی رہی تھی اس لیے اس وقت اس کی بات نے مجھے چونکا دیا۔ میں کچھ ہچکچا رہا تھا کہ رائے بول اٹھا کہ اگر میں جانا نہیں چاہتا تو وہ چلا جائے گا۔ اسے یوں بھی کچھ چیزیں خریدنا ہیں۔ میرے ذہن میں اچانک ایک شبہ پیدا ہوا۔ میں نے اسے غور سے دیکھا مگر اس کے چہرے پر کوئی غیر معمولی تاثر نہیں تھا۔ مجھے کہنا پڑا کہ وہ جانا چاہتا ہے تو بے شک چلا جائے۔ سروس اسٹیشن کی ذمّے داری میں اکیلا سنبھال لوں گا۔ سولا یہ کہہ کر چلی گئی کہ وہ صبح آٹھ بجے روانہ ہو جائے گی' رائے تیار رہے۔

رائے جب سے پوائنٹ آف نو ریٹرن آیا تھا کہیں نہیں گیا تھا اور یہ بات بھی سمجھ میں آتی تھی کہ اسے کچھ کپڑے خریدنے کی ضرورت ہوگی۔ میرے ذہن میں شک تو ختم ہوگیا مگر پھر بھی میں یہ چاہ رہا تھا کہ وہ سولا کے ساتھ نہ جاتا تو اچھا تھا۔ رائے نے شاید میری ذہنی کیفیت محسوس کرلی اور مجھے اطمینان دلانے لگا کہ سولا چاہے اسے پھانسنے کی کتنی ہی کوشش کرے' کامیاب نہیں ہوگی کیونکہ اسے سولا کی ذرا بھی پروا نہیں ہے۔ اگلی صبح جب وہ دونوں چلے گئے تو تنہائی میں میرا ذہن پھر بے چین ہونے لگا۔ اس وقت ایک ٹرک جس پر لکڑی کی پیٹیاں لدی تھیں' آگیا۔ اس کا ڈرائیور ایک موٹا

اور بوڑھا آدمی تھا۔ میں پیٹرول ڈالنے لگا تو وہ ٹرک سے اُتر آیا۔ مجھ سے کہنے لگا کہ میں یہاں نیا لگتا ہوں کیونکہ اس نے پہلے کبھی مجھے نہیں دیکھا۔ مجھے وہ بھی سوئیڈن کا رہنے والا معلوم ہوا۔ میں نے جواب دیا کہ بے شک میں نیا ملازم ہوں۔ اس نے جونٹی کے بارے میں پوچھا تو میں نے اسے بھی وہی کہانی سُنا دی۔ یہ کہانی سُن کر ٹرک والا کچھ فکر مند دکھائی دیا۔ اس نے بتایا کہ وہ پچھلے بیس سال سے یہاں آرہا ہے۔ اس نے کبھی نہیں دیکھا کہ جونٹی کہیں گیا ہو۔

"کیا وہ اپنی بیوی کو ساتھ لے گیا ہے؟" ٹرک والے نے پوچھا۔

"اسے لے جاتا تو یہاں کا انتظام کون سنبھالتا۔" میں نے جواب دیا "اب وہ یہاں کی نگراں ہے۔ میں تو بس ایک ملازم ہوں اور بس۔"

"مگر وہ کوئی اچھی عورت نہیں ہے۔" ٹرک والے نے کہا "جب میں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا تو حیرت زدہ رہ گیا کہ جونٹی نے اس جیسی عورت سے شادی کیسے کرلی۔ میں اسے کارسن سٹی سے جانتا ہوں۔ یہ پانچ برس پہلے کی بات ہے۔ تب اس نے فرینک نامی ایک شخص سے شادی کر رکھی تھی وہ ایک ریسٹرا اسٹیشن کا مالک تھا۔ اسی کے ساتھ ایک اسنیک بار بھی چلاتا تھا۔ پھر جانتے ہو کیا ہوا؟"

میں ایک ایک لفظ بڑی توجہ سے سُن رہا تھا۔ فوراً پوچھا "کیا ہوا؟"

"ایک صبح لوگوں نے اسے اسنیک بار میں مُردہ پایا۔" ٹرک والے نے بتایا "اس کے ہاتھ میں ایک ریوالور تھا اور اس کا بھیجا فرش پر لوتھڑوں کی صورت بکھرا پڑا تھا۔ اس عورت نے بیان دیا کہ وہ اوپر تھی کہ اس نے ایک فائر کی آواز سنی۔ نیچے آئی تو اسے اس حالت میں پایا۔۔۔ میز کی دراز ٹوٹی ہوئی تھی اور تقریباً دو ہزار ڈالر غائب تھے۔ گم شدہ رقم کبھی بازیاب نہیں ہوئی۔ پولیس کو شک تھا کہ یہ حرکت اس عورت کی ہے مگر وہ ثابت نہیں کرسکی۔ ایک پولیس افسر کو بھی شبہ تھا کہ فرینک کو قتل کرنے والی بھی وہ ہی تھی لیکن یہ بات بھی ثابت نہیں کی جاسکی۔ اس کے بعد جلد ہی اس عورت نے وہ شہر چھوڑ دیا۔ تم میری حیرت کا اندازہ نہیں لگا سکتے جب میں نے اس عورت کو یہاں دیکھا اور یہ معلوم ہوا کہ جونٹی جیسے شریف آدمی نے اس سے شادی کرلی ہے۔"

"میں نے تو یہ بات پہلی مرتبہ سُنی ہے۔" میں نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی جس کی وہ پبلسٹی کرتی پھرتی۔ جونٹی بہت اچھا انسان ہے۔ کیا وہ واقعی اپریزونا گیا ہے؟"

مجھے خطرے کا احساس ہوا۔ یہ خطرناک صورتِ حال تھی۔ یہ آدمی جارج سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔

"ابھی چند روز پہلے ہی مجھے اس کا خط ملا ہے۔" میں نے جواب دیا "وہ نیا سروس اسٹیشن خرید کر بہت خوش ہے۔ ممکن ہے تم آئندہ آؤ تو اس سے ملاقات ہو جائے۔"

"مجھے یہ سُن کر خوشی ہوئی۔" ٹرک والے نے کہا "جانتے ہو جب تم نے بتایا کہ وہ یہاں نہیں ہے تو پل بھر کے لیے میرے دماغ میں خیال اُبھرا کہ شاید وہ مرچکا ہے۔"

"کیا اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ سولا نے اپنے شوہر کو شوٹ کردیا تھا۔"

"نہیں۔ مگر افواہیں بہت پھیلی ہوئی تھیں۔"

"جہاں تک میرا اندازہ ہے' وہ دونوں بہت خوش ہیں۔" میں نے کہا "میں نہیں چاہتا کہ کوئی ایسی افواہ یہاں پھیلے۔ اگر مسٹر جونٹی کوئی ایسی بات سنیں گے تو ضرور تم پر ناراض ہوں گے۔"

"تمہارا مطلب ہے وہ واقعی اپنی بیوی سے خوش ہے؟"

"ہاں میں تمہیں یہی بتانے کی کوشش کررہا ہوں۔"

"شاید میں بلا ضرورت بول گیا ہوں۔" ٹرک والا شرمندہ نظر آرہا تھا "میں نے جو کچھ کہا ہے اسے بھول جاؤ اور مسز جونٹی سے اس کا ذکر مت کرنا۔"

"تم بھی بھول جاؤ تو اچھا ہے۔" میں نے اس سے پیٹرول کی قیمت لیتے ہوئے کہا "اس قسم کی باتیں بڑی پریشانیاں پیدا کرسکتی ہیں۔"

وہ چلا گیا اور اس کے چہرے کے تاثر سے ظاہر تھا کہ میں نے اسے خوف زدہ کردیا ہے۔ اس کی جو بھی کیفیت ہو مگر اس نے مجھے واقعی چونکا دیا تھا۔ میرے دماغ میں بے شمار خیالات آرہے تھے۔ تو سولا پہلے بھی شادی کرچکی تھی۔ اس کے شوہر کی موت غیر فطری اور تشدد سے ہوئی تھی اور ایک معقول رقم بھی غائب پائی گئی۔ جونٹی کی موت بھی اسی طرح ہوئی تھی اور اگر میں سیف کا دروازہ بند نہ کردیتا تو یہاں سے بھی ایک بڑی رقم۔۔۔ غائب ہو جاتی۔ میں لنچ روم کے برآمدے میں بیٹھ گیا۔ سگریٹ سُلگایا تو میرے ہاتھوں میں کپکپاہٹ تھی۔ میرا ذہن شبہات اور خطرے کے الارم سے گونج رہا تھا۔ ٹرک والے کے کہنے کے مطابق کارسن سٹی کی پولیس کا خیال تھا کہ سولا نے نہ صرف رقم چوری کی بلکہ اپنے شوہر کو بھی ہلاک کردیا تھا۔ تو کیا اس نے جونٹی کو بھی دانستہ ہلاک کیا تھا۔ میں نے اس منظر کا تصور کیا مگر اب بھی میرا احساس یہ ہی تھا کہ ٹریگر اس کی انگلی سے غیر ارادی طور پر دب گیا تھا۔ گویا جونٹی کی موت حادثاتی تھی لیکن یہ شبہ پھر بھی ذہن میں چُبھتا رہا کہ ممکن ہے جونٹی کی ہلاکت اس کی ارادی حرکت کا نتیجہ ہو۔ وہ اس قتل کو مجھ پر بھی تھوپ سکتی ہے۔ میں نے یہ سوچا ہی تھا کہ ایک خیال نے مجھے سہما دیا۔ جب وہ ریوالور لیے کمرے میں داخل ہوئی تھی تو سیف کھلا تھا۔ فرض کیا جائے اس کا پلان یہ تھا کہ پہلے جونٹی کو شوٹ کرے پھر مجھے۔ سیف کی دولت کو کہیں چھپا دے۔ پولیس کو فون کرے اور اس کے آنے پر بیان دے کہ اس نے اور جونٹی نے مجھے چوری

کرتے پکڑلیا۔ میں نے جونٹی کو شوٹ کردیا۔ اس نے کسی ترکیب سے ریوالور مجھ سے چھین کر اپنی جان کی حفاظت میں مجھے گولی مار دی۔ میں ایک بھاگا ہوا مجرم تھا' سزا بھی چوری کے جرم میں ہوئی تھی۔ ونٹ ورتھ کا موٹا شیرف اس بیان کو سچ مان سکتا تھا لیکن اس نے مجھے قتل نہیں کیا کیونکہ جیسے ہی اس نے جونٹی کو گولی ماری' میں نے سیف بند کردیا تھا اور وہ اتنی چالاک تھی کہ جانتی تھی کہ میں بھی مرگیا تو وہ سیف کھول کر دولت نہیں نکال سکے گی۔ اس مقصد کے لیے اس نے مجھ سے محبت کا ناٹک بھی کیا لیکن رائے کی آمد کے بعد جیسے ہی اسے معلوم ہوا کہ سیف کھولنے والا واحد آدمی میں ہی نہیں ہوں رائے بھی اسے کھول سکتا ہے تو اس کی بناوٹی محبت ختم ہوگئی۔ ان خیالات کے زیرِ اثر مجھے یقین ہوگیا کہ ریوالور سے چھٹکارا پانے کے بارے میں اس کی بات قطعی طور پر جھوٹی ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ میری اور رائے دونوں کی زندگی خطرے میں تھی۔ وہ رائے کو سیف کھولنے پر اُکسائے گی۔ کامیاب ہونے پر پہلے اسے ہلاک کرے گی پھر مجھے' اور اس کی کہانی کم و بیش وہی ہوگی جو جونٹی کو مارنے کے بعد مجھے ہلاک کرنے پر ہوتی۔

میں کھڑا ہوگیا۔ یہ سب خیالی گھوڑے تھے جو اس ٹرک ڈرائیور کی باتیں سن کر میرے دماغ میں دوڑنے لگے تھے۔ حقیقت ممکن ہے یہی ہو کہ اس آدمی فرینک نے خودکشی کی ہو اور جونٹی کی موت بھی ایک حادثہ ہو لیکن میں کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا۔ مجھے وہ نظریں بھی یاد تھیں جو سولا نے ونٹ ورتھ جاتے ہوئے مجھ پر ڈالی تھیں۔ اس سے نمٹنے کا ایک طریقہ تھا کہ میں سیف سے رقم نکال لوں۔ سیف کا دروازہ کھلا چھوڑ دوں تاکہ وہ جان لے کہ رائے کو اکسانے یا مجھے مارنے کی کوشش کرنا بالکل لاحاصل ہوگا۔ مجھے دولت چُھپانے کے لیے کوئی محفوظ جگہ تلاش کرنا پڑے گی لیکن یہ کوئی ایسا مشکل کام نہیں تھا۔ میں نے اپنی رسٹ واچ دیکھی' دس بج کر دس منٹ ہوئے تھے۔ وہ دونوں بارہ بجے دن سے پہلے واپس نہیں آسکتے تھے۔ میں جونٹی کی قبر میں دولت چُھپا سکتا تھا اگر اسے یہ دولت حاصل کرنا تھی تو خود ہی کھودے اور خود ہی نکالے۔

یہ ایک اچھا آئیڈیا تھا مگر کامیاب نہیں ہوا۔ میں جیسے ہی بنگلے کی طرف چلا ایک ٹرک جس کے پیچھے پیکارڈ کار بندھی تھی' ونٹ ورتھ سے آکر سروس اسٹیشن پر کھڑا ہوگیا۔ ظاہر تھا کہ کار مرمت طلب تھی۔ کار کا ڈرائیور ٹروبیکا اسپرنگ پہنچنے کے لیے بے چین تھا۔ وہ ایک تندخو سیلز مین تھا اور جواب میں نہیں سننے کو تیار نہیں تھا۔ میں ابھی کار کی مرمت ہی کررہا تھا کہ رائے اور سولا ونٹ ورتھ سے واپس آگئے۔



اگلے تین دن بغیر کسی خاص واقعے کے گزر گئے اور مجھے سیف سے رقم نکالنا تو کجا اس کے قریب جانے کا موقع بھی نہیں مل سکا۔ میں یہ بھی دیکھنا چاہتا تھا کہ رائے' سولا کے ساتھ ونٹ ورتھ گیا تھا تو کیا یکجائی کے اس اتفاق نے ان دونوں کے طرزِ عمل میں کوئی تبدیلی پیدا کی ہے۔ کیا ان دونوں کے درمیان کوئی ایسی بات ہوئی ہے جس کا اثر مجھ پر پڑسکتا ہو لیکن رائے کا طرزِ عمل بھی حسبِ سابق تھا اور سولا کے رویّے میں بھی کوئی نئی بات پیدا نہیں ہوئی تھی۔ تیسرے دن سولا نے کہا کہ ونٹ ورتھ میں ایک اچھی فلم لگی ہے۔ وہ اسے دیکھنے جانا چاہتی ہے کیا ہم دونوں میں سے کوئی اس کے ساتھ چلے گا۔ یہ ایک اچھا موقع تھا۔ اگر رائے سولا کے ساتھ چلا جائے تو وہ دونوں رات کے تین بجے سے قبل واپس نہیں آسکتے تھے اور مجھے کافی وقت مل سکتا تھا کہ سیف سے رقم نکال کر کہیں چُھپا دوں۔ رائے کو سوشل فلمیں پسند نہیں تھیں۔ وہ جانا نہیں چاہتا تھا مگر میں نے اس سے کہا کہ میں سردست ونٹ ورتھ جا نہیں سکتا پھر آج کی رات ڈیوٹی بھی میری ہے اس لیے وہ ضرور جائے۔ رائے کو اس پر کچھ حیرت ضرور ہوئی مگر وہ جانے پر آمادہ ہوگیا۔ خاص طور پر اس لیے کہ رات کے تین بجے سولا کا اکیلے بیس کلومیٹر کا راستہ طے کرکے واپس آنا کچھ اچھا نہیں لگتا تھا۔ اس رات ساڑھے نو بجے سولا ونٹ ورتھ جانے کے لیے بنگلے سے باہر نکلی تو اس نے ایسی پوشاک پہن رکھی تھی جسے میں نے آج تک اسے پہنے نہیں دیکھا تھا۔ وہ اس لباس میں بے حد حسین اور پُرکشش نظر آرہی تھی۔ رائے نے اسے دیکھا تو سیٹی بجائی۔ پھر کار میں بیٹھتے ہوئے میری طرف دیکھ کر بولا ”دوست یہ تمہارا مشورہ تھا میرا نہیں۔“ مجھے اس ریمارکس کی امید نہیں تھی مگر اب مجھے اس کی پروا بھی کیا ہوسکتی تھی۔ میں رقم چُھپا دوں تو ان دونوں پر میری برتری قائم ہوجائے گی۔

ان دونوں کے جانے کے بعد میں کچھ دیر تک کھڑا رہا پھر بنگلے کی طرف چل دیا۔ مجھے اندازہ ہوجانا چاہیے تھا کہ یہ کام اتنا آسان ثابت نہیں ہوگا۔ بنگلے کا دروازہ مقفل تھا۔ قفل کوئی خاص نہیں تھا لیکن اسے کھولنے کے لیے مناسب تار کی تلاش میں شیڈ میں جانا پڑا۔ اسے حسبِ ضرورت کارآمد بنانے میں بھی کچھ وقت لگا۔ تالا کھولنے میں کچھ منٹ صرف ہوئے۔ میں لونگ روم میں گیا۔ سیف کھولنا مشکل نہیں تھا۔ میں اس سے پہلے بھی کھول چکا تھا مگر اس رات شاید میں کچھ نروس ہورہا تھا سیف کھولنے میں اس سے زیادہ وقت لگا جتنا پہلے لگا تھا پھر جیسے ہی میں دروازہ کھولنے لگا ایک کار کا ہارن سنائی دیا۔

یہ ایک کیڈلاک کار تھی جو پیٹرول پمپ کے سامنے کھڑی ہارن بجارہی تھی۔ میں نے سیف بند کردیا۔ کار میں شوہر' بیوی اور ان کے چار شیطان بچّے تھے۔ ان سب کو کھانا چاہیے تھا۔ ان سے فارغ ہوا تو ایک ٹرک اور آگیا یہ سلسلہ چلتا رہا مگر یہ غیر متوقع بھی نہیں تھا۔ اس لیے مجھے اس سے کوئی گھبراہٹ بھی نہیں ہوئی۔ معمول یہی تھا کہ آنے والوں کی تعداد رات کے بارہ بجتے بجتے رک جاتی ہے۔ گویا اس کے بعد بھی میرے پاس تین گھنٹے تھے کہ سیف کھول

کر ساری رقم کہیں چھپا سکوں اور رات کے بارہ بجے تک واقعی ٹریفک رک گیا۔ میں برآمدے میں جا کر بیٹھ گیا۔ دس منٹ بعد میں اٹھنا ہی چاہتا تھا کہ ایک کار کی ہیڈلائٹس تیزی سے قریب آتی نظر آئیں۔ مجھے یقین تھا کہ کار کم سے کم پیٹرول لینے ضرور ٹھہرے گی اور وہ پیٹرول پمپ کے سامنے آکر ٹھہر گئی۔ وہ خاک آلودہ بیوک تھی' اندر دو آدمی بیٹھے تھے۔ ڈرائیور نے کھڑکی سے سر نکال کر میری طرف دیکھا۔ وہ کم و بیش میری عمر کا آدمی تھا اس نے سیاہ قمیص پر سفید ٹائی لگائی ہوئی تھی۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں شیشے کی طرح چمک رہی تھیں۔ اس کا موٹا ساتھی کوئی میکسیکن معلوم ہوتا تھا۔ ان دونوں میں کوئی ایسی بات تھی جو مجھے پسند نہیں آئی۔ جب سے میں پوائنٹ آف نو ریٹرن آیا تھا یہ پہلا موقع تھا کہ سروس اسٹیشن پر میں بالکل اکیلا تھا۔ میکسیکن مجھے غور سے دیکھ رہا تھا جبکہ دوسرا آدمی اردگرد کا جائزہ لے رہا تھا۔ میں نے پیٹرول ڈالنے کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ ہاں ٹنکی پوری بھر دو۔ میں پیٹرول ڈالنے لگا۔

"کیا یہ سروس اسٹیشن تمہارا ہے؟" سفید ٹائی والے نے پوچھا "کیا یہاں تمہارے بیوی بچے بھی رہتے ہیں؟"

"میں یہاں ملازم ہوں۔" میں نے جواب دیا "میرا باس اور دوسرا ملازم کسی بھی لمحے واپس آتے ہوں گے۔" میں نے مناسب سمجھا کہ اسے خبردار کردوں کہ اگر ابھی اکیلا ہوں تو بھی زیادہ دیر اکیلا نہیں رہوں گا۔

پیٹرول بھر کر میں نے پانی کی بالٹی اور اسفنج اٹھایا اور ونڈ شیلڈ صاف کرنے لگا۔ کن انکھیوں سے ان دونوں کو بھی دیکھتا جا رہا تھا۔

"کچھ کھانے کو بھی دو۔" سفید ٹائی والے نے کہا۔

"اس وقت تو صرف سینڈوچ مل سکیں گے۔" میں بولا اور گھڑی دیکھی' بارہ بج کر تیس منٹ ہوئے تھے۔ ابھی ڈھائی گھنٹے تک سولا اور رائے کے آنے کی امید نہیں ہوئی تھی۔

میں لنچ روم میں داخل ہوا۔ وہ دونوں میرے پیچھے چلتے ہوئے اندر آئے۔ سفید ٹائی والے نے پوچھا کہ اس وقت میرے علاوہ یہاں اور کون ہے۔ مجھے کہنا پڑا کہ سردست اکیلا ہوں۔ میکسیکن جسے سفید ٹائی والا سول کہہ کر مخاطب کر رہا تھا' آگے بڑھا اور کچن میں جھانک کر دیکھا اور نفی میں سر ہلا دیا۔ تب مجھے یقین ہو گیا کہ میں ایک نئی مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔ سفید ٹائی والے نے کہا کہ سینڈوچ سے کام نہیں چلے گا۔ مجھے کچھ بہتر کھانا پیش کرنا چاہیے۔ میں بھنی مرغی تیار کرنے لگا۔ سفید ٹائی والے نے دیوار پر لگے فون کا ریسیور اٹھایا اور ایک جھٹکا مار کر تار توڑ دیا۔ میں نے کچن میں قدم رکھا۔ سفید ٹائی والے نے سول کو مجھ پر نگاہ رکھنے کی ہدایت کی تو وہ .... میرے ساتھ کچن میں چلا آیا۔

"تمہارے دوست نے فون کا تار کیوں توڑا؟" میں نے پوچھا۔

"گھبراؤ نہیں۔" سول نے جواب دیا "اور سوالات مت

خول

عورت کے تین خول ہوتے ہیں۔ ماں' بیوی' بیٹی۔ اگر وہ ان خولوں سے باہر آجائے تو اس کی شخصیت پاش پاش ہو جاتی ہے۔

پوچھو۔" اس نے جواب دیا۔ چند لمحے خاموشی رہی پھر پوچھا "تمہیں یہاں تنہائی محسوس نہیں ہوتی؟"

"میں اس کا عادی ہو گیا ہوں۔"

"شادی شدہ ہو؟"

"نہیں۔"

سفید ٹائی والا بھی کچن میں آگیا۔ اس کے ہاتھ میں پلیٹ تھی جس میں سینڈوچ رکھے تھے۔ یہ اس نے لنچ روم میں رکھے شیشے کے شوکیس سے نکالے تھے۔ اس نے سول کو بھی کچھ سینڈوچ دیئے۔ پھر کہا کہ وہ بنگلے میں جائزہ لینے جا رہا ہے۔ وہ مجھ پر نظر رکھے۔ جب وہ چلا گیا تو سول نے مجھ سے کہا۔

"ایڈی بہت ہوشیار آدمی ہے۔ اس کے ساتھ اچھا رویّہ رکھنا۔ وہ بات بات پر گولی چلا دیتا ہے۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جواب دینے کو کچھ تھا بھی نہیں مگر میرا ذہن تیزی سے سوچ رہا تھا۔ اس موٹے میکسیکن پر قابو پانا مجھے کچھ زیادہ مشکل نہیں لگ رہا تھا۔ اگر میں اسے ناکارہ کردوں تو ایڈی سے مقابلہ کر سکتا تھا۔ دونوں سے بیک وقت نمٹنا مشکل تھا۔

"یہاں تمہارے پاس کتنا کیش ہے؟" سول نے پوچھا۔

"کچھ زیادہ نہیں ہے۔ آج سہ پہر کو ہی بینک میں جمع کرا دیا ہے۔"

"یہ تو برا ہوا۔ ہمیں کیش کی ضرورت ہے اور ہمارا خیال ہے کہ یہاں ضرور کچھ نہ کچھ ہونا چاہیے البتہ کہیں چھپا رکھا ہوگا۔"

"میز کی دراز میں سو ڈالر ہوں گے۔" میں نے کہا۔

"رقم اس سے زیادہ ہونا چاہیے ورنہ تمہاری گردن بھی ٹوٹ سکتی ہے۔" سول بولا۔

میں نے دو پلیٹیں میز پر رکھیں۔ اگر مجھے اس موٹے پر قابو پانا تھا تو مناسب موقع یہی تھا پھر میں نے فرائی پین اٹھایا جس میں مرغی تل رہا تھا۔ اس میں گرم گرم تیل تھا۔

"پیٹرول پمپ پر بھی کچھ رقم ہوگی۔" میں نے کہا "مگر وہ بھی پچاس ڈالر سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔"

سول کھڑا ہو گیا۔ میں آگے بڑھا جیسے تلی ہوئی مرغی پلیٹوں میں ڈالنے لگا ہوں۔

"تمہیں زیادہ رقم مہیا کرنا ہوگی۔ ایڈی ایسا آدمی نہیں جسے تم آسانی سے ٹال سکو۔" سول نے کہا۔

کلائی کی تیز جنبش کے ساتھ میں نے فرائی پین کا تیل اس کے

چہرے پر اچھال دیا۔ سول چیخیں مارتا ہوئے لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا۔ اس کا ہاتھ گھبرائے انداز میں ریوالور ٹٹولنے لگا۔ میں نے گرم فرائی پین سے اس کے چہرے پر ضرب لگائی۔ وہ پیچھے کی طرف گرنے لگا تو میں نے اس کے جبڑے پر ایک اور وار کیا۔ وہ گر گیا۔ میں نے جلدی سے اس کی بیلٹ میں اڑسا ہوا ریوالور نکال لیا۔ وہ اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا تو ریوالور کے دستے سے اس کی پیشانی پر وار کیا۔ وہ بے ہوش ہوگیا۔ میں سیدھا ہو رہا تھا تو لنچ روم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ میں نے جلدی سے کچن کی لائٹ بجھا دی۔ مجھے ایڈی کے بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں تھی مگر کم سے کم اب میرے پاس ایک ریوالور تھا۔



ایڈی نے سرگوشی میں سول کو آواز دی۔ میں دو قدم پیچھے ہٹ کر عقبی دروازے پر آگیا۔ مجھے ریوالور چلانے کا تجربہ نہیں تھا پھر بھی اس کی موجودگی اطمینان بخش تھی۔ ایڈی نے لنچ روم کی لائٹ بجھ دی۔ اس نے پھر سول کو پکارا۔ میں نے آہستہ سے ہینڈل دبا کر دروازہ کھول دیا۔ میرا اندازہ تھا کہ باہر میں مقابلہ کرنے کی بہتر پوزیشن میں ہوں گا۔ دروازہ بے آواز کھل گیا۔ میں باہر نکل آیا۔ سول کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ شاید وہ ہوش میں آرہا تھا۔ فائر ہوا اور میرے چہرے کے پاس سے گولی گزر گئی۔ میں پھرتی سے تینوں سیڑھیاں اتر گیا اور تاریکی میں چھپ گیا۔ ایسی نشانہ بازی میرے لیے بہت خطرناک تھی۔ میں نے کان لگا کر سنا مگر صرف اپنے دل کی دھڑکن ہی سنائی دی۔ چاندنی میں صحرائی سڑک صاف نظر آرہی تھی مگر کسی چمکنے والی ہیڈ لائٹس کا دور دور تک پتا نہیں تھا۔ میں اکیلا تھا اور اگر اس مصیبت سے نکلنا تھا تو تنہا اپنی کوشش پر ہی اعتماد کر سکتا تھا۔ پیٹرول پمپ چاندنی میں تھا جبکہ شیڈ کی جانب تاریکی تھی۔ بنگلا بھی تاریکی میں تھا لیکن وہاں تک پہنچنے کے لیے مجھے چاندنی سے گزرنا تھا۔ کچن روم کی دیوار کی آڑ لیے میں بنگلے کی طرف چلا۔ تاریکی سے ایک نرم آواز ابھری۔

"ریوالور پھینک دو اور ہاتھ اٹھا کر یہاں چلے آؤ۔"

دل میں آیا کہ آواز کی سمت گولی چلا دوں مگر رک گیا۔ میرے ریوالور سے نکلنے والا شعلہ ایڈی پر میری جگہ کی نشان دہی کر دے گا۔ وہ یہی چاہتا تھا۔ میرا نشانہ خطا ہو سکتا تھا مگر اس کا نشانہ چوکنے کی امید نہیں تھی۔ میں جھکا ہوا اپنی جگہ خاموش کھڑا رہا۔ اسے دیکھنے کی کوشش کی مگر کچھ نظر نہیں آیا۔ اس نے پھر کہا۔

"اگر ریوالور پھینک دو گے تو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ مجھے تمہاری جان نہیں رقم چاہیے۔"

آواز قریب سے آتی محسوس ہوئی تھی، مجھے یقین تھا کہ اگر اس نے مجھے دیکھ لیا تو یقیناً ہلاک کر دے گا۔ میں زمین پر لیٹ گیا۔ میری انگلیاں ایک پتھر سے مس ہوئیں۔ میں نے اسے اٹھا کر اپنے سے دور تاریکی میں اچھال دیا۔ پتھر جیسے ہی زمین پر گرا ایک فائر ہوا اور گولی میرے اوپر سے گزر گئی۔ اگر میں زمین سے چپکا ہوا نہ ہوتا تو ضرور نشانہ بن جاتا۔ گولی سیڑھیوں کی جانب سے آئی تھی لیکن ساتھ ہی ایک آواز نے مجھے بتا دیا کہ وہ فائر کرتے ہی سیڑھیوں سے کود گیا ہے۔ ظاہر تھا کہ اب وہ میرے سامنے سیڑھیوں کی آڑ میں پوشیدہ ہے، میں پیچھے ہٹنے لگا۔ ہر پل اس کے دوسرے فائر کا خطرہ تھا اور تب میں نے اسے دیکھ لیا۔ پندرہ گز کے فاصلے پر کوئی سفید چیز حرکت میں آئی۔ یہ اس کی ٹائی بھی ہو سکتی تھی۔ ایک پیشہ ور گن مین کی حیثیت سے سفید ٹائی لگانا اس کی احمقانہ غلطی تھی۔ ایسا ہدف تو مجھ جیسے اناڑی کے لیے بھی مشکل نہیں ہو سکتا تھا۔ میں نے ریوالور کی نال سے اس سفید دھبے کو نشانہ بنایا۔ اچانک خیال آیا کہ میں نے اسے ہلاک کر دیا تو پھر کیا ہوگا۔ اس کی لاش کا کیا کروں گا اور پھر وہ میکسیکن۔ اس کا کیا کروں گا۔ اسے بھی ہلاک کرنا پڑے گا۔ میں پولیس سے نہ ڈاکے کی رپورٹ کر سکتا تھا نہ یہ کہہ سکتا تھا کہ میں نے ان دونوں کو شوٹ کر دیا ہے۔ رائے اس مرتبہ خود کو میری جگہ پیش نہیں کر سکتا تھا۔ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ سے پتا چل جائے گا کہ ان دونوں کو جس وقت گولی ماری گئی اس وقت رائے اور سولا ونٹ ورتھ میں تھے۔ پولیس جاننا چاہے گی کہ انہیں کس نے ہلاک کیا اور اسے پتا چل گیا کہ یہ میری حرکت تھی تو پھر مجھے فرن ورتھ بھیج دیا جائے گا۔ میں نے ریوالور کی نال نیچے کرلی اور یہ میری غلطی تھی۔

اس معمولی سی حرکت کو ایڈی نے دیکھ لیا۔ فائر کی آواز کے ساتھ ہی میرے سینے پر ایک ضرب لگی۔ مجھے کوئی درد محسوس نہیں ہوا۔ بس ایسا لگا جیسے میرے اندر کسی نے کوئی سوئچ بند کر دیا ہو۔ جس نے میری طاقت ختم کر دی جس طرح بجلی کا سوئچ دبانے سے کرنٹ ختم ہو جاتا ہے۔ ریوالور میرے ہاتھ سے گر گیا اور کسی نے میری پسلیوں پر ٹھوکر ماری۔ اس ٹھوکر سے جسم کے اندر شدید درد اٹھا۔ میں نے مدد کے لیے چیخنا چاہا مگر منہ سے کوئی آواز نہیں نکلی۔ نکلا تو خون نکلا اور میں بے ہوش ہوگیا۔



بعد میں رائے نے بتایا کہ اس نے مجھے کچن کے دروازے کے سامنے پڑا پایا تھا۔ وہ اور سولا واپس آئے تو دور سے ہی اندازہ کرلیا کہ ضرور کچھ گڑبڑ ہے کیونکہ کہیں کوئی روشنی نہیں ہو رہی تھی۔ رائے مجھے پکارتے ہوئے آگے بڑھا اور آخر مجھے دیکھ لیا۔ تب وہ سمجھا تھا کہ میں مر گیا ہوں۔ وہ اور سولا مجھے اٹھا کر کیبن میں لائے اور بستر پر ڈال دیا۔ مجھے ہوش آیا تو اسے خود پر جھکا پایا۔ سولا اس کے پیچھے کھڑی تھی۔ وہ جاننا چاہتی تھی کہ یہ کیا ہوا ہے اور کیسے ہوا ہے۔ میں نے بتانا چاہا مگر بول نہیں سکا۔ ایسا لگا جیسے میں مر رہا ہوں مگر مجھے کوئی فکر نہیں تھی اور شاید میں پھر بے ہوش ہوگیا۔ دوبارہ آنکھ کھلی تو کھڑکی کے باہر دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔ رائے بستر کے قریب بیٹھا تھا مگر سولا نظر نہیں آسکی۔ میں بے حد کمزوری محسوس کر رہا تھا۔ رائے نے کہا کہ میری حالت بہت خراب ہے۔ ڈاکٹر کی ضرورت ہے مگر سولا نے ڈاکٹر لانے کی اجازت نہیں دی۔ میں نے

بھی منع کردیا۔ رائے نے کہا کہ وہ میرے لیے جو کچھ کر سکتا تھا کر چکا ہے مگر وہ کافی نہیں ہے۔ ڈاکٹر نے میرا علاج نہیں کیا تو میری زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ میرا جسم حرکت نہیں کر سکتا تھا مگر ذہن تو کام کر رہا تھا۔ ڈاکٹر جب کسی گولی کے زخم کا علاج کرتا ہے تو اسے پولیس میں رپورٹ کرنا ضروری ہوتا ہے اور پولیس کی مداخلت کا نتیجہ یقیناً فرن ورتھ واپسی کی صورت میں نکلے گا۔

پھر کسی ٹرک کا ہارن سن کر رائے چلا گیا۔ میں نے آنکھیں بند کرلیں۔ معلوم نہیں کتنی دیر کے بعد بیداری کا احساس ہوا تو سولا بستر کے قریب کھڑی تھی۔

"تمہیں کس نے شوٹ کیا؟" اس نے پوچھا۔

"دو گن مینوں نے۔ میں نے انہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔" میں نے کمزور آواز میں بتایا۔

"کیا انہوں نے سیف کھولا تھا؟"

میں نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ اپنی عمر سے دس سال بوڑھی نظر آ رہی تھی۔ چہرہ لٹھے کی طرح سفید پڑ گیا تھا۔

"مجھے معلوم نہیں۔"

"کیا انہوں نے سیف کا ذکر کیا تھا؟"

"نہیں۔"

"وہ بند ہے اور ایسا نہیں لگتا کہ انہوں نے اسے کھولنے کی کوشش کی ہو مگر میرے لیے یہ یقینی طور پر جاننا ضروری ہے۔ فرض کرو وہ ساری دولت لے گئے ہوں۔ مجھے معلوم ہونا چاہیے کہ دولت سیف میں ہے یا نہیں۔"

مجھے ایڈی کا خیال آیا۔ وہ پیشہ ور تھا۔ اگر اس نے سیف دیکھ لیا تھا تو ضرور کھولا ہوگا۔ سیف کا قفل کوئی خاص نہیں تھا۔ کوئی بھی جسے سیف کے تالوں کے بارے میں ذرا سی بھی معلومات ہوں اسے کھول سکتا ہے۔

"ممکن ہے وہ لے گئے ہوں۔" میں نے کہا۔ اتنا بولنے سے مجھ پر پھر کمزوری کا غلبہ ہوا اور میں پھر بے ہوش ہونے لگا۔

"مجھے بتاؤ اسے کیسے کھولا جا سکتا ہے۔" سولا کی آواز بہت دور سے آتی معلوم ہوئی اور میں گہری تاریکی میں گم ہوگیا۔

○☆○

اگلے تین دن میں زندگی اور موت کے درمیان لٹکتا رہا۔ مجھے اس کا احساس تھا مگر ذرا سی بھی پروا نہیں تھی۔ اگر رائے نہ ہوتا تو میرا ایک دن بھی زندہ رہنا محال تھا۔ وہ شاید ہی کبھی میرے پاس سے اٹھتا ہو اور جب مجھے تیز بخار نے پکڑ لیا تو وہ اس وقت تک برف کی پٹیاں بدلتا رہا جب تک بخار اتر نہیں گیا۔ سات دن کے بعد کہیں جا کر میں ایڈی اور سول کے بارے میں کچھ بتانے کے قابل ہوا۔ رائے نے بتایا کہ کیش کی دراز سے ساری رقم پیٹرول پمپ کی تمام نقدی اور کھانے پینے کا بیشتر سامان وہ لے گئے۔ میں سیف کے بارے میں سوچنے لگا کہ آیا ایڈی نے اسے دیکھ لیا تھا اور اگر دیکھ لیا تھا تو کیا اس میں رکھی دولت لے گیا مگر میں نے رائے پر اس کا اظہار نہیں کیا۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب تم بچ جاؤ گے۔" رائے نے کہا۔ خود اس کی حالت کافی خستہ تھی۔ وہ دبلا اور زرد ہوگیا تھا۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ گئے تھے۔

"تم نے میری زندگی بچائی ہے رائے۔" میں نے کہا "اور اس طرح اپنا حساب برابر کردیا۔ میں تمہارا شکر گزار ہوں۔"

"تمہیں مجھ سے اور کیا توقع تھی۔" وہ مسکرایا "کیا تمہیں مرنے کے لیے چھوڑ دیتا۔ میں نے بڑی مشکل سے تمہیں اور سروس اسٹیشن کی ذمّے داری کو سنبھالا ہے۔ امید ہے اب پوری نیند لے سکوں گا۔"

میں آٹھ دن اور آٹھ راتیں بستر پر پڑا رہا۔ اس دوران سولا میری نزدیک نہیں آئی۔ میں حیرت سے سوچتا تھا کہ کیا اس مدت میں اس کے اور رائے کے تعلقات میں کوئی اضافہ ہوا' رائے سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ وہ میری تیمارداری کرنے میں اتنا مصروف رہا کہ سولا سے بات بھی مشکل سے ہوئی تھی۔ مگر یہ کہتے ہوئے اس نے میری طرف دیکھنے سے گریز کیا اور میں سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اچانک اس نے مجھ سے جونٹی کے بارے میں پوچھا اور اسے سولا کے پنجے سے بچانے کے لیے مجھے سچ بولنا پڑا۔

"سولا نے اسے قتل کردیا اور میں اتنا احمق تھا کہ اسے دفن بھی کردیا۔" میں نے کہا "اتنا ہی نہیں اس نے اپنے پہلے شوہر کو بھی ہلاک کردیا تھا۔ وہ ایک خطرناک قاتلہ ہے اس سے خبردار رہنا رائے۔"

"تمہیں احساس ہے کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟" رائے نے تیزی سے کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ میں تمہیں خبردار کرنا چاہتا ہوں۔"

"میں مزید کچھ سننا نہیں چاہتا۔" رائے کھڑا ہوگیا "کیا تم نہیں دیکھ سکتے کہ اس بات نے مجھے کہاں لا کھڑا کیا ہے۔"

"تمہیں خبردار کرنا ضروری تھا۔ تم سولا کو اس طرح نہیں جانتے جس طرح میں جانتا ہوں۔"

"میں ڈیوٹی پر جارہا ہوں۔ پھر آؤں گا۔" اور وہ میری طرف دیکھے بغیر کمرے سے نکل گیا۔

بہرحال میں نے رائے کو خبردار کردیا تھا۔ اب وہ محتاط رہے گا۔ سولا اسے اتنی آسانی سے بے وقوف نہیں بنا سکے گی۔ جس طرح اس نے جونٹی کو یا مجھے احمق بنایا تھا لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ میں نے رائے کو ہوشیار کرنے میں دیر کردی ہے۔ سولا پہلے ہی اسے اپنی خوب صورتی کے جال میں پھانس چکی تھی۔ یہ بات مجھے اگلی رات کو معلوم ہوئی۔ میری بیماری کی وجہ سے رائے اپنا بستر دوسرے کمرے میں لے گیا تھا۔ اس رات رائے نے بارہ بجے کے بعد کام ختم کردیا۔ سولا اس سے ایک گھنٹے قبل بنگلے میں جا چکی تھی۔ میں نے رائے کو کیبن کی طرف آتے دیکھا اور آنکھیں بند کر

کے لیٹ گیا۔ وہ کیبن میں آیا۔ کچھ دیر کے بعد اس نے بیڈ روم میں جھانک کر دیکھا۔ آہستہ سے مجھے آواز دی مگر میں سوتا بنا پڑا رہا۔ وہ دروازہ بند کرتے ہوئے لوٹ گیا پھر میں نے اسے دبے پاؤں کیبن سے نکل کر بنگلے کی طرف جاتے دیکھا۔ مجھے پہلے ہی اندازہ ہو جانا چاہیئے تھا کہ وہ دیر تک سولا کی جاذبیت کے سامنے مزاحمت نہیں کر سکتا تھا۔ مجھے یہ خوش فہمی تھی کہ کوئی عورت رائے کو متاثر نہیں کر سکتی۔ اسے اپنے بارے میں خود بھی یہ غلط فہمی تھی مگر سولا عام عورت نہیں تھی۔ رائے کے قدم آخر ڈگمگا ہی گئے۔

میں ایک احساسِ افسردگی اور بے بسی میں کھویا ہوا رائے کی واپسی کا انتظار کرتا رہا۔ آخر دو بجے کے بعد میں نے اسے واپس آتے دیکھا پھر جیسے ہی وہ اپنے کمرے میں آیا میں نے بیڈ روم کی بجلی روشن کردی اور اسے آواز دی۔ وہ میرے کمرے میں داخل ہوا۔

"تو آخر سولا نے تمہیں بھی اپنے جال میں پھانس لیا نا۔" میں نے کہا۔ وہ کچھ دیر تک مجھے گھورتا رہا پھر بولا۔

"تم ابھی بیمار ہو۔ آرام کرو۔ ہم کل صبح بات کریں گے۔"

"میں بے شک بیمار ہوں لیکن تم محتاط نہ رہے تو تمہاری حالت ایک بیمار سے زیادہ المناک ہوگی۔ تم لاش بن جاؤ گے۔"

"او۔ کے۔ اگر تم جاننا چاہتے ہو تو حقیقت یہ ہے کہ اس نے خود کو میرے سامنے پیش کیا اور میں نے قبول کرلیا۔ میں اپنا خیال رکھنا جانتا ہوں۔"

"کیا اس نے تم سے سیف کھولنے کو کہا۔"

"سیف۔ کیسا سیف؟" رائے بہت حیران نظر آرہا تھا۔

"جونٹی کا سیف۔" میں نے کہا "کیا اس نے تم سے اسے کھولنے کو کہا ہے؟"

"بالکل نہیں۔" رائے نے جواب دیا اور اس کے تاثرات و لب ولہجے سے میں نے جان لیا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"تو اب کسی دن موقع دیکھ کر کہہ دے گی۔ سیف میں ایک ایسی چیز ہے جس کی اسے شدید ضرورت ہے اور جب اسے کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو اس سے ہر حرکت کی توقع کی جا سکتی ہے۔ پہلے اس نے مجھے بلیک میل کرکے سیف کھلوانا چاہا تھا اور اب وہ تمہارے ذریعے کوشش کرے گی پھر جب وہ چیز اسے مل جائے گی تو تمہیں قتل کردے گی جس طرح اس نے اپنے پہلے شوہر کو قتل کیا تھا۔ جونٹی کو قتل کیا اور مجھے بھی قریب قریب قتل کر ہی دیا تھا۔ اس لیے میں تمہیں آگاہ کررہا ہوں۔ سیف کبھی مت کھولنا۔"

"سیف میں ایسی کیا چیز ہے جس کی اسے اتنی شدید ضرورت ہے؟" رائے نے پوچھا۔

میں رائے کو یہ بتانا نہیں چاہتا تھا کہ سیف میں ایک لاکھ ڈالر موجود ہیں کیونکہ اسے یہ بات معلوم ہوجاتی تو خود سولا سے زیادہ سیف کھولنے کو بے تاب ہوجاتا۔

"پولیس کو شبہ ہے کہ اس نے اپنے پہلے شوہر کو قتل کیا تھا۔" میں نے جواب دیا "اور اس نے واقعی کیا تھا۔ اس سے شادی کرنے سے قبل جونٹی کو یہ راز معلوم ہوگیا تھا۔ جونٹی نے اس سے شادی کا لالچ دے کر اس سے اعترافِ جرم کرایا۔ میں نے بھی اسے دیکھا ہے۔ یہ اعتراف نامہ میں نے بھی دیکھا ہے۔ وہ سیف میں محفوظ رکھا ہے۔ جب تک وہ اسے حاصل کرکے ضائع نہ کردے اسے ہر وقت اپنی گرفتاری اور سزا یابی کا خطرہ تک رہے گا۔"

"یہ سب حقیقت ہے یا تم نے کوئی خواب دیکھا ہے؟"

"اس نے جونٹی کو شوٹ کردیا۔ مجھے بھی کردیتی لیکن اس سے پہلے کہ وہ فائر کرتی میں نے سیف بند کردیا۔ وہ جانتی تھی کہ میرے سوا اور کوئی سیف نہیں کھول سکتا۔ اس بات نے میری جان بچالی۔ اب تم آگئے ہو تو تمہارے ذریعے کوشش کرے گی۔"

اس قدر گفتگو نے مجھے بُری طرح تھکا دیا تھا۔ میں بے حد کمزوری محسوس کررہا تھا۔ رائے نے میری گرتی ہوئی حالت دیکھ لی تھی۔

"اچھا اب خاموش ہوجاؤ۔ دیکھتے نہیں تمہاری کیا حالت ہورہی ہے۔" رائے نے جلدی سے کہا۔ میں نے اس کی کلائی پکڑلی۔

"اگر تم نے وہ سیف کھولا تو وہ ہم دونوں کو ماردے گی۔"

"اپنے آپ کو پریشان مت کرو۔ اس نے مجھ سے سیف کھولنے کے لیے نہیں کہا ہے۔"

میں نے تھک کر آنکھیں بند کرلیں۔ میں مزید کچھ بولنے کے قابل نہیں تھا۔ بہرحال میں نے رائے کو خبردار کردیا تھا۔ اب صرف امید ہی کرسکتا تھا کہ اس بار میں اسے زک دینے میں کامیاب رہوں گا۔ جب اگلی صبح میری آنکھ کھلی تو دس بجنے میں بیس منٹ تھے۔ طویل گہری نیند کے بعد میں خود کو بہتر محسوس کررہا تھا۔

دن آہستہ آہستہ گزر گیا۔ رات آئی۔ رات دس بجے رائے حسبِ معمول میرے لیے سوپ لے کر آیا۔ میں سوپ پینے لگا تو اس نے بتایا کہ آج ڈنر کرتے ہوئے سولا نے اس سے پوچھا تھا کہ کیا وہ لارنس کارپوریشن کا سیف کھول سکتا ہے۔ میرا کچھ سوپ چھلک گیا۔ میں نے گھبرا کر پوچھا کہ پھر اس نے کیا جواب دیا۔ رائے نے بتایا کہ اس نے کہا کہ جب تک وہ سیف دیکھ نہ لے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ وہ اسے سیف دکھانے لے جارہی تھی کہ ایک ٹرک آگیا اور بات وہیں رہ گئی۔

"جب تک وہ سیف بند ہے میں اور تم خیریت سے ہیں اور میں مذاق نہیں کررہا ہوں۔" میں نے کہا۔

"مان لیا تم مذاق نہیں کررہے ہو۔ اچھا وہ ریوالور کہاں ہے جس سے اس نے جونٹی کو شوٹ کیا تھا۔" رائے نے اچانک پوچھا "تم مجھے وہ ریوالور دکھا سکتے ہو؟"

"وہ اس نے مجھ سے لے لیا ہے۔" میں نے بتایا۔ اس بات

نے رائے کو چونکا دیا۔

"اور بعد میں میرے پوچھنے پر بتایا کہ اسے سڑک پر گڑھا کھود کر دبا دیا ہے۔" میں نے بات جاری رکھی "مگر میں جانتا ہوں وہ جھوٹ بول رہی ہے۔"

رائے خاموشی سے واپس چلا گیا۔ اگلے چار دن تک کچھ نہیں ہوا۔ رائے کے کہنے کے مطابق سولا نے پھر دوبارہ سیف کا ذکر نہیں کیا۔ میں آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہا تھا مگر ابھی تک بستر سے اُٹھنے کے قابل نہیں ہوا تھا۔ میں قدرے مطمئن تھا۔ رائے اس دوران کسی رات کو بنگلے میں نہیں گیا یا کم سے کم میں نے اسے جاتے نہیں دیکھا مگر پانچویں رات کو تین بجے اچانک میری آنکھ کھل گئی۔ دوبارہ سونے کی کوشش کی تو خیالات کے ہجوم میں نیند نہیں آئی یہاں تک کہ چار بج گئے اور تب میں نے رائے کو سولا کے بنگلے سے نکلتے دیکھا۔ وہ کیبن میں آیا تو شاید سمجھ گیا کہ میں جاگ رہا ہوں۔ وہ جلدی سے بولا کہ لائٹ مت جلانا اور پھر بتایا کہ سولا نے نہ صرف اس سے سیف کھولنے کو کہا بلکہ سیف دکھانے بھی لے گئی مگر رائے نے اس سے کہا کہ یہ سیف کافی پُرانے ماڈل کا ہے وہ اسے نہیں کھول سکتا۔

"کیا اس نے تمہاری بات پر اعتبار کر لیا؟" میں نے پوچھا۔

"کیوں نہ کرتی میں نے کہا ہی اس طرح سے تھا۔"

"کیا اس نے بتایا کہ وہ سیف کیوں کھلوانا چاہتی ہے؟"

"ہاں اس نے کہا کہ سیف میں بہت بڑی رقم رکھی ہے۔"

"وہ جھوٹ بول رہی ہے۔" میں نے کہا "تاکہ تم لالچ میں آکر سیف کھول دو۔"

اگلی صبح جبکہ پیٹرول کمپنی کا آئل ٹینکر پیٹرول لے کر آیا تھا اور رائے سروس اسٹیشن کے ٹینک میں پیٹرول بھروا رہا تھا' سولا میرے پاس آئی۔ میں یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ وہ اس مدت میں کتنی بدل گئی تھی۔ اس کا وزن کم ہو گیا تھا۔ چہرہ بے رونق اور ستا ہوا نظر آ رہا تھا۔ وہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ بڑی معلوم ہو رہی تھی۔

"مجھے بتاؤ سیف کس طرح کھلتا ہے۔" وہ بولی "نہیں بتاؤ گے تو میں پولیس کو تمہارے متعلق بتا دوں گی اور تمہیں فرن ورتھ واپس جانا پڑے گا۔"

"ضرور بتا دو۔" میں نے جواب دیا "میں بھی پولیس کو بتا دوں گا کہ جونٹی کہاں دفن ہے۔ اس غلط فہمی میں مت رہنا کہ پولیس تمہارے مقابلے میں میری بات پر یقین نہیں کرے گی۔ میں نے تو صرف چوری کی تھی مگر تم قتل کی مرتکب ہوئی ہو ایک نہیں دو قتل۔ جب میں اسے تمہارے پہلے شوہر فرینک کے بارے میں بتاؤں گا تو تمہارا حال مجھ سے کہیں زیادہ خراب ہوگا۔"

اگر میں نے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا ہوتا تو تب بھی اتنا شدید ردِعمل نہ ہوا ہوتا جتنا میرے الفاظ کا ہوا۔ وہ گھبرا کر پیچھے ہٹی۔ مٹھیاں بھینچ گئیں۔ زرد چہرہ کچھ اور بھی پیلا پڑ گیا۔

"تم فرینک کے بارے میں کیا جانتے ہو؟" اس نے بوکھلا کر پوچھا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم نے اسے قتل کیا تھا۔ جس طرح تم حالات کے شکنجے میں ہو اسی طرح میں بھی ہوں اور ہم پسند کریں یا نہ کریں ہمیں اپنی ساری زندگی اسی جگہ گزارنا ہوگی۔ اس سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ میں نے رائے کو بھی خبردار کر دیا ہے' وہ چاہے بھی تو سیف نہیں کھول سکتا۔ اسے اتنے پُرانے ماڈل کے بارے میں اتنی معلومات ہی نہیں ہیں۔"

سولا دیر تک اپنی سبز چمکیلی آنکھوں سے مجھے گھورتی رہی پھر اچانک گھومی اور تیزی سے باہر نکل گئی۔ دو دن اور گزر گئے اور کچھ نہیں ہوا۔ تیسرے دن رائے نے مجھے بتایا کہ سولا آج رات پکچر دیکھنے جا رہی ہے۔ اس نے رائے سے بھی چلنے کو کہا تھا مگر رائے نے انکار کر دیا۔ میں بدستور کام کرنے کے قابل نہیں تھا اور کسی نہ کسی کو سروس اسٹیشن کا کام سنبھالنے کے لیے موجود رہنا تھا۔ یہ سنتے ہی میرے دماغ میں خطرے کی سرخ روشنی جل اٹھی۔

"اس خوش فہمی میں مت رہنا۔" میں نے کہا "اس کا ارادہ ہرگز پکچر دیکھنے کے لیے جانے کا نہیں ہے۔ اس نے تمہیں بتا دیا ہے کہ سیف سے میں ایک بڑی رقم ہے۔ یہ داؤ اس نے دولت کے لیے تمہارے لالچ پر کھیلا ہے۔ وہ جانتی ہے کہ جیسے ہی وہ یہاں سے روانہ ہوگی تم سیف کھولنے کی کوشش کرو گے اور وہ اچانک واپس آکر تمہیں رنگے ہاتھوں پکڑ لے گی۔"

رائے اصرار کرتا رہا کہ وہ ہرگز سیف نہیں کھولے گا اس لیے مجھے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں مگر میں پھر بھی فکرمند تھا۔ مجھے لگ رہا تھا کہ جس راستے پر میں سفر کر رہا تھا اب اس کا اختتام قریب آگیا ہے۔ کچھ نہ کچھ ضرور ہونے والا تھا۔ رات کو میں نے

سولا کو اپنی مرکری کار میں ونٹ ورتھ جاتے دیکھا۔ ایک گھنٹا گزر گیا۔ ایک دو ٹرک آئے جنہیں رائے نے سنبھال لیا۔ اب وقت آگیا تھا۔ آخری ٹرک کے جانے کے بعد رائے دیر تک پیٹرول پمپ پر کھڑا رہا پھر بنگلے کی طرف چل دیا۔ دولت کا لالچ اس کی برداشت سے باہر تھا۔ وہ بنگلے میں چلا گیا۔ چند لمحوں کے بعد لونگ روم کی لائٹ روشن ہوگئی۔ سیف کھولنے میں اسے دس پندرہ منٹ سے زیادہ نہیں لگ سکتے تھے اور میں اس بارے میں کچھ نہیں کرسکتا تھا۔ جو کچھ میرے بس میں تھا میں پہلے ہی کرچکا تھا اور تب میں نے سولا کو دیکھا۔ وہ اتنی خاموشی سے واپس آگئی تھی کہ میں اسے نہیں دیکھ سکا۔ وہ پیدل آئی تھی۔ کار یقیناً اس نے کافی فاصلے پر چھوڑ دی ہوگی کہ کوئی اس کی واپسی سے آگاہ نہ ہوسکے۔ سولا کے ہاتھ میں ریوالور تھا اور وہ بہت محتاط قدموں سے دبے پاؤں بنگلے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس نے جو جال بچھایا تھا رائے اس میں آسانی سے پھنس چکا تھا۔ جب وہ بنگلے میں داخل ہوگئی تو مجھ سے رہا نہ گیا۔ میں اب بھی بستر سے اُٹھنے کے قابل نہیں تھا۔ رائے ڈاکٹر نہیں تھا کہ میرے زخم کو ٹانکے لگا کرسی دیتا۔ وہ ابھی مندمل نہیں ہوا تھا لیکن میں نہیں چاہتا تھا کہ رائے بے خبری میں مارا جائے۔ وہ ایک لاکھ ڈالر کے نوٹ اپنے سامنے دیکھ کر مسرت سے اتنا مدہوش ہوسکتا تھا کہ سولا کو کمرے میں داخل ہوتے نہ دیکھ سکے۔ وہ اسے آسانی سے نشانہ بنا سکتی تھی۔ میں نے کمبل ایک طرف پھینکا اور بستر سے کھڑا ہوگیا۔ کمزوری سے چکر آگیا مگر میں نے خود کو سنبھال لیا اور... لڑکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھنے لگا۔ زخم میں درد کی ایک ٹیس اُٹھی جسے میں نے نظرانداز کردیا۔ کیبن سے باہر نکلا۔ سولا بنگلے میں جا چکی تھی۔ میں چند قدم ہی چلا تھا کہ زخم سے خون بہنے لگا مگر اب مجھے کسی بات کی پروا نہ تھی۔ میں ہر قیمت پر سولا کو اس کے ناپاک ارادے میں کامیاب ہونے سے روکنا چاہتا تھا۔ میں نے بنگلے کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ زبردست دھماکا ہوا۔ یہ گولی چلنے کی آواز تھی۔ شاید مجھے دیر ہوگئی تھی۔ خون اب تیزی سے بہنے لگا تھا۔

لونگ روم تک پہنچنے میں کئی منٹ لگ گئے۔ دو مرتبہ خود کو گرنے سے بچانے کے لیے دیوار کا سہارا لینا پڑا۔ کمرے کے قریب آکر رک گیا۔ چند لمحے رک کر اپنے آپ کو سنبھالا اور پھر بہت آہستگی سے دروازہ کھول دیا۔ جو منظر میری نظروں نے دیکھا ہرچند متوقع تھا لیکن دل کو ایک شدید دھچکا سا لگا۔ رائے سیف سے چند قدم کے فاصلے پر منہ کے بل گرا ہوا تھا۔ اس کا جسم بالکل ساکت تھا اور سر کے آس پاس خون پھیلا ہوا تھا۔ سولا میری طرف پشت کیے کھلے سیف کے سامنے کھڑی تھی۔ اس کے ہاتھ میں کینوس کا بیگ تھا۔ دوسرا ہاتھ سیف کو پکڑے ہوئے تھا۔ قریب ہی میز پر ریوالور رکھا نظر آرہا تھا۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس نے سیف سے نوٹوں کے بنڈل اٹھا کر بیگ میں رکھنا شروع کردیے۔ میری نظر ریوالور پر تھی۔ بلی کی طرح دبے پاؤں چلتے ہوئے میں میز کے پاس آیا اور ریوالور اٹھالیا۔ اب شاید سولا کو کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا اور مجھے دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے اپنے آخری گوشوں تک پھیل گئیں۔ اسے مجھے اس طرح اپنے سامنے دیکھنے کا تو وہم وگمان بھی نہیں ہوسکتا تھا۔ نوٹوں سے بھرا ہوا بیگ اس کے ہاتھ سے گرگیا۔

"تو آخر تم نے رائے کو بھی قتل کردیا۔" میں نے کہا۔ ریوالور کی نال سولا کے سینے کی جانب اٹھی ہوئی تھی۔

"جیک خدا کے لیے میری بات سنو۔" وہ کپکپاتی آواز میں بولی "گولی مت چلانا۔ مجھے مار کر تم اپنے دوست کو زندہ نہیں کرسکتے۔ جو ہونا تھا ہوچکا۔ یہ سب کچھ تم لے لو۔ میں ساری زندگی وفادار رہنے کی قسم کھاتی ہوں۔ جو مناسب سمجھو کرنا۔ یوں ہم اب بھی بچ کر نکل سکتے ہیں۔ صبح سے پہلے کسی کو حالات کا پتا نہیں چل سکتا اور تب تک ہم بہت دور جاچکے ہوں گے۔ میرا اعتبار کرو۔ اب تک میں نے جو کچھ کیا' دولت کے لیے کیا مگر اب وہ ہمیں مل چکی ہے۔ مجھے تمہیں دھوکا دینے کی کوئی ضرورت نہیں رہ جاتی۔ میں.... میں سچ کہہ رہی ہوں.... مجھ پر یقین کرو....."

وہ پتا نہیں اور کیا کہنا چاہتی تھی مگر میرے پاس سننے کے لیے وقت نہیں تھا۔ کمزوری لحہ بہ لحہ بڑھتی جارہی تھی۔ مجھے ڈر تھا کہ کچھ اور ٹھہرا تو شاید ٹریگر دبانے کی طاقت بھی نہ رہے۔ میں نے نشانہ لیا اور گولی چلادی۔ الفاظ اس کے حلق میں گھٹ کر رہ گئے۔ آنکھوں سے حیرت کا اظہار ہوا۔ شاید اسے مجھ سے ایسی توقع نہیں تھی۔ دونوں ہاتھوں سے اپنا سینہ دبائے وہ فرش پر گرتی چلی گئی۔

میں آگے بڑھا۔ خون اتنا بہہ رہا تھا کہ قمیص اور پتلون سے گزر کر فرش پر گر رہا تھا۔ میں نے کانپتے ہاتھوں سے ریوالور وہیں پھینک دیا۔ مجھے کچھ احساس نہیں تھا کہ میں کیا کررہا ہوں کیسے کررہا ہوں۔ بس ایک آخری فیصلہ تھا جسے تکمیل تک پہنچانے کی قوتِ ارادی مجھے سنبھالے ہوئے تھی۔ بیگ اٹھا کر بنگلے سے باہر آیا۔ پیٹرول پمپ سے پیٹرول لے کر بیگ کو اچھی طرح سے ترکیا۔ پھر اسے بنگلے کے برآمدے کے سامنے میدان میں رکھ کر اپنے لائٹر سے آگ لگادی اور تھکے تھکے بے جان قدموں سے چلتے ہوئے برآمدے کی ایک کرسی پر ڈھیر ہوگیا۔ میری بند ہوتی ہوئی آنکھوں کے سامنے ایک لاکھ ڈالر کے جلتے ہوئے نوٹوں سے بلند ہونے والے شعلے ناچ رہے تھے۔ یہ وہ دولت تھی جس کو پانے کی جنونی خواہش نے کئی جانوں کی قربانی لی تھی پھر بھی ایک بے وفا محبوبہ کی طرح یہ کسی کے ہاتھ نہیں آئی اور یہ بے وفائی دولت کی فطرت ہے۔ وہ لوگ کتنے پاگل ہیں جو اس سے وفا کی امید رکھتے ہیں۔ دیکھا جائے تو اسی پاگل پن میں میرا حصّہ فرینک' جونی' سولا اور رائے سے کم نہیں تھا مگر مجھے ایک گونہ تسکین محسوس ہورہی تھی جس سے وہ سب محروم رہے تھے۔ میں نے اس بے وفا سے انتقام لے لیا تھا۔



جیمز ہیڈلے چیز کے شاہکار ناول

دروغ گو

جگر خراش

شیشے کا گھر

زن مرید

زن و زر